مفید عالم عرف معین الحکیم

جلد ششم

یہ ایک طبی لغت ہے جس میں ہر مرض اور دوا کا نام انگریزی اردو فارسی اور عربی زبان میں لغات کی ترتیب
پر درج کیا گیا ہے جس مرض یا دوا کا نام معلوم کرنا ہو تو فوراً لغات کے طور پر اس میں نکالو اور دیکھ لو خواہ وہ
نام آپکو اردو میں آتا ہو یا فارسی یا عربی یا انگریزی میں۔ اس کی مدد سے خود کامل طور پر علاج کرسکتے ہو بلکہ [illegible]
کسی خاص نسخہ و معالجہ کی جانچ پڑتال اور قابل اخفا امراض میں جیسے ہو کامل [illegible] حاصل کرسکتے ہو
ہر مرض کے علاج میں انگریزی [illegible] کئے گئے ہیں [illegible]
الوصول اور [illegible] کی طرف خاص توجہ دی گئی ہے تاکہ اس کی مدد سے [illegible]
یا وقت ہوسکے۔ ہر فہیم و ذی علم کے لئے یہ کتاب حالت صحت میں رفیق جان اور ایام مصیبت میں
[illegible] ہوگی۔ اس کتاب میں [illegible] اور رسالہ [illegible] علاج نہایت ہی دلچسپ اور مدلل
طور پر درج کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسی جامع اور قابل قدر کتاب ہے کہ اس کی نظیر زمانہ سابق اور حال کی
کتابوں میں نہیں دیکھی جاتی۔ بار دوم بہت سی زیادیوں کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ ہر مرض کیساتھ
اسکی تشریح [illegible] اسباب تشخیص کامل طور پر ادا کئے گئے ہیں

مؤلفہ
جناب مولوی ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خانصاحب ایم۔ بی

در مطبع عزیزی تراوڑی ضلع کرنال باہتمام فتح محمد خاں منیجر طبع گردید

تعداد جلد ہزار — قیمت مجلد [illegible]

مؤلف مفید عام کی دیگر ضروری اور عجیب و غریب تصانیف

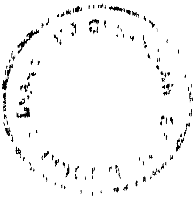
تفسیر القرآن بالقرآن - جس میں تمام اخلاقی و روحانی مسایل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے۔ تمام باطل و بے بنیاد قصوں اور مسئلوں کو چھوڑ دیا گیا اور صاف طور پر ثابت کر دیا گیا ہے کہ تمام ... دینی و اخلاقی پر قرآن مجید ایسے کامل طور پر حاوی ہے کہ کوئی کتاب اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور تمام عیوب و نقصانات اور غلط بیانیوں سے ایسا منزہ اور پاک ہے کہ راستباز انسان اُس پر حرف زنی نہیں کر سکتا اور ہر پہلو سے یہ کلام حد اعجاز پر واقع ہے کیا بلحاظ علو معانی و وسعت مضامین کے کیا بلحاظ فصاحت و بلاغت اور نبوت و حکمت کے اور کیا بلحاظ دلپذیری داستانی ترکیب تنفس تفریح قلوب اور ایصال الی اللہ کے اور اس بات کا بڑا اہتمام رکھا گیا ہے کہ ترجمہ اور تفسیر دونوں نہایت ہی سہل الفہم ہیں اور ہر ایک حل طلب مقام نہایت ہی مختصر اور محققانہ طریق سے حل ہو جاوے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ اسی کے فضل اور اسی کے کرم سے اور اسی کے رحم سے مؤلف کو اس میں کامیابی حاصل ہوئی ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ مفتاح القرآن پڑھنے کے بعد ہر ایک معمولی سمجھ کا انسان تمام قرآن مجید کو اس کی مدد سے بآسانی حل کر سکتا اور ... مہینوں میں کامل ہو سکتا ہے پس تمام ... جوانوں اور بوڑھوں کو چاہیے کہ اب قرآنی علوم سے اپنے آپ کو محروم نہ رکھیں۔ اس میں تمام دینی اور دنیاوی ترقی ... ہے۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ۔ قیمت بلا جلد ... قیمت مع جلد ... محصولڈاک بذمہ خریدار۔

یہ تفسیر انگریزی میں بھی چھپ گئی ہے۔ قیمت ...

حمایل التفسیر یعنی تفسیر القرآن بالقرآن۔ حمایل کی صورت میں۔ اس میں قرآن مجید مع ترجمہ ہر صفحہ کے بالائی حصہ پر مسلسل چلا جاتا ہے اور تفسیر نیچے کے حصہ میں۔ ترجمہ اور تفسیر وہی ہیں جو تفسیر القرآن بالقرآن میں ہیں۔ قیمت بلا جلد ... مع جلد ... محصولڈاک بذمہ خریدار۔

تذکرۃ القرآن - بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء۔ مجلد قیمت ... فی سال۔ ان رسایل میں مفصلہ ذیل قرآنی مضامین کا بیان قرآن مجید سے نہایت عمدگی اور کمال کے ساتھ کیا گیا ہے جس کی خوبی کا اندازہ مطالعہ ہی سے ہو سکتا ہے۔ دلائل ہستی باری تعالیٰ۔ اسمائے الٰہی۔ تقدیر۔ ذکر و فکر۔ غفلت۔ دعا۔ تقویٰ۔ نبوت احمدی۔ ازکتب مقدسہ۔ ... اختلاف التفاسیر اور اُن میں توفیق و تطبیق وغیرہ۔

مفتاح القرآن - اس کو معمولی اُردو خواں ایک مہینے میں یاد کر کے پانچ ہزار لفظوں اور ایک لاکھ سولہ ہزار صیغوں پر ایسا حاوی ہو جاتا۔ اور صرف میں ایسا مشاق ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید بلا ترجمہ بآسانی پڑھ سکتا ہے چھوٹے بچے بھی اس کو چار پانچ مہینے میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھنے اور سمجھنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ بلا معنی پڑھنے کی برابر مدت میں ختم کر سکتے ہیں تفسیر القرآن بالقرآن نے قرآن مجید بامعنی پڑھنے اور سمجھنے کو ایسا آسان کر دیا ہے کہ اُستاد کی ضرورت نہیں معمولی سمجھ کے طلبا بآسانی از خود اس تفسیر کی مدد سے قرآن مجید پڑھ سکتے ہیں۔ قیمت صرف ۴ر



باب الجیم فارسی

چارکول **Charcoal** کوئلہ کا بیان دیکھو۔

چاک **Chalk** کھریا مٹی۔کیلسیم کاربوناس۔کیلسیم کا بیان دیکھو۔

چاکسو۔چشمیزج۔تشمیزج۔جاکسو۔خارجی استعمال میں قابض محلل اور مقوی بصر ہے۔آنکھ کی سرخی اور سبل کو صاف کرتا اور بصر کو تقویت دیتا ہے۔

چال موگرا۔گائینوکارڈیا اوڈوریٹا۔اسکا روغن مستعمل ہوتا ہے۔پس دیکھو بیان آئیل گائنوکارڈی کا

چاندنی۔عشقہ۔لبلاب۔اسکے برگ مفتح۔ملین محلل اور مسہل ہیں۔پھول مفرح۔دافع خفقان۔و وسواس۔و اختلاج القلب

نخ پتے حسب ضرورت۔پھول ۳ عدد سے ۱۰ عدد تک۔

چاندی۔سلور۔آرجنٹم کا بیان دیکھو۔

اسکو فارسی میں سیم اور عربی میں فضہ کہتے ہیں۔

چائے۔ٹی۔اسمیں ایک جوہر تھیئین نام ہوتا ہے۔محرک۔معرق اور مدر ہے۔تکان اور سستی کی حالت میں طبیعت کو قوت دیکر چستی بخشتی۔غنودگی اور نیند کو کم کرتی ہے۔موسم سرما میں بلغمی مزاجوں کے لئے نہایت عمدہ دوا اور رہنما ہے۔

اس کی تمام تاثیرات تھیئین پر منحصر ہیں۔جو کیفین کے مشابہ ہے۔پس تھیئین اور کیفین کا بیان دیکھو

چائنا کلے **China Clay** چینی مٹی۔کے اولین کا بیان کا دیکھو۔

چائی رٹیا **Chiretta** چرائتے کا بیان دیکھو۔

چائناوڈ **China Wood** چوب چینی۔خشب الصینی۔سمائی لیکس سارساپریلا یا بیمبو برایروٹ کا بیان دیکھو۔

ملطف۔محلل فضلات۔دافع سدد۔معرق۔مصفی خون۔منوم۔مدر حیض و پیشاب۔اور مقوی اعضائے رئیسہ و باہ ہے

آتشک۔دادہ۔جذام۔جنوں۔مالیخولیا۔صداع۔شقیقہ۔نزلہ۔سبہات۔سلسل بول۔بواسیر۔نواصیر۔یرقان۔درد مفاصل و عرق النسا میں مفید ہے۔

نخ ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

چرائتا۔چاے رٹیا۔نے نہاوندی۔قصب الذریرہ۔یہ ایک عمدہ مقوی معدہ ہے۔اپنی تاثیرات میں کلمبا اور جنشین کے مشابہ ہے۔پس تفصیل کے لئے اُن کا بیان دیکھو۔

اس کو فولاد کے ساتھ دے سکتے ہیں۔نخ ٹنکچر چرائتا ½ ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔انفیوزن چرائتا ایک اونس سے ۲ اونس تک۔

چرس۔بھنگ کا ست۔رب القنب۔یہ ایک ریزن ہے۔جو بھنگ کی شاخوں سے نکالا جاتا ہے۔دیکھو بیان کینےبس

انڈیکا کا۔

چرونجی ۔ نقل خواجہ ۔ حب السمنہ ۔ مسہل صفرا و بلغم ۔ و مقوی باہ ہے ۔ **شخ** ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک ۔

چقندر سیکے بیج ۔ بزر السلق ۔ قاطع بلغم ۔ محلل ریاح ۔ مدر بول و حیض ۔ اور مقوی باہ ہے ۔ **شخ** ۵ گرین سے ایک ڈرام تک

چکن (یا) چیکن Cheken اسکے درخت کا نام مرٹس چیکن ۔ اور یوجینیا چیکن ہے ۔

اس کے پتے انٹی سیپٹک ۔ مزلق ۔ مخرج بلغم ۔ مدر اور مقوی ہیں ۔ پرانے سرفہ ۔ سوزش مثانہ ۔ و مجری بول میں مفید ثابت ہوئی ہے ۔

شخ برگ چیکن ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک ۔ فلوئیڈ اکسٹرانک ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک ۔ انفیوزن ½ اونس سے ۲ اونس تک ۔

چکنی ڈلی ۔ پوپل ۔ فوفل ۔ قابض ۔ حابس اسہال ۔ حابس الدم ۔ مقوی دل و اعصاب ۔ مدر بول و حیض ہے ۔ سرمہ اسکا آنسو بہنے کو روکتا ۔ اور سوزش چشم کو مفید ہے ۔

شخ ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک ۔

چکوترہ ۔ مسکن حدت صفرا و خون ۔ محرک اشتہا ۔ مسکن عطش اور مفرح ہے ۔ کرم شکم کو نکالتا اور صفراوی تے و متلی میں مفید ہے ۔

شخ ۔ مغز چکوترہ بقدر ضرورت ۔ پوست چکوترہ ایک ڈرام سے ۱½ ڈرام تک ۔

چلغوزہ ۔ حب صنوبر کبار ۔ محرک اشتہا و باہ ۔ دافع ریاح ۔ مقوی اعصاب ۔ دافع تشنج و مدر بول ہے ۔ اس لئے فالج لقوہ ۔ رعشہ ۔ کزاز ۔ یرقان ۔ استسقاء اور سرفہ مزمنہ میں مفید ہے ۔

شخ ۔ ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک ۔

چل بلینز Chill blains احراق السرد ۔ سردی سے جل جانا ۔

شروع حالت میں جبکہ محض سرخی اور خفیف سوزش کی علامات نظر آتی ہوں تو سشی مولنٹ ادویہ لگانی چاہئیں ۔ تاکہ دوران خون اچھی طرح سے قایم ہو جائے ۔ مثلاً لینمنٹ کیمفر کو لینمنٹ بلاڈونا ۔ لینمنٹ آیوڈین ۔ سیاہ مرچ ۔ اجوائن سرخ مرچ لونگ وغیرہ پانی میں پیسکر یا پودینہ و لونگ پانی میں باریک پیسکر یا مفصلہ ذیل نسخوں میں سے کسی ایک کا لیپ کریں ۔

(۱) ٹرپن ٹائین ۴ ڈرام ۔ روغن زیتون ۴ ڈرام ۔ کلوروفارم ایک ڈرام ۔

(۲) لینمنٹ سوپ ۲ اونس ۔ کلوروفارم ۳۰ بوند ۔ لینمنٹ بلاڈونا ۲ ڈرام ۔

دوئم درجہ میں جبکہ چھالے پیدا ہو جائیں تو ان کو کاٹکر جست یا پھٹکری یا سہاگہ کا مرہم لگاتے رہیں ۔

سوئم درجہ میں جبکہ گہرے چھالے پھوٹنے کے بعد زخم رہجائیں جو جلدی سے رو بصحت نہوں ان کا علاج ضعیف زخموں کے طور پر کرنا چاہئے ۔ دیکھو زخموں کا بیان ۔

چنبیلی ۔ گل ہاشم ۔ یاسمن ۔ جیبین ۔ مفرح ۔ مسمن بدن ۔ مفتح سدہ ۔ مسہل صفرا و ریاح غلیظ ۔ مخرج کرم امعاء ۔ مدر بول و

حیض۔ اور حابس الدم ہے۔
اس کے پھولوں کا سونگھنا مقوی دماغ و نافع درد بارد ہے۔
فالج لقوہ۔ درد مفاصل اور کرم امعا میں مستعمل ہے۔

مخ۔ جرم ایک ڈرام سے تین ڈرام تک۔ عصارہ ۲ ڈرام سے ایک اونس تک۔

چوب بلسان۔ عود البلسان۔ مقوی قویٰ ہے۔ دوار۔ صرع۔ تاریکی چشم۔ اور دمہ میں نافع ہے۔

مخ۔ ۵ اگرین سے ۳ گرین تک

چوب چینی۔ چاینا وڈ کا بیان دیکھو۔

چوب حیات۔ خشب الحیوۃ۔ قابض اور مخرج ریاح ہے۔ اسہال ہیضہ متلی۔ کثرت ریاح اور اسہال میں مفید ہے۔ اسکا ضماد محلل اورام اور مسکن درد ہے۔ بقدر حاجت کھلا سکتے ہیں۔

چوب خطائی چینی۔ خشب الصینی خطائی۔ اپنے افعال و خواص و طریق استعمال میں چوب چینی کے مشابہ ہے۔ پس اُس کا بیان دیکھو۔

مخ ۱۰ اگرین سے ۳۰ گرین تک۔

چوکا۔ ترشہ۔ حماض۔ امرولا۔ مقوی جگر اور حابس اسہال ہے۔ صفراوی سے قے و متلی۔ یرقان۔ کثرت عطش و اسہال میں مفید ہے ضماداً ورم۔ خارش۔ برص اور داد کو نافع ہے۔

مخ ۲ ڈرام سے ۱۰ ڈرام تک۔

چھالیا۔ پوپل۔ فل۔ سپاری۔ دیکھو بیان اریکا کا۔

چھپالیان۔ ارنی کیبریا کا بیان دیکھو۔

چھوہارا۔ خرما۔ تمر۔ کثیر الغذا اور مقوی بدن ہے۔ اعصاب اور باہ کو بھی تحریک دیتا ہے۔ فالج۔ لقوہ۔ کمزوری گردہ۔ درد کمر۔ سختی مفاصل میں مفید ہے۔ میتھی کے ساتھ جوش دیکر پلانا سنگ مثانہ کو خارج کرتا ہے حسب خواہش مریض کھلا سکتے ہیں۔

چھوئی موئی۔ لجالو۔ سنسی ٹو پلانٹ۔ محلل مواد و ریاح۔ مفتح۔ مصلح خون۔ مدر حیض اور دافع فیل پا ہے۔ اس کے پتوں کا پانی ناصور۔ پرانے زخموں۔ بواسیر۔ نواصیر۔ یرقان۔ داد اور جذام میں نافع ثابت ہوتا ہے۔

مخ ½ گرین سے ۲ گرین تک۔

چھیپ۔ پٹی رلسے رس کا بیان دیکھو۔

چھینک۔ دیکھو بیان سینزنگ کا۔

چیتا لکڑی۔ بیخ برندہ۔ شیطرج۔ چیتا۔ معرق۔ مفرح جلد اور منعظ ہے۔ مسہل۔ مصفی آواز۔ نافع وجع مفاصل۔ اور محرک باہ و مسقط حمل ہے۔ سفید داغ۔ خارش اور داد میں مفید ہے۔ پہلے آبلہ ڈالتی اور پھر مواد کو دور کرکے خشک کرتی ہے۔

شربت ۵ گرین سے ۱۰ گرین تک۔

چیپڈ لپس Chapped lips ہونٹھ پھٹے ہوئے۔
اگر عام ضعف اور فساد ہاضمہ موجود ہو تو اُس کی اصلاح کر کے مقامی طور پر گلسرین آف بورک ایسڈ یا سہاگا شہد میں حل کیا ہوا یا مکھنی لگانا کافی ہیں۔

چیپڈ ہینڈز Chapped hands ہاتھ پھٹے ہوئے۔ اس کی عموماً وجہ گرم سرد ہونا ہوتا ہے ہاتھوں کو ٹھنڈے پانی سے دھو کر اور کامل طور پر خشک کرنے کے بغیر آگ پر سینکنا ضرور ہاتھوں کو پھاڑ دیتا ہے۔ پس ان امور کا خیال رکھنا چاہیئے۔ پھٹے ہوئے ہاتھوں پر گلیسرین یا گلیسرین آف بورک ایسڈ۔ یا گلیسرین آف لڈیا جست یا سہاگہ شہد میں حل کیا ہوا یا محض مکھنی۔ بالائی وغیرہ لگانا کافی ہو جاتا ہے۔

چیچک۔ سمال پاکس کا بیان دیکھو۔

چیری لارل Cherry Laurel لاروسریسس۔ پرونس لاروسریسس۔ لاروسریسس فولیا کا بیان دیکھو

چینی۔ مخزن الادویہ میں لکھا ہے کہ باریک حل شدہ کا منجن دانتوں کو جلا دیتا۔ اور مسوڑوں کے خون کو بند کرتا ہے بسرمہ میں ملاکر آنکھ میں لگایا جائے۔ دُھند اور ناخنہ کو مفید ہے۔ یہ کھلائی نہیں جاتی۔ محض خارجاً مستعمل ہے۔

بَابُ الحَاءِ الحُطّی

حاشا۔ یہ پہاڑی پودینہ کی ایک قسم ہے۔ مسخن۔ مدربول وحیض و عرق وشیر ہے۔ مخرج جنین ومشیمہ۔ مفتح۔ مخرج بلغم۔ و محرک گردہ ہے۔ اور زیادہ مقدار میں مسہل و مخرج کرم امعا۔

دمہ۔ کھانسی۔ فالج۔ لقوہ۔ نسیان۔ صرع۔ ضعف معدہ اور درد قولنج میں مفید ہے۔ ضماد اس کا تحلیل اورام اور اس کا صرع کو مفید ہے۔

حابس الدم۔ سٹپٹک۔ ہیموسٹیٹک۔ خون بند کرنیوالی ادویہ۔ دیکھو بیان سٹپٹک اور ہیموسٹیٹک کا۔

حب الآس تخم مورد۔ ادھیرہ۔ مفرح۔ محرک۔ مقوی قلب۔ حابس الدم۔ مقوی احشا و معدہ۔ مدربول ومفتت ہے۔
خفقان۔ دردسر۔ دوار۔ سدر۔ آشوب چشم۔ دردگوش۔ درد دندان۔ استرخائے زبان۔ کثرت الطمث۔ بواسیر اور ضعف گردہ میں مفید ہے۔ اس کا لیپ جوڑوں کے دردوں کو فائدہ کرتا ہے۔

شربت ۳ ماشہ سے ۱۰ ½ ماشہ تک۔

حب الکلی۔ اناغورس۔ اس کے پتوں کا لیپ محلل ورم ہے۔ اور بیج مقئی اور ملین ہیں۔ اس کے پتوں کا پانی ایک درم شراب کے ساتھ درد سر کو مفید۔ مدر طمث۔ اور مسقط حمل ہے کسی قدر مخدر اور مسکر اثر بھی پیدا کرتا ہے۔

شربت ایک ماشہ سے ۳ ½ ماشہ تک۔

حجامت۔ سینگی لگانا۔ گلاس کھینچنا۔ پھوکیاں لگانا۔

یہ عمل تاریخ طب میں بہت پرانا ہے۔ پرانے طریق کا بقیہ خاکروبوں اور دیگر رذیل قوموں کے ہاتھ میں چلا آتا ہے۔ چونکہ یہ عمل سراسر بے ضرر ہے۔ اور اکثر امراض میں اس کے مفید نتائج بھی نمایاں طور پر فوراً ظاہر ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کا رواج ایسا عام۔ ہے کہ اکثر مرد و عورت عام طور پر اپنی تجویز سے ہی بلا مشورہ طبیب یا ڈاکٹر کے مفصلہ ذیل امراض میں لگوا لیتے ہیں۔

درد سر۔ دوران سر۔ درد کمر۔ درد پہلو۔ پریشانی دماغ۔ سرسام۔ درد گردہ۔ عرق النساء۔ اور ہر مقام کا عمیق درد۔

بعض اوقات خشک پھوکیاں تڑوائی جاتی ہیں۔ اور بعض اوقات استرے کے ساتھ جلد میں چند سطحی شگاف دیکر خون بھی نکال دیا جاتا ہے جس کو پچھنا کہتے ہیں۔ سینگیاں۔ جو سینگ کے خول کی بنی ہوئی ہوتی ہیں جسم پر رکھکر منہ کے ساتھ کھینچی جاتی ہیں

اب یہ عمل شیشہ کے گلاسوں کے ساتھ دو طریق سے کیا جاتا ہے۔

اوّل۔ اس طرح سے کہ گلاس کی تمام اندرونی سطح کو سپرٹ سے تر کرکے اس کو آگ لگا دینے اور فوراً جسم پر رکھدیتے ہیں اس طرح سے گلاس کے اندر خلا پیدا ہو کر جلد اور گوشت وغیرہ کو اندر کیطرف کھینچ لیتا ہے۔ ساتھ ہی خون بکثرت کھنچ آتا ہے۔

دوم۔ اس طرح سے کہ گلاس کی اندرونی سطح کو سپرٹ لیمپ کے ساتھ گرم کرکے فوراً جسم پر رکھدیتے ہیں۔ گلاس کے اندر کی گرم شدہ ہوا جب ٹھنڈی ہو کر سکڑتی ہے تو خلا پیدا کرکے جلد اور گوشت وغیرہ کو اندر کی طرف کھینچ لیتی ہے۔ اس کو ڈرائی کپنگ۔ یعنی خشک گلاس لگانا بولتے ہیں۔ اگر ساتھ ہی نشتر سے خون بھی نکالا جائے تو اس کو ویٹ کپنگ یعنی تر گلاس لگانا کہتے ہیں۔

ویٹ کپنگ کا طریق حسب ذیل ہے۔

پہلے خشک گلاس لگا کر جلد کو متورم کرلو۔ پھر گلاس اٹھا کر پچھنا سکاری فیکٹر کے ساتھ قریباً ۱/۸ انچ گہرے شگاف دو۔ اس کے بعد پھر حسب قاعدہ گلاس لگاؤ۔ تب خون کھنچکر گلاس خون سے بھر جائیگا۔ جسقدر خون نکالنا منظور ہو اس طریق سے نکال سکتے ہیں۔ بعد میں گلاس اٹھا کر اور اینٹی سیپٹک لنٹ وغیرہ رکھکر شکنگ پلاسٹر کے ساتھ قائم کردو۔

یہ بیش بہا عمل مفصلہ ذیل امراض میں نہایت مفید ہے۔

(۱) صداع۔ شقیقہ۔ عصابہ۔ دوران سر۔ اور سر یبرل کنجیسچن میں ہاتھوں اور پاؤں کے تلوں یا پنڈلیوں پر خشک گلاس لگانا۔

اگر اجتماع خون زیادہ ہے تو قفائے گردن یا پنڈلیوں پر ویٹ کپنگ زیادہ مفید ہوگا۔

(۲) اندرونی اعضا مثلاً پھیپھڑہ۔ گردہ۔ جگر۔ معدہ۔ رحم۔ انثیین وغیرہ کے درد اجتماع خون اور ورم میں مثلاً شروع درجہ ذات الجنب۔ ذات الریہ۔ ورم الکبد۔ ورم الکلیہ۔ ورم معدہ۔ ورم رحم۔ ورم انثیین وغیرہ میں۔

خفیف حالتوں میں خشک گلاس کافی ہو سکتے ہیں۔ لیکن سخت حالتوں میں بشرطیکہ مریض قوی اور جوان ہو تر گلاس لگا کر کافی مقدار خون بھی نکال دینی چاہیئے۔

(۳) اعصابی دردوں مثلاً ذات الجنب۔ وجع الصلب۔ عرق النساء اور عصابہ میں خشک یا تر گلاس لگانا مفید ہیں۔

(۴) جو درد کہ تکان یا مسکوڑہ وغیرہ سے عضلات اور پٹھوں میں ہو۔

(۵) عضلات کے ریہومیٹک دردوں میں۔

خشک گلاس کے قایم مقام ایک اور دیسی تدبیر ہے۔ جس کو بارہ لگانا کہتے ہیں۔ اس کی ترکیب حسب ذیل ہے۔
مریض کے جسم پر پہلے آٹے کی ٹکیا بنا کر رکھدیتے ہیں۔ بعد ازاں بارہ کے اندر جو آبخورہ کی شکل کا ہوتا ہے موبخ جلا کر اُس ٹکیا پر رکھدیتے ہیں۔ موبخ کے جلانے سے تمام ہوا خارج ہو جاتی ہے۔ اور جلتی موبخ کا شعلہ فرو ہو کر فوراً خلا پیدا کر دیتا ہے۔ آٹے کی ٹکیا رکھنے کا محض یہ مطلب ہوتا ہے کہ موبخ کے شعلہ سے جلد کو نقصان نہ پہونچے۔ اور بارہ کا منہ کامل طور بند ہو کر ہوا کا اُس کے اندر گذر نہ ہو سکے۔

یہ بارے مٹی کے بنائے جاتے ہیں۔ گھیا کا خشک کردہ پوست بھی یہ کام دیتا ہے۔ جس کو تومڑی بولتے ہیں۔
غرضکہ پھوکیاں پچھنے۔ بارہ۔ تومڑی وغیرہ تمام ابتدائی انسانی تدابیر تھیں۔ جن کی بجائے اب گلاس ایجاد ہو چکے ہیں۔ جن میں صفائی اور آسانی اعلیٰ درجہ پر ہے اور ساتھ ہی کشید کا اندازہ بھی ساتھ ہی ساتھ نظر آتا رہتا ہے۔

ایام حمل کے بعد بارہ لگوانے کا عام رواج ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ شکم کے اعضا یعنی امعا رحم۔ اُنثیین وغیرہ کی طرف سے خون سطح کی طرف زیادہ کھینچکر امراض موجودہ مثلاً اسہال۔ سیلان الرحم۔ ورم رحم۔ سوزش امعا۔ وغیرہ میں تخفیف حاصل ہو۔ اور درحقیقت یہ عمل ان امراض میں نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ مولف کا تجربہ ہے کہ بعض اوقات جبکہ تمام ادویہ اور دیگر تدابیر سے ناکامی رہی تو اُس پرانے عمل نے کلی اور پائیدار آرام بخشدیا ہے۔

حجر الارمنی۔ مفرح قلب۔ مفتح۔ مسخن۔ مقوی باہ۔ مفتت۔ مدربول اور مقوی معدہ ہے۔

شربت۔ ایک ماشہ سے ۴½ ماشہ تک۔

حجر القمر۔ چندرکانت۔ مخزن الادویہ میں لکھا ہے کہ ایک مسور کی برابر پینا اور باریک پیسکر نسوار لینا صرع کے لئے مجرب ہے۔ اور وسواس وجنون وخفقان اور نزف الدم کو مفید ہے۔

شربت۔ بقدر دانہ مونگ تا مسور۔

حجوظ۔ قلاگوما کا بیان دیکھو۔

حدب۔ سپائنل کیریز کا بیان دیکھو۔

حرارت ٹمپریچر۔

آپنے ہمیشہ دیکھا ہوگا کہ خواہ موسم گرما ہو یا موسم سرما خواہ ہم سایہ میں ہوں یا دھوپ میں۔ خواہ ہم کھُلے مکان میں ہوں۔ یا بند میں۔ جب کبھی تھرمامیٹر یعنی آلہ مقیاس الحرارت لگا کر دیکھیں تو ہمیشہ حرارت جسمی ۹۸٫۴ درجہ فرنہائیٹ پر ہوتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ کیا آپنے کبھی غور کیا کہ جسم کی حرارت ایسی یکساں کیونکر رہتی ہے۔ نہ سردی نہ پانی اُس حرارت کو انداز سے کم کر سکتے اور نہ برعکس اس کے گرمی وخشکی اُس کو زیادہ کر سکتے ہیں۔

اس جگہ ہم تبلائیں گے کہ رب العالمین رحمان ورحیم نے انتظام حرارت کے لئے کیا کیا قدرتی سامان مہیا کر رکھے ہیں۔
آپنے تنفس کے بیان میں دیکھا ہوگا کہ وہ کیسا عجیب درعجیب کارخانہ ہے۔ ویساہی آپ دیکھیں گے کہ انداز حرارت بھی اس سے کم عجیب نہیں ہے۔

انتظام حرارت کے لئے تین قسم کے مدبر ہر وقت کمال مستعدی کے ساتھ مصروف ہیں۔

اوّل۔ پیغام رساں مدبر۔ جو جلد اور تمام اعضاو ساختہائے جسمی سے کمی بیشی حرارت کی خبر فوراً مرکزہائے دماغی و نخاعی کو پہنچاتے ہیں۔ یعنی الیفرنٹ نروز۔

دویم حکام بالادست جو تمام جسم کی کمی بیشی حرارت کی خبر سنکر انتظام مناسب کے لئے احکام ضروری فوراً جاری کرتے ہیں۔ یعنی مرکزہائے دماغی و نخاعی۔ جو تعرق۔ انہضام۔ دوران خون۔ تنفس۔ تغذیہ وغیرہ کے متعلق تمام اعضاؤں و ساختوں پر حکمراں ہیں۔

سویم۔ خدام فرمان بردار۔ جو فوراً مرکزہائے دماغی کے احکام تعمیل کیواسطے جسم کے تمام اعصاب و ساختوں پر پہنچاتے ہیں یعنی الیفرنٹ نروز۔

مثلاً اگر گرمی زیادہ ہو تو فوراً پیغام رساں مدبر جلد کی طرف سے حکام بالادست کو یہ خبر پہنچا دیتے ہیں۔ کہ سطح جلد کو سخت گرمی لگ رہی ہے۔ تو اُسی وقت مرکزہائے دماغی بذریعہ الیفرنٹ نروز یہ احکام جاری کرتے ہیں کہ پسینہ زیادہ خارج ہو۔ جلدی عروق کشادہ ہوکر تبخیر زیادہ ہو۔ اور پھیپھڑوں میں خون کو ٹھنڈک دیجائے۔ تاکہ حرارت جسمی زیادہ مقدار میں خارج ہو۔ فعل عضلات وغدود اور دوران سست پڑجائیں تاکہ حرارت جسمی کم پیدا ہو۔

ایسا ہی اگر زیادہ ورزش یا گرم شے کے کھانے یا پینے سے اندرونی حرارت زیادہ ہو جائے تو فوراً ان مقامات سے ایفرنٹ نروز دماغ اور نخاع کو خبر پہنچاتے ہیں۔ اور وہاں سے فوراً غدود و پسینہ و اعضائے تنفس وغیرہ کے نام احکام جاری ہوکر حرارت جسمی زیادہ خارج کرنے کا انتظام کیا جاتا ہے۔

برعکس اس کے اگر سردی زیادہ پڑتی ہو تو دماغ و نخاع کو خبر پہنچکر فوراً عروق جلدی تنگ۔ پسینہ کم اور دوران و تنفس سست ہوکر اخراج حرارت کم ہو جاتا اور فعل عضلات۔ اعضائے انہضام اور دوران میں ترقی ہوکر حرارت زیادہ پیدا ہوتی ہے۔

غرضکہ بیرونی حرارت خواہ زیادہ ہو یا کم۔ دماغی و نخاعی مرکز کو فوراً انتظام مناسب کرکے جسمی حرارت کو ایک انداز پر لے آتے ہیں اور بحالت صحت میں ۹۸،۴ درجہ سے بڑھنے یا گھٹنے نہیں دیتے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ انتظام حرارت پر ہمارا کہاں تک اختیار ہے۔ اسقدر تو معلوم ہو چکا کہ تغیرات موسم جسم کی حرارت کو کم و بیش کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن مرکز دماغی و نخاعی بذریعہ دوران غدود و پسینہ گردہ۔ امعا۔ شش۔ و عضلات۔ ان تغیرات کا مقابلہ کرکے اُس کے انداز میں فرق آنے نہیں دیتے۔

اب ذرا غور کرنے سے ہر ایک فہیم شخص معلوم کرسکتا ہے کہ ہم تغیرات موسم کا مصنوعی طور پر صدہا طرح سے مقابلہ کرتے ہیں۔

موسم سرما میں گرم کپڑے پہنتے۔ گرم مکانوں اور دھوپ کو پسند کرتے۔ اور محرک و گرم غذائیں استعمال کرتے ہیں برعکس اس کے موسم گرما میں باریک کپڑے پہنتے۔ کھلے ہوادار بلند مکانوں یا پہاڑوں پر جاتے ٹھنڈا پانی اور شربت وغیرہ بار بار پیتے۔ بکثرت نہاتے۔ مکانوں کو چھڑکاؤ۔ خس کی ٹٹی اور پنکھے وغیرہ سے ٹھنڈا رکھتے ہیں۔

اگر کسی بیماری کیوجہ سے زیادہ حرارت ہوجائے تو اُس کے کم کرنے کیواسطے بھی بہت سی خارجی تدابیر ایجاد کی گئی ہیں۔ مثلاً ٹھنڈے پانی یا برف وسرکہ وپانی یا شراب وپانی یا سلفیورک ایسڈ ڈایلیوٹ وپانی یا کسی اور ترش شے وپانی سے بدن کو سپنج کرنا۔

اگر کسی خاص جگہ پر ورم ہوکر حرارت زیادہ ہوجائے تو اُس کے کم کرنے کے لئے بھی اسی قسم کی تدابیر ہیں۔

جلدی دوران خون کا اثر حرارت جسمی پر بہت کچھ ہوتا ہے۔ یعنی اگر عروق جلدی کشادہ ہوکر اُن میں خون بکثرت پہنچے تو تبخیر زیادہ ہوکر بدن کو ٹھنڈک پہنچتی اور برعکس اس کے اگر عروق منقبض ہوکر خون کم پہنچے تو تبخیر کم ہوکر حرارت جسمی کم زائل ہوتی ہے پس اس بنا پر وہ تمام تدابیر ادویہ جو عروق جلدی کو کشادہ کرکے تبخیر کو تیز کریں اُن کے ذریعہ سے کم کرسکتے ہیں۔ مثلاً گرم پانی سے غسل دینا۔ شراب۔ سپرٹ آف نائیٹرک ایتھر۔ افیون۔ کلورل

اگر کسی بیماری کی وجہ سے حرارت زیادہ ہوجائے تو اُس کے کم کرنے کے واسطے بھی بہت سی خارجی تدابیر ایجاد کی گئی ہیں۔ مثلاً ٹھنڈے پانی یا برف وسرکہ وپانی یا شراب وپانی یا سلفیورک ایسڈ ڈایلیوٹ وپانی یا کسی اور ترش شے وپانی سے بدن کو سپنج کرنا۔

اگر کسی خاص جگہ پر ورم ہوکر حرارت زیادہ ہوجائے تو اُس کے کم کرنے کے لئے بھی اس قسم کی تدابیر ہیں۔

جلدی دوران خون کا اکثر حرارت جسمی پر بہت کچھ ہوتا ہے۔ یعنی اگر عروق جلدی کشادہ ہوکر اُن میں خون بکثرت پہنچے تو تبخیر زیادہ ہوکر بدن کو ٹھنڈک پہنچتی اور برعکس اس کے اگر عروق منقبض ہوکر خون کم پہنچے تو تبخیر ہوکر حرارت جسمی زائل ہوتی ہے۔ پس اس بنا پر وہ تمام تدابیر وادویہ جو عروق جلدی کو کشادہ کرکے تبخیر کو تیز کریں اُن کے ذریعہ سے حرارت کو کم کرسکتے ہیں مثلاً گرم پانی سے غسل دینا۔ شراب۔ سپرٹ آف نائیٹرک ایتھر۔ افیون۔ کلورل۔ ڈجی ٹیلس۔ کافور وغیرہ محرکات قلب کھلانا تاکہ کشادہ عروق جلدی میں خون بکثرت پہونچکر تبخیر زیادہ ہو۔ کوئی شے گرم پلانا بھی اسی طریق پر حرارت کو کم کرتی ہے۔

غدد و پسینہ جنکا اثر حرارت جسمی پر بہت کچھ ہوتا ہے اُن کے افعال پر بھی ہمارا بہت کچھ اختیار ہے۔ یعنی بعض تدابیر سے اخراج پسینہ کو زیادہ کرسکتے اور بعض سے اُس کو روک سکتے ہیں۔ مثلاً۔

(١) معرق ادویہ وتدابیر۔

اوّل۔ جلد پر گرمی پہنچانا۔ خواہ گرم پانی یا ہوا یا کپڑے یا بھاپ وغیرہ سے۔

دوم۔ تیز چرپری اشیا کھلانا یا پلانا۔ مثلاً شراب یا گرم مصالحہ مرچ وغیرہ۔

سوئم۔ ایسی معرق ادویہ دینا جو خود مرکز پسینہ کو حرکت دیں مثلاً افیون۔ کلورل۔ کلورا فارم۔ ایتھر۔ شراب۔ تمباکو۔ جبیورنڈی۔

چہارم۔ گرم مشروبات پلانا۔ جس سے خون گرم ہوجاتا ہے۔

پنجم۔ ایسی تدابیر وادویہ جو خود غدد و پسینہ کو تیز کریں مثلاً بجلی لگانا۔ کافور۔ نوشادر۔ ایمونیا۔ ایسی ٹاس سا ایمونیا۔ سائیٹراس۔ اینٹی مینی ڈوورس پاؤڈر۔ عشبہ۔ سا سافرس۔ میزریون۔

(۳) دافع تعرق ادویہ و تدابیر:

اوّل جلد کو بذریعہ ٹھنڈی ہوا یا پانی یا کپڑے کے سردی پہنچانی۔

دوئم ۔مرکز تعرق کی مضعف ادویہ و تدابیر۔ جب کثرت پسینہ ضعف قلب۔ و تنفس کی وجہ سے ہو تو عمدہ غذائیں۔ شراب مرکبات فولاد۔ سٹرکنیا۔ زنک آکسایڈ۔ کونین۔ کھلی صاف ہوا وغیرہ اُس کو دور کر کے پسینہ کی مانع ہوتی ہیں۔ مثلاً تعرق شبینہ سل میں ایسی قوت بخش تدابیر سے آرام حاصل ہوتا ہے۔

سوئم خود غدود پسینہ کو سُست کرنے والی ادویہ۔ مثلاً اٹروپین۔ ہایوسایمین۔ ڈایلیوٹ سلفیورک ایسڈ۔

مسہلات اور مدرات کے ساتھ بھی بہت سا حصہ حرارت کا خارج کر سکتے ہیں۔

بہت سی ادویہ اس قسم کی ہیں جنسے تمام اعضا اور ساختوں کی قوت تغذیہ اور دفع فضلات میں کمی واقع ہو کر پیدایش حرارت میں کمی ہو جاتی ہے۔ مثلاً کونین۔ سنکونا۔ سیلی سین۔ سیلی سلک ایسڈ۔ اینٹی پایرین۔ فینسٹین وغیرہ۔

اب ہم بیان کرتے ہیں کہ انتظام حرارت میں کیا کیا فساد واقع ہو سکتے ہیں

سخت لاغری اور ضعف کی حالت میں اکثر حرارت اعتدال سے کم ہو جاتی ہے۔ جسکا دفیہ عمدہ غذاؤں اور مقویات سے ہو سکتا ہے۔ اور چونکہ تحلیل اور تغذیہ کی وجہ سے ہر وقت حرارت پیدا ہوتی رہتی ہے۔ لیکن جبتک الیفرنٹ اور مرکز ہائے دماغی و نخاعی اور الیفرنٹ نروز حالت صحت میں ہیں اُس وقت تک حرارت اعتدال سے تجاوز نہیں کر سکتی۔ اس لیئے جب ان ہر مدبروں میں سے کسی ایک میں کچھ فساد واقع ہو جائے تو انداز میں فرق آکر بخار ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قریباً ہر عضو اور ساخت کے مرض میں اکثر بخار لاحق ہو جاتا ہے۔ پس سبب کے مطابق بخار کی بیشمار اقسام ہو سکتی ہیں۔ مثلاً حمی غمیہ جو زیادہ غم سے ہو۔ حمی فزعیہ۔ جو غلبہ خوف سے ہو۔ حمی فکریہ۔ حمی غضبیہ۔ حمی فرحیہ۔ حمی سہریہ۔ حمی نومیہ۔ حمی تعبیہ۔ حمی استفراغیہ۔ حمی وجعیہ حمی غشیہ۔ حمی جوعیہ۔ حمی عطشیہ۔ حمی سددیہ۔ حمی استحصافیہ۔ جو بند ہونے مسامات جلدی اور خشونت سے ہو۔ حمی تخمیہ۔ (بدہضمی) حمی ورمیہ۔ حمی حریہ۔ (تموزت آفتاب) حمی غذائیہ۔ حمی نزلیہ۔ حمی سشراہیہ حمی وموبیہ۔ حمی صفرادی۔ حمی وبائی۔ جو متعدی امراض مثلاً چیچک۔ خسرہ۔ ٹائیفس۔ ٹائیفائڈ۔ سکارلیٹ فیور۔ خسرہ۔ جولا کے ضمن میں خون کے زہریلہ ہونے سے ہو جاتا ہے حمی ہوائی۔ یعنی میلیریل فیور۔ حمی سرویہ۔ حمی سل وغیرہ وغیرہ۔

سبب کے دور ہونے پر یہ تمام اقسام بخارات خود بخود قدرتی طور پر رفع ہو جاتے ہیں۔ لیکن اکثر حالتوں میں ان کے دور کرنیکے واسطے دوا کی ضرورت پڑتی ہے۔ پس ہم ذیل میں مختلف ادویہ و تدابیر جو دافع بخار ہیں مختصر طور پر بیان کرتے ہیں

(۱) اینٹی پیریاڈکس۔ یعنی مانع بخار۔ مثلاً کونین۔ سنکونا۔ سیلی سین۔ سیلی سلک ایسڈ۔ سیلی سلیٹس۔ بیبرین۔ نیکٹنڈرا۔ اتیس۔ خوب کلاں۔ گلو۔ سیاہ مرچ۔ سم الفار۔ ایوکے لپٹس۔

(۲) اینٹی پایریٹکس۔ یعنی دافع بخار۔

یہ ادویہ اور تدابیر دو قسم کی ہیں۔

اوّل ۔عام ادویہ و تدابیر۔ مثلاً معرقات۔ مدرات۔ مسہلات۔ مفرح بارد۔ عروق جلدی کو کشادہ کرنیوالی ادویہ وغیرہ

مریض کے کمرہ کی حرارت کم رکھنا۔ ٹھنڈے پانی یا برف یا سرکہ و پانی یا کوئی ترشی و پانی یا شراب و پانی وغیرہ سے جلد کو سپنج کرنا۔

دویم۔ خاص ادویہ و تدابیر۔ مثلاً اگر دھوپ لگ کر گرمی حریہ ہو گیا ہے تو فوراً مریض کو سایہ دار ٹھنڈی جگہ میں لیجا کر سرد پانی کے چھینٹے دیں۔ اور سر پر ٹھنڈا پانی ڈالیں

اگر کسی جگہ سخت ورم اور کوئی بڑا دبیلہ موجود ہے تو اُن کا عام اصول کیمطابق علاج کریں۔

اگر خون میں کوئی زہریلے نباتات پیدا ہو کر بخار ہوا ہو مثلاً چیچک۔ خسرہ۔ چولا۔ ٹائیفس ٹائیفائڈ وغیرہ تو انٹی سیپٹک اور ڈس انفیکٹنٹ ادویہ کھلانی چاہئیں۔

اگر اجتماع فضلات او ضعف و قوت خارجہ سے بخار ہوا ہے تو مسہلات۔ مدرات۔ معرقات وغیرہ کے ساتھ کونین کھلانی چاہئے۔

عام ادویہ و تدابیر کے ذریعہ سے ہر قسم کے بخار کو ایکدفعہ کم کرسکتے ہیں۔ لیکن جبتک اصل سبب رفع نہو گا بخار دوبارہ سہ بارہ ہوتا رہیگا۔

حرقتہ البول۔ پیشاب جلن کے ساتھ آنا۔
حرقتہ اللسان۔ زبان پر جلن رہنا۔
حرقتہ المثانہ۔ مثانہ میں جلن معلوم ہونا۔
حرقتہ المعدہ۔ معدے میں جلن اور سوزش معلوم ہونا۔

یہ جلن اور سوزش کوئی علیحدہ مرض نہیں ہے۔ بلکہ دوسرے امراض کے ضمن میں یہ تکلیف پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ اس لئے اِن کا علاج اصل امراض کا علاج ہے۔

حس۔ ظاہری حس پانچ شمار کئے جاتے ہیں۔ سامعہ۔ باصرہ۔ شامہ۔ ذائقہ۔ لامسہ۔ اس جگہ پر ہم محض حس لامسہ کا ذکر کرینگے۔ باقی حصوں کا ذکر اُن کے موقعوں پر دیکھو۔

حس لامسہ۔ یہ وہ قوت جلدی ہے۔ جس سے اشیا کا گرم۔ سرد۔ کرخت یا نرم۔ کھردرا یا صاف۔ کند یا تیز ہونا معلوم ہوتا ہے۔

کبھی اِس کی تیزی گرمی سردی درد جلن وغیرہ خود بخود معلوم ہوتے رہتے ہیں جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔

اس کے امراض مختصراً حسب ذیل ہیں۔

اوّل وہ امراض جو حس لامسہ کی تیزی سے پیدا ہوں۔

(۱) ہائی پر ایستھیزیا یعنی جلد کا نازک اور دردناک ہو جانا۔

بعض اوقات یہ تکلیف اس حد کو پہونچ جاتی ہے کہ کپڑے کا لگنا یا پانی کا بہانا بھی دشوار ہو جاتے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جلد کو گویا کھا کر برہنہ ہو گئی ہے۔ خود بخود بھی درد بشدت ہوتا رہتا ہے اس حالت کو ہائی پرالجیشیا بھی کہتے ہیں۔

گرمی یا سردی کی برداشت نہ رہنا۔ یعنی خفیف گرمی یا سردی سے کسی خاص حصّہ کو زیادہ تکلیف معلوم ہوتا۔

(۳) لحمی ریشوں میں تیزی ہو کر ہر ایک مساس سے گُدگُدی معلوم ہونا۔

دویم۔ وہ امراض جو حس لامسہ سے کی کُندی سے پیدا ہوتے ہیں۔

یہ بھی تین اقسام کے ہو سکتے ہیں۔

(۱) انیستھیٹیا یعنی کسی جگہ کا سُن اور بے حس ہو جانا۔

اس کے مختلف مدارج میں بعض اوقات یہ بے حسی ایسی ہو جاتی ہے کہ چاقو سے قطع کرنا بھی ایک معمولی بات معلوم ہوتا ہے

(۲) گرمی یا سردی کا احساس کم ہو جانا۔

(۳) لحمی ریشوں کی تیزی کم ہو کر گُدگُدی معلوم نہ ہونا۔

سویم۔ وہ امراض جو حس لامسہ میں مختلف اقسام کے فسادات واقع ہونے سے پیدا ہوں۔ مثلاً گرم اشیا سرد معلوم ہوں۔ یا برعکس اس کے سرد چیزیں گرم معلوم ہوں۔

اونگلی کے ساتھ مس کرنا ایسا معلوم ہو کہ گویا چاقو کے ساتھ قطع کیا جاتا ہے۔ یا سوئی چبوئی جاتی ہے: یا برعکس اسکے سوئی یا چاقو کا لگنا ایسا معلوم ہو کہ محض اُنگلی کے ساتھ مس کیا گیا ہے۔ یا خود بخود طرح طرح کے احساس معلوم ہوتے رہیں مثلاً سوئیوں کا چبھانا۔ چیونٹیوں کا جلد رینگنا۔ گرم یا سرد پانی کی دھار جلد پر بہتی معلوم ہونا وغیرہ۔ ان کو پارا ستھیشیا کہتے ہیں

یہ تمام امراض کبھی تو جلد کے اعصاب میں فساد واقعہ ہو کر پیدا ہوتے ہیں اور کبھی دماغی اور نخاعی امراض کی وجہ سے پس اسباب کی تحقیقات کر کے اُن کے مطابق داخلی اور خارجی تدابیر سے ان کا علاج کرنا چاہیئے۔

ہم ان امراض کا علاج مختصراً ترتیب وار ذیل میں درج کرتے ہیں۔

اوّل۔ وہ امراض جو حس لامسہ کی تیزی سے پیدا ہوں۔

اگر اختناق الرحم یا دماغی و نخاعی امراض کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوئے ہیں تو داخلی طور پر مسکن ادویہ مثلاً افیون۔ پوٹاسی برومائیڈ۔ اینٹی فیبرین۔ ہایوسایمس۔ کافور وغیرہ استعمال کرائیں۔ اور مقامی طور پر بھی مسکن ادویہ لگاتے رہیں۔

نسخہ جات۔ داخلی استعمال کیلئے۔

(۱) پوٹاسیم برومائیڈ ۱۵ گرین۔ لائیکوار مارفیا ۲۰ بوند۔ سپرٹ کلوروفارم ۲۰ بوند۔ پانی ایک اونس۔ ایسی ۲ خوراک روزانہ۔

(۲) اینٹی فیبرین ۵ گرین۔ ایسی تین پوڑیہ روزانہ۔

(۳) افیون ½ رتی کافور ایک رتی۔ زعفران ۲ رتی۔ صمغ عربی میں ایک گولی بنا کر ایسی تین گولی روزانہ کھلائیں

نسخہ جات۔ خارجی استعمال کے لئے۔

(۱) گیرو مٹی پانی میں باریک پیسکر لیپ کرنا

(۲) گاجنی پانی میں گھولکر لیپ کرنا۔

(۳) ہلدی اور کافور ہموزن باریک پیسکر لیپ کرنا۔

(۴) افیون ایک ماشہ۔ زعفران ایک ماشہ۔ کافور ۴ رتی زردی بیضہ مرغ ایک عدد۔ ان سب کو باہم ملا کر مقام ماؤف پر ضماد

کرنا۔

(۵) لڈ ائینٹمنٹ۔ لنیمنٹ بیلاڈونا۔ لنیمنٹ اکونائیٹ وغیرہ لگانا۔

ان امراض میں غذائیں لطیف بے خراش دینی چاہئیں۔ مثلاً دودھ۔ چاول۔ کھیر۔ اراروٹ کھچڑی وغیرہ سُرخ مرچ۔ اچار۔ چٹنی۔ ترشی وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

دویم۔ اُن امراض کا علاج جو حس لامسہ کی کندی سے پیدا ہوتے ہیں۔

ان کا علاج قسم اوّل کے خلاف ہے۔ پس داخلی طور پر محرک ادویہ مثلاً سنکھیا۔ کچلہ۔ فولاد وغیرہ کھلائیں۔ اور خارجاً محرک ادویہ مثلاً کافور۔ ٹرپن ٹائین۔ رائی۔ سرخ مرچ جائیفل۔ اجواین وغیرہ بطور طلا یا لشات استعمال کریں۔

سویم۔ اُن امراض کا علاج جو حس لامسہ میں فسادات واقع ہو کر پیدا ہوتے ہیں۔

ان میں داخلی طور پر نیجات سم الفار مفید ہو سکتے ہیں۔ چونکہ یہ تکالیف عموماً دیگر امراض مثلاً اختناق الرحم۔ سوزش نخاع و دماغ فالج وغیرہ کے ضمن میں ظاہر ہوتی ہیں اس لئے اصل امراض کا علاج ان میں مقدم ہے۔

حسن یوسف۔ اس کے دوسرے نام حاشیش اور تخم کرملی ہیں۔

یہ محض خارجاً مستعمل ہوتا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس سے چہرہ کا رنگ سرخ اور صاف ہو جاتا ہے۔ کھانے میں ایک درہم سخت زہر ہے۔ (مخزن)

حصبیہ۔ پرورائی گو۔ دیکھو بیان جلدی امراض کا۔

حصاۃ الکبد۔ جگر کی پتھریاں۔ دیکھو بیان بلیری لتھی ایسس کا

حصاۃ الکلیہ۔ سنگ گردہ۔ دیکھو بیان گردہ کے امراض کا۔

حصاۃ المثانہ۔ سنگ مثانہ۔ دیکھو بیان مثانہ کے امراض کا۔

حفر۔ دانتوں پر سل جمنا۔ سارڈیز۔ دیکھو بیان دانتوں کے امراض کا۔

حفظ صحت۔ ہائی جین۔ سینی ٹیشن۔ اس سے مراد وہ تمام تدابیر ہیں جو تندرستی قایم رکھنے کے لئے عمل میں لائی جاتی ہیں۔ خواہ وہ اپنے جسم کے متعلق ہوں یا مکان یا شہر یا غذا یا ہوا یا عادات وغیرہ کے متعلق۔

اس علم کے عملی حصّہ کی طرف قدیم سے تمام داناؤں اور خدا رسیدہ آدمیوں کی توجہ رہی ہے جسم پارچات۔ ظروف اور مکان وغیرہ کی صفائی اور پاکیزگی کی نسبت تمام اقوام اور مذاہب میں طرح طرح کی رسومات اور عقاید دیکھے جاتے ہیں جو اغلباً اُن تدابیر حفظ صحت کا بقیہ ہیں جنکی اصل بنا حقیقی دانائی پر تھی۔ مگر بعد میں رسم پرست نادانوں کے ہاتھ میں اصل صورت بگڑ کر کچھ سے کچھ بن گئی۔ اور چند رسوم کے اتباع کے سوائے صفائی اور پاکیزگی کے اصل فلسفہ کی طرف کچھ توجہ نہیں رہی۔ طبعاً بھی ہر ایک صحیح الفطرت انسان صفائی اور پاکیزگی کو پسند کرتا اور غلیظ و بو دار اشیا سے نفرت کرتا ہے کیا اگر ایک طرف خوشنما پھولوں کا ڈھیر ہو اور دوسری طرف سڑے ہوئے گھاس پھوس کا۔ تو اُن کا اثر دماغ پر یکساں ہوتا ہے۔ یا انسان یکساں نظر سے دونوں کی طرف دیکھ سکتا ہے۔ ہ۔

کیا اگر ایک جگہ ایک قطعہ زمین صاف اور پاکیزہ ہوا ور دوسرا آڑ کباڑ یا غلیظ یا غلاظت کیچ وغیرہ کا ذخیرہ۔ اور اُس جگہ چند مسافر وارد ہوں تو وہ فطرتاً پہلے قطعہ زمین میں مقام کرنا پسند کرینگے یا دوسرے غلیظ حصہ میں۔

خلاصہ مطلب تمام تدابیر حفظ صحت کا صرف اسقدر ہے کہ اپنے بدن کپڑوں۔ مکانات ظروف زیورات کتابوں صندوقوں الماریوں۔ گلی ظروف کے نیچے کی طرف وغیرہ کو خوب صاف اور ستھرا رکھیں۔ ہوا اور پانی کو تمام فاسد مادوں اور اجزا سے پاک وصاف رکھنے کی کوشش کرتے رہیں مناسب ورزش اور شغل اختیار کریں تاکہ تمام فضلات بدن خارج ہوتی رہیں۔

خراب شدہ عقلیں اور طبیعتیں اگر ان تمام تدابیر حفظ صحت کو فضول سمجھیں تو ایک علیحدہ بات ہے۔ مگر کون صحیح القویٰ اور سلیم الفطرت انسان ان طبعی ضروریات کو بے معنی خیال کرسکتا ہے۔ کون صفائی کو چھوڑ کر غلاظت کو پسند کرتا ہے

صفائی ظاہری کا دماغ اور روح اور عقل واخلاق پر بھی بڑا اثر پڑتا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید فرماتا ہے۔ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ یعنی اللہ تعالیٰ تواب اور طاہر لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔ متطہرین کا لفظ ہر قسم کی ظاہری اور باطنی صفائی پر حاوی ہے۔ اس لئے طاہر لوگوں سے جو اللہ تعالیٰ کی محبت کے مستحق ہوسکتے ہیں وہی لوگ مراد ہیں جو اپنے ظاہر وباطن کو ہر قسم کی غلاظت اور عیب سے صاف رکھیں۔

بائبل میں اسطرح پر ارشاد ہے کہ صفائی ایمانداری سے دوسرے درجہ پر ہے۔

ہندو مذہب میں بھی صفائی کی طرح طرح سے بڑی پابندی ہے۔

میرا اسجگہ پر مذاہب کے حوالے دینے سے یہ مقصود ہے کہ اکثر عوام اور جاہل اور رسم کے پابند۔ بلکہ اکثر تعلیم یافتہ لوگ بھی انتظام صفائی کو کچھ وقعت کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ بلکہ اکثر فضول اور بے معنی سمجھتے ہیں۔ یہ اُن کی کھلی غلطی ہے اس میں نہ صرف زمانہ حال کی جدید ترقیات اور معلومات کی طرف سے جہالت ثابت ہوتی ہے۔ بلکہ اپنے اپنے دین کی طرف سے بھی بے خبری اور عمداً سرکشی پائی جاتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ شاید دنیا کا کوئی آسمانی مذہب ایسا نہیں جس میں صفائی کی خاص تاکید نہیں پائی جاتی۔ یہ ایک علیحدہ امر ہے کہ زمانہ دراز نے اصل قواعد اور احکام کو بدلکر طرح طرح کی بیہودہ صورتوں اور بے معنی تعصبات اور رسومات میں متغیر کردیا ہے۔

ذیل میں ہم ہائی جین اسلام کو جو آخری آسمانی مذہب ہے۔ اور جسکے اصل اصل احکام کو زمانہ کی آمیزشوں اور تغیرات سے تحقیق کرلینا آسان امر ہے۔ مختصراً درج کرکے ہائی جین کی طرف ناظرین کو توجہ دلاتے ہیں۔

قرآن مجید فرماتا ہے۔ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ یعنی اپنے ہاتھوں سے ہلاکت کے سامان مت پیدا کرو یہ آیت صاف ظاہر فرماتی ہے کہ بہت سے اسباب ہلاکت خود انسان کے پیدا کردہ ہوتے ہیں۔ بس یہ قول کہ تمام ہائی جین سراسر فضول ہے۔ جو امراض وبائی ظاہر ہوتے ہیں وہ تمام خاص مشیت ایزدی کے موافق ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ صاف اس آیت کریمہ کے خلاف ہے۔ بلکہ اس سے صاف یہی ظاہر ہوتا ہے کہ بہت سے اسباب ہلاکت انسان خود اپنے ہاتھوں سے پیدا کرتا ہے۔ اور اس میں شک بھی کیا ہے۔ چنانچہ اُن بیشمار اسباب ہلاکت میں سے جو انسان خود اپنے ہاتھوں سے پیدا کرتا ہے۔ چند ایک حسب ذیل ہیں۔

پتنگ بازی جس سے صد ہا لڑکے چھتوں سے گر کر مرتے ہیں۔ ڈور کی خراش سے ہاتھ چرتے ہیں۔ بٹیر بازی مرغبازی
بینڈھوں کی لڑائی میں سخت مزاجی۔ اور ان کے مہتموں کے باعث بد اطواری پیدا ہوتی ہے۔
کبوتر بازی سے تضیع اوقات۔ اور چوری کی عادات پیدا ہوتی ہیں۔ بعض کے زیورات سوراخدار اور اندر سے خالی
ہوتے ہیں۔ اور بچوں کی بے احتیاطی سے ان میں مواد ردیہ جمع ہوتے رہتے ہیں اور آخر وہ ہلاکت کا موجب ہوتے ہیں
پرانہ زمانہ کی تاریخ وحالات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بچوں کے گلے میں ایسی اشیا ڈالا کرتے تھے جو امراض
اطفال میں اور اُن کے علاج میں قدرے فائدہ کریں۔
اسی طرح آجکل خام رنگ کے کھلونے کپڑے اور جھوٹے زیور ضرر رساں ہیں۔ بعض اوقات ان کو بچے بے دھڑک
مُنہ میں ڈال کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور گھر والے تعجب میں رہجاتے ہیں۔ کہ بچہ کیوں ہلاک ہوا۔
اسی طرح تنگ زیورات اور تنگ لباس خون کے دوران کو روک کر انواع واقسام کے امراض کا باعث ہوجاتے ہیں۔
میں نے بعض عورتوں کی کلائیاں دیکھی ہیں۔ کہ تنگ چوڑے کے باعث خشک اور بدشکل ہوگئی ہیں۔ اور بعض کی
بھاری چوڑے کے باعث زخمی ہوگئیں۔
یہی حال کانوں کا ہے کہ ان کے صاف نہ رکھنے کے باعث یا زخمی ہونے کے باعث بہرا پن بلکہ ٹٹنس یعنی کزاز پیدا ہوا
پنجاب میں ناک کا زیور اسقدر زیادہ ہوگیا ہے کہ عورت ناک کو صاف نہیں رکھ سکتی۔ اور ان کی نوبت یہاتنک پہنچی
کہ کیڑے ناک میں پیدا ہوگئے۔ اور ناک کے اندرونی زخموں سے ناک کی ہڈی گل گئی۔
موم وغیرہ بالوں میں ایسا لگایا جاتا ہے۔ کہ بالوں کی صفائی جاتی رہتی اور آخر بال بہت ہی کم ہوجاتے ہیں
عطر کی کثرت استعمال سے زکام ونزلہ کی کثرت ہوجاتی ہے۔
ہمارے ملک کے گاؤں میں اکثر زمینداروں کی ایک رسم پسندیدہ ہے۔ کہ لحافوں اور نیچے کے تلایونپر کپڑے کا غلاف
چڑھا دیتے ہیں۔ اس کا خاص فائدہ یہ ہے کہ امراض جلدیہ کا مبتلا ان میں سوئے۔ یا سوزاک۔ یا کثرت احتلام والا ان میں آرام
کرے تو ان کی صفائی آسانی سے ہوجاتی ہے۔ بخلاف اُن لوگوں کے جو ایک ہی استر کے لحاف رکھتے ہیں اور اُن کو صاف
کرنے کا کوئی قاعدہ نہیں۔ نیز ان میں خام رنگ چھینٹ استعمال کرتے ہیں۔
رسومات چرخہ کا کاتنا چکی کا پیسنا ہمارے ملک میں عمدہ ورزش تھی۔ مگر افسوس کہ موجودہ زمانہ میں گم ہوگئی ہے۔ اس
تدبیر سے سینہ کی ورزش ہوجاتی تھی۔
عورتوں میں یہاتنک خرابی ہے کہ کوئلے مٹی۔ انڈوں کے چھلکے۔ اور گلی برتنوں کو کھانے میں استعمال کرکے آپ اور
اپنے بچوں کو تباہ کرتی ہیں۔
بعض مرچ اور مصالحہ کی کثرت کرتے ہیں۔ جس سے معدہ اپنے فعل سے سُست اور ناکارا ہوجاتا ہے۔ بعض سالن
اچار سے ترشی کی کثرت کرتے ہیں۔ اور ہائپوکانڈریاسس میں گرفتار ہوتے ہیں۔ بعض نام کے فقیر۔ بدنام کنندۂ نیکونامی چند۔
دھتورہ۔ سنکھیا۔ میٹھا تیلیا۔ چرس۔ گانجہ وغیرہ کا استعمال کرکے آپ اور اپنے ہمنشینوں کو تباہ کرتے ہیں۔

بدعادات ۔ مثلاً جلق ۔ اغلام ۔ لواطت ۔ زناکاری ۔ سُست اور بیکار رہنا ۔ زیادہ کھانا بہت سونا ۔ شراب خواری بھنگ چرس ۔ افیون ۔ پوست گانجا ۔ تمباکو کا استعمال وغیرہ کی عادت کرکے اکثر لوگ تباہ ہوتے ہیں ۔

بعض اپنی سُستی اور نادانی سے اپنے جسم کپڑوں یا مکان یا محلہ کو غلیظ یا متعفن رکھتے ہیں ۔

بعض غلیظ یا ناقص ہوا میں رہتے ہیں ۔ یا ناقص پانی استعمال کرتے ہیں ۔ مثلاً بڑے شہروں میں نیچے کی منزل پر اقامت کرتے ہیں حالانکہ نشیب میں عفونتیں زیادہ ہوتی ہیں

بیشمار اشخاص متعدی اور وبائی امراض سے جو احتیاط لازم ہیں از روئے جہالت یا شرکشی اُن کی پابندی نہیں کرتے

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ صدہا وبائی امراض انسان کی بدعملیوں کی وجہ سے قہر الٰہی کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں ۔ جو بنی نوع کو سخت ہراس اور گریہ وزاری میں ڈالکر کچھ عرصہ کے بعد خود بخود دور ہو جاتے ہیں ۔ تاہم اُن کیلئے ظاہرا اسباب ضرور ظاہر ہوتے ہیں جنکے دفعیہ کیلئے انسان کوشش کرسکتا ہے ۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ لکل داء دواءٌ ۔ پھر کسی مرض کو انسانی تدابیر سے باہر سمجھنا سراسر عقل اور دین کے خلاف ہے ۔

اس عالم کا نام دانشمندوں نے عالم اسباب اس بنا پر رکھا ہے کہ اس میں ہر ایک واقعہ خاص خاص اسباب کیمطابق ظہور پذیر ہوتا ہے ۔ ہاں ایک واقعہ کے مختلف اسباب بیشک ہو سکتے ہیں ۔ مگر بلا اسباب کوئی واقعہ ظہور میں نہیں آتا ۔

پھر قرآن مجید فرماتا ہے وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ ۔ یعنی اُن کیواسطے تمام پاک اشیاء اور ہر طرح سے ستھری اور پسندیدہ چیزیں حلال کرتا ہے ۔

وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ ۔ یعنی اُن پر تمام ناپاک اشیا حرام کرتا ہے ۔

طیبات سے مراد وہ تمام افعال اور اشیا ہیں جو بذات خود پاکیزہ یا خوشگوار معلوم ہوتی اور اپنے نتایج بھی مفید اور صحت بخش ظاہر کرتی ہیں ۔

برعکس اس کے خبایث وہ تمام افعال اور اشیا ہیں جو بذات خود نفرت خیز اور اُن کے نتایج بھی پر ضرر اور قبیح ہوتے ہیں ۔

پس حکم ہے کہ طیبات کو اختیار کرو ۔ اور خبایث سے بچو ۔

مکانات ۔ محلہ ۔ شہر ۔ اور تمام گرد و نواح کو پاک و صاف رکھنا بروئے قرآن مجید اعلےٰ درجہ کی نعمتوں میں سے ہے ۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا ۔ تاکہ تمہیں اور تمہاری بستیوں کو پاک و صاف کر دے ۔ تم دیکھتے ہو کہ جب بارش ہوتی ہے تو وہ تمام درختوں اور مکانات کی بیرونی سطح کو کیسے صاف کر دیتی ہے ۔ زور کی بوچھاڑ تمام جمے ہوئے گرد و غبار اور میل و کچیل کو دھو ڈالتی ہے ۔

پھر گلیوں اور نالیوں سے پانی زور اور افراط کے ساتھ بہتا ہوا مہینوں کی غلاظت اور گندگی کو بہا کرلے جاتا ہے ۔ بارش کی پر زور دھار کس طاقت کے ساتھ اپنا کام کرتی ہے ۔ کیا کوئی انسانی طاقت یا انجن ہے کہ اس افراط اسقدر

بلندی۔ اور اس زور سے پانی برسادے۔ جو تمام سطح زمین اور نالیوں وغیرہ کو دور دور تک دھر ڈالے۔ اور تمام غلاظتوں کو خود بخود اٹھا کر بہاتے ہوئے کوسوں کے فاصلہ پر لیجاکر گرادے۔ ایک شہر کو تمام نیچے اور اوپر سے کامل طور پر دھو ڈالے۔

الغرض بارش کے بیشمار فیضان میں سے ایک یہ بھی قابل شکر فیض ہے۔ کہ تمام بستی اور گرد و نواح کی زمین کو ایسی عمدگی اور کمال کے ساتھ صاف کر ڈالتی ہے کہ کوئی میونی سپل کمیٹی اس کا عشر عشیر بھی نہیں کر سکتی۔

اگر کروڑہا کروڑ روپیہ صرف کیا جاکر صدہا انجن ایک ملک پر لگائے جائیں تو وہ صفائی کے لحاظ سے ہرگز اسقدر کام نہیں دے سکتے جو دو چار گھنٹہ کی بارش کر جاتی ہے۔

پس یہ اس سینیٹری کمشنر حقیقی کا خاص انتظام ہے۔ جو اس کے تقاضائے رحمانیت و ربوبیت سے ہمیشہ نوع انسان کے لیئے موجود ہے۔ جس کے لیئے کوئی ٹیکس یا محصول قایم نہیں کیا گیا۔ سوائے اس کے کہ انسان خود اپنی روحانی ترقیات کے لیئے اس ذات باری تعالیٰ کے انعامات کو یاد کرے۔ اور اُن کا شکریہ ادا کرتا رہے۔

پس جبکہ بارش صفائی کے لیئے ایک خاص انتظام ہے۔ اس لیئے بستیوں کا اونچی سطح پر ہونا ضروری ہے۔ تاکہ تمام غلاظت جو بارش کے پانی سے دھوئی جاتی ہے۔ بہکر دور چلی جایا کرے۔

کوڑہ کرکٹ کے انبار بستی کے قریب نہونے چاہئیں۔ تاکہ متعفن ہوکر بارش کی صاف کنندہ طاقتوں کو زایل نکرسکیں اور کوئی نشیب بستی کے قریب ایسا نہونا چاہیئے جس میں شہر کی غلاظتوں سے لدا ہوا پانی جمع ہو۔

اس اختصار کی تفصیل یہ ہے کہ تمام نباتی و حیوانی اشیا مثلاً گھاس پھونس۔ لید۔ گوبر وغیرہ جنکے انبار اکثر دیہاتوں اور شہروں کے اندر دیکھے جاتے ہیں جب اُن پر بارش پڑتی ہے تو یہ سڑکر ہوا کو خراب اور فاسد بنا دیتے ہیں۔ ساتھ ہی بارش کا پانی ان کی غلاظت کو حل کر کے زمین کے اندر سرایت کرتا ہوا چاہات میں پہنچ جاتا۔ اور تمام پانی کو غلیظ اور فاسد کر دیتا ہے گویا کہ کوڑی ہائے کی موجودگی سے بارش کے بعد ہوا اور پانی دونوں خراب ہو جاتے ہیں۔ جو نشیب آبادی کے قریب ہوتے ہیں اُن میں بارش کا پانی جمع ہو جاتا۔ اور طرح طرح کی و حیوانی اشیا اس کے اندر سڑ کر ہوا کو خراب کرتی ہیں یہ تمام حضرات انسان کی پیدا کردہ خرابیاں ہیں۔ جنسے وہ خود اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔ اسی واسطے وہ حکیم مطلق قرآن میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ۔ پ ۲۔ ع ۶۔

بارش اور اور طرح سے بھی تمام ہوا کو صاف کرتی ہے۔ ایک تو تمام گرد و غبار اور فاسد ہواؤں کو اپنے ساتھ زمین پر لے آتی۔ اور کرہ ہوا کو اُن سے صاف کر دیتی ہے۔

کیا کوئی انجن ہے جو تمام ہوا کو اس طرح سے صاف کر سکے۔

دویم۔ بارش کے بعد جابجا سبزہ پیدا ہوکر ہوا کے کاربانک ایسڈ وغیرہ فاسد اور مضر مادوں کو کھاجاتا ہے۔ کاربانک ایسڈ گاس ایک خراب ہوا ہے جو تمام حیوانات کے سانس کے ساتھ باہر آتی ہے۔ اور اکثر سڑاند میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ یہ تمام حیوانات و انسان کے لیئے مضر ہے۔ مگر نباتات کی اس سے پرورش ہوتی ہے اس لیئے بارش

کے بعد جب تمام زمین رنگا رنگ نباتات سے سرسبز ہوجاتی ہے اُس وقت اِس کاربانک ایسڈ کی خوب صفائی ہوتی ہے۔ جب ہوا صاف ہوتی ہے تو اُس کے ساتھ خون بھی خوب صاف ہوتا ہے۔ کیا کوئی اِنسانی طاقت ہے جو ہوا کو اِس طرح سے صاف کرے جیسا کہ باران رحمت کرتا ہے۔

اِسی طرح سے اللہ تعالےٰ تصریف الرِّیاح یعنی ہواؤں کی گردش کو بڑے نشانات اور انعامات سے فرماتا ہے۔ ہواؤں کی گردش بھی صفائی کا بڑا موجب ہے۔ ایک جگہ کی غلیظ ہوا اِسی طاقت سے دور دور منتشر ہو کر بے اثر ہو جاتی ہے۔

پس اِس قدرتی انجن صفائی سے ہم اِس طرح پر فائدہ اُٹھا سکتے ہیں کہ اپنے مکانوں کو ہوادار بنائیں۔ تاکہ تمام غلیظ ہوائیں ساتھ کے ساتھ خارج ہوجایا کریں۔ اِس سبق حفظ صحت کے سوائے تصریف الریاح میں اور بہت سے سبق ہیں۔ جنکو دانشمند لوگ خوب سمجھتے اور یاد کرتے ہیں۔

وَالْمُرْسِلٰتِ عُرْفًا یعنی نرم صحت بخش ہوائیں۔ وہی پسندیدہ ہیں۔

یہ آیت ہمکو صاف طور پر یہ سبق سکھاتی ہے کہ اپنے مکانوں میں ہوا کے گذر اِس قسم کے بنائیں کہ جب تیز ہوائیں چلتی ہوں تو خاص خاص گذروں کو بند کر کے اُن کی تیزی کو نرمی میں بدل دیا جایا کرے۔ اور اُس میں یہ بھی ایک سبق ہے کہ تیز ہواؤں کے جھونکے سخت مضر ہوتے ہیں۔ جنسے انسان کو بچنا چاہیئے۔

کھانے اور پینے کے بارے میں صاف طور پر قرآن مجید فرماتا ہے كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا یعنی کھاؤ اور پیو۔ مگر کسی قسم کی فضولیات میں مت پڑو۔ یعنی کھانا پینا تم پر منع نہیں کیا۔ کسی جذبہ میں کھانا پینا ترک کر دینا اور جنگلوں میں نکل جانا کوئی عبادت نہیں لیکن کھانے پینے میں کوئی اسراف مت کرو۔ نہ اسقدر زیادہ کھاؤ کہ پیٹ تنجائے۔ اور وہ کھانا بوجھ و بلا ہوجائے۔ نہ اسقدر کم کھاؤ کہ جسم زایل ہونا شروع ہوجائے۔ بیت نہ چنداں بخور کز دہانت بر آید۔ نہ چنداں کہ از ضعف جانت بر آید۔ نہ ایسی چیزیں کھاؤ جو فائدہ کی بجائے نقصان پہنچائیں۔ اور نہ کسی قسم کی فضول عادات مثلاً شراب۔ افیون۔ پوست۔ بھنگ۔ چرس۔ پان۔ تمباکو وغیرہ اختیار کرو۔ بلکہ جو کچھ حفظ نفس کیلئے ضروری ہے اور لابد۔ بیشک کھاؤ اور پیو۔

لباس کی نسبت اِس طرح پر ارشاد ہے۔ وجعل لكم سرابيل تقيكم الحر وسرابيل تقيكم بأسكم۔ یہ آیت صاف ظاہر فرماتی ہے کہ گرمی اور ہر تکلیف کے لئے قسم قسم کے لباس بناؤ۔

پس کہاں ہیں وہ نام کے دنیادار جو ان تمام صریح آیات کو نظر انداز کر کے حفظان صحت کو فضول اور لغو خیال کرتے۔ اور تمام تدابیر حفظ صحت کو بے معنی سمجھتے ہیں۔ میں اُن کو ارشاد الٰہی پھر یاد دلاتا ہوں کہ اپنے ہاتھوں سے اپنی جان کو ہلاکت میں مت ڈالو۔

اِن کے سوائے اور بہت سی آیات قرآنی ہیں جو اعلےٰ درجہ کی حفظان صحت کی طرف کھینچتی ہیں۔ اور جن کی تفصیل ایک علیحدہ کتاب چاہتی ہے۔

اب چند رسوم اسلام اور عادات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ کی طرف اپنے ناظرین کو توجہ دلاتا ہوں۔ جنسے

صاف ظاہر ہوجائیگا کہ عملاً آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناقی جبین کی کیسی دائمی بنیاد ڈال دینی ہے۔

یہ ایک علیحدہ امر ہے کہ لوگ اُن رسومات کے اصل معنی نہ سمجھ سکیں۔ اور محض رسم پرستی کے طور پر اُن کو ادا کرتے ہیں۔

اوّل۔ پنجوقتہ نماز اور وضو۔ نماز کے روحانی اور اخلاقی مقاصد ما ل سے ہمکو اس جگہ پر کچھ بحث نہیں محض اُس کے حفظ صحت مقاصد اور نتایج پر نظر کرنا منظور ہے۔

واضح ہو کہ طہارت جسمانی اور روحانی کی تمام ضروریات نماز میں شامل ہیں۔

وضو میں چہرہ اور ہاتھوں اور پاؤں کو دھویا جاتا ہے۔ جسم کے یہی حصے ہیں جنپر زیادہ سے زیادہ گرد و غبار پڑتا۔ اور زیادہ سے زیادہ میل کچیل پیدا ہوتی ہے۔ ہر وقت برہنگی کی وجہ سے ان پر طرح طرح کی غلاظت کے لگنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے دن میں ان کا پنجوقتہ نماز کے ساتھ دھویا جانا فرض کیا گیا ہے۔

خراب متعفن گاسیں اور بیماریوں کے حیوانات ہوا کے ساتھ ناک منہ اور کان اور آنکھ کے اندر وقتاً فوقتاً پہنچتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہر وضو کے ساتھ ناک کو اندر سے دھونا اور غرغرہ کرنا سنت ہے۔

جو خراب ذرات یا بیماریوں کے حیوانات ناک میں داخل ہوتے ہیں۔ اُن کی نسبت آپ تنفس کے بیان میں دیکھ چکے ہیں کہ کس طرح سے قدرت نے اُن کے روکنے کے واسطے تمام ناک اور ہوائی نالیوں کے اندر بال اور روان پیدا کر دیا ہے۔ جو ہوا کے تمام کثیف ذرات کو پیچھے ہی روک لیتے اور پھیپھڑوں تک پہنچنے سے مانع ہوتے ہیں۔

یہ ذرات زیادہ تر ناک کے اندر رُک کر جمع ہوجاتے ہیں۔ سو اُن کی صفائی کے لئے ہر وضو کے ساتھ ناک کو اندر سے دھونا نہایت عمدہ اور ضروری انتظام ہے۔

منہ کے اندر جو کثافت اور غلاظت جمع ہو اُس کیواسطے کُرلی اور مسواک تجویز کئے گئے ہیں۔

آنکھ کے کوئے اور پلکوں کے صاف کرنے کا وضو میں حکم ہے۔

کان کے راستہ کے اندر بھی اکثر میل کچیل جمع ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے اُنگلی کے ساتھ اُس کو بھی صاف کرنا وضو کے لوازمات میں سے ہے۔

چونکہ وضو میں چہرہ اور ہاتھ پاؤں کو دھویا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان حصوں کو ٹھنڈک پہنچکر سر کی طرف خون کا زیادہ رجحان ہوجاتا ہے۔ اس لئے سر پر مسح کرنا بھی ضروری فرمایا گیا۔ تاکہ سر کو بھی ساتھ ہی میٹھی میٹھی ٹھنڈک پہنچکر خون کی میزان برابر ہوجائے۔

مسواک کرنا سنت موکدہ میں سے ہے۔

حدیث شریف سے ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام مسواک کو بہت پسند فرماتے تھے۔ اور جب باہر سے تشریف لاتے تو مسواک کیا کرتے اور تلخ لکڑی کی مسواک زیادہ پسند فرماتے تھے۔ اس میں یہ مصلحت ہے کہ ایک تو تلخی سے منہ کا لعاب بکثرت خارج ہوکر تمام باریک نالیوں کو اندر سے دھو ڈالتا ہے۔ جو فائدہ محض مسواک یا غرغروں سے حاصل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ مسواک کے ریشے اور کُرلی کا پانی اُن کے اندر نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ خوردبین کے بغیر وہ نظر بھی نہیں آسکتیں

دویم۔ تلخ لکڑیوں میں ایک یہ خاص قوت ہے کہ وہ تمام امراض کے کیڑوں اور فاسد ہواؤں کے زہروں کو ہلاک کردیتی ہیں۔ الغرض تلخ لکڑی کی مسواک کرنا ایک عجیب طبی فلسفہ ہے۔

تمام جسم اور پارچات کا پاک صاف رکھنا بھی لوازمات نماز میں سے ہے۔ جو بذات خود جسمانی صحت کے واسطے نہایت ضروری ہے۔

مساجد کا جس جگہ نمازیوں کا مجمع ہوتا ہے۔ اعلیٰ درجہ پر پاک وصاف رکھنا واجب ہے۔ چنانچہ اصل مسجد نبوی میں کوئی غسل خانہ یا پاخانہ تھا اور میلا چراغ رکھنے کی جگہ نہ تھی۔ بلکہ اُس کے اندر وضو یا غسل کرنا۔ تھوکنا۔ کھنکھارنا۔ اور سنکنا بھی منع تھے۔

اس تمام مناہی کا یہی فلسفہ ہے۔ کہ اجتماع کی جگہ میں کسی قسم کا تعفن اور رطوبت وغیرہ نہ ہو۔ کوئی بو دار چیز کھا کر آنے سے بھی ممانعت تھی۔ بلکہ خوشبو دار چیزیں گاہے گاہے جلائی جاتی تھیں۔ جس جگہ لوگوں کا مجمع ہوتا ہے وہاں سانس کیساتھ کاربانک ایسڈ گاس جو ایک زہریلی ہوا ہے بکثرت خارج ہو کر جمع ہو جاتی اور تمام ہوا کو ناقص کر دیتی ہے اس کے [illegible] اور بہت قسم کی غلیظ اور مضر ہوائیں پیدا ہوتی ہیں۔

ایسے موقعوں پر اگر صفائی ہوا کیلئے خاص خاص انتظام نہ کئے جائیں تو سخت نقصانات پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اسلئے نماز کے مجمعوں کے واسطے طرح طرح کے انتظام اور بندوبست فرمائے گئے ہیں۔

عام طور پر بڑے بڑے مجمعوں میں تھوڑی دیر ٹھہرنا اور عطر لگانا سنت ہے۔

جمعہ کی نماز جس میں ایک شہر کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ نماز کے فرض نصف کر دیئے گئے ہیں۔

عید کی نماز میں چونکہ قریب قریب دیہات کے لوگ بھی جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے اُس کی نسبت یہ حکم ہے کہ شہر سے باہر ادا کیجائے۔ اور چونکہ حج کی نماز میں تمام دنیا کا اجتماع ہونا تھا اس لئے اُس کیواسطے مکہ سے نو (۹) کوس کے فاصلہ پر ایک رتیلہ میدان تجویز فرمایا گیا۔

اگر نماز کے فلسفہ ہائی جین کی پوری پوری تفصیل کیجائے تو ایک علیحدہ مبسوط کتاب چاہیئے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسی کامل حکمت ایک ایسے امی انسان کی زبان سے کیسے جاری ہوئی۔ جو ایک ریگستان کی سخت وحشی اور جاہل قوم میں پیدا ہوا۔ اور ایسے زمانہ میں جبکہ نہ کوئی سوسائٹی تھی اور نہ مدرسہ۔ بلکہ پرانے مذاہب بھی سخت ظلمات اور واہیات رسومات میں پڑے ہوئے تھے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام تعلیم اور انتظام محض وحی الٰہی کا نتیجہ ہے خدا رسیدہ لوگ کشفی سوسائیٹیوں اور مدرسوں میں وہ ہر قسم کی اعلےٰ سے اعلےٰ تعلیم حاصل کرتے رہتے ہیں

ظاہرا ہدایر حفظ صحت کے سوائے جنکا نماز میں بڑا التزام ہے ایک باطنی انتظام بھی ہے۔ جسکو تمام نیک طینت۔ خدا ترس۔ دانشمند بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ اُس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ عبودیت تضرع۔ انکسار۔ یاد الٰہی اور دعا کا بڑا بھاری اثر تمام جسمانی قویٰ پر ہوتا ہے۔ روح کو صفائی اور اطمینان حاصل ہو کر تمام اعضا اور قویٰ کو تسکین حاصل ہوتی اور طرح طرح کے امراض دماغ وقلب دور رہتے ہیں۔

شدت جذبات اور کثرت تفکرات دوران خون اور دماغی پرورش پر طرح طرح سے اثر خراب ڈالتے ہیں۔ اور ان کا دفیعہ اکثر حالتوں میں عبادت اور دعا سے نہایت عمدہ طور پر ہو جاتا ہے۔ ذکر الٰہی سے قلب کو ایک خاص اطمینان پہنچتا ہے۔ جو کسی دنیاوی سامان اور انسانی تدابیر سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ اس طرح سے نماز حفظ صحت کی تدابیر میں سے ایک اعلےٰ درجہ کی تدبیر ہے۔

عشا کی نماز کے بعد سو جانا۔ اور علی الصباح نماز صبح کے واسطے اٹھنا اسلامی فرائض میں سے ہے۔ اس فرض میں ایک نہایت ضروری حفظ صحت کا مسئلہ شامل ہے۔ رات کو جلدی سو جانا اور صبح کو سویرے اُٹھنا نہایت ہی ضروری صحت بخش ہے۔ بروے حکمت سونے سے پیشتر دماغ و قلب کی ایسی حالت ہونی چاہیئے کہ کسی قسم کی گھبراہٹ یا جوش یا بے چینی قریب نہو۔ اور جو دن بھر کے جھگڑے بکھیڑے ہیں قطعاً علیحدہ ہو کر دماغ اور قلب کو عین اطمینان کی حالت میں چھوڑ دیں۔

اکثر یوروپین حکیموں کے یہ قول ہیں کہ سونے سے پہلے دل لگی کی باتوں اور دلچسپ کہانیوں سے اپنے دماغ کو مطمئن کر لینا چاہیئے۔ فکر و تردد کی حالت میں سونے کا ارادہ نہ کرنا چاہیئے۔ مگر آسمانی فیلسوف نے جس نے خاص الٰہی فیضان سے تمام تعلیم حاصل کی یہ طریقہ جاری فرمایا ہے کہ عشا کی نماز کے بعد سو جایا کریں۔ اور غور کر کے دیکھنا چاہیئے کہ دنیاوی جھگڑوں سے دور ہونے اور اصل اطمینان حاصل کرنے کا عبادت ذکر اور دعا سے بڑھکر کوئی اور طریقہ ہو سکتا ہے۔ کیا واہیات ز ٹلیات اور بیہودہ حکایات قلب کو وہ اطمینان پہنچا سکتے ہیں۔ جو نماز سے حاصل ہو سکتا ہے۔ کیا قصے اور کہانی انسان کو دنیاوی تفکرات سے پاک و صاف کر سکتے ہیں۔

ظاہرا بناوٹی طور سے انسان خواہ کیسی ہی اپنے دل کو جذبات و تفکرات سے طرح طرح کے حیلوں اور بہانوں کے ساتھ علیحدہ کرنا چاہے۔ مگر وہ اصل رضا۔ تسلیم۔ صبر اور شکر کی روح جو نماز سے حاصل ہوتی ہے ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی۔ یہ محض ذکر الٰہی ہے جو انسان بے بنیان کی نظر میں دنیا اور مافیہا کو ہیچ دکھلا کر اُس کی طرف سے قطعاً بے نیاز کر سکتا ہے۔ خواب جو حفظ صحت کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔ اُس کا عمدہ طور پر حاصل ہونا ایسی تدابیر کے بغیر جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہیں ممکن نہیں۔

دوئم غسل۔ اپنے جسم اور کپڑوں کو پاک و صاف رکھنا ہمیشہ کے لئے ضروری ہے۔

ابلیوشن میں ہم غسل کا بیان مفصل کر چکے ہیں۔ اس لازمی عمل کو بعض حالتوں میں اسلام نے فرض کر دیا ہے۔ چنانچہ جماع یا احتلام کے بعد تمام جسم کو دہونا فرض ہے۔ جو بڑی بڑی اخلاقی اور طبی مصلحتوں پر حاوی ہے۔

غسل میں یہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اسلام نے ٹھہرے ہوئے پانی میں جنبی اور بیماری کے لئے یہ حکم دیا ہے کہ پانی کو علیحدہ لیکر غسل کیا جاوے۔

ہر انزال کے ساتھ بشرطیکہ وہ قدرتی طور پر ہو اعضائے مخصوصہ میں پہلے اجتماع خون ہو کر تمام قویٰ اور اعضا کا خلاصہ منی کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ جس سے تمام عضلات و اعصاب کو خفیف ضعف پہنچتا ہے مگر غسل کرنے سے خون منتشر ہو کر تمام جسم میں پھر برابر تقسیم ہو جاتا۔ اور ضعف رفع ہو کر پوری تازگی اور بشاشت حاصل ہو جاتی ہے۔ ناظرین

یہ یاد رکھیں کہ اسجگہ جماع سے مراد وہ جماع ہے۔ جو خواہش صادق اور صحت قوای کی حالت میں قواعد قدرتیہ کیمطابق کیا جائے۔ نہ وہ جماع جس میں شہوت پرست لوگ بیہودہ طور پر دن رات مشغول رہتے ہیں۔ اور طرح طرح کی بیحیائی کی حرکات کرتے ہیں۔ اس میں نہ تو خواہش صادق ہوتی ہے۔ اور نہ صحیح منی پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ ایک عادت اور جنوں کے طور پر اس میں مشغول رہتے ہیں۔

غسل کیساتھ پاکیزگی اور طہارت کا خیال ہونا انسان کو بہت کچھ اس فعل کی وحشیانہ کثرت اور آوارگی سے روکتا ہے منی کے متعفن ہونے سے نہایت مضر اور مہلک مادے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر اس کے قطرات پارچات پر بھی لگجائیں تو اُن کا بھی فوراً پاک صاف کرنا فرایضات میں سے ہے۔ جماع قدرتی کونسا ہے۔ اور غیر قدرتی کونسا۔ اسکی تفصیل لفظ جماع میں ہو چکی ہے۔ پس دیکھو بیان جماع کا۔

سوئم۔ روشنی کا جائے بود و باش کے لئے پورا پورا انتظام ہونا۔ اللہ کا نام۔ قرآن مجید کا نام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام قرآن مجید میں نور رکھا گیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ روشنی ایک بڑی نعمت ہے۔ اور اُسکی بہت سخت ضرورت ہے۔

چہارم۔ ختنہ۔ یہ عمل حفظ صحت اعضائے ولادت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ ختنہ کے بغیر حشفہ کی جلد کے نیچے میل کچیل جمع رہتی ہے۔ جو خراش کر کے آبلہ اُٹھا دیتی اور زخم ڈالدیتی ہے پیشاب کی بوند حشفہ کی سطح پر لگی رہکر خراش کرتی اور طرح طرح کے امراض کا باعث ہوجاتی ہے۔

بچہ اس خراش کیوجہ سے اکثر اپنے عضو تناسل کو ہاتھ میں ملتے رہتے اور رفتہ رفتہ جلق کے عادی ہو جاتے ہیں۔ ہمیشہ میل کچیل جمع ہونے اور خراش رہنے سے حشفہ کی جلد متورم ہو جاتی ہے۔ اور اُس کا دہانہ تنگ ہوتا چلا جاتا ہے روز بروز یہ مرض بڑھتا جاتا اور سخت سخت تکالیف کا باعث ہوجاتا ہے۔ اس مرض کا نام فائی موسس ہے۔ اس میں اکثر پیشاب جلد کے نیچے اکر بند ہوجاتا۔ یا قطرہ قطرہ ہو کر تکلیف اور جلن کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ یہ پیشاب اندر ہی اندر متعفن ہو کر گلانا شروع کر دیتا ہے کبھی اُس کا تلچھٹ بیٹھکر کنکریاں بنا دیتا ہے۔ جو اصل تکلیف کو سہ چند اور چہار چند کر دیتی ہیں۔ جب جلد حشفہ کی یہ حالت ہوجاتی ہے تو عموماً اقوام غیر اسلام کو بھی ختنہ کرانی پڑتی ہے۔ اگر ختنہ نکرائیں تو تمام زندگی وبال ہوجاتی۔ جماع محال ہوجاتا۔ اور امید نسل قطع ہوجاتی ہے۔ ہمیشہ کی خراش اور سوزش کی وجہ سے اکثر رسولیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ بعض اوقات حشفہ پر سرطان نمودار ہو کر عضو تناسل کو کھانا شروع کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے مریض کی حالت نہایت ہی خوفناک ہوجاتی ہے۔

جب یہ رسولی پیدا ہوجائے تو عضو تناسل کو فوراً جڑ سے کاٹنا ضروری ہوجاتا ہے۔ اگر فوراً جڑ سے عضو تناسل کو قطع نہ کیا جائے تو چند ایام میں ہی سرطان کا زہر غدودوں میں پہونچکر مریض کو ہلاک کر ڈالتا ہے

جب اُس کا زہر غدود تک پہنچ جائے تو پھر یہ مرض قطعاً لاعلاج اور مہلک ہوجاتا ہے۔

فائی موسس کی حالت میں بعض اوقات مریض جلد کو زبردستی پیچھے ہٹا کر عضو پر چڑھا لیتا ہے۔ غلطی اور بے خبری سے

ایسا کر تو بیٹھتا ہے۔ مگر پھر اس کی جان پر سخت بلا آن پڑتی ہے - فائی موسس کا دبانہ عضو کو لوٹ کر حلقہ کو متورم اور مردار کرنا
شروع کر دیتا ہے - اور اگر فوراً جراحی عمل سے اس حبس کو دور نہ کیا جائے تو عضو کو گلا ڈالتا ہے۔

چونکہ ختنہ کے نہ ہونے سے عضو ہمیشہ غلیظ رہتا ہے۔ اور اس غلاظت کے دردناک اور جانگداز نتایج نہ صرف ایک نفس
پر محدود رہتے ہیں۔ بلکہ انقطاع نسل کا باعث ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ختنہ کا عام رواج
قایم فرما دیا ہے۔

پنجم احکام متفرق۔ طاعون کی نسبت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب
تم کسی زمین پر طاعون کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ۔ اور جب اس زمین پر جہاں تم ہو طاعون پھیل جائے تو اس سے مت نکلو
ایسا ہی دیگر وبائی امراض کے بارہ میں ارشاد فرمایا ہے۔ اگر اس حکم کی اہل اسلام پوری پوری اطاعت کریں تو تمام وبائی
امراض ایک ہی جگہ محدود ہو جایا کریں۔ اور گورنمنٹ کو وہ دقتیں نہ اٹھانی پڑیں جو اس مسئلہ کی عدم تعمیل سے پیش آتی ہیں۔

وبائی امراض کے انسداد کیلئے جو صدہا طرح کی تدبیریں کیجاتی ہیں۔ ان میں سے یہ ایک تدبیر اعلیٰ درجہ پر ضروری اور مفید ہے۔
اس ایک تدبیر کے بغیر باقی تمام ناکام رہجاتی ہیں۔

سر کے بالوں کی نسبت یہ ارشاد ہے کہ تمام بال منڈوا دو۔ یا تمام بال چھوڑ دو۔ اس میں یہ مصلحت ہے کہ سر کی تمام سطح یکساں
رہنے سے تمام دماغ کو یکساں حرارت یا سردی پہنچے۔ اور صورت اطمینان قایم رہے۔ برعکس اس کے کچھ بال منڈوانے اور کچھ
چھوڑ دینے میں حرارت کم و بیش ہو کر دماغی امراض کا باعث ہو سکتی ہے۔

راستوں اور سایہ کی جگہوں پر پیشاب کرنے اور پاخانہ پھرنے سے منع فرمایا ہے۔

پاخانوں کی نسبت یہ حکم ہے کہ مکانوں میں نہ ہوں۔ اور اگر ہوں تو چھت سے اوپر ہونے چاہئیں۔ اس حکم میں یہ حکمت ہے
کہ چھت سے اوپر ہوا کھلی ہوتی ہے۔ جسقدر متعفن ہوائیں پیدا ہوں وہ فوراً ادہر ادہر پھیل کر بے اثر ہو جائیں۔

کاہلی اور بیکاری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔

پیدل پھرنے کو تمام ورزشوں کا سر فرمایا ہے۔ پیدل پھرنا اور گھوڑ دوڑ کرنا بھی مسنون ہے۔ دوپہر کیوقت سونے سے منع
فرمایا ہے۔ لیکن شدت گرمی کیوقت تھوڑی دیر آرام کر لینے کی اجازت فرمائی ہے۔

بچہ کو ساتھ سُلانے سے منع فرمایا ہے۔

ایام حیض اور نفاس میں جماع سے قطعی ممانعت ہے۔ ایام رضاعت میں بھی جماع سے منع فرمایا ہے۔ پس خلاصہ مطلب
ہائی جین اسلامی کا حسب ذیل ہے۔

(۱) اپنے جسم پارچات۔ مکان وغیرہ کو حتی الوسع اعلیٰ درجہ پر پاک و صاف رکھنا۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ
الْمُتَطَهِّرِينَ ۲۲۲

(۲) کھانے اور پینے میں ہر قسم کی فضول عادات مثلاً شراب۔ افیون۔ بھنگ۔ چرس۔ گانجہ۔ پوست۔ کثرت اچار چٹنی۔ تیز
مصالحجات۔ تمباکو۔ قہوہ۔ چائے۔ پان۔ چھالیا وغیرہ سے پرہیز کرنا۔ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ

وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ اور مسکرات کے متعلق ۔ کُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ۔

حضور ختم المرسلین ہمیشہ سادی غذا کو پسند فرماتے اور ایک وقت میں ایک ہی قسم کا کھانا پسند فرمایا کرتے تھے ۔

(۳) اپنے مکانات ایسی طرز کے بناؤ جو ہر موسم کے لئے موزوں ہو سکیں ۔

(۴) اگر کسی جگہ وبا کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ ۔ اور جب اوس زمین میں جہاں کہ تم ہو وبا پھیل جائے تو وہاں سے مت نکلو

(۵) پنجوقتہ نماز ۔ مسواک ۔ روزہ ۔ ختنہ ۔ عطر لگانا ۔ بڑے مجمعوں میں تھوڑی دیر ٹھیرنا ۔ موئے زہار صاف کرنا بغلوں کی بال صاف کرنا ۔ گرمی اور جوش کی حالت میں سر کو منڈوا کر ٹھنڈا کرنا ۔ گلی کوچوں کو صاف رکھنا ہر موسم کیلئے مناسب کپڑے بنانا ۔

(۶) ہمیشہ ہر فعل پر نظر رکھو جس شے یا فعل سے صحت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو اُس کو ترک کردو اور جو مفید صحت ہوں اُن کو اختیار کرو وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ چونکہ تمام حفظان صحت کا عملی لب لباب صرف اسی قدر ہے کہ جو شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما چکا ہے اور جس پر کوئی زیادتی یا ترقی متصور نہیں ہو سکتی ۔ اس لئے اس مضمون پر ہم زیادہ لکھنا اس کتاب میں غیر ضروری خیال کرتے ہیں یہ تمام احکام اور اصول جو بیان کئے گئے کامل طور پر تمام ضروریات حفظ صحت پر حاوی ہیں ۔

عملی طور پر ہم حفظ صحت کے مختلف حصوں کو علیحدہ علیحدہ اُن کے موقعوں پر بیان کرینگے ۔ انشاءاللہ تعالیٰ ۔ مثلاً دیکھو بیان عادات ۔ غذا ۔ لباس ۔ میلیریا ۔ اور ہوا کا ۔

حکتہ ۔ خارش کھجلی ۔ پرورائی ٹس ۔ اس سے مراد وہ خارش ہوتی ہے جس میں ثبور پیدا نہوں ۔ دیکھو بیان پرورائی ٹس کا

حکتہ الاذن ۔ کان پر کھجلی ہونا ۔

حکتہ الانف ۔ ناک کے اندر کھجلی ہونا ۔

حکتہ الرحم ۔ رحم میں کھجلی معلوم ہونا ۔

حکتہ القضیب والانثیین ۔ ذکر اور خصیوں پر کھجلی ہونا ۔

حکتہ اللسان ۔ زبان پر سوزش ہونا ۔

حکتہ المقعد ۔ مقعد پر خارش ہونا ۔ پرورائی ٹس انائی کا بیان دیکھو ۔

حلق کے امراض ۔ دیکھو بیان فیرنکس کے امراض کا ۔

حمرا ۔ سرخ بادہ ۔ اری سی پلس کا بیان دیکھو ۔

حمل کے امراض ۔ دیکھو بیان پرگننسی کے امراض کا ۔

حمی ۔ بخار ۔ فیور ۔ دیکھو بیان فیور کا ۔

حنجرہ کے امراض ۔ دیکھو بیان لیرنکس کا ۔

حنظل۔ کوڑ تونبا۔ کالوسنتھ کا بیان دیکھو۔

حول۔ بھینگاپن۔ سٹربسمس۔ سکوانٹ۔ دیکھو بیان سٹربسمس کا۔

حیات۔ کدو دانہ۔ ٹیپ ورمز۔ دیکھو بیان انٹسٹائنل ورمز کا۔

حیض کی امراض۔ یہ عموماً چار اقسام کے ہوتے ہیں۔

(۱) احتباس الطمث۔ خون حیض کا بند رہنا۔ ایمے نوریا۔

(۲) عسرت الطمث۔ خون حیض کا وقت سے خارج ہونا۔ ڈسمنوریا۔

(مٹروریجیا۔ معمولی ایام حیض کے بعد خون جاری ہوجانا۔

(۴) مینوریجیا۔ کثرت الطمث۔ خون حیض کا بکثرت خارج ہونا۔

ان میں سے دو امراض کا علاج تو ایمے نوریا اور ڈسمنوریا میں درج کیا جاچکا ہے۔ باقی دو امراض کا بیان ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

اگر رحم سے خون متواتر اور بکثرت خارج ہوتا رہے۔ تو اُس کو ہمیشہ خاص توجہ سے دیکھنا چاہیئے۔ اس کے اسباب بعض اوقات تو خاص رحم کے اندر موجود ہوتے ہیں۔ اور اکثر اوقات فسادات خون اور دیگر امراض کے ضمن میں جریان خون شروع ہوجاتا ہے۔ پس صحت علاج کے لئے اصل سبب کا تحقیق کرلینا نہایت ضروری ہے۔

مقامی اسباب حسب ذیل ہوسکتے ہیں۔

سرطان رحم۔ فایبرائڈ۔ بثور الرحم۔ ورم رحم۔ پیلوک پیری ٹونائی ٹس۔ رحم کا آگے پیچھے کی طرف گرجانے سے اجتماع خون ہوجانا۔ سب انوالیوشن۔

عموماً ان حالتوں کا تشخیص کرنا خاص ملاحظہ کے بغیر ناممکن ہوتا ہے۔

ملاحظہ کے لئے ضروری ہے کہ پہلے فرج کو کشادہ کرکے رحم کی بیرونی حالت پر نظر کیجائے۔ اگر اس طرح سے تشخیص نہ ہوسکے تو فم رحم کو سپنج ٹینٹ کے ذریعہ کشادہ کرکے اندرونی سطح کا ملاحظہ کرنا چاہیئے۔ اس طرح پر تمام حالت صاف صاف نظر آجائیگی۔ پس جو خاص سبب جریان خون کا معلوم ہو اُس کا قواعد کلیہ کے مطابق علاج کریں۔

عام اصول اور تدابیر علاج کثرت طمث اور مٹروریجیا میں حسب ذیل ہیں۔

اوّل۔ مقامی تدابیر۔

(۱) اگر تشخیص سے معلوم ہو کہ رحم بے طرح جھکا ہوا۔ یا گرا ہوا ہے تو اُس کی اصلاح کریں۔ دیکھو بیان انٹی ورشن انٹی فلیکشن۔ ریٹروورشن اور ریٹروفلیکشن آف یوٹرس کا۔

(۲) اگر رحم کے اندر کوئی رسولی نظر آوے تو حتی الوسع اُس کے کاٹنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(۳) محض ورم اور اجتماع خون کا علاج پولٹیسوں سینک۔ مسہلات۔ مدرات وغیرہ سے کریں

ان تدابیر کے علاوہ جریان خون روکنے کی تدابیر حسب ذیل عمل میں لاویں۔

(۱) نیم گرم پانی کی دھار میں رحم کے اندر پہنچانا۔ پانی کی حرارت ۱۱۰۔ اور ۱۲۰ درجہ فرنہائیٹ کے درمیان ہونی چاہیئے۔ اگر اس میں اینٹی سیپٹک۔ اور حابس ادویہ مثلاً ٹنکچر آیوڈین۔ بورک ایسڈ۔ پھٹکری۔ پرمینگنیٹ آف پوٹاش۔ اکسٹراکٹ ہائیڈراسٹس وغیرہ خفیف مقدار میں ملالیں تو مناسب ہے۔ (۲) برف کی تھیلیاں پیڑو اور شرمگاہ پر رکھنا اور ٹھنڈے پانی کی دھار رحم کے اندر پہنچانا۔ اگر مریضہ کمزور اور لاغر ہے تو اس عمل سے احتراز کرنا لازم ہے۔ برف اور ٹھنڈے پانی سے صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے نیم گرم پانی ایسی حالتوں میں زیادہ موزوں ہے۔ (۳) فم رحم کے اندر ٹینٹ داخل کرکے اخراج خون کا راستہ بند کر دینا۔ اس طرح سے اخراج بند ہوکر خون منجمد ہونا شروع ہو جاتا۔ اور اخراج بند ہو جاتا ہے۔ (۴) فرج کے اندر کپڑے کی کترنیں کسی حابس اور اینٹی سیپٹک دوا میں تر کرکے ٹھونس دینا۔

دویم (۱) مفصلہ ذیل ادویہ کھلانا مقامی علاج کی امداد کرتا ہے۔ بہی دانہ۔ ارگٹ۔ سلفیورک ایسڈ۔ ہائیڈراسٹس کینیاڈنس ہائیڈراسٹنین اور ہیمز ویلین۔ (۲) اگر انیمیا اور عام ضعف کی وجہ سے جریان خون ہو تو مرکبات فولاد۔ کونین۔ اور سٹرکینا وغیرہ کا استعمال کرانے سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ پس انیمیا کا بیان دیکھو۔ (۳) اگر امراض جگر کی وجہ سے خون آتا ہو تو ان کا علاج کرنا چاہیئے۔ دیکھو بیان جگر کے امراض کا۔ (۴) اگر مریضہ میں ہسٹیریا کی علامات پائی جائیں تو ان کا علاج کرنا چاہیئے۔ دیکھو بیان ہسٹیریا کا۔

بابُ الخاءِ المُعجمہ

خارش۔ پاؤں۔ سکے بیزا بیان دیکھو۔

خاکشیر۔ خاکشی۔ خبہ۔ خوبہ کلاں۔ مقوی معدہ و ہاضمہ۔ اور مسمن بدن ہے۔ اس کے کھانے سے چہرہ کا رنگ صاف ہوتا ہے۔ اس کا ضماد ورم پستان و خولہ و کنپٹی میں مفید ہے۔ **خوراک** نصف ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

خبازی۔ نان کلاغ۔ اس کے پتوں کا عرق ملین۔ مدر بول۔ اور مخرج صفرا ہے۔ درد طحال۔ یرقان۔ خارش۔ سوزش مثانہ اور مجری پیشاب میں مفید ہے۔ **خوراک** پتوں کا پانی ایک تولہ سے پانچ تولہ تک۔

خبازی کے بیج۔ تخم خبازی۔ مزلق۔ ملین۔ مقوی امعا۔ اور مسکن اوجاع ہیں۔ کھانسی۔ خشونت آواز۔ نزلہ۔ پیچش۔ درد جگر و مثانہ و گردہ میں مفید ہیں۔ **خوراک** ایک ڈرام سے ۳ ڈرام تک۔

خدر حسی۔ اینستھیزیا۔ قوت حس کا ضعیف یا معدوم ہو جانا۔ دیکھو بیان حس کے امراض کا۔

خراج۔ پھوڑا۔ ایکوٹ ابسیس۔ دیکھو بیان ابسیس کا۔

خربوزہ۔ بطیخ۔ مدر بول و شیر و پسینہ۔ مفتت اور مقوی گردہ ہے۔ تخم خربوزہ مخرج صفرا۔ مدر بول۔ ملین و مبہی ہے۔ فرسر درد سینہ۔ خشونت زبان و حلق۔ کثرت عطش۔ اور سوزش مثانہ میں مفید ہے۔ **خوراک** تخم ایک ڈرام سے ۴ ڈرام تک۔

خرفہ۔ خلفہ اس کے پتے اور ٹہنیاں مسکن صفرا و خون و سوزش جگر و معدہ و حدت تپہا۔ مسکن عطش۔ مدر بول۔ مفتت حصات قاطع نفث الدم۔ دافع سوزش بول۔ حابس حیض و اسہال صفراوی ہیں۔ **خوراک** برگ خرفہ ایک اونس سے ۱۲ اونس

تک تخم خرفہ ڈیڑہ ڈرام سے چار ڈرام تک۔

خرما۔کثیر الغذا۔مولد خون صالح۔اور فالج ولقوہ کو سود مند ہے۔زیادہ تفصیل کے لئے تمر یعنی چھوہارے کا بیان دیکھو۔

خربوب۔مدر بول۔مسمن۔مقوی اشتہا۔اور مصلح خون ہے۔اس کا تازہ پھل مسوں پر ملنا مسوں کو بہت جلد دور کرتا ہے خوراک ایک ڈرام سے ۴ ڈرام تک

خروج المقعد۔پرولیپس انائی کا بیان دیکھو

خس۔مفرح۔مقوی قلب ودماغ۔دافع خفقان وسرعت انزال ہے۔اس کا عطر سونگھنا نہایت مفرح اور دافع درد سر ہے۔**تخم** نصف ڈرام سے ۱½ ڈرام تک۔

خشخاش۔سفید وسیاہ دو قسم کی ہوتی ہے۔اس میں نہایت خفیف تاثیرات پوست موجود ہیں **تخم** حسب خواہش۔

خشم۔قوت شامہ کا معدوم ہوجانا۔انسامیا

خطمی محلل۔مفتح۔رادع مواد۔ملین اور مسکن اوجاع ہے۔ذات الجنب۔ذات الریہ۔سرفہ۔نفث الدم پیچش اور قولنج میں مفید ہے۔اس کا ضماد دنبل اور ورم پستان کو آرام دیتا ہے۔**تخم** ۳ ماشہ سے ۹ ماشہ تک

خمیازہ۔انگڑائی۔

خنازیر۔خنجیران۔گردن کی گلٹیوں کا پھول جانا۔سکرافیولا کا بیان دیکھو۔

خواب آور ادویہ۔منوم۔دیکھو بیان سوپاری فکس کا۔

خوبانی۔زرد آلو۔مشمش۔ملین۔مفتح۔مسہل صفرا۔مسکن تشنگی۔اور مسکن سوزش ہے۔اس کے بیج مقوی باہ۔اور بطی الہضم ہیں۔مغز تلخ اس کا قاتل کرم امعا۔مسہل۔اور نافع بواسیر ہے۔اس کے پتوں کا جوشاندہ مخرج کرم امعا۔اور مدر بول ہے۔**تخم** حسب ضرورت۔

خوب کلاں۔خاکشیر کا بیان دیکھو۔

خون۔دم۔بلڈ۔خون مشتمل ہے پانی اور باریک ذرات پر۔اس کے پانی کا نام لائکوار سینگوی نس یا پلازما یا ماءالدم ہے

خون کے ذرات کئی قسم کے ہوتے ہیں مگر اسجگہ ہم صرف دو قسم کے ذرات کا نام جو نہایت کثیر الوقوع ہے بتلاتے ہیں۔ ایک قسم کے ذرات تو سرخ ہوتے ہیں۔جنکا نام ریڈ کارپسلز یعنی سرخ ذرات ہے۔دوسری قسم کے بے رنگ ہوتے ہیں جنکا نام وائیٹ کارپسلز یعنی سفید ذرات ہے۔عموماً سرخ ذرات کی تعداد سفید کی نسبت پانچ سو گنی ہوتی ہے لائکوار سینگوی نس یعنی ماءالدم کے ہی ذریعہ تمام جسم کی پرورش ہوتی ہے۔یہی تمام اعضا تک البیومن۔ست کرہ چربی پانی اور نمک وغیرہ پہنچاتا۔اور یہی حیوانی فضلات یعنی کاربانک ایسڈ۔پانی۔یوریا۔نمک وغیرہ اشیا کو گردہ۔امعا۔شش اور جلد وغیرہ کی طرف لیجاتا ہے۔جگر گردہ اور شش میں کو گذرتے ہوئے اس کی ترکیب اور خواص میں تغیر واقع ہو جاتا ہے ورنہ عموماً اس کی کیفیت یکساں اور ری ایکشن کھاری ہوتی ہے تمام غذا معدہ۔امعاء اور جگر کے فعل کے بعد قابل تحلیل ہو کر پلازما کے ساتھ ملتی اور جسمی ساختوں کی جان اور پرورش میں خرچ ہوتی رہتی ہے۔سفید ذرات کا فائدہ بھی پلازما کی طرح پرورش

جسم اور سرخ ذرات کا بنانا ہے۔ سرخ ذرات کا فائدہ پلازما سے بالکل مختلف ہے۔ ان کا یہ فعل ہے کہ پھیپھڑوں میں سے گذرتے ہوئے ہوا کا آکسیجن جذب کر کے تمام جسمی ساختوں کی طرف لیجاتے ہیں۔ گویا کہ تمام جسم کا تنفس انہیں پر منحصر ہے۔ ان میں ہیموگلوبین کا اعلیٰ جز فولاد ہے۔ عمدہ غذا۔ کھلی ہوا۔ اور روشنی میں سرخ ذرات خوب بنتے ہیں۔ پرانے سرخ ذرات زایل ہو کر مختلف فضلات کو رنگ دیتے ہیں۔ لایکوار سینگوئی نس کی کیفیت میں ہم چند اقسام کے تغیرات پیدا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ معدہ۔ امعا اور جگر کی طاقت۔ اقسام غذا اور طریق بود و باش کے تغیر کے ساتھ اس کی حالت بھی بدل جاتی ہے۔ اگر معدہ امعا اور جگر کی حالت درست ہے۔ عمدہ غذائیں دی جائیں۔ اور تمام شرائط متعلقہ حفظان صحت کی پابندی کرائی جائے تو مادۃ الدم بھی عمدہ بنے گا۔ اور برعکس اس کے فساد معدہ۔ امعا و جگر۔ نقص غذا اور خرابی اصول حفظان صحت کی حالت میں لایکوار سینگوئی نس بھی ناقص اور فاسد ہو جائیگا۔ پلازما کے کھارپن کو کھاری ادویہ مثلاً بائی کاربونیٹ آف پوٹاسیم۔ سوڈیم۔ لیتھیم۔ کیلسیم۔ میگنیشیم۔ وغیرہ سے زیادہ کر سکتے ہیں۔ سائیٹریٹس اور ٹارٹریٹس بھی سرخ ذرات کے اثر سے کاربونیٹس میں متغیر ہو کر خون کے کھارپن کو زیادہ کرتے ہیں ان ادویہ کو الکیلائنزر آف دی بلڈ یعنی خون کو کھارا کرنے والی کہتے ہیں ایک تو بذات خود یہ خون کے کھارپن کو زیادہ کرتی اور نیز خون کے یورک ایسڈ کے ساتھ ملکر اسکو پیشاب کے راستہ خارج کر دیتی ہیں۔ خون کے قدرتی کھارپن کو کم کرنا بہت مشکل ہے۔ معدنی حموضات خون میں ملنے سے پیشتر پوٹاسیم۔ سوڈیم وغیرہ کھاری دھاتوں کے ساتھ ملکر معتدل بنجاتے اور صاف خارج ہو جاتے ہیں۔ سائٹرک اور ٹارٹارک ایسڈ قدرے خالص سالت میں اور قدرے بطور ہیپورک ایسڈ مادۃ الدم میں رہتے ہیں۔ نیز واک ایسڈ۔ سیلی سائک ایسڈ اور سنےمک ایسڈ خون سے صاف خارج ہو جاتے ہیں۔ آیوڈائیڈز جب خون میں پہنچتے ہیں تو کسیقدر آیوڈین علیحدہ ہو جاتی ہے۔ جسقدر دوائیں کھلائی جاتی ہیں ان تمام کے جوہر خون میں بطور البیومی نیٹ یا سلفیٹ یا کلورائڈ وغیرہ ملکر مختلف ساختوں اور اعضا میں پہنچتے اور اپنا اپنا اثر ظاہر کرتے ہیں غرضیکہ پلازما میں بیشمار اقسام کے تغیرات پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ علاوہ بریں فصد لیکر اس کی کل مقدار کو کم کر سکتے ہیں۔ اور برعکس اس کے دوسرے شخص یا حیوان کا پلازما بذریعہ پچکاری خون میں پہنچا کر زیادہ کر سکتے ہیں اسہال اور ادرار اور تعرق کے راستہ بھی اس کے پانی۔ نمک۔ یوریا وغیرہ اجزا کو کم کر سکتے ہیں۔ سفید ذرات کو کونین مفلوج اور قلیل التعداد کر دیتی ہے۔ ورکر ٹریا بھی ان کو ہلاک کرتا ہے۔ تمام خوشبودار لطیف روغن۔ ریزنز۔ مقویات و محرکات معدہ و امعا ان کی تعداد کو زیادہ کر دیتے ہیں۔

ریڈ کارپسلز یعنی سرخ ذرات کی تعداد اور کیفیت عمدہ غذاؤں اور کھلی ہوا۔ اور روشنی۔ مناسب ورزش اور مقویات فولاد و فاسفورک ایسڈ وغیرہ سے ترقی پکڑتی ہے۔ آرسنک فاسفرس انٹی منی اور بعض دھاتوں کے استعمال سے ہیموگلوبین کا آکسیجن کم ہو جاتا اور نیز آکسیجن کے جذب کرنے کی قوت بھی فاسد ہو جاتی ہے۔ سائیٹریٹس اور ٹارٹریٹس بھی خون سے آکسیجن لیکر کاربونیٹس میں بدل جاتے ہیں۔ آیوڈین۔ گندھک تارپین۔ اور ڈائلیوٹ ہائیڈروسائےنک ایسڈ کے زیادہ کھلانے سے ذرات کا آکسی ہیموگلوبین کم ہو جاتا ہے۔

خون تھوکنا۔ نفث الدم۔ ہیماپٹی سس۔ دیکھو بیان تھائی سس کا۔

خون نکالنا۔ اس سے مراد وہ تمام عمل ہیں جن میں کسی مرض کی وجہ سے جسم کا خون نکالا جاتا ہے۔ یہ عموماً مندرجہ ذیل اقسام

کے ہوتے ہیں۔

(۱) فصد لینا (۲) شریان کو کھولنا (۳) جونکیں لگانا (۴) پچھنے لگانا (۵) ورم خوردہ جگہ میں شگاف دینا۔ قدیم حکما میں اسکا رواج بہت عام تھا۔ اکثر اوقات حالت صحت میں بھی حفظ ماتقدم کے طور پر فصد یا جونکوں سے خون نکلوایا کرتے تھے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اکثر حالتوں میں یہ عمل نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اور اس کے عام رواج پکڑنے کی یہی وجہ تھی۔ آخر کار جب اس کا رواج حد سے بڑھ گیا۔ اور بلا ضرورت اور بے محل خون نکالنے لگ گئے۔ تو خطرناک نتائج ظاہر ہو کر پھر ایسی نفرت ہوئی کہ زمانہ حال کی طب میں قریباً متروک ہو گیا ہے۔ یہ ہر دو حد یعنی افراط و تفریط تمام خرابی اور بدنامی کا باعث ہوئیں۔ ورنہ بحکم خیر الامور اوسطہا۔ اگر مناسب قواعد اور حدود کی پابندی سے یہ عمل کیا جائے تو نہایت مفید اور بعض حالتوں میں جانبخش ثابت ہوتا ہے۔ برعکس اس کے بے موقع خون نکالدینا ہلاکت تک نوبت پہنچا سکتا ہے۔ البتہ طبی اور جراحی عمل کے لئے ایک موقع اور محل ہوتا ہے۔ ایسا ہی اخراج خون کے واسطے بھی موقعے اور محل ہیں۔ جنکا سمجھنا ہر ایک معالج کا فرض عین ہے۔ خواہ کسی عضو میں اجتماع خون ہو یا ورم شروع ہو گیا ہو تو ابتدا میں خون نکالدینا اکثر حالتوں میں مرض کا انسداد کر سکتا ہے۔ اب ہم ذیل میں تمام اقسام کے موقعہ استعمال عام و خاص طور پر بیان کر کے ہر ایک قسم کا طریق عمل بیان کرتے ہیں۔

اوّل۔ عام حالات مریض جنکا اخراج خون کے وقت مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ اگر مریض فربہ اور توانا اور دموی مزاج کا معلوم ہوتا ہے۔ اور نبض قوی اور جہندہ ہے۔ تو ہر عضو کا اجتماع خون۔ التہاب اور دردمیں بلا اندیشہ خون نکال سکتے ہیں لیکن اگر برعکس اس کے لاغر اندام اور ضعیف ہے۔ قلت ذرات خون کی وجہ سے چہرہ کا رنگ پھیکا نظر آتا ہے نبض پتلی سست اور ضعیف ہے اور حرکات قلب ضعیف اور سست ہیں تو بلا سخت ضرورتوں کے خون نکالنے کا ارادہ کرنا اندیشہ ناک ہوگا۔ اگر وریدیں خون سے تنی ہوئی ہوں تو فصد لیکر۔ اور اگر شریانیں پر ہوں تو شریان کھولکر خون نکالنا چاہئے۔ ان ہر دو حالتوں کی تشخیص مفصلۂ ذیل علامات سے ہو سکتی ہے۔

(۱) وریدوں کی پر ہونے کی علامات یہ ہیں۔

جسم کا رنگ نیلگوں۔ نبض سست۔ رقیق اور نرم۔ جلدی وریدیں پھولی ہوئی۔

(۲) شریانوں کے پر ہونے کی علامات یہ ہیں۔

جسم کا رنگ سُرخ۔ صحت نما۔ نبض تیز۔ سخت۔ اور پوری جوانی پر۔ جلدی وریدیں حالت صحت پر یا قدرے پھولی ہوئی اخراج خون کئی طرح سے امراض خون اور ورم کو آرام دے سکتا ہے۔ اگر خون میں کوئی زہریلا مادہ موجود ہے جو طرح طرح کے فسادات پیدا کر رہا ہے۔ خون کے ساتھ اُس کا کچھ حصہ نکل کر کمی ہو جاتی اور اصل زہر کمزور پڑ کر طبیعت کا مغلوب ہو جاتا ہے اگر کسی عضو یا مقام میں کسی سبب سے خون زیادہ جمع ہو رہا ہے۔ اور قریب ہے کہ ورم کے آثار شروع ہو جائیں تو خون نکالنے سے ورم کا انسداد ہو سکتا ہے۔ بعض حالتوں میں خون کی مقدار حد سے زیادہ ہو کر طرح طرح کی تکالیف کا باعث ہو جاتا ہے قلب کی حرکات دقت سے ہوتی۔ کثرت دنبل و پھوڑے آشوب چشم۔ بواسیر نکسیر وغیرہ امراض ظاہر ہوتے ہیں۔ ایسی صورتوں

میں خون کا کم کر دینا نہایت ضروری اور مفید ہوتا ہے۔ آسودہ حال نوجوان عورتوں میں کثرت الطمث۔ عسر الطمث۔ احتباس الطمث وغیرہ امراض کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ زیادہ مقوی غذائیں کھانے کی وجہ سے خون کثرت پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بوجہ کم شغلی اور آرام طلبی کے فضلات کافی طور پر تحلیل نہیں ہوتے۔ ایسی صورت میں فصد لینا نہایت صحت بخش ثابت ہوتا ہے۔

دوم خاص امراض جن میں خون نکالنا مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل طول طویل ہے۔ ذیل میں ہم محض چند امراض کا ذکر تمثیلی طور پر درج کرتے ہیں۔

(۱) ذات الریہ یعنی پھیپھڑے کی ورم۔ اگر شروع درد اور ورم میں فصد لیکر دو تین چھٹانک خون نکالدیا جائے تو فوراً درد اور ورم میں تخفیف شروع ہو جاتی ہے۔ تمام گھبراہٹ اور بے چینی جو دوران خون میں خلل واقع ہونے سے واقعہ ہوئے ہیں رفع۔ اور بخار کی شدت میں کمی ہو جاتی ہے۔ الغرض قوی الجثہ جوانوں کی ذات الریہ میں فصد لینا نہایت مفید ہے۔ مگر لاغر اندام اور ضعیف العمر مریضوں میں اس کی احتیاط لازم ہے۔ ایسی صورت میں فصد کے بجائے سینہ پر رائی کا پلستر لگانا۔ پوٹیس باندھنا۔ تیز ادویہ کی مالش کرنا یا آبلہ انگیز دوائیں لگانا مناسب ہیں۔ کیونکہ ان تدابیر سے جلد میں ورم ہو کر اندرونی خون کا رجحان باہر کی طرف ہو جاتا ہے۔ اور پھیپھڑیں کے خون میں کمی ہو کر اصل مرض میں تخفیف شروع ہو جاتی ہے۔ مگر در اصل جسم کے خون کا کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ خون پر تمام جسم کی پرورش منحصر ہے۔ اس لئے بلا وجوہات معقول اس کا ضائع کرنا کوئی دانائی اور عقلمندی کی بات نہیں۔ اور زیادہ لاغری اور نقاہت کی حالت میں تو اس کا ایک ایک تولہ نہایت قیمتی ہوتا ہے۔

(۲) سرسام۔ اگر کسی وجہ سے دماغ کو گرمی پہنچکر خون زیادہ جمع ہو جائے اور گھبراہٹ۔ ہذیان تشنج اور بخار وغیرہ کی علامات دفعتاً پیدا ہو جائیں تو فصد لیکر خون کم کر دینا فوراً مریض کو رو بصحت کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا قلب قوی اور تیز نبض پر سریع اور جہندہ ہے۔ جس سے صاف طور پر ظاہر ہو جائے کہ ضعف دوران کیوجہ سے دماغ میں اجتماع خون نہیں ہوا بلکہ تیزی اور گرمی کی وجہ سے ہوا ہے۔

(۳) ذات الجنب۔ اس میں بھی ذات الریہ کی طرح شروع درد اور ورم میں فصد لینا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے بشرطیکہ مریض جوان اور قوی الجثہ ہے۔

(۴) ورم مراق البطن۔ ورم جگر۔ ورم گردہ۔ ورم مثانہ۔ ورم رحم۔ ورم امعاء وغیرہ میں فصد لینا ذات الریہ کی طرح درد۔ ورم بخار اور بے چینی وغیرہ کو رفع کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ شروع ورم میں دو تین چھٹانک خون نکالدیا جائے۔ ایک دفع میں پانچ چھٹانک سے زیادہ خون نکالنا نہ چاہیئے۔

(۵) یوریمیا یعنی وہ فساد خون جو امراض گردہ وغیرہ میں اخراج پیشاب کافی طور پر نہ ہونیکی وجہ سے پیدا ہو۔ اس میں وہ تمام فضلات جو پیشاب کے ساتھ جسم سے خارج ہوتے ہیں۔ خون میں جمع رہنے کی وجہ سے طرح طرح کی تکالیف مثلاً دوران سر۔ صداع۔ وحشت۔ اور تشنج وغیرہ کا باعث ہو جاتے ہیں۔ اسلئے فصد لیکر خون نکالنے سے ان فضلات کا بہت سا حصہ خارج ہو جاتا ہے۔

اب ذیل میں خون نکالنے کے مختلف طریقوں کا بیان معہ موقعجات مناسب درج کیا جاتا ہے۔

اوّل - جونکیں لگانا - یہ طریق مقامی ورموں کیواسطے موزوں ہے۔ یعنی اگر کسی خاص عضو مقام پر ورم ظاہر ہو تو اُس جگہ جونکیں لگانے سے ورم میں کمی ہو جاتی ہے۔ گردوران خون اور قلب پر اس کا نہایت ہی خفیف اثر ہوتا ہے۔ الغرض جونک کا اثر خاص مقام پر ہی محدود رہتا ہے۔ اور عام جسم پر نہایت خفیف اثر پہنچتا ہے۔ جونکوں کے طریق اور موقعجات وغیرہ کی نسبت لفظ جونک میں مفصل ذکر کیا جا چکا ہے۔ پس دیکھو بیان جونک کا۔

دوم پچھنے لگانا - یہ عمل بھی مقامی ہے۔ اس کا مفصل ذکر حجامت کے بیان میں آچکا ہے۔ پس دیکھو بیان حجامت کا۔

سوئم - فصد لینا - خواہ کسی ورید کی فصد لیجاوے اُس کا اثر جسم پر یکساں ہوتا ہے۔ یہ ایک غلط العام خیال ہے کہ سرے رو کی فصد سے سر اور مُنہ کے امراض کو فایدہ ہوتا ہے۔ ہفت اندام سے تمام بدن کو۔ باسلیق سے گردن کے نیچے تمام بدن کو۔ ابطی سے جسم کے زیرین حصّوں کو۔ اسلیم سے امراض گردن و دل و شش کو۔ صافن سے خارش ران اور امراض حصہ ورحم کو۔ بلکہ اصل یہ ہے کہ جسم کی تمام وریدیں ایک دوسری سے ملی جلی ہیں۔ تمام وریدوں کا خون قلب کی دائیں جانب میں پہنچکر اکٹھا ہو جاتا ہے۔ کسی ورید کا خون دوسری ورید ولے سے علیحدہ نہیں ہے۔ نہ کسی عضو کا خون کسی ایک ورید میں خاص طور پر جمع رہتا ہے بلکہ تمام جسم کا خون ہر وقت دوران میں ہے کسی ایک جگہ مخصوص یا مقیم نہیں رہتا۔ الغرض جب کسی عضو کی ورم یا فساد خون کی وجہ سے فصد لینا مدنظر ہو تو جس ورید میں چاہیں لے سکتے ہیں۔ خواہ باسلیق ہو یا صافن۔ ہر حال میں نتیجہ واحد ہوگا۔ مگر عموماً رواج ایسا ہے کہ باسلیق کی فصد لیجاتی ہے۔ اس کا طریق یہ ہے کہ بازوؤں کو کہنی سے اُوپر اپا کھینچکر باندھ دیتے ہیں کہ نبض تو بند نہو مگر وریدوں کا خون واپس ہونا بند ہو جائے۔ تھوڑی دیر میں بندھن کے نیچے کی تمام وریدیں خون سے پُر ہو کر پھول جاتی ہیں۔ اور خوب نمایاں ہو جاتی ہیں۔ تب ایک نشتر سے ورید کے طول میں شگاف دیتے ہیں۔ چونکہ باسلیق ورید کے نیچے برکیل آرٹری ....ایک بڑی شریان ہے۔ اس لئے اس کی فصد لینے میں یہ احتیاط مناسب اور ضروری ہے کہ اس شریان کو نقصان نہ پہونچے جب حسب ضرورت خون کی مقدار خارج ہو چکے تو فوراً بازو کی بندش کھول کر۔ اور زخم پر گدی باندھ دیتے ہیں۔ تین چار روز میں زخم مندمل ہو جاتا ہے۔

چہارم - چونکہ تمام جسم کی شریانیں ایک دوسری سے مسلسل طور پر ملی جلی ہیں اور ہر وقت صاف خون اُن میں گردش کرتا رہتا ہے۔ اس لئے ہر ایک شریان کے کھولنے سے جسم پر ایک ہی نتیجہ مترتب ہوتا ہے۔ مگر آسانی کیوجہ سے عموماً پٹپٹی کی شریان کھولی جاتی ہے۔ اس کا طریق یہ ہے کہ نشتر سے شریان کی بیرونی جانب میں شگاف دیدیتے ہیں۔ شگاف کے ساتھ ہی خون فوارہ کے طور پر خارج ہوتا ہے۔ جب کافی مقدار نکل چکتی ہے تو نشتر کے ساتھ شریان کی باقیماندہ دیوار کو کاٹ ڈالتے ہیں جس سے قطع شدہ شریان کے دونوں سرے سکڑ کر بند ہو جاتے اور خون کو بند کر دیتے ہیں اگر خود بخود خون بند نہ ہو تو ایک گدی رکھکر پٹی باندھنے سے دباؤ پہنچکر بند ہو سکتا ہے عموماً شریانوں کا کھولنا متروک

ہو چکا ہے۔ کیونکہ جو فواید شریان کے کھولنے سے مدنظر ہو سکتے ہیں وہ تمام کسی ورید کی فصد لینے سے حاصل ہو جاتے ہیں اور ورید کا کھولنا بھی شریان کے کھولنے کی نسبت زیادہ آسان اور بے مضرت ہوتا ہے۔ ان ہر دو عملوں کے موقع استعمال کی تشریح عام بیان میں کیجا چکی ہے۔

خیار خر۔ قثاء الحمار ملطف۔ مسہل صفرا۔ مدر بول وحیض اور مقوی اعصاب ہے۔ فالج۔ لقوہ۔ صرع۔ درد سر وجع مفاصل۔ سرفہ۔ دمہ۔ استسقا اور یرقان میں مفید ثابت ہے **نسخہ** عصارہ خیار خر ۱۶ بوند سے ۴۸ بوند تک۔ جڑ۔ پھول اور تخم ۲۰ گرین سے ایک ڈرام تک

خیالات آنکھوں کے آگے خود بخود ذرات اڑتے ہوئے معلوم ہونا

باب الدال المہملہ

داخس۔

داد۔ دیکھو بیان رنگ و ہم کا۔

داراسکنہ۔ سلیمانی۔ یہ پارہ اور سنکھیا کا مرکب کا سٹک اور تیز زہر ہے۔ گوشت زاید۔ موہکون اور چھوٹی پھنسیوں کے جلانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی خوراک ابھی تک کچھ مقرر نہیں ہوئی۔

دار الہلد۔ بر برس و لکھے رس کا بیان دیکھو۔

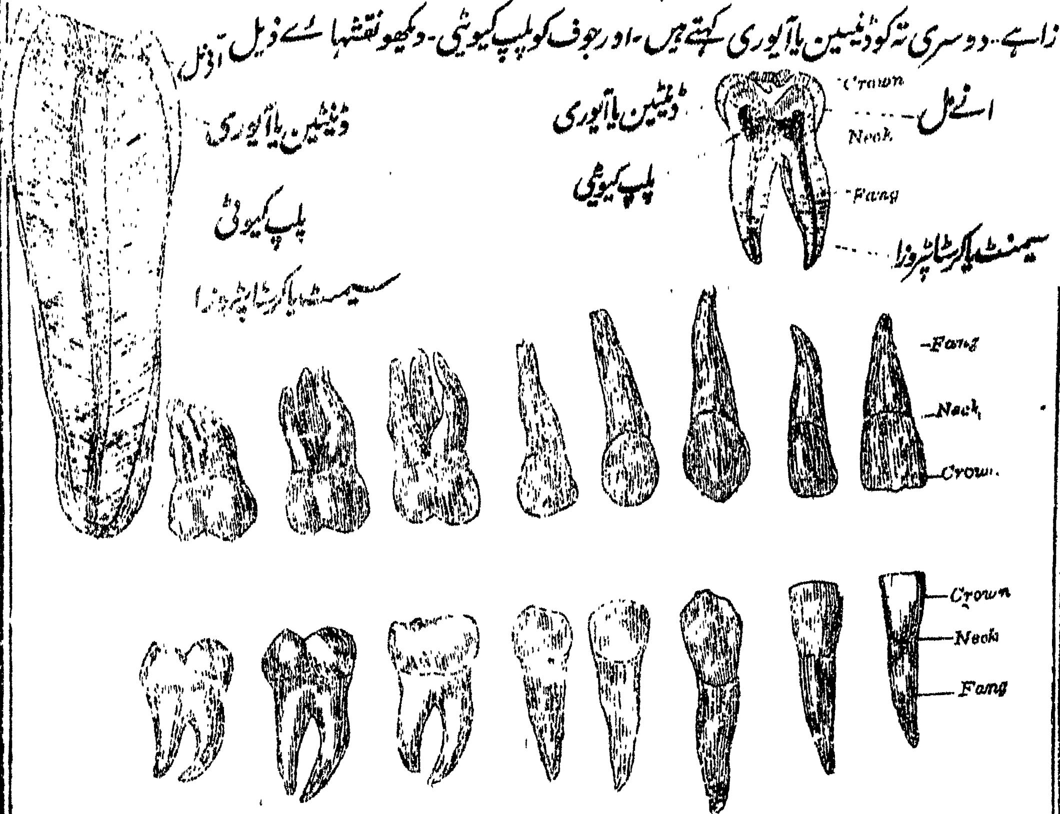
دارچینی۔ سنے من۔ اس میں تمام تاثیرات خوشبودار روغنوں کی جیسا کہ لونگ کے بیان میں ہم ذکر کرینگے موجود ہیں علاوہ براں اس میں ٹینک ایسڈ بھی ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ قدرے قابض تاثیرات رکھتی۔ اور اسہال و پیچش میں بکثرت مستعمل ہے۔ پیچش حاد میں ۱۵ گرین سے۔ ۳۰ گرین کی خوراک میں دن میں چار مرتبہ روزانہ کھلانا نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ نہایت ملطف۔ مفتح۔ مفرح۔ دافع التلق۔ مقوی معدہ و جگر۔ دافع ریاح۔ مدر بول وحیض۔ مسقط جنین اور مقوی باہ ہے۔ خفقان۔ وسواس۔ جنوں و وحشت کی دافع۔ کھانسی اور مرطوب دمہ کو نافع ہے۔ مصطگی اور سرکہ کے ساتھ پینا ہچکی کو بند کرتا ہے **نسخہ** سفوف دارچینی ۱۰ گرین سے ۲۰ گرین تک۔ اکوا سنے من ایک اونس سے ۲ اونس تک۔ پلو سنے من کو ۳ گرین سے ۱۰ گرین تک۔ ٹنکچر سنے من ½ ڈرام سے ۲ ڈرام تک آئیل سنے من ایک بوند سے ۴ بوند تک۔

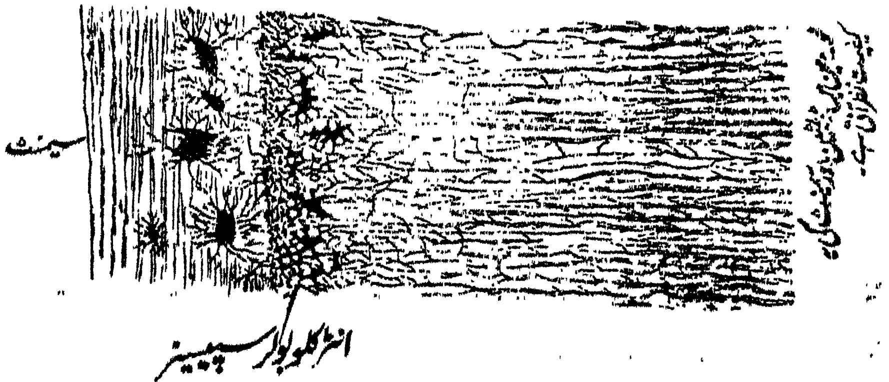
داکھ۔ درخت انگور۔ تاک۔ کرم۔ اس کا لیپ جو کے آٹے کے ساتھ درد سر۔ سوزش اور ورم کا مسکن ہے۔ ورم معدہ۔ زخم امعا۔ اسہال صفراوی اور نفث الدم میں مفید ہے۔ مدر بول۔ محافظ جنین۔ اور شربت انگور خفقان صفراوی کا مسکن ہے۔ بھوک بڑھاتا اور متلی و حدت صفرا کا دافع ہے۔ ضماداً داد اور خارش کو دور کرتا ہے۔ روغن زیتون کے ساتھ بالوں کو اس طرح گراتا ہے کہ پھر نہیں پیدا ہوتے۔ پھول اس کا قابض۔ مقوی معدہ۔ اور قاطع نفث الدم ہے **نسخہ** حسب خواہش مریض کو کھلا سکتے ہیں۔

دانتوں کے امراض۔ چونکہ دانتوں کے امراض کا بیان اُردو کتابوں میں نہایت ہی کم دیکھنے میں آتا ہے۔ اس لئے بغرض تسہیل فہم ان کی تشریح مختصر طور بیان کر دینا ہم ضروری خیال کرتے ہیں۔ ہر ایک دانت کے تین حصّے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ حصّہ جو مسوڑھوں سے باہر ہوتا ہے۔ اور دوسرا وہ جو جبڑے کے اندر۔ اور تیسرا وہ جو ان ہر دو حصّوں کے درمیان حد فاصل ہے۔ پہلے حصّے کا نام کراؤن یا باڈی۔ دوسرے کا نام روٹ یعنی جڑ۔ اور ان کے تنگ یعنی درمیانی حصّہ کا نام نیک یعنی گردن ہے۔

اگر دانت کو درمیان سے چیر کر دیکھا جاوے تو سب سے باہر ایک نہایت سخت تہ۔ اُس کے اندر ایک اِستخوانی تہ اور بیچ میں ایک جوف جس میں گودا بھرا ہوا سے معلوم ہوتے ہیں۔

بیرونی تہ کے اُس حصّہ کا نام جو کراؤن پر محیط ہے اینمل۔ اور اُس حصّہ کا نام جو جڑ پر محیط ہے سیمنٹ یا کرسٹا پٹروزا ہے۔ دوسری تہ کو ڈینٹین یا آیوری کہتے ہیں۔ اور جوف کو پلپ کیویٹی۔ دیکھو نقشہائے ذیل آؤل





اب ذیل میں ہم دانتوں کے امراض کا علاج شروع کرتے ہیں۔

(۱) اسٹیل اور ڈینٹین کے امراض۔

(ا) کیریز۔ مردار ہو کر چھوٹے چھوٹے ریزے علیحدہ ہونا۔ گلجانا۔ بھرجانا۔ اس کا بیان بہت تفصیل چاہتا ہے۔ اور بلا عملی طور پر دیکھنے کے اس کی متعلقہ دستکاریوں کا سمجھنا بھی محال ہے اس لئے ذیل میں ہم صرف چند عام اصول علاج کا تذکرہ کرتے ہیں۔ حتی الوسع تمام مردار حصوں کو کھرچکر باقی حصّہ کو کاربالک ایسڈ یا کریزوٹ سے ڈس انفیکٹ کرنا چاہئے۔ تمام مردار یا صحیح آسٹیل جو سوراخ کو چھپائے ہوئے ہو اُسکو دور کردینا چاہئے۔ اگر سوراخ بہت گہرا ہو کر پلپ کیوی ٹی تک پہنچ گیا ہو تو اُس میں مناسب دھات مثل چاندی یا سونا وغیرہ کی بھرتی کردینی چاہئے۔ لیکن جب تک اُس میں سردی اور گرمی کا احساس ہو اُسوقت تک کوئی بھرتی مناسب نہ ہوگی۔ نوجوان اشخاص کے پلپ اور ڈینٹین میں قوت بالیدگی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے اُن کے لئے پہلے عارضی بھرتی تجویز کرنی چاہئے۔ بعد ازاں ہمیشہ نگرانی رکھیں۔ اگر اس سے کوئی تکلیف پیدا نہ ہو یا غار کے بھرنے کی امید نہ رہے تو دھات کی بھرتی کرسکتے ہیں۔

(۵) جب کیریز کی وجہ سے سخت درد ہو تو کوکین۔ کاربالک ایسڈ۔ کریزوٹ۔ آیوڈوفارم۔ کلورل کیمفر وغیرہ لگاکر درد کو موقوف کرنا چاہئے۔ درد کو موقوف ہونے کے بعد ہی بھرتی کی مناسب تجاویز کرسکتے ہیں۔

(ب) اروزن۔ چھیل جانا۔ اس میں بھی بعض اوقات درد نہایت شدید ہو جاتا ہے۔ درد کا علاج کوکین۔ کلوروفارم آرسنک کریزوٹ وغیرہ سے کرنا چاہئے۔ اگر درد نہ ہو تو اُس کے نشیب کو مناسب دھات سے پُر کرنا زیادہ نقصانات کا مانع ہوتا ہے۔

(۲) سیمنٹ یا کرسٹا پٹروزا کے امراض۔

(ا) اکساسٹوسس۔ زاید بالیدگی۔ اُبھار۔ جبکہ کراؤن بالکل صحیح اور سالم نظر آئے لیکن درد بہت سخت ہو تو زاید بالیدگی سیمنٹ کا شبہ کرنا چاہئے۔ اسکا علاج صرف اسیقدر ہے کہ مشتبہ دانت کو فوراً نکالدیا جاوے۔

(ب) ابسارپشن آف دی روٹ۔ یعنی جڑ کا جذب ہو جانا۔ اس میں دانت ہلنے لگجاتا۔ اور سوائے اوکھاڑنے کے اور کوئی علاج نہیں۔

(۳) پلپ (گودا) اور پیری آسٹیم (غشاء العظیم) کے امراض۔

(ا) انفلیمیشن آف دی پلپ۔ اگر ورم خفیف اور درد بہت کم ہے۔ تو صرف اسیقدر علاج کافی ہے کہ مُنہ کو صاف اور انٹی سیپٹک رکھیں۔ اور مریض ضعیف کو آرام دیں۔ لیکن اگر سوزش پرانی ہو کر گودے کی بجائے ریشہ یا چونہ کی کنکریاں بنجائیں دو صورتیں ہیں۔ اوّل تو یہ کہ کسی قسم کی تکلیف یا درد محسوس نہ ہو۔ دوم یہ کہ سخت درد اور تکلیف رہے پہلی صورت میں کسی علاج کی ضرورت نہیں۔ دوسری صورت میں اُس دانت کو نکالدینا چاہئے۔ بعض اوقات ورم کے بعد پلپ مردار پڑجاتا ہے۔ جس کی وجہ سے تکلیف تو رفع ہو جاتی ہے۔ لیکن وہ دانت سیاہ رنگ اور کمزور ہو کر

جنبش کرنے لگتا ہے۔ جبکہ زیادہ ہلنے لگ جائے تو اُس کو نکالدینا چاہیئے۔ اگر سوزش پلپ کے ساتھ کیریز یا اروزن وغیرہ ہو کر پلپ تک ہوا کا گذر ہو سکتا ہو تو کمپاونڈ فریکچر کی طرح اُس میں متعفن پیپ پڑ جانے اور سوجکر پلپ کے باہر نکل آنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جب ایسی صورت نظر آئے تو فوراً سوراخ کو بند کر دینا چاہیئے تاکہ ہوا کی نقصانات سے محفوظ رہے اور کامل طور پر انٹی سیپٹک رکھنا چاہیئے۔ اگر پلپ سوجکر باہر نکل آوے تو آرسنک۔ کاربالک ایسڈ وغیرہ سے اُس کو جلانے کی کوشش کریں۔ لیکن اگر مرض کسی طرح سے رو بصحت نہو تو اُس کو نکالدینا ہی مناسب ہے۔

(ب) کیلسی فکیشن آف دی پلپ یعنی پلپ کا چونہ بنجانا۔ جب تک کوئی تکلیف یا درد ظاہر نہو اُس وقت تک کچھ نکرنا چاہیئے جب سخت درد شروع ہو جائے۔ یا دانت زیادہ ہلنے لگے تو اُس کا نکالدینا بہتر ہے۔

(ج) انفلیمیشن آف دی پیری آسٹیم۔ یعنی غشاء العظم کا ورم۔ یعنی اُس پیری اسٹیم کا ورم جو جبڑے کے سوراخ سے دانت کی جڑ پر پہنچکر اُس کو ملفوف کرتی ہے۔ اِس کی وجہ عموماً آتشک۔ رصیومے ٹزم۔ سکرافیولا۔ گاؤٹ۔ زہر پارہ۔ اور آیوڈین ہوتے ہیں۔ پس اصل سبب کے وقعیہ کے علاوہ ماؤف حصہ کو آرام دینا۔ انٹی سیپٹک رکھنا۔ جونک یا نشتر سے خون نکالنا۔ سینک دینا۔ مسکن درد و سوزش ادویہ مثلاً ٹنکچر اکونائیٹ۔ کوکین۔ ٹنکچر آیوڈین وغیرہ لگانا۔ اِس کا علاج ہیں۔ بعض اوقات پیری آسٹیم کی سوزش کے بعد پیپ بنکر ابسیس ہو جاتا ہے۔ جو ہر طرف کو پھیل سکتا ہے کبھی دانتوں کے نیچے نیچے پھیلتا جاتا کبھی جبڑے کے اندر کی طرف کبھی باہر کی طرف کبھی زیرین یا بالائی کنارہ پر۔ کبھی ناک کے اندر اور کبھی انٹرم آف ہائیمور کے اندر جا کھلتا ہے۔ کبھی اُس کے باعث سے خاص جگہ پر ورم۔ اور کبھی دور دور سخت درد ہوتا ہے۔ جب ایسے ابسیس کا شبہ ہو تو جلد شگاف دینا چاہیئے۔ یا اگر اُس کے قریب کا دانت درد کرتا اور ہلتا ہو تو اُس کو نکالدینا چاہیئے۔ تاکہ اخراج پیپ کے واسطے راستہ ہو کر زیادہ نقصان ہونا رکجائے۔

(د) پائیوریا الویولے رس۔ اِس مرض میں مسوڑے سیاہ فام۔ موٹے اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ جبڑا پیپ پڑ کر کھرنا شروع ہو جاتا ہے۔ پیری آسٹیم کے زائل ہو جانے سے دانت ہلنے لگتے۔ منہ سے سخت عفونت آتی۔ اور دانت کی جڑ پر سیاہ میل جمی رہتی ہے۔ اگر آتشک یا سکروا کی وجہ سے یہ مرض شروع ہوا ہے تو اُس کا مناسب علاج کرنا۔ اور دانتوں کو کامل طور پر صاف اور انٹی سپٹک رکھنا چاہیئے۔ پرمینگنیٹ آف پوٹاش یا کاربالک ایسڈ کے غرغرے کرنا یا خراب جگہ پر آیوڈول ملنا مفید ہے۔ اگر ہڈی کی کچھ سطح مردار ہو گئی ہو تو اوزاروں کے ساتھ کھرچکر اُس کو صاف کرنا چاہیئے۔ خفیف حالتوں میں نائیٹرک ایسڈ۔ یا سلور نائیٹریٹ۔ یا نیلا طوطیا سے خراب ہڈی کو جلا دینا کافی ہو جاتا ہے۔

(ہ) ہائی پر ٹروفی آف دی الویولس۔ یعنی جبڑے کا زاید بڑھجانا۔ کبھی یہ بالیدگی دانتوں کی جڑ کے نیچے سے شروع ہو کر دانت کو باہر نکالدیتی۔ کبھی دو دانتوں کے درمیان واقع ہو کر اُن کو الگ کر دیتی ہے اور کبھی جبڑے کے اندر یا باہر کی طرف شروع ہو کر سخت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ اِس کا علاج سوائے اِس کے اور کچھ نہیں کہ اگر ممکن ہو

مناسب معلوم ہو تو زاید بالیدگی کو قطع کر دیا جاوے۔

(۶) فریکچر آف ٹوتھ۔ یعنی دانت کا ٹوٹ جانا۔ اس کی دو اقسام ہیں۔ سمپل۔ اور کمپاؤنڈ۔
جب دانت شکستہ ہو کر پلپ کیوی ٹی کھلجاوے تو اُس کو کمپاؤنڈ فریکچر کہتے ہیں۔ اور اگر پلپ کی [illegible] ست نہ پہنچے تو سمپل فریکچر۔

(ا) سمپل فریکچر۔ اگر باقیماندہ دانت کی سطح ناہموار اور کھردری ہو تو اُس کو کھرچکر صاف کر دینا چاہیئے۔ اور اگر وہ سطح نازک ہو جاوے یعنی خفیف سردی۔ گرمی۔ شکر۔ مرچ وغیرہ کی برداشت بھی نکر سکے۔ تو کاربالک ایسڈ یا آرسنک۔ یا نیلا طوطیا وغیرہ سے جلا دینا چاہیئے۔ اگر یہ زخمی سطح پلپ سے فاصلہ پر ہو۔ لیکن یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ برسوں اُس دانت میں یہ شکایت رہتی کہ گرمی۔ سردی۔ مرچ۔ نمک۔ ترشی۔ شکر وغیرہ کی بالکل برداشت نہو سکی۔ اگر ایک چھوٹا ریزہ ٹوٹکر سطح ہموار اور بےحس باقی رہ گئی ہے تو کچھ علاج کی ضرورت نہیں۔

(ب) کمپاؤنڈ فریکچر۔ اگر دانت محض درمیان سے چر گیا ہے۔ لیکن اُس کا کوئی ٹکڑا الگ نہیں ہوا تو ممکن ہے کہ چند روز آرام دینے سے اتصال ہو جائے۔ اگر ایسا ممکن ہو تو شکستہ حصہ کے بجائے مصنوعی کراؤن چڑھا دینا چاہیئے اگر یہ غیر ممکن نظر آئے تو اُس دانت کا نکالدینا ہی علاج ہے۔ مصنوعی کراؤن لگانے کے وقت مفصلہ ذیل امور کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

اوّل تو یہ کہ جڑ بالکل صحیح و سالم۔ مضبوط اور سیدھی قایم ہو۔

دویم یہ کہ مریض تندرست۔ قوی۔ اور امراض آتشک و سکرافیولا سے پاک ہو۔

سویم۔ یہ یاد رہے کہ یہ عمل محض چھ بالائی سامنے کے دانتوں میں کامیاب ہوتا ہے۔

چہارم۔ کراؤن چڑھانے سے پیشتر تمام پلپ کو جلا دینا اور صاف کر دینا۔ اس کا طریق یہ ہے کہ سنکھیا ۱/۴ گرین۔ مارفیا ۱/۲ گرین۔ کریزوٹ ۲ بوند ملا کر جوف کو خوب صاف کرنے کے بعد بھر دیتے۔ اور پھر جاذب کی ٹوپی اُس پر چڑھا کر گٹا پرچہ یا لاکھ کے ساتھ قایم کر دیتے ہیں۔ ایسا کرنے سے ایک دو روز میں تمام پلپ مردار ہو جاتا ہے۔ کبھی اس ترکیب میں ایک دو گھنٹہ خفیف درد ہو جاتا ہے اور کبھی بالکل نہیں ہوتا۔

پنجم۔ اگر ایک دفعہ میں تمام پلپ زایل نہو۔ تو دوبارہ سہ بارہ یہی عمل کرنا چاہیئے۔

ششم۔ تمام پلپ صاف کرنے کے بعد جڑ کے غار کو قدرے زیادہ کشادہ کرنا۔ اور اگر کچھ حصہ کراؤن باقی رہ گیا ہے تو اُس کو کاٹ کر مسوڑھوں کی سطح کے ہموار کر دینا۔

ہفتم۔ جڑ کے سوراخ میں ایک سوئی لگا کر اُس کا رُخ معلوم کرنا۔

کراؤن مختلف طریق سے قایم کیا جاتا ہے۔ اس مختصر کتاب میں تفصیل کی گنجایش معلوم نہیں ہوتی اس لئے ہم ذیل میں اُن میں سے چند طریقوں کا مختصر بیان کرتے ہیں۔

۱۔ قدیم طریق یہ تھا کہ نئے کراؤن کو بکوری لکڑی اور کیل کے ساتھ قایم کر دیتے تھے۔

۲- حالیہ طریق عموماً یہ ہے کہ ایک پلیٹنم کی نلکی داخل کرکے اُس کے گرد امیلگم بھر کر اُس کو قایم کرتے اور تب نیا
مثل موتی جیسے سونے کی کیل لگی ہوئی ہوتی ہے۔ اُس کیل کے ذریعہ جڑ دیتے ہیں۔
۳- باؤل صاحب چینی کے کراؤن جو زیرین سطح پر جوف دار ہوتے ہیں۔ استعمال کرتے ہیں۔ اس کراؤن کے
پچھلے کنارے کے قریب ایک مثلثی سوراخ ہوتا ہے۔ یہ سوراخ اوپر کی طرف فراخ کیا جاتا ہے ایک دندانہ دار پن
جڑ کے سوراخ میں داخل کرکے امیلگیم کے ساتھ قایم کر دیتے اور کراؤن کے جوف میں بھی امیلگیم بھر کر اس پن کے
اوپر سے ہوئے حصہ پر خوب دباکر جڑ دیتے ہیں جن دانتوں کی ایک سے زیادہ جڑیں ہوں اُن کے واسطے اسی قدر
پن لگائی جاتی ہیں۔
(۷) ڈسلوکیشن آف ٹیتھ۔ یعنی دانتوں کا اوکھڑ جانا۔ اگر دانت ضرب کھاکر اپنی جگہ سے اوکھڑ گیا ہے تو ٹھیک وضع پر
رکھکر کچھ عرصہ آرام دینے سے خود بخود قایم ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ جبڑے اور مسوڑھوں کو زیادہ نقصان نہ پہنچا ہو۔
(۸) ایٹریشن آف ٹیتھ۔ دانتوں کا گھس جانا۔ یہ مرض کہن سالی میں پیدا ہو جاتا ہے۔ یعنی اینےمل اور ڈینٹین گھسکر
زایل ہو جاتے۔ اور بعض اوقات کیوی ٹی باہر نمودار ہو جاتی ہے۔ لیکن اکثر تو یہی ہوتا ہے کہ جیسا کہ اینےمل گھستا جاتا ہے۔
ویسا ہی ڈینٹین نیچے سے بڑھتا جاتا ہے۔ اور یہی اس فرسودگی کا قدرتی علاج ہے۔
(۹) ٹارٹار سیلی وری کیلکولس۔ یعنی دانتوں کی میل۔ یارنگ۔ یا کنکریاں۔ حضر۔ یہ میل رنگ میں سفید زردی
مایل۔ سیاہ سبز ہوتی ہے۔ اس کا علاج ہمیشہ باحتیاط تمام میل کو کامل طور پر کھرچتے اور صاف کرتے رہنا ہے۔ اگر
ذرہ بھر بھی باقی رہجائے تو اُس کے اوپر اور میل جمع ہوتی رہتی ہے۔ جب یہ میل مسوڑھوں کے نیچے جمع ہو تو ورد
کرتی اور مسوڑہے اور دانت کی جڑ کو کھوکھلا کر دیتی ہے۔ خلال کے ساتھ کھرچکر نکالنے سے بڑا آرام محسوس ہوتا ہے
جب دانتوں کے درمیان واقع ہو تو اس کے کھرچنے سے سوراخ ہو کر بہت زبون معلوم ہوا کرتا ہے۔
(۱۰) پیدایشی نقص۔ یہ بیشمار اقسام کے ہوتے ہیں۔ مگر اس جگہ پر ہم صرف چند علاج پذیر اقسام کا بیان کرینگے۔
(۱) چند دانتوں کا بے جگہ نکلنا۔ اگر بہت سے دانت عام قاعدے کے خلاف بے جگہ نکل آئیں تو اُن کو مناسب
موچنوں کے ساتھ ہلاکر درست وضع پر لانا اور خاص خاص اوزاروں کے ذریعہ قایم رکھنا خفیف بد وضعیوں کو درست
کر دیتا ہے۔ یہ عمل دس سال کی عمر کے بعد کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اول تو بچوں سے ہدایات کے مطابق پورا پورا عمل ہونا ناممکن ہے
دویم زیادہ عرصہ پڑ جانے سے کسی قسم کا ہرج بھی متصور نہیں ایک دفعہ میں دو سے زیادہ دانتوں پر عمل کرنا مناسب
نہیں۔ اگر بالائی انسایز یعنی کچلیاں زیرین کے پیچھے رہتی ہوں تو اُن کو دس برس سے کم عمر میں درست کر سکتے ہیں۔
کیونکہ ایک دفعہ درست کر دینے کے بعد نیچے کی کچلیاں اُن کو پھر پیچھے نہیں جانے دیتی۔ اور کسی ارادی احتیاط کی
ضرورت نہیں رہتی۔
(ب) اگر کوئی ایک دانت دوسرے دانتوں کی قطار سے الگ خارج ہو کر باعث تکلیف ہو تو اُس کو بہت جلد
نکالدینا چاہیئے۔

(ج) درمیانی انسانی زریعنی ثنایائے اعلیٰ کا اسفل کی نسبت پیچھے رہنا۔ اِس کا علاج یہ ہے کہ جاڑھوں پر ٹوپیاں چڑھا دی جاویں تاکہ چباتے وقت سامنے کے دانت اُٹھے رہیں اور آہستہ آہستہ ہمیشہ فک اعلےٰ کے بعض پچھلے حصّہ پر دباؤ پڑنے کی وجہ سے اُس میں خم زیادہ ہوتا جائے۔ اور بالائی سامنے کے دانت آخر کار زیرین کی نسبت آگے ہو جاویں۔

(د) اوپر کے سامنے کے دانت باہر نکلے رہنا۔ اِس کا علاج یہ ہے کہ سونے یا چاندی یا فولاد کی کمانی فک اعلےٰ میں لگا کر اُن پر پچھلی طرف کو برابر دباؤ قایم رکھیں۔ ایسا دباؤ خفیف کافی ہے۔ زیادہ دباؤ پہنچانے میں درد سوزش وغیرہ نقصانات کا اندیشہ ہے۔

(ھ) بعض اوقات بالائی سامنے کے دانت اِس طرح پھرے ہوئے ہوتے ہیں کہ اُن کے کنارے آسنے سامنے یا تر چھے ہو جاتے ہیں۔ ایسے دانتوں کو مناسب زنبوروں کے ساتھ پھیر کر ٹھیک وضع پر قایم کرنے اور ایک دو مہینہ آرام دینے سے درست کر سکتے ہیں۔ کسی دانت کو پھیرتے ہوئے باہر کی طرف ہرگز نہ کھینچنا چاہئے۔ ایسا نہو کہ بجائے پھرنے کے دانت باہر نکل آوے۔ اگر جڑ بجائے گول ہونے کے چپٹی ہو۔ تب یہ عمل ممکن نہیں ہوتا ایک سے زیادہ جڑ والے دانتوں میں بھی ایسا ہونا ناممکن ہے

(و) کیناین۔ یعنی سوا۔ یا نابان۔ بعض اوقات عام قطار سے زیادہ باہر کو نکلا ہوا ہوتا ہے۔ اگر شروع اخراج دندان میں یہ نقص ظاہر ہو تو چنداں خیال کی بات نہیں۔ کیونکہ کچھ عرصہ میں خود بخود نابان پیچھے ہٹکر صحیح وضع پر قایم ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر رباعیتان اور اخراس ملکر اُس کا پیچھے ہٹنا دشوار کر دیں تو چونکہ یہ دانت تمام دانتوں کی نسبت زیادہ کار آمد اور پایدار ہوتا ہے۔ اور نیز اِس کے زایل ہو جانے سے سخت دقت اور بدنمائی واقع ہوتی ہے۔ اِس لئے اِس کا درست کر دینا دوسرے دانتوں کی نسبت زیادہ مقدم ہے۔ اگر ممکن ہو تو رباعیان اور اخراس کا درمیانی فاصلہ قایم کر کے نابان کو پیچھے ہٹا دیا جاوے۔ اگر ایسا نہو سکے تو بائی کسپڈ یا مولر جاڑھوں میں سے ایک کو نکالکر سوئے کے واسطے جگہہ مناسب کریں۔ اگر پہلے اور دوسرے مولرس میں سے کوئی ایک بے جگہہ خارج ہو تو چونکہ اِن کی تین جڑیں ہوتی ہیں اِس لئے اِن کو خم دینا یا پھیرنا دشوار ہوتا ہے۔ اور مجبوراً نکالنا ہی پڑتا ہے۔

(ز) عقل جاڑھ میں بشمار قسم کی بدوضعیاں دیکھنے میں آتی ہیں بعض اوقات دوسرے مولر کی گردن کیساتھ اِس کا کراؤن ٹکرا کر اِس کو ہلا دیتا۔ گلانا شروع کر دیتا۔ اور اُس کے پلپ تک پہنچکر سخت درد پیدا کرتا ہے۔ بعض اوقات رخسارہ کے گوشت پر برابر دباؤ اور رگڑ کر کے ورم اور دنبل بنا دیتا ہے اور کبھی انفیریر ڈنٹل عصب پر دباؤ ڈالکر سخت درد تشنج۔ کزاز۔ اور بیہوشی وغیرہ کی علامات پیدا کر سکتا ہے۔ جب اِس سے اِس قسم کی تکالیف پیدا ہوں تو فوراً اُسکو نکالدینا چاہیئے۔ اگر گوشت کے نیچے چھپا ہوا ہو اور دوسرے مولر کی وجہ سے گرفت میں نہ آسکے تو اوّل مولر کو نکالکر پھر اُس کو نکال سکتے ہیں۔ لیکن وزڈم ٹوتھ کو نکالدینے کے بعد مولر کو دوبارہ اُس کے اصلی سوراخ میں قایم کر دینا چاہیئے۔

(ح) زاید دانت۔ اگر تکلیف دہ یا ناموزوں ہو تو اُس کو نکال دینا چاہئے۔ نکالنے سے پیشتر اس امر کی تحقیقات کرلینی ضروری ہے کہ جڑ کے قریب وہ زاید دانت کسی دوسرے زاید دانت کے ساتھ پیوستہ نہو۔ ورنہ اُس کو صدمہ پہنچنے اور اُکھڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ اگر کسی قدر صدمۂ خفیف پہنچے تو کچھ خیال کی بات نہیں۔ بعد میں خود بخود وہ دانت قایم ہو جائیگا۔ تیز روشنی اور باریک سوئی کے ذریعہ زاید دانت کی جڑ کی سمت معلوم کرکے ہم قریب قریب سمجھ سکتے ہیں کہ اُس زاید دانت کا دوسرے دانتوں کیساتھ کیا کچھ تعلق ہے۔

(ط) فک اعلیٰ یا اسفل کے جزیا کل میں زیادہ خم پڑ جانا۔ اِس کا علاج مناسب دباؤ یا کمانیوں کے ساتھ کرسکتے ہیں یہ طبیب کی رائے پر منحصر ہے کہ خم کے مطابق کمانیاں یا پٹی وغیرہ تجویز کرکے اُس کی اصلاح کی کوشش کرے

(ی) اوڈونٹوما۔ یعنی دانت کی رسولیاں۔ ان کا علاج عام رسولیوں کی طرح سوائے قطع اور اخراج کے اور کچھ نہیں۔ ڈینٹگی جرس سسٹ کے لئے صرف اسیقدر علاج کافی ہے کہ اُس کی تھیلی میں کشادہ شگاف دیکر بورک لنٹ وغیرہ بھرتے رہیں تاکہ اُس کا تمام مافیہ بتدریج خارج ہو کر جوف بند ہو جاوے۔

(۱۱) اوڈونیٹلجیا۔ وجع الاسنان۔ درد دندان۔
(۱۲) نیورلجیا آف ٹیتھ۔ دانت کا اعصابی درد۔
} ان ہر دو تکالیف میں تفاوت کیفیت اور سبب کا ہے۔ جو درد کو خاص دانت کی ساختوں میں کچھ فساد مثلاً کیریز۔ انفلیمیشن آف دی پلپ۔ پیری آسٹائی ٹس وغیرہ ہو کر ہوتا ہے اُس کو اوڈونٹلجیا کہتے ہیں۔ اور برعکس اس کے جو درد کسی اور وجوہات سے جو دانت کے باہر ہوں ہوتا ہے وہ نیورلجیا کہلاتا ہے۔ اوڈونٹیلجیا ایک جگہ محدود رہتا ہے اور جب خراب دانت کو نکالدیا جائے تو فوراً بند ہو جاتا ہے۔ لیکن نیورلجیا کا مقام بدلتا رہتا ہے۔ اور کسی ایک دانت کے نکالنے سے رفع نہیں ہو سکتا۔ اوڈونٹلجیا کا درد برابر رہتا۔ لیکن نیورلجیا کا درد وقفہ اور دورہ سے ہوتا ہے۔ ان تکالیف کا علاج مطابق سبب کرنا چاہیئے۔ پس پہلے مریض کا مُنہ کھلوا کر بغور تمام کل دانتوں کا تیز روشنی میں ملاحظہ کریں۔ اگر کوئی دانت کھرا ہوا نیلگوں۔ حفر آلودہ۔ فرسودہ۔ یا شکستہ نظر آئے اور مرکز درد معلوم ہو۔ یا کسی دانت کی مصنوعی بھرتی۔ یا ٹوپی۔ یا کراؤن بالکل خراب ہو کر سوزش کرے یا جڑ بودی اور جنبش خوردہ ہو گئی ہو تو اُس کو نکالدینا چاہیئے۔ اوڈنٹلجیا میں اسی قدر علاج کافی ہے۔ لیکن نیورلجیا کی حالت میں مارفیا کی جلدی پچکاری کرنا روغن لونگ یا پودینہ۔ کوکین کاربالک ایسڈ۔ آیوڈوفارم۔ کریوزوٹ کلورل کیمفر وغیرہ لگانا اور داخلی طور پر سم الفار۔ کونین جیلسی میسم۔ نوشادر۔ جیسیکا ڈاگ وڈ۔ اینٹی پائرین اکسیلجین وغیرہ دینا ضروری ہیں۔ جب ان مقامی اور داخلی تدابیر سے درد کو آرام نہ ملے تو مجبوراً عصب ماؤف کا کھینچنا۔ یا ایک دو انگشت کاٹ دینا چاہیئے۔

(۱۳) مختلف امراض مثلاً ٹیٹنس یعنی کزاز۔ دندان۔ مرگی۔ گلاکوما۔ حول۔ استرخاء الجفن۔ یعنی ٹوسس ضعف بصارت نابینائی۔ چک۔ بہرہ پن وغیرہ۔ بعض اوقات فساد دندان سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ پس ایسی حالت میں خراب دانت کو نکالدینے کے علاوہ ان امراض کا علاج عام اصول کے مطابق کرنا چاہیئے۔

(۱۴) حادثات قطع دندان۔ یعنی دانت اُکھاڑنے کے وقت خاص خاص نقصانات کا واقع ہو جانا۔

(ا) جریان خون۔ بعض اوقات دانت نکالنے کے بعد خون اس کثرت سے خارج ہوتا ہے کہ اُس کا ہونا دشوار ہو کر مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ بعض اشخاص کے عروق دموی کی ساخت اس قسم کی ہوتی ہے کہ خفیف رگڑ اور شگاف سے بھی خون بے حد نکل جاتا اور کسی تدبیر سے بند نہیں ہوتا ہے۔ ایسے اشخاص کو ہیموفیلک (خونی مزاج) کہتے ہیں۔ ایسے اشخاص میں دانت اُکھاڑنے کے بعد سخت جریان خون واقع ہو جایا کرتا ہے۔ جو اکثر مہلک ثابت ہوتا ہے۔ پس جب کبھی کسی مریض کا دانت نکالنا ہو تو پہلے اُس سے یہ سوالات کر لینے چاہئیں۔ کہ کبھی اُسکے زخم آیا۔ اُس زخم سے خون کسقدر خارج ہوا۔ کبھی اُس کے نکسیر چلی۔ اور کسقدر دیر میں اور کس طرح بند ہوئی اگر ایسا ثابت ہو کہ خفیف اسباب سے خون اُس کے جاری ہو کر پھر بمشکل بند ہوا۔ تو ہرگز دانت نکالنے کا ارادہ نکرنا چاہئے۔ تاوقتیکہ چند روز ارگٹ۔ سلفیورک ایسڈ ڈائلیوٹ۔ ایسی ٹیٹ آف لڈ۔ ٹنکچر ہیمامیلس۔ فولاد وغیرہ دیکر مریض کو اس قابل نہ کر لیا ہو۔ دانت نکالنے کے بعد جب خون جاری ہو تو معمولی حالتوں میں ٹھنڈے پانی یا تیز گرم پانی۔ یا پھٹکری دپانی کے غرغرے کافی ہیں۔ اگر اس طرح خون بند نہ ہو تو ایک مناسب گدی ٹنکچر سٹیل یا پھٹکری یا گیلک۔ یا ٹینک ایسڈ یا نارٹارک ایسڈ یا سائیٹرک ایسڈ۔ یا ایسی ٹیٹ آف لڈ کے سالیوشن میں بھگو کر دانت کے سوراخ میں خوب ٹھونس دیں۔ اور بعد ازاں چار دم پٹی سے جبڑے کو خوب جکڑ کر باندھ دیں دو تین روز مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں۔ شراب۔ گرم مصالحہ۔ سُرخ مرچ اور ترشی سے پرہیز کرائیں۔

(ب) جبڑے کی ہڈی کا۔ ٹکڑا ٹوٹ جانا۔ اور دوسری ساختوں کو صدمہ پہنچنا۔ یہ کچھ قابل خیال امر نہیں۔ قدرتی طور پر اس تمام شکست کی مرمت ہو جاتی ہے۔ طبیب کا صرف اسقدر کام ہے کہ ایسے صدمہ اور شکست ریخت کے بعد منہ کو خوب صاف اور اینٹی سیپٹک رکھے۔ اور مریض کو آرام کی تاکید کریں۔

(۱۵) امراض الصبیان جو اخراج اسنین شیر کے وقت ظاہر ہوتے ہیں۔ اِن کا علاج بچوں کے امراض میں دیکھو۔

داء الثعلب۔ چنبل۔ اگزیما۔ دیکھو بیان اگزیما کا۔

داء الحیہ۔ سورائے سس۔ دیکھو بیان سورائے سس کا۔

داء الفیل۔ فیلپا۔ دیکھو بیان الی فینٹائے سس کا۔

دبیلہ۔ خراج بڑا پھوڑا۔ دیکھو بیان ابسیس کا۔

دبیلۃ الثدیین۔ پستان کا پھوڑا۔ دیکھو پستان کے امراض کا بیان۔

دبیلۃ الرحم۔ رحم کا پھوڑا۔ دیکھو بیان رحم کے امراض کا۔

دبیلۃ الکبد۔ جگر کا پھوڑا۔ دیکھو بیان جگر کے امراض کا۔

دبیلۃ المقعد۔ ریکٹل ابسیس۔ دیکھو بیان ریکٹم کے امراض کا۔

دردپہلو۔ ذات الجنب ۔ دیکھو بیان ۔ پلیورڈ ئنیا ۔ اور پلیوریسی کا ۔
دردجگر۔ دیکھو بیان جگر کے امراض کا ۔
دردچشم۔ گلاکوما ۔ دیکھو گلاکوما کا بیان ۔
دردزہ۔ عسرالولادت کا بیان دیکھو ۔

اس جگہ ہم یہ بیان کرینگے کہ اگر دردزہ زیادہ دیر تک رہے اور کسی وجہ سے مریضہ کو بیہوش کرنا پڑے ۔ تو کونسی ادویہ استعمال کرنی مناسب ہیں ۔ اور اگر محض اعضائے تو الد کو ہی بے حس کرنا منظور ہو تو کونسی ۔

اوّل۔ مقامی استعمال سے دردزہ کو کم کرنیوالی ادویہ ۔

(۱) کوکین ۔ دو تین گرین کوکین کی سپازی ٹری بنا کر اندام نہانی کے اندر رکھنا تمام درد کو رفع ۔ اور فم رحم کو جلدی سے کشادہ کرتا ہے ۔ ایک بتی شروع درد میں اور دوسری دو گھنٹہ بعد رکھ سکتے ہیں ۔ اس کے بعد مریضہ کو بالکل درد معلوم نہیں ہوتا ۔ بلکہ وہ خیال کرتی ہے کہ پیدایش بند ہو گئی ہے ۔ اگر فم رحم متشنج ہو کر تنگ اور سخت ہو اور پیدایش جنین میں زیادہ دیر واقع ہو تو اس کی بتی تشنج کو رفع کر کے فم رحم کو بزودی کشادہ کر دیتی ۔ اور پیدایش جلدی ہو جاتی ہے ۔

(۲) اینٹی پایرین ۔ ۲۰ گرین خوراک میں کھلانا ۔ یا ۷ گرین کی جلدی پچکاری کرنا ۔ یا ۔ ۳۰ گرین پانچ چھ اونس پانی میں حل کر کے حقنہ کرنا دردزہ کو بند کرتا ۔ لیکن پیدایش میں کسی قسم کا ہرج واقع نہیں کرتا ۔

(۳) کلورل ہائڈریٹ ۔ ایک ڈرام کلورل ہائڈریٹ پانی میں حل کر کے حقنہ شروع درجہ میں نہایت مفید ہے اس سے درد کم اور پیدایش جلدی ہو جاتے ہیں ۔

دوم۔ تمام جسم کو بیہوش کرنے والی ادویہ ۔

(۱) کلورافارم ۔ فی زمانہ اس کا استعمال عام ہوتا جاتا ہے ۔ صرف اسقدر احتیاط لازم ہے کہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں صرف اُس حد تک سنگھائیجائے کہ حس کم اور دردزہ رفع ہو جائے ۔ زیادہ مقدار میں سنگھانے سے رحم کا فعل سست اور اخراج جنین و مشیمہ میں دیر واقع ہوتی ہے جنین پر کلورافارم کا اثر نہایت خفیف ہوتا ہے مفصلہ ذیل حالتوں میں اس کا سنگھانا جایز ہے ۔

اوّل۔ پہلوں عورتوں میں جبکہ درد بہت شدید ہوتا ہو ۔ اور پیدایش میں دیر واقع ہو ۔
دوم۔ جبکہ فم رحم متشنج ہو کر تنگ اور سخت ہو جائے ۔
مفصلہ ذیل حالتوں میں اس کا استعمال جایز نہیں ۔

اگر مریضہ کے گذشتہ حالات سے یہ ثابت ہو کہ پیدایش کے بعد اُس کے خون زیادہ جاری ہوا کرتا ہے ۔ تو کلورافارم استعمال کرنی چاہیئے ۔ اگر بوجہ شدت درد اور سختی فم رحم اس کی ضرورت پڑے تو ارگوٹین کی جلد پچکاری کرنے کے بعد اس کا سنگھانا مناسب ہے ۔ دوسرے درجہ سے زیادہ کلورافارم سنگھانی کسی حالت

میں مناسب نہیں۔ کیونکہ تیسرے درجہ میں پہنچکر تمام عضلات۔ قلب۔ رحم وغیرہ کے مفلوج ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ دیکھو بیان کلورافارم کا۔

(۲) ایتھر اور ایتھل برومائڈ بھی عام بیہوشی پیدا کرنے کی غرض سے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اُن کا بیان دیکھو۔

درد سر۔ دیکھو بیان صداع۔ شقیقہ اور سپرآرٹیل نیورلجیا کا۔

درد قدم وپاشنہ۔ تلوے اور ایڑی کا درد۔ سینک دینا۔ پولٹیس لگانا۔ دافع درد ادویہ مثلاً لنیمنٹ اکونائیٹ۔ لنیمنٹ بلاڈونا۔ لنیمنٹ اوپیم وغیرہ کی مالشات کرنا۔ یا مارفیا اور اٹروپیا کی جلدی پچکاری کرنا مفید ہوسکتے ہیں۔ اگر ان تدابیر سے آرام حاصل نہو تو یہ خیال کرنا چاہئے کہ شاید گہری ورم ہو کر پیپ پڑ گئی ہے اُسکا علاج یہ ہے کہ شگاف دیکر اخراج پیپ کے واسطے کافی راستہ بنا دیا جائے۔ بعد میں ڈرینیج ٹیوب داخل کرکے ڈریسنگ کرتے رہیں۔

درد کمر۔ وجع الصلب۔ لمبے گو۔ دیکھو بیان لمبے گو کا۔

درد گردہ۔ وجع الکلیہ۔ دیکھو بیان گردہ کے امراض کا۔

درد گوش۔ وجع الاذن۔ کان کے امراض کا بیان دیکھو۔

درد معدہ۔ معدہ کے امراض کا بیان دیکھو۔

درونج۔ درونج عقربی۔ محلل ریاح وبلغم۔ مقوی دل ومعدہ۔ مفرح۔ نافع خفقان ومالیخولیا۔ مدر طمث۔ اور مسکن درد رحم ہے۔ شربت نصف ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

دست۔ اسہال۔ ڈایاریا۔ اسہال کا بیان دیکھو۔

دق۔ سل۔ دیکھو بیان تھائی سس کا۔

دماغ۔ برین۔ سری برم۔ بھیجا۔ سری برم کا بیان دیکھو۔

دماغ کی ضربات۔ دیکھو بیان سری برم کا۔

دم الاخوین۔ خون سیاوشان۔ ہیرادکھنی۔ نہایت قوی حابس الدم۔ اور قابض سیلان فضول ہے جیسے اسہال دموی وصفراوی اور سحج کو مفید ہے۔ خارجاً زخموں کے خون کو بند کرتا ہے۔ اور جلدی سے رو بصحت کرتا ہے مسوڑہوں پر اس کا سنون۔ مقوی اور حابس الدم اثر ہوتا ہے۔ شربت ۸ گرین سے ۲۰ گرین تک۔

دم الانثیین۔ دیکھو بیان فوطوں کے امراض کا۔

دمعہ۔ آنسو بکثرت جاری رہنا۔ دیکھو بیان لیکریمل اپیریٹس کے امراض۔

دمہ۔ استھما یا آسما۔ دم اُکھڑنا۔ ضیق النفس۔ دیکھو بیان آسما کا۔

دُنبل۔ پھوڑے۔ بالیہ۔ یا ابوالیلیہ۔ یا بال توڑ۔ جب کثرت سے پھوڑے نکلتے ہیں تب اس مرض کو فرنکیولوسس

کہتے ہیں۔ پھوڑے جلدی غدود کی سوزش سے بنتے ہیں۔ وسط میں مردار حصّہ کی ایک گرہ بنکر خارج ہوتی ہے جس کو کور کہتے ہیں اس کے نکلنے کے بعد پھوڑے کا زخم جلدی اچھا ہو جاتا ہے۔ ان کا علاج دو طرح سے کیا جاتا ہے

اوّل۔ مقامی علاج۔ (۱) لونگ اور سیاہ مرچ باریک پیسکر اور پانی میں حل کر کے لگانا پیپ بننے سے روکتا اور اگر پیپ بنی شروع ہو گئی ہو تو اُس کو جلدی پکا دیتا ہے۔ (۲) کاربالک لوشن ۲ فیصدی کی جلدی پچکاری کرنا یہ نہایت آسان اور سریع الاثر علاج ہے۔ اس سے دنبل فوراً بیٹھ جاتا ہے اور اگر پیپ پڑ گئی ہو تو جلدی اچھا ہوکر مابعد کا داغ نہایت خفیف رہجاتا ہے۔ (۳) شروع اُبھار میں جونک لگوا دینا۔ (۴) شروع سے ٹنکچر آیوڈین طلا کرتے رہنا (۵) رسوت پانی میں گھولکر اور اُس میں کتھ ملا کر لیپ کرنا (۶) سٹرین آینٹمنٹ لگانا۔

دوم۔ داخلی علاج۔ عموماً مقامی علاج کافی ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر دنبل کثیر التعداد ہوں اور بار بار نکلتے ہوں تب ادویہ کھلانی ضروری ہو جاتی ہیں مثلاً کیلیسم سلفائڈ۔ آرسنک سلفائڈ۔ کلوریٹ آف پوٹاش ٹنکچر فیری پرکلورائڈ۔ ہائپو فاسفائٹ آف سوڈیم۔ بہی دانہ۔ نبولی۔ سعتر۔ چرائیتا۔ گلو وغیرہ تفصیل کیلئے دیکھو بیان ادویہ کا اور نیز ابسس کا۔

دوار۔ سر گھومنا۔ دیکھو بیان ورٹائگو کا۔

دوالی۔ دیکھو بیان وریدوں کے امراض کا۔

دوالی صفن دیکھو بیان فوطوں کے امراض کا۔

دودھی۔ جریان سوزاک ضعف باہ سرفہ اور امراض جلدی کے لئے مفید ہے کرم معدہ کے دافع۔ خوراک ۱۰ گرین سے ۲۰ گرین تک۔

دوران خون۔ نظام دموی کے چار بڑے اجزا ہیں اوّل قلب جس کے چار خانے ہوتے ہیں دو داہنی طرف اور دو بائیں طرف ہر ایک۔ جانب کے بالائی خانہ کا نام آریکل یعنی اذن القلب اور زیریں خانہ کا نام وینٹریکل یعنی بطن القلب ہے۔ بائیں کے طرف کے خانوں میں پھیپھڑوں سے صاف شریانی خون پہنچتا ہے جسکو بائیں بطن القلب بطور پچکاری شریانوں میں پہنچا دیتا ہے داہنی طرف کے خانوں میں سیاہ وریدی خون تمام جسم کا پہنچتا ہے جسکو داہنا بطن القلب پھیپھڑوں میں صاف ہونے کے لئے پہنچا دیتا ہے۔

دوئم۔ شریانیں ان کو عروق جہندہ بھی کہتے ہیں۔ ان میں بائیں بطن القلب سے صاف خون آتا ہے۔

سوئم۔ عروق شعریہ یعنی کیپی لریز۔ یہ نہایت باریک عروق خون ہیں جو تمام جسم کے ہر ایک عضو ساخت اور ریشہ میں جال کی طرح پھیلی ہوئی ہیں جب کبھی نہایت باریک شگاف چاقو سے انگلی وغیرہ میں آجاتا ہے تو انہیں رگوں سے خون نکلا کرتا ہے جب شریانوں سے خون باریک عروق میں پھیل جاتا ہے تبھی جسم کی شاخیں اور ریشہ غذائیت کو حاصل کرتی ہیں ان باریک عروق سے گذرتا ہوا خون ناقص اور سیاہ فام ہو جاتا ہے اور اس متغیرہ صورت میں وریدوں میں داخل ہوتا ہے۔

چہارم وریدیں۔ جن میں اکثر فصد لی جاتی ہے یہ وریدیں تمام جسم کا ناقص خون لیکر اُس کو داہنے اذن القلب

ہیں جاڈالتی ہیں۔ داہنے اذن القلب سے خون داہنے بطن القلب میں پہنچتا ہے۔ داہنا بطن القلب اُس خون کو پھیپھڑوں میں پہنچا دیتا ہے پھیپھڑوں کے عروق شعری میں پھیل کر اس خون کو خوب ہوا لگتی ہے اور کاربانک ایسڈ امونیا وغیرہ خارج ہوکر سانس کے راستہ باہر نکل جاتے ہیں اور بجائے اُن کے ہوا کا آکسیجن اندر و نی سانس کے ساتھ پھیپھڑوں میں پہنچکر خون میں ملجاتا ہے۔ اس آکسیجن کے ملنے سے خون صاف ہو جاتا ہے۔ یعنے تمام بدن میں کوگذر کر جو یہ ناقص اور سیاہ فام ہوگیا تھا اب پھر شریانی خون کے مطابق صاف سُرخ ہوجاتا ہے۔ اس طرح سے دوران خون ہر وقت جاری رہے فی منٹ جوان تندرست آدمی میں نبض ستر اسّی دفعہ چلتی ہے۔ جیسا کہ خون عروق دموی میں ناقص ہوکر وریدوں اور داہنی جانب قلب کے ذریعہ پھیپھڑوں میں پہنچکر صاف ہوتا رہتا ہے۔ ویسا ہی برابر اُس کے بجائے شریانی خون آتا رہتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسے لگاتار ہموار آب پاشی جسم کا کس طرح سے انتظام قایم ہے۔ تنفس اور حرارت غریزی کے انتظام میں آپ دیکھ چکے ہیں کہ وہ کیسے عجیب در عجیب کارخانے ہیں ایسا ہی آپ دیکھینگے کہ نظام دموی بھی اُن سے کسی طرح پر کم درجہ پر نہیں ہے۔ خود قلب کے اندر اعصابی مرکز موجود ہیں۔ جو خانہائے قلب کی حرکات پر بہت کچھ اختیار رکھتے ہیں۔ جب اُن کے اندر خون خاص مقدار تک پہنچ جاتا ہے۔ تو فوراً اُن کو سکیڑ کر خون کو آگے پہنچا دیتے ہیں۔ ان قلبی مرکزوں کے لئے نگران حال اور کمان افسر ایک خاص مرکز دماغی ہے۔ جو مڈلا میں واقع اور تمام نظام دموی پر حکمراں ہے۔ پہلے اسی کو تمام خبریں حالت خون اور دوران کی نسبت تمام اعضا اور ساختوں سے پہنچتی ہیں۔ اور وہیں سے بذریعہ واگس وسمپے تھیٹک اعصاب قلب و شریانوں کو احکام مناسب ملتے ہیں شریانوں کی ساخت میں بھی نظام عصبی قایم ہیں۔ جنکی وجہ سے وہ مختلف حالات جسمی کو پہنچکر اُس کے موافق اپنے آپ کو تنگ یا کشادہ کر سکتی ہیں۔ یہ خاص محکمہ بھی ایک مرکز دماغی کے ماتحت ہے۔ جسکا نام ویسوموٹار سنٹر ہے جسم کے ریشہ ریشہ اور ذرہ ذرہ کی خبر ہر وقت اس مرکز کو پہنچتی رہتی ہے۔ خبر کی وصولیت کے بعد اس کے حکم سے فوراً تمام جسم یا کسی جزو جسم کی شریانیں تنگ یا کشادہ ہو جاتی ہیں۔

جب شریانوں کے اندر قلب سے خون پچکاری کے طور پر پہنچتا ہے تو شریانیں قدرے کشادہ ہو جاتی ہیں۔ اور اپنی لچک سے سکڑنا چاہتی۔ اور خون پر روانگی کیلئے دباؤ ڈالتی ہیں۔ جب خون شریان سے گذر کر عروق شعری میں داخل ہونے لگتا ہے۔ تو ان میں اُس سرعت سے داخل نہیں ہو سکتا جس سرعت سے کہ شریانوں میں پہنچا تھا۔ اس لئے ایک دفعہ سیلاب میں روک محسوس ہوکر خون پیچھے کو زور کرتا ہے۔ اور قلب میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ لیکن جب قلب سے خون کی پچکاری ہو چلتی ہے تو فوراً ایورٹک والو یعنی اورطہ کے کواڑ بند ہوکر واپسی خون کے مانع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تمام زور سیلاب خون کا شریانوں کے کشادہ کرنے میں ہی خرچ ہوتا ہے۔ پھر شریانیں بوجہ قوی لچک رکھنے کے برابر خون پر دباؤ ڈالکر اُس کو عروق شعری کیطرف دھکیلتی ہیں۔ آخر کار خون عروق شعری سے گذر کر وریدوں میں پہنچا۔ اور وریدوں سے داہنی طرف قلب میں داخل ہوکر

پھیپھڑوں میں پہنچایا جاتا ہے۔ خون کی مقدار رگوں میں جسقدر زیادہ ہوتی ہے اُسیقدر اُسپر دباؤ زیادہ پڑتا ہے اس دباؤ کو بلڈ پریشر کہتے ہیں۔ حالت صحت میں بلڈ پریشر زیادہ رہتا ہے۔ اُسکو مصنوعی طور پر کم و بیش کر سکتے ہیں۔ مثلاً فصد۔ سینگی۔ اور جونک سے خون نکالکر اُس کو کم کر سکتے ہیں۔ اور برعکس اسکے ٹرینس فیوزن سے زیادہ کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ یہ کمی بیشی محض عارضی ہوتی ہے۔ اگر خون نکالکر بلڈ پریشر کم کیا گیا ہے تو فوراً امعاء اور ساختہائے جسمی سے پانی جذب ہو کر خون کی وہی مقدار ہوجاتی اور بلڈ پریشر اُسی انداز پر آجاتا ہے۔ اور اگر ٹرینس فیوزن سے زیادہ کر دیا گیا ہے تو ادرار و تعرق وغیرہ ہو کر تمام زیادتی دور ہوجاتی ہے۔ ہاں اپنے اپنے موقعہ پر خون کم کر دینا یا زیادہ کر دینا مریض کی جان بچا دیتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی وجہ سے خون زیادہ خارج ہو کر بلڈ پریشر کم ہو گیا ہے اور خوف ہے کہ دوران بند ہو کر مریض ہلاک ہو جائے تو ٹرینس فیوزن سے بلڈ پریشر پورا ہو کر دوران قایم ہو جاتا اور ہلاکت کا خوف جاتا رہتا ہے۔ برعکس اس کے اگر کسی قلب یا شش کے فساد سے بلڈ پریشر زیادہ ہو کر مرض بڑھتا جاتا ہے تو خون نکالکر مرض کی ترقی کو روک سکتے ہیں۔

قلب کی دیواروں میں پرورش کنندہ خون بذریعہ کارونری شریان کشادگی قلب کے وقت پہنچتا ہے۔ اور سکڑنے کیوقت خارج ہوجاتا ہے۔ پس جسقدر زمانہ بسط زیادہ رہے۔ یعنی حرکات قلب سست رہیں اُسیقدر اُس کی دیواروں کی پرورش زیادہ ہوتی ہے۔ اور جسقدر زیادہ جلدی جلدی قلب حرکت کرے اُسیقدر اُسکی پرورش کم ہوتی ہے۔ جبتک عمدہ خون قلب کی دیواروں میں پہنچکر اُس کی پرورش بخوبی ہوتی رہتی ہے۔ اُسوقت تک قلبی مرکزوں کے حکم کے مطابق حرکات قبض و کشاد ایک ہموار رفتار پر رہتی ہیں۔ لیکن جب ان میں خلل واقع ہوتا ہے۔ تو فوراً مرکز ہائے قلبی و دماغی اُن حرکات کو سست یا تیز کر دیتے ہیں۔ یہ تو اُن کا اپنا انتظام ہوا۔ ہم بھی مختلف ادویہ اور تدابیر سے حرکات قلب کو تیز یا سست کر سکتے ہیں۔ جنکی مثالیں ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

اوّل محرک قلب ادویہ و تدابیر

(۱) محرکات قلب۔ مثلاً شراب۔ ڈجی ٹیلس۔ سٹروفنتھس۔ اوڈی ڈین۔ سلا۔ امونیا۔ سٹرکنیا۔ کیفین۔ ایتھر۔ سپارٹین

(۲) ریفلیکس تحریک۔ مثلاً امونیا سنگھانا۔ چہرہ پر پانی کے چھینٹے دینا۔ بھیگا ہوا کپڑا مارنا۔ مقام قلب پر رائی۔ بلسٹر وغیرہ سے جلن پیدا کرنا۔

(۳) جب بلڈ پریشر زیادہ ہو کر حرکات قلب میں دقت واقع ہو۔ اُس وقت فصد لینے اور گلاس لگانے سے تحریک ملتی ہے۔

(۴) خوشبودار مخرج ریاح ادویہ۔

(۵) سامان خوشنودی و دل افزائی۔

(۶) عمدہ غذائیں۔ مناسب ورزش۔ صحت معدہ و امعاء و جگر وغیرہ۔

دوم۔ مضعف قلب ادویہ و تدابیر

(۱) مضعف قلب ادویہ۔ اکونائیٹ۔ انٹی منی۔ پوٹاش۔ کلورل۔ ورسے ٹریا۔ اپی کے کوانا۔ اور ہائیڈرو سائنیک ایسڈ و تماکو۔

(۲) بدبو۔ بند اور ثقیل ہوائیں۔ تفکرات و ترددات۔ صدمہ۔ غم۔ نقص صحت وغیرہ۔ واگس عصب کے ریشے جو قلب میں پہنچتے ہیں اُن کو ڈجی ٹیلس اور سلا وغیرہ ادویہ سے تحریک ہو کر حرکات قلب سست ہو جاتی ہیں۔ اور برعکس اس کے بیلاڈونا۔ ہایوسایمس۔ دھتورہ۔ امل نائیٹریٹ وغیرہ سے ضعف اور تسکین ہو کر حرکات قلب تیز ہو جاتی ہیں مرکز دماغی پر بعض ادویہ اور تدابیر کا اثر محرک ہوتا ہے۔ اور بعض کا مضعف اور مسکن۔ جنکی مختصر تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) محرک۔ کارڈیک سنٹر۔ ڈجی ٹیلس۔ سلا۔ ایتھر۔ شراب۔ کلورافارم۔ سٹرکنیا۔ بیلاڈونا۔ سردی مقام قلب کے مقابل پر سوزش پیدا کرنا۔

(۲) مضعف کارڈیک سنٹر۔ اکونائیٹ۔ انٹی منی۔ افیون۔ کلورل ہائیڈریٹ۔ ہائیڈرو سائنیک ایسڈ ڈائلیوٹ۔ اپی کے کوانا۔ امل نائیٹرس۔ ایسرین۔ کونائیم۔ یہ بات قابل یادداشت ہے کہ قلب کی پرورش آرام یعنی انتشار کی کے وقت میں ہوتی ہے۔ اسلئے جو ادویہ قلب کی حرکات کو تیز کریں وہ اگرچہ بظاہر مقوی قلب معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن دراصل اپنے آخری نتیجہ کے لحاظ سے قلب کی لاغر کنندہ اور مضعف ہیں۔ بھاگنا۔ دوڑنا۔ اور ہر قسم کی ورزش سے قلب کی حرکات تیز اور قوی ہو جاتی ہیں۔ لیکن اس عرصہ میں اُس کی پرورش کم ہوتی ہے۔ آرام سے لیٹے رہنے یا بیٹھے رہنے میں قلب کی زیادہ پرورش ہوتی ہے۔ جو ادویہ کہ حرکات قلب کو سست کریں وہ اس کی پرورش کو زیادہ کرتی ہیں۔ اور جو ادویہ اس کو تحریک دیکر تیز رفتار کر دیں۔ وہ اس کی پرورش میں مخل ہو کر آخر کار اُس کے ضعف کا باعث ہو جاتی ہیں۔

دوران سر۔ گھمیر۔ مگرین۔ دیکھو بیان ورٹائیگو کا۔

دھتورہ۔ ڈٹورا۔ سٹرمونیم۔ دھتورا اپنی تاثیرات میں بیلاڈونا کے مشابہ ہے۔ صرف فرق اسقدر ہے کہ ہوائی نالیوں کے اعصاب پر اسکا زیادہ مضعف اثر ہوتا ہے۔ اس کا چرٹ بنا کر دمہ کی نوبت میں پلانا مفید ہے۔ سنخ۔ اکسٹرکٹ سٹرمونیم ۱/۴ گرین سے ۱/۲ گرین تک ٹنکچر سٹرمونیم۔ ۱ بوند سے ۲۰ بوند تک۔

دہن کے امراض۔ دیکھو بیان سٹومے ٹائی ٹس کا۔

دہن درہ۔ جمائی۔ دیکھو بیان سٹومے ٹائی ٹس کا۔

دھنک یا۔ کزاز دیکھو بیان ٹے ٹنس کا

دھنیا کشنیز۔ کوریئنڈر۔ خوشبودار۔ مخرج ریاح۔ محرک اشتہا۔ مفرح قلب۔ اور مقوی معدہ ہے۔ سنا اور ریوند چینی کے بدذائقہ کو ہالیتا ہے۔ سنخ۔ روغن کشنیز ایک بوند سے ۴ بوند تک۔

دیدان۔ کرم امعا۔ انٹیسٹائنل ورمز کا بیان دیکھو۔

دیوانگی - انسینٹی کا بیان دیکھو۔

بَابُ الدَّالُ المُهمَلہ

ڈاگ وُڈ Dogwood کارنس فلورِیڈا کا بیان دیکھو۔

ڈائی اوڈو پیرافینال سلفونک ایسڈ Diodoparaphenol Sulphonie Acid سوزو آیوڈول کا بیان دیکھو۔

ڈائی اتھل اتیھر آف اتھیلین Diethyl ether of ethelin اس کو ایسی تال بھی کہتے ہیں۔ خواب آور ہے۔ بوجہ سخت بدبو اور بدذایقہ کے استعمال کم کیجاتی ہے۔ شخ ایک ڈرام سے [illegible]

ڈائی سلفائیڈ آف کاربن Disulphide of Carbon بائی سلفائیڈ آف کاربن [illegible] سے بے حسی اور بیہوشی پیدا کرتی ہے۔ داخلی استعمال میں محرک۔ معرق اور مدر حیض ہے مرض سرطان میں [illegible] مرض کو روکتی اور درد کو نہایت تسکین بخشتی ہے۔

ڈائی سوریا۔ Dysuria عسر البول۔ دکھنوتا۔ پیشاب کا دقت اور تکلیف کے ساتھ خارج ہونا۔ یہ کوئی علیحدہ مرض نہیں۔ بلکہ محض ایک علامت ہے۔ جو مختلف امراض متعلقہ مثانہ مجری پیشاب۔ مقعد۔ رحم۔ وغیرہ میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس کا علاج اصل مرض کیمطابق کرنا چاہیے۔

ڈائی کلورائیڈ آف اتھیڈین۔ Dicnioride of ethedene اتھیڈین بائی کلورائیڈ کا بیان دیکھو۔

ڈائی لے ٹیشن آف دی سٹامک Dilatation of the Stomach معدہ کا زیادہ فراخ ہو جانا۔ گیسٹرو اکٹے سس کا بیان دیکھو۔

ڈائی لیوانٹس Diluents خون کو رقیق کرنیوالی ادویہ۔

دراصل پانی کے سوائے مرقق خون کوئی دوا نہیں ہے۔ اس کو مختلف صورتوں میں مثلاً دودھ۔ لسی۔ ماءالجبن۔ سوڈا واٹر۔ لیمونیڈ۔ جنجر بیٹ۔ آش جو وغیرہ میں دے سکتے ہیں۔ بعض اوقات ڈائی لیوانٹس سے مقصود محض تشنگی کا کم کرنا ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات ادرار۔ تعرق اور اسہال وغیرہ کو مدد دینا۔ جب بغرض رفع تشنگی دیجاویں تو اُن کے ساتھ کوئی ترشی مثل عرق لیموں۔ سنگترہ۔ املی۔ آلو بخارہ۔ سلفیورک ایسڈ ڈائیلیوٹ۔ فاسفورک ایسڈ ڈائیلیوٹ وغیرہ ملادینا مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ اِنسے مُنہ اور گلو کے اندر لعاب زیادہ خارج ہو کر خشکی رفع ہو جاتی ہے۔ اسی فائدہ کے لئے کوئی خوشبودار لطیف عرق مثلاً گلاب۔ کیوڑہ۔ بیدمشک۔ پیپرمنٹ آئیل وغیرہ بھی شامل کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی لعابدار شئے مثلاً بہی دانہ اسپغول یا السی کا لعاب ملادیا جائے تو یہ لعاب دہن اور حلق کے اندر غلاف کی طرح پھیلکر تبخیر رطوبات کو روکتا اور اِس طرح تشنگی کا مانع ہو جاتا ہے۔

ڈائی میتھل اکسی کوئی نوزین Dimethyl oxyquinozene ۔ یہ انٹی پائیرین کا دوسرا نام ہے۔ پس اُس کا بیان دیکھو۔

ڈائی میتھل اتھل کاربی نال Dimethyl ethyl Carbanol امائی لین ہائیڈریٹ کا بیان دیکھو

ڈائی میتھل ایتھر آف میتھی لین Dimethyl ether of Methylene ۔ میتھی لال کا بیان دیکھو

ڈائی میتھل ڈائی اتھل سلفن میتھن Dimethyl Diethyl Sulphon methane سلفونیل کا بیان دیکھو۔

ڈائی ہائیڈراکسل بنزال Dihydroxyl Benzol رسارسین کا بیان دیکھو۔

ڈایابی ٹیز ۔ ذیابیطس۔ ذیابطوس۔ اس مرض میں شکر آمیز پیشاب خارج ہوتا رہتا ہے پیاس اور بھوکھ تیز رہتی مگر جسم گھٹتا جاتا ہے۔ اگر مناسب تدابیر نہ کیجاویں تو ہمیشہ مہلک ثابت ہوتا ہے۔ بعض عارضی حالتیں ایسی ہوتی ہیں جن میں شکر آمیز پیشاب آنے لگجاتا ہے۔ ایسی حالتوں کو گلائی کو سوریا کے نام سے پکارا جاتا۔ ہے ذیابطیس میں پیشاب بار بار اور کثرت سے آتا ہے اگر اس میں شکر کی امیزش نہو تو ڈایابٹیز انسپی ڈس یعنی پھیکا ذیابطوس کہلاتا ہے۔ اور اگر شکر کا آمیز ہو تو ڈایابی ٹیز میلی ٹس یعنی میٹھا ذیابطوس کہلاتا ہے۔ عموماً ڈایابی ٹیز ذیابطیس سے مراد میٹھی قسم لیجاتی ہے۔ **علامات** ۔ خفیف سبزی یا زردی مایل پیشاب بار بار اور کثرت سے آتا ہے جس کی طرف مکھیاں اور چیونٹیاں شوق سے جاتی ہیں۔ وزن مخصوص ۱۰۳۰ سے ۱۰۷۰ تک ہوجاتا ہے۔ مگر جب البیومی نوریا ساتھ ہو تب معمول سے کم بھی ہوسکتا ہے۔ ایسی سوریو میں ۱۰۰۸ تک وزن مخصوص دیکھا گیا ہے مقدار میں ۴ پائنٹ سے ۱۰ پائنٹ تک ہوجاتا ہے کبھی معمول سے بھی کم رہجاتا شکر کی مقدار ۲ سے ۱۲ فیصدی تک پیشاب میں ہوجاتی ہے۔ اصل مقدار بیس تیس اونس روزانہ تک دیکھی گئی ہے جس جگہ پیشاب کیا جاتا ہے اس جگہ شکر کے جمنے سے سفید بھوری تہ جمجاتی ہے اور میٹھے خمیر کی بو آتی ہے۔ منہ خشک اور چپچپا رہتا جسکی وجہ سے پیاس سخت رہتی ہے۔ جسقدر پانی زیادہ پیا جاتا ہے اُسیقدر پیاس زیادہ لگتی ہے۔ زبان موٹی میلی اور خشک رہتی ہے بھوکھ اکثر تیز لگتی اور قبض رہتا ہے کبھی دست بھی لگجاتے ہیں ایک قسم کی غذا کھاتے کھاتے بھوکھ ماری جاتی اور غذا سے نفرت ہوجاتی ہے تمام بدن گھٹتا جاتا طبیعت ضعیف اور سست رہتی کام کرنے کو دل نہیں چاہتا ضعف قلب سے اطراف پر اڈیما ہوجاتا ہے اور البیومی نوریا بھی ہوجاتا ہے۔ سانس کیساتھ شکر یا سیب کے مشابہ بو آتی ہے۔ کبھی نیومونیا ہوکر پھیپھڑوں کا گینگرین یا سل ہوجاتا ہے۔ جلد خشک کرخت اور پھٹی ہوئی رہتی ہے چھوٹے چھوٹے زخم مشکل سے اچھے ہوتے اور پھوڑے کثرت سے نکلتے رہتے ہیں سخت حالتوں میں کاربنکل بھی ہوجاتے ہیں بصارت ضعیف اور ناقص ہوجاتی اور موتیا اُتر آتا ہے کبھی ریٹی نائی ٹس بھی ہوجاتا ہے دماغی قوا ضعیف اور اخلاقی طاقتیں پست پڑجاتی ہیں۔ قوت باہ نہایت ضعیف مردوں میں عورتوں کی نسبت اور جوانوں میں بچوں اور بوڑھوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ جسقدر چھوٹی عمر میں ہو اُسیقدر زیادہ مہلک ثابت ہوتا ہے بعض میں موروثی ہوجاتا ہے اور بعض لوگوں میں اکثرت سے ہوتا ہے کثرت ترددات و تفکرات کثرت محنت دماغی ضربات اور

رسولیاں۔ نشاستہ اور شکر کا کثرت سے استعمال سوربلیکس، پنکریاس اور غدّہ پر رسولی وغیرہ کا دباؤ یا کوئی مرض اسکے محرکات میں شمار کئے گئے ہیں۔

کیفیت ابھی تک اس مرض کی اصل حقیقت کی نسبت کوئی یقینی رائے قائم نہیں کی گئی نعشوں کے ملاحظہ سے مفصلۂ ذیل نقصانات ملاحظہ کئے گئے ہیں۔ غدّہ اور نخاع میں اخراج خون یا رسولی وغیرہ کے دباؤ سے اُن کی ساخت کا نرم اور فاسد ہو جانا۔ جگر کا اجتماع خون سے معمول کی نسبت سخت اور بڑا ہو جانا۔ پنکریاس میں ورم یا رسولی گردوں میں اجتماع خون اور سوزش پھیپھڑوں میں نیوسونیا سل اور گینگرین کے نشانات۔ معدہ اور انتڑیوں میں [illegible] کے علامات۔

تشخیص۔ عام علامات اور پیشاب کے امتحان سے بآسانی ہو سکتی ہے۔

انجام۔ عموماً خراب علامات میں تخفیف اکثر ہو جاتی ہے۔ مگر کلّی آرام کبھی نہیں ہوتا۔

ذیابیطس کے علاج میں سب سے مقدم غذا کی اصلاح ہے۔ شروع مرض یا خفیف حالت میں یعنی جبکہ پیشاب کی مقدار پانچ چھ سیر روزانہ۔ وزن مخصوص ۱۰۳۰ کے قریب ہو اور کوئی علامت شدید پیدا نہ ہوئی ہو اس وقت محض اصلاح غذا کافی علاج ہو سکتا ہے۔ اصل اصول اصلاح غذا کا یہ ہے کہ تمام ایسی اشیاء جنہیں شیرینی یا نشاستہ موجود ہو اُن سے پرہیز کرایا جائے۔ مگر ہر حالت میں تمام شیرین اور نشاستہ دار غذا کی قطعی ممانعت کر دینا کوئی آسان اور مناسب امر نہیں ہے۔ کیونکہ ایسی ممانعت سے مریض کی غذا کم ہو کر سخت لاغری اور ضعف کا اندیشہ ہے۔ اگر مریض پہلے سے فربہ اور قوی ہے تو شروع سے ہی قطعی ممانعت کر سکتے ہیں۔ لحم اور روغن پر غذا محدود کرنے میں کئی قسم کی قباحتیں پیش آجاتی ہیں۔

اوّل تو یہ کہ دو چار روز کے بعد مریض سخت گھبرا جاتا۔ اور ہر گز اس سختی کا متحمل نہیں رہتا ہے۔

دویم۔ اشتہا اور ہاضمہ خراب ہو جاتے ہیں۔

سویم۔ کثرت غذائے حیوانی سے خون میں ایسی ٹون جمع ہونے لگتا۔ اور حصاۃ یورک ایسڈ پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان وجوہات سے عموماً کچھ نہ کچھ مقدار اشیائے نشاستہ دار شامل کرنی پڑتی ہے ہماری رائے میں تقرر غذا کیوقت مفصلۂ ذیل امور کا لحاظ رکھنا مناسب ہے۔

(۱) حتی الامکان شیریں اور نشاستہ دار اشیا کم سے کم مقدار میں دینی چاہئیں۔

(۲) ہر قسم کا گوشت مچھلی وغیرہ مختلف صورتوں میں تیار کیا ہوا حد ہاضمہ و اشتہا تک بافراط دینا چاہیئے۔

(۳) چونکہ اس مرض کی بنا محض اسقدر ہے کہ نشاستہ دار اور شیریں اشیا جسم میں تحلیل نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ پیشاب کے راستہ شکر بنکر خارج ہو جاتی ہیں۔ اس لئے مناسب ورزش کی ترغیب دینی چاہیئے۔ تاکہ یہ چیزیں تحلیل ہو سکیں مگر اس سے زیادہ نقصان کا اندیشہ ہے۔ اس لئے ورزش حد اعتدال تک ہی کرانی مناسب ہے۔ پیادہ سیر کرنا۔ گاڑی اور گھوڑے کی سواری کافی ورزش ہیں۔

(۴) دودھ گوشت اور مچھلی کو رنگا رنگ اور خوشبودار صورتوں میں تیار کرنا چاہیئے تاکہ مریض کی ضرورت بمطابق اشتہا ہضم اور غذائیت میں کمی واقع نہ ہونے پاوے۔ ذیل میں ہم جائز اور ناجائز اشیا کی ایک فہرست پیش کرتے ہیں۔ ان میں سے حسب پسند مریض مختلف طعام تیار کر سکتے ہیں۔

(۱) مفصلہ ذیل اشیا کی اجازت ہے۔

گوشت ہر قسم کا سوائے جگر کے۔ بھیجا۔ ہڈی کا گودا۔ مچھلی (ہر قسم کی سوائے جھینگے کے)۔ انڈے۔ مکھن۔ گھی ہر قسم کا۔ روغن حیوانی یا نباتی۔ پنیر۔ بادام۔ پستہ۔ ہر قسم کے مغزیات۔ آٹے کا چھانس وغیرہ

مفصلہ ذیل اشیا کم مقدار میں دے سکتے ہیں۔

گاجر۔ مولی۔ شلغم۔ گوبھی۔ سنگترہ۔ میتھی۔ سویا۔ ککڑی۔ پالک۔ چقندر۔ ساگ سرسوں۔ ساگ چنا۔ چولائی۔ ساگ۔ خربوزہ۔ پیاز۔ لہسن۔ پودینہ۔ سرکہ۔ بسکٹ۔ روٹی جو خوب سینک کر پاپڑ کی طرح مرمری کر لی گئی ہو۔ چھلی ہوئی روٹی۔ اچار۔ مرچ۔ نمک۔ مصالحہ۔ پینے کے واسطے مفصلہ ذیل اشیا کی اجازت ہے۔

پانی۔ سوڈا واٹر۔ چائے۔ قہوہ۔ دودھ۔ لسی۔ ماء الجبن۔ ماء اللحم۔ مفصلہ ذیل اشیا وقت ضرورت کم مقدار میں دے سکتے ہیں۔

برانڈی۔ کلاریٹ۔ وسکی۔ ہر ایک شراب جس میں شکر کی آمیزش نہ ہو

(۲) مفصلہ ذیل اشیا کی اجازت نہیں ہے۔

ہر قسم کی نشاستہ دار شے مثلاً گندم۔ جو۔ نخود۔ مکی۔ جوار۔ باجرا۔ اڑد۔ مونگ۔ مسور۔ آلو۔ چاول۔ اراروٹ۔ ساگو دانہ۔ مٹر۔ سیم۔ سنگھاڑا۔ اربی۔ شکر قندی۔ ہر قسم کی شیرینی۔ شیریں پھل۔ مثلاً انگور۔ سیب۔ ناشپاتی۔ انار۔ بیر۔ انبہ۔ خربوزہ۔ شمپین بیر۔ شیریں شرابیں۔ لیمونیڈ۔ ہر قسم کا شربت۔ چاکولیٹ۔ کوکا۔

ہماری رائے میں خفیف حالتوں میں ایک ہوشیار باورچی جو رنگا رنگ طعام جائز اشیا میں سے تیار کر کے پیش کرے۔ وہ طبیب کی نسبت بدرجہا زیادہ فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

خلاصہ مطلب اس تمام مضمون کا صرف اسقدر ہے کہ حتی الامکان شیریں اور نشاستہ دار اشیا سے قطعی پرہیز کرانا عموماً بہتر ہے۔ لیکن اصل مطلب موافقت و ناموافقت غذا کا یہ ہے کہ کچھ عرصہ پرہیزی غذاؤں کے بعد مریض کو وزن کریں۔ اگر پہلے کی نسبت وزن کم نہ ہو بلکہ ترقی پر ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ یہ غذائیں کافی اور مناسب ہیں ورنہ نہیں۔ نیز اگر ایام پرہیز میں روٹی۔ چاول۔ شیرینی وغیرہ نہ دینے سے کوئی تکلیف پیدا نہ ہو۔ اور بول اور تشنگی میں زیادتی واقع ہو۔ تو ان کی وقتاً فوقتاً حسب مناسب اجازت دے سکتے ہیں۔ ہم ان ڈاکٹروں اور اطباء سے ہرگز موافقت نہیں کر سکتے جو غذا کے بارے میں قطعی حد بندی کر کے نتائج کی طرف سے لاپروا [illegible] اور اسی رائے پر قایم رہیں کہ قطعی پرہیز بہرحال لازم ہے۔ بعض اوقات مریضوں کا قطعی [illegible] یہ حال ہو جاتا ہے کہ روٹی چرا کر کھانا گوارا کرتے ہیں۔ اور حیوانی غذاؤں سے [illegible]

غذا سے دیم درجہ پر مناسب معتدل ورزش اور روزانہ غسل ہیں۔

ہر قسم کی سخت ورزش و محنت جس میں تکان اور پریشانی دماغ پیدا ہوں پرہیز کرانا چاہیئے۔ جسقدر طبیعت آزاد بے فکر اور بشاش رہ سکے اسیقدر بہتر ہے۔ ادویات میں سے جو ہم سب سے پہلے خفیف حالتوں میں بلا کسی قسم کے پس و پیش کے تجویز کر سکتے ہیں وہ کھاری پانی اور کھاری ادویہ ہیں۔ کھاری چشموں کا پانی مثلاً کارلسبڈ۔ ایمز۔ اور اپالی نیرس وغیرہ کا نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ سوڈی کاربوناس۔ نوشادر۔ امونیا کاربوناس۔ لیتھیا کاربوناس۔ پوٹاشی کاربوناس۔ نمک زیادہ مقدار میں دینا جگر کو تقویت دیتا اور اصل مرض کو فائدہ کرتا ہے۔

ڈاکٹر مارٹی خوب بیان کرتے ہیں کہ ہمنے لیتھیم کاربونیٹ اور سوڈیم کاربونیٹ ملا کر ۶۷ بیماریوں کو دیا اُن میں سے ۷ صحت یاب ہوئے۔ اس کو مفصلۂ ذیل طریق سے دے سکتے ہیں۔

لیتھیا کاربوناس ۳۰ گرین۔ سوڈی آرسی نیٹ ایک گرین۔ اکسٹراکٹ جنشین ۱۵ گرین۔ ان کو ملا کر ۲۰ حبوب میں تقسیم کریں پنج دو گولی روزانہ کھانے کے بعد۔

افیون اور اس کے مشتقات مارفیا اور کوڈایا باتفاق جمہور اطبا سب سے اعلے درجہ پر ہیں۔ لیکن خفیف حالتوں میں ان کی کچھ ضرورت نہیں۔ نیز اگر ورم گردہ کی وجہ سے البیومن پیشاب میں خارج ہوتا ہو تو اس کا استعمال اندیشہ ناک ہے۔ بعض خاص افیون کو ترجیح دیتے ہیں بعض مارفیا کو۔ لیکن اکثر کوڈایا کو اس وجہ سے زیادہ پسند کرتے ہیں کہ یہ قبض کم کرتا ہے۔ اور ہاضمہ کو چنداں خراب نہیں کرتا۔

بیشمار ادویہ اس مرض میں آزمائی گئیں۔ اور بیشمار ہی ادویہ کی نسبت مفید ہونا بیان کیا گیا ہے۔ اُن میں سے چند جو زیادہ قابل اعتبار شمار کیجاتی ہیں وہ یہ ہیں۔ سم الفار۔ برومائیڈ آف آرسنک۔ سلفونیل۔ جامن۔ سیلال سوڈی سیلی سلاس۔ سنیروسال۔ انٹی پائرین۔ انٹی فیبرین۔ فینسٹین۔ کونین۔ سٹرکنیا نکس وامیکا۔ یورے نیم نائیٹریٹ۔ فیری ایٹ امونی سائیٹراس۔ فیری ایٹ کونین سائیٹراس۔ فاسفورک ایسڈ۔ لیکٹک ایسڈ۔ پوٹاسیم برومائیڈ۔ [illegible] ایسڈ۔ کاربالک ایسڈ۔ کلورائیڈ آف گولڈ اینڈ سوڈیم۔ بیلاڈونا۔ کریوزوٹ۔ جو ردی تکالیف وہ علامات پیدا ہوں اُن کا علاج قواعد کلیہ کے مطابق کرنا چاہیئے۔ کثرت تشنگی کا علاج یہ ہے کہ کثرت [illegible] شکر خارج کیجائے۔ زیادہ پانی پینا کچھ نقصان نہیں کرتا۔ بلکہ خون کو زیادہ [illegible] کرتا رہتا ہے۔ اس میں فاسفورک ایسڈ۔ عرق لیموں۔ سائیٹرک ایسڈ۔ ٹارٹارک ایسڈ وغیرہ [illegible] برف کی ڈلیاں چوسنا۔ پوٹاسی کلوراس ایک ڈرام فی پائینٹ کیمفر واٹر میں ملا کر غرغرے کرنا۔ [illegible] صاف رکھنا بھی مفید ہیں۔ بیخوابی کیلئے سلفونیل سب سے عمدہ دوا ہے۔ افیون۔ پوٹاسیم برومائیڈ اور آرسنک برومائیڈ بھی مفید ثابت ہوتے ہیں۔

کوما یعنی بیہوشی اس مرض کے ضمن میں واقع ہوتی ہے تو اکثر مہلک ثابت ہوتی ہے۔ اس کا علاج مختلف طرق سے کیا جاتا ہے۔

(۱) تیز مسہلات اور مدرات دیگر امعا اور خون کو صاف کرتے ہیں۔

(۲) کھاری ادویہ بکثرت کھلاتے ہیں تاکہ خون میں کھاری پن زیادہ ہو جائے۔ اور شکر خارج ہو مثلاً سوڈا ۴ ڈرام سائیٹرک ایسڈ ۲ ڈرام۔ پانچ اونس پانی میں حل کر کے دو دفعہ روزانہ دینا۔

(۳) اس خیال سے کہ خون میں شکر جمع ہو کر اس کا کھاری پن کم ہو گیا اور خون غلیظ ہو گیا ہے کھاری ادویہ مثلاً پوٹاسیم کلورائیڈ۔ سوڈیم کاربونیٹ۔ سوڈیم فاسفیٹ۔ سوڈیم کلورائیڈ۔ سوڈیم سلفیٹ تین یا چار فیصدی کے حساب حل کر کے چالیس پچاس اونس وریدکے اندر بذریعہ پچکاری پہنچا دیتے ہیں اس طریق سے مریض یکدفعہ ہوش میں آ جاتا ہے لیکن سوائے ایک مریض کے ابھی تک اور کوئی جانبر نہیں ہوا۔

ڈایاتھیسس **Diathesis** مزاج طبعیہ معتدل۔

ڈایاریا **Diarrhoea** اسہال دست ہونا۔ دیکھو بیان اسہال کا۔

ڈایافریٹکس **Diaphoretics** معرق پسینہ آور ادویہ۔

ایسیٹیم اکونائیٹ۔ اکلیا میسی موزا۔ الکحال۔ امونیا کے مرکبات۔ انجلیکا۔ اینٹی منی۔ اپوسا ئےنم کنابینس انٹ مول۔ ارلیا۔ آرنیکا۔ اسکلی پیاس ٹیوبروزا۔ الڈر فلورز۔ ایتھر۔ ایتھل نائیٹراس۔ ایوپیٹوریم ایا۔ ایوپیٹوریم پرفولییٹم۔ ایوفا۔ بیانار ڈوسنٹس۔ ایف کاک۔ افیون۔ السی۔ بلوبیا آرنشیا۔ بکو۔ بوریج۔ برڈاک۔ بٹنی رایل۔ پیپی بیلا پوٹاسی سائیٹراس پوٹاسی نائیٹراس پانی۔ پوکارپین۔ پائیموبیم۔ نیےسی ٹم۔ ٹرپنٹائین۔ ٹریپ ریا ٹیلیس میم۔ جبیورنڈی۔ جیفرسونیا۔ لیکٹوکا۔ ڈایوسکوریا ولگےرس۔ ڈوورس پاؤڈر۔ ڈلیکے مارا۔ رسانٹیں۔ نرڈالسی کم ساپیری پٹایم۔ سیون سینگو فی نیریا۔ سالویا آفی سنے لس۔ سارسہ۔ سلاسٹرس۔ سیلی سلک ایسڈ۔ سلی ٹین۔ سرپنٹی نیکا۔ سپرٹ ایتھر نائیٹروسائی۔ سٹلیجیا۔ عشبہ۔ کیجوپٹ۔ کیلنڈولا۔ کباب چینی۔ کاپچی کم۔ کیلو تنتھیز انڈیکس۔ کافور کاہو۔ کارڈ نئےس۔ کمےفیلا۔ کالوتنتھس۔ کلورافارم۔ کاپچی لم۔ کنٹرا اجروا۔ کارسے او۔ پیرا۔ گندھک۔ گل بابونہ گایکم۔ لوبی لیا۔ میلسا آفی سنے لس۔ مینی سپرمم۔ مزیرین۔ مار مرچ سرخ۔ مار ڈیکا۔ سکیرٹن۔ تارٹیمیا۔ سیلی نین میلی انتھی لیا۔ بربینا۔

معرقات مفصلہ ذیل فائدوں کیلئے مستعمل ہوتے ہیں۔

(۱) اخراج مواد کیلئے۔ مثلاً استسقا۔ امراض گردہ۔ یوریمیا حسر البول۔ حبس البول۔ اور یرقان میں۔

(۲) قطع حرارت کیلئے۔ تیز بخاروں کی حالت میں۔

(۳) اندرونی اعضا کے اجتماع خون کو باہر لانے کے واسطے وجع مفاصل۔ نمونیا۔ پلوریسی۔ سوزش امعاء معدہ۔ ورم گردہ۔ ورم جگر وغیرہ میں۔

ڈایوریٹکس **Diuretics** مدرات پیشاب آور ادویہ۔

ایبز بالسم۔ ایسڈ بنزوائک۔ ایسڈ سائیٹرک۔ ایسڈ فاسفورک۔ الکمیلا۔ الکحال۔ ایتھرس نیری نوزا۔ لکے گنجی۔ امونیا

ایسی ٹاس ۔ امونیا بنزو آس ۔ امونیم فلوا ۔ ۔ ۔ ایوسائیم کساد ۔ ۔ ۔ ابرکی نیریٹ ۔ اڈ ڈرشیا ۔ آنو نجارا ۔ ارنی ٹیپ اسپے رگس ۔ اپی بیا ۔ ایسی ہوزا ۔ اکوئی ۔ ۔ ۔ ارکٹی ۔ ارنی بیرلت ۔ اقل ۔ نائیٹریٹ ۔ ایڈنی من ۔ ایوپے ٹارپر پیورا ایری ڈین ۔ آر تھوسا یفن ۔ آکسی ڈنڈرن ۔ اس آرٹیکا ڈایوریٹکا ۔ بلاڈ ۔ ۔ بکو ۔ برائی اونیا ۔ برڈاک ۔ پرایرا ۔ پرائی ٹیریا ۔ ٹیرو ۔ ۔ پلیٹم ۔ ۔ ۔ ۔ پیپی نیلا سیلاسنے گو ۔ بالی ٹرکیم پاپ پلس ۔ پورٹو لاکا ۔ پوٹاسیم کے نمک ۔ تربوز ۔ تخم خربوزہ ۔ تخم خیارین ۔ تخم گندنا ۔ تخم کھیرا ۔ ٹیریپے کم ۔ ٹرٹی کم ریٹیس ۔ ٹرپی نال ۔ ٹربنٹائین ۔ جٹاغسی ۔ جیفر سونیا ۔ جھوٹی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خربوزہ ۔ ڈسیا ۔ ڈلفی نین ۔ ڈائی ۔ ۔ ۔ ڈیجی ٹیلس ۔ ڈلکے مارا ۔ رومیکس ۔ ریمنس ۔ روبیکس کرسپس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سرا پینیا ۔ ساپاسٹو ۔ ۔ ۔ سکرافولیریا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سکوپے ریم ۔ ستے روبا ۔ سوڈیم کے نمک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سلنجیا ۔ سپرٹ ایتھر نائیٹروسائی ۔ کیکٹس گرینڈی فولیا ۔ کنتھیری ڈویزیکیر وبا ۔ کا وفیلیا کفیلتھس کیمی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کاپچی کم ۔ کاکس ۔ ۔ ڈی فولیا ۔ کا لوسنتھ ۔ کنڈو رنیگو ۔ کوپایوا ۔ کوری ڈیلس ۔ کباب چینی ۔ کاواکاو ۔ گیلیم ۔ لیتھیم کے نمک ۔ لائیکوپوڈیم ۔ منقی ۔ منی سپرمم ۔ میزیرین ۔ مچلا روپرا ۔ ماہوین ۔ ملین ۔ نائیٹرو گلیسرین ۔ ونکیی نیم کراس ۔ ہیلی ۔ ۔ ۔ ہیلی انتھی لیا ۔ ہیمی ڈسمس ۔ مارس ریڈیش ۔ ہائیڈرارجرائی پرکلورائیڈ ۔ ہائیڈرارجرائی ایوڈائیڈ ۔ ہائیڈروکوٹائیل ۔ ہائی پریکم ۔ سوڈی اوسی ۔ یوبیکسین ۔ یربا سنٹا ۔ مدرات منفصلہ ذیل فواید کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں ۔ (۱) اخراج پانی کیلئے ۔ مثلاً استسقا ۔ پلیوریسی ۔ ہائیڈروپیری ٹونیم ۔ ہائیڈروپیری کارڈیم میں (۲) اخراج فضلات فاسد کیلئے مثلاً یوریمیا ۔ بخارات ۔ حصاۃ گردہ و مثانہ میں ۔ (۳) دفع حرارت و سوزش کیلئے ۔ مثلاً بخارات اور ورم مفاصل میں ۔

ڈایوری ٹین ۔ Diuretine تھیوبرومین سوڈی سیلی سلاس ۔ یہ ایک قوی اور بے ضرر مدر ہے ڈجی ٹیلس اور اڈونی ڈین کی نسبت اسکا اثر زیادہ یقینی ہے ۔ گردہ اور قلب کے استسقا میں اس سے کافی ادرار ہوکر بہت آرام ملتا ہے شرخ ۵ گرین سے ۱۵ گرین تک دیسکتے ہیں ۔

ڈبوائی سین Duboisine

ڈبوائی سیا مائی پراپئی ۔ ۔ پچوری Oubisea Myporoidea Pituri

ڈبوائی سین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کی طرح افیون اور مارفیا کی زہریلی علامات کا مقابلہ کرتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایسرین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پلی لوکارپین اس کے متضاد تاثیریں رکھتے ہیں ۔ پس ان ادویہ کے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ استعمال نہ کرنا چاہئے ۔ ایک گرین فی اونس پانی میں حل کرکے آنکھ میں ٹپکانا فوراً پتلی کو پھیلا دیتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں کا مرہم ایک گرین فی اونس ویسلین میں ملا کر لگانا فائدہ کرسکتا ہے ۔ آفتھیلمک گاٹیر ۔ تعرق شبینہ ۔ ۔ ۔ ۔ تشنج مثانہ میں داخلی طور پر استعمال کرنے سے فائدہ کرتی ہے شرخ فلوئیڈ اکسٹراکٹ ۵ بوند سے ۱۰ بوند ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایکسٹراکٹ ½ گرین سے ۱ گرین تک ۔ ڈبوائی سین سلفیٹ $\frac{1}{120}$ گرین سے $\frac{1}{60}$ گرین تک ۔

ڈپٹیرو کارپس آئیل Dipterocarpus Oil اولیم گرجن کا بیان

ڈپٹیرو کارپس ٹربی نیٹس **Dipterocarpus Turbinatus** دیکھو

ڈپسومینیا **Dipsomania** جنون الخمر

اس کا علاج صرف اسیقدر ہے کہ ہر قسم کے منشیات سے مریض کو دور رکھیں اور عمدہ غذاؤں اور مقوی ادویات سے اس کی طاقت کو ترقی دیں۔

ڈپلوپیا۔ **Diplopia** ایک چیز کے دو نظر آنا۔ اس کی وجہ عموماً بھینگا پن ہوتا ہے۔ بھینگا پن دیکھو بیان بسمس کا۔

ڈٹرجنٹس **Detergents** اس سے مراد وہ اشیا ہیں جو جلد کو صاف کرنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہیں۔ گرم پانی ایک عام ڈٹرجنٹ ہے۔ کھل مختلف اقسام کھٹ۔ سہاگہ۔ آرد جو۔ صابون۔ کھارا پانی۔ ریٹھہ کا پانی۔ دودھ۔ سرکہ۔ ریگ۔ کوئلہ۔ برادہ لکڑی۔ تیل۔ صابون تیل۔ اور ریٹھہ سے جلد کی چکنائی تیل اور دودھ سے اس کی قسم کے ذرات کھل بیٹھنا ۔ ریگ کوئلہ برادہ لکڑی۔ سہاگہ سے خشک ذرات اور فضلات خوب صاف ہوتے ہیں۔ سرکہ کیمیاوی عمل سے میل کو دور کرتا ہے صفائی کا کام دیتا ہے گرم پانی ایک عام مصفی جلد ہے۔

ڈٹورا **Datura**
ڈٹورین **Daturine**
} دھتورا کا بیان دیکھو

ڈجی ٹیلس **Digitalis**
ڈجی ٹےلین **Digitalin**
} خارجاً لگانے سے خفیف خراش پیدا کرتا ہے۔ لیکن سالم جلد میں جذب نہیں ہوتا۔ زیادہ مقدار اور مدت تک استعمال میں معدہ اور امعا کو خراب کر کے بدہضمی۔ قے۔ اور اسہال پیدا کرتا ہے۔ ڈجی ٹیلس کے جوہر یعنی ڈجی ٹیلین۔ ڈجی ٹاکسین وغیرہ خون میں داخل ہو کر تمام ساختوں اور اعضا میں پہنچ جاتے ہیں اور جس تیزی کے ساتھ ساختوں میں پہنچتے ہیں اس رفتار سے خارج نہیں ہوتے۔ اس لئے خواہ کیسی ہی کم مقدار میں دیا جائے ضرور کچھ نہ کچھ جمع ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے اس کو متواتر پانچ چھ روز سے زیادہ استعمال نہ کرنا چاہیے۔ ڈجی ٹیلس کا اثر زیادہ تر نظام دوران پر ہوتا ہے۔ اس اثر کے چار درجے ہیں۔ درجہ اول میں واگس عصب کو تحریک ہو کر قلب کی حرکات قلیل التعداد ہو جاتی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی قلبی گینگلیا کو تحریک ہو کر ان کی طاقت زیادہ ہو جاتی ہے۔ پس بوجہ کم رفتاری بطن القلب خوب کشادہ ہو کر اچھی طرح سے پر ہوتے۔ اور بوجہ ترقی طاقت زور سے سکڑ کر کامل طور پر خالی ہوتے ہیں۔ ویسو موٹار اعصاب اور مرکزوں کو تحریک ہو کر شریانیں چست بنی رہتی ہیں۔ اور دباؤ پر شریانی زیادہ رہتا ہے۔ گویا کہ دوران خون نہایت عمدہ طور پر ہوتا ہے۔ قلب اچھی طرح سے پر ہوتا اور خالی ہوتا رہتا ہے۔ شریانیں پر رہتی ہیں اور وریدیں خالی ہوتی رہتی ہیں۔ دوسرے درجہ میں قلب تو اسی قوت اور رفتار کے ساتھ کام کرتا ہے۔ لیکن گردے کے عروق ڈھیلے پڑ کر خون کا زور اس طرف ہو جاتا اور پیشاب زیادہ خارج ہوتا ہے۔ تیسرے درجہ میں واگس

اور دیسو ہوتا ۔ اعصاب تھک کر سست پڑجاتے قلب کی حرکات ضعیف اور تیز ہو جاتی ۔ اور شریانیں ڈھیلی پڑجاتی ہیں گویا کہ
دوران خون ناقص ہو جاتا ہے۔ چوتھے درجہ میں یہ ضعف قلب و عروق حد سے زیادہ ہو کر دوران خون بند ہو جاتا اور مریض
جان بحق تسلیم ہوتا ہے۔ دوسرے اعضاء و ساختوں میں تغیرات دوران خون کے مطابق واقع ہوتے ہیں یعنی درجہ اول
میں جبکہ دوران خون نہایت عمدہ طور پر ہوتا ہے۔ افعال درست ہو جاتے ہیں۔ سویم درجہ میں دوران خون ضعیف ہو کر
ضعف طاری ہونے لگتا ہے۔ اس طرح سے نفس ضعیف ہاتھ پاؤں کمزور [illegible] کم [illegible] گرانی ۔ دوران اور درد
ہو جاتے ہیں ۔ ایسا ہی تحلیل فضلات کا حال ہے یعنی درجہ اول میں زیادہ اور [illegible] میں کم ہو جاتے ہیں۔

امراض قلبیہ و عروقیہ میں ڈجی ٹیلس نہایت بیش قیمت دوا ہے۔ مائٹرل [illegible] ڈائی [illegible]
ٹس اور والوبولر ڈزیز (یعنی کواڑیوں کے امراض) میں جبکہ قلب کمزور ہو کر دوران خون سست ہو [illegible]
درد اور بے چینی واقع ہو۔ شریانوں میں خون کافی نہ پہنچنے سے بلڈ پریشر کم ہو جائے اور عروق شعریہ [illegible]
ضعیف اور سست ہو کر جا بجا اعضاء و ساختوں میں اجتماع خون ہونا شروع ہو جائے۔ اور وریدوں میں خون [illegible]
اجتماع خون کیوجہ سے سوزش معدہ و امعاء۔ ورم طحال و جگر اور سوزش گردہ۔ ذات الریہ۔ ذات الجنب۔ [illegible] استسقا
وغیرہ امراض پیدا ہونے شروع ہوں ۔ تو ان سب حالتوں میں ڈجی ٹیلس نہایت مفید ثابت ہوتا۔ یہ قلب کی حرکات
کو قوی اور باقاعدہ کر کے دوران کو ترقی دیتا۔ اور تمام عوارضات و تکالیف کو رفع کر دیتا ہے ۔ اختلاج القلب میں جو اعصابی
یا عارضی ہو اور نیز اکس آفتھیلمک گائٹر میں نہایت مفید ہے۔ استسقائے قلبی و کلیہ میں دوران کو قوی اور صحیح کر کے فائدہ
بخشتا ہے ۔ ایارٹک رگرجی ٹیشن میں اس کا استعمال نہایت احتیاط سے کرنا چاہئیے کیونکہ اس سے زمانہ انبساط دیر تک
رہکر خون کی واپسی کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے۔ نیز جب دیوار قلب کی چربی بنجائے۔ اس میں ڈجی ٹیلس دینے سے پھٹ جانے کا اندیشہ
ہے۔ ان امراض میں جب تک سخت بے چینی ۔ بے قاعدگی نبض ۔ اور دلکشی ظاہر نہوں ہرگز ڈجی ٹیلس کا استعمال نکرائیں۔
کرانک ٹیوبولر نیفرائی ٹس کے استسقا میں یہ کچھ فائدہ نہیں کرتا کیونکہ اسکا اثر اپی تھیلیم پر کچھ نہیں ہوتا ۔ محض ایکوٹ حالت
میں دوران کو درست کر کے استسقا کو فائدہ بخشتا ہے ۔ ایکوٹ نیوموٹیا۔ برانکیل کٹار۔ اور دیگر اعضا کے ایکوٹ کنجیشن
میں بھی اصلاح دوران کر کے مفید ثابت ہوتا ہے۔ جریان خون جو کنجیشن کیوجہ سے ہو اُسکو روکدیتا ہے۔ جب پرانے
امراض قلبی میں ضعف قلب و دوران اور دیگر عوارضات و تکالیف کا رفع کرنا مقصود ہو تو اُس کیساتھ عمدہ زود ہضم غذا
اور مقویات فولاد ۔ کونین و اسٹرکنیا وغیرہ استعمال کرنے چاہئیں ۔ ورنہ محض زیادہ حرکات قلب سے تکان واقع ہو کر اور
نقصان کا اندیشہ ہے۔ جسقدر قلب سے کام لیا جائے اُسیقدر اُس کی پرورش کرنی ضروری ہے۔ ہاں اسہالیات کا
خیال ضرور چاہئے کہ فساد ہاضمہ کی حالت میں فولاد کچھ فائدہ نہیں کرتا ۔ اور نیز جب ڈجی ٹیلس کیوجہ سے ہاضمہ خراب
ہونا شروع ہو جائے ۔ تو اُس کا بند کر دینا مناسب ہے۔ خوراک ۔ برگ ڈجی ٹیلس سفوف کردہ ½ گرین سے ۲ گرین تک۔ انفیوزن
ڈجی ٹیلس ایک ڈرام سے ۴ ڈرام تک ۔ ٹنکچر ۵ بوند سے ۱۵ بوند تک ۔ انفیوزن ڈجی ٹیلس کنسنٹریٹیا ۱۵ بوند سے ۳۰ بوند تک ۔
سلکس ڈجی ٹیلس ۵ بوند سے ۱۵ بوند تک ۔

ڈراپسی Dropsy استسقا جلد کے نیچے یا اعضا کے اندر پانی جمع ہو جانا دیکھو بیان استسقا۔

ڈراؤننگ Drowning غرق ہو جانا۔

جب کبھی اس قسم کا حادثہ وقوع میں آئے تو فوراً غریق کو پانی سے نکالکر اُس کا مُنہ اور ناک کیچڑ وغیرہ سے صاف کر کے زمین پر اُلٹا لٹادیں۔ اور شکم و سینہ کے اتصالی مقام پر دونوں ہاتھ نیچے لیجاکر اُسکو اُٹھاویں اور چند بار جھٹکے دیں۔ تاکہ سینہ اور شکم کا پانی خارج ہو جائے۔ اگر ممکن ہو تو فوراً قریب آگ سلگوا دیں۔ یا غریق کو دھوپ میں لیجائیں۔ تمام جسم کو کپڑے کے ساتھ ملکر خوب خشک کر دیں۔ اگر کوئی دم آتا ہے تو سینک دیں۔ یا گرم اینٹوں یا گرم پانی کی بوتلوں سے ٹانگوں اور باہوں کو گرمی پہنچائیں۔ امونیا سنگھائیں۔ ایتھر اور امونیا کی جلدی پچکاری کریں۔ بجلی لگائیں۔ ہاتھ اور پاؤں پر چند شخصوں سے خوب مالش کرائیں اگر کوئی دم آتا معلوم نہو تو فوراً سلویسٹر صاحب یا ہاورڈ صاحب یا مارشل ہال صاحب کے طریقہ سے مصنوعی طور پر دم دینے کی کوشش کریں (دیکھو تنفس کا بیان)۔

آدہ گھنٹہ تک برابر کسی ایک طریق سے دم دینے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور اس کے بعد اگر کوئی رمقہ زندگی کا معلوم ہو تو ڈیڑہ گھنٹہ تک اور بھی مصنوعی طور پر سانس دیتے رہیں۔ اور جب سانس خود بخود آنا شروع ہو جائے تو گرم کمبل اوپر ڈالکر اُس کے نیچے مالش کرتے رہیں بجلی لگائیں۔ گرم پانی کی بوتلیں یا گرم اینٹیں ٹانگوں کے درمیان اور بغلوں میں رکھیں امونیا اور ایتھر کی جلدی پچکاری کریں اور اگر نیند آئے تو غریق کو آرام سے سونے دیں۔

ڈرے نیج ٹیوب Drainage tube اس سے مراد مختلف اقسام کی نلکیاں ہیں۔ جو گہرے پھوڑوں میں اس غرض سے داخل کیجاتی ہیں کہ تمام پیپ جسقدر بنتی جائے ساتھ کیساتھ خارج ہوتی رہے۔ ربڑ کی نلکیاں اس غرض کیواسطے عام طور پر استعمال کیجاتی ہیں۔ شیشہ چینی۔ لکڑی اور دھات کی نلکیاں بھی بعض اوقات مستعمل ہوتی ہیں۔ مگر ربڑ کی نلکیاں سب سے زیادہ مفید اور بے ضرر ہیں۔ شیشہ اور چینی کی نلکی بہت صاف رہ سکتی ہیں۔ لیکن ان میں تکلیف پہنچنے اور ٹوٹ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ ڈرے نیج ٹیوب زمانہ حال کے جراحوں میں ایک نہایت بیش قیمت ایجاد ہے عمیق پھوڑے مثلاً جگر۔ گردہ۔ شش قلب۔ رحم۔ امعا و دماغ وغیرہ کے متعلق اس کی مدد سے علاج پذیر ہو جاتے ہیں۔ ورنہ نہایت ہی تکلیف دہ اور مُہلک ثابت ہوتے ہیں۔ تمام جراحی عملوں میں اس کی مدد سے بڑے بڑے زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔ جسقدر خون اور سیرم وغیرہ خارج ہوتا ہے۔ اگر اُس کو باہر نکلنے کیواسطے کافی راستہ نملے تو اندر ہی اندر جمع ہو کر متعفن ہو جاتا۔ اور طرح طرح کے فسادات کا باعث ہو جاتا ہے۔ اگر ڈرے نیج ٹیوب لگا دیا جائے تو تمام رطوبتیں ساتھ کیساتھ خارج ہوتی رہتی ہیں۔ اور کسی قسم کے نقصان کا باعث نہیں ہو سکتیں

ڈرے نیج ٹیوب لگاتے وقت مفصلہ ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیئے۔

(۱) طول اسقدر رہو کہ بیرونی سرا سطح جلد سے بہت کم اُبھرا رہے۔ اگر ڈرے نیج ٹیوب زیادہ اُبھری باہر رہیگی تو پٹی وغیرہ کے دباؤ سے خم آکر راستہ بند ہو جائیگا جس سے تمام اصل مقصود مفقود ہو سکتا ہے۔

(۲) اُس کی ہر جانب میں کافی مقدار اور تعداد کے سوراخ کر دینے چاہیئں۔ تاکہ تمام غار کے ہر ایک حصہ کے فضلات

[illegible] طور پر خارج ہوتے رہیں۔
[illegible] ڈریسنگ داخل کرنے کے بعد تیز اینٹی سیپٹک گاز یا کوئی آئلڈ سلک جس میں سوراخ نلکی کے
[illegible] دینا چاہیئے تاکہ تمام خون سیرم اور پیپ پیدا ہوں جو خارش ہو جلد سے علیحدہ رہے اور کوئی خراش نہ کر سکے
[illegible] بکثرت پٹی باندھ دینی چاہیئے تاکہ تمام پیپ و خون وغیرہ اُس میں جذب ہوتے رہیں۔
[illegible] سکیں [illegible] سطح تک پہنچینگی وہ لگنے سے متعفن ہو کر طرح طرح کے فسادات کا باعث ہو سکتی ہیں

ڈیسا کسی الیزیرن **Desoxyalizarin** انتھرے روبین کا بیان دیکھو۔

ڈس انفیکٹال **Disinfectol** یہ ایک سیاہ رنگ کا روغن ہے جو قریب قریب کاربالک ایسڈ کی برابر اینٹی سیپٹک طاقت رکھتا ہے۔ لیکن اُس کی طرح کاسٹک نہیں ہے۔

ڈس انفیکٹنٹس **Disinfectants** دیکھو اینٹی سیپٹکس کا بیان۔

ڈسپیپسیا **Dyspepsia** بدہضمی یسوء ہضمی تخمہ۔ فساد ہاضمہ۔ انڈی جیشن۔

علامات۔ معدہ میں گرانی نفخ جلن درد یا بےچینی اوبکیاں اور قے۔ اشتہا ضعیف پیاس الوگا کم۔ کبھی قبض اور کبھی اسہال شکم میں نفخ قراقر اور ریح۔ عام ضعف۔ ہاتھ پاؤں میں جلن جلد میں خارش طبیعت بےچین اور مجبوری۔ خفیف بخار یرقان۔ آنکھوں میں ہوا یا پانی یا غلیظ شے خارج ہونا جو کبھی کھٹی کبھی تلخ اور کبھی کھاری ہوتے ہیں سانس کیسا بدبو آتی ہے۔

اقسام۔ اول اکیوٹ ڈسپیپسیا۔ اس کے دورے عادت کے طور پر ہوتے ہیں یا کرانک قسم کی علامت شدید ہو کر اکیوٹ صورت پیدا کر دیتے ہیں۔ معدہ کا نزلہ ہو کر طبیعت بھاری اور بےچینی ہو جاتی سر میں دوران اور درد ہوتا۔ کھانے سے عموماً تین چار گھنٹے بعد معدہ میں بےچینی درد تناوٹ گرانی اور ریح و تابہ ظاہر ہوتے ہیں۔ دیگر علامات یہ ہیں۔ غثیان قے اور خشک و تر ابکیاں۔ سانس میں سڑے ہوئے انڈوں کی بدبو سخت جلن کبھی قبض اور کبھی اسہال شکم میں درد نفخ قے خفیف بخار عام ضعف۔ جلد خشک۔ پرپیز۔ پیشاب غلیظ اور اس میں یورٹیس کا تلچھٹ کبھی خفیف البیومی نوریا ڈکار میں ترش اور تلخ پانی کا آنا **دویم کرانک ڈسپیپسیا** اس کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) اٹانک جس میں عام ضعف اور انیمیا زیادہ ہوتے ہیں۔ معدہ کے غدود کمزور اور فاسد ہو کر عرق ہاضمہ کافی طور پر پیدا نہیں کر سکتے۔ غذا سے نفرت رہتی ہے کبھی پینے کی چیزوں کو بھی طبیعت گوارا نہیں کرتی کمی صفرا کی وجہ سے سخت میلا یا پھیکے رنگ کا خارج ہوتا ہے۔ نبض ضعیف اور نرم رہتی طبیعت سست نڈھال اور گری پڑی رہتی کسی کام کو دل نہیں چاہتا۔ سردی زیادہ لگتی اور دل دھڑکتا ہے (۲) اریٹےٹو جس میں سوزش اور خراش کی علامات زیادہ ہوتی ہیں۔ اس میں معدہ کی خراش اور سوزش کی علامات موجود رہتی ہیں۔ معدہ میں درد اور جلن کھانے کے بعد زیادہ ہو جاتے ہیں دبانے سے معدہ [illegible] ڈکار موجود اور نہیں ہوتے زبان سکڑی ہوئی اور کناروں پر سُرخی رہتی ہے۔ حلق میں بھی اکثر خراش رہتی ہے۔ [illegible] اور منہ میں چھالے پیدا ہو جاتے ہیں ہاتھ اور پاؤں میں جلن رہتی ہے۔ پیشاب غلیظ رہتا اور اُس میں کچھ دیر کے بعد یوریٹس کا تلچھٹ بیٹھ جاتا ہے (۳) نروس یعنی اعصابی۔ اس میں کھانے کے بعد درد ہو جاتا ہے۔ یہ اکثر جوان عورتوں

میں ہوا کرتا ہے (۴) خاص قسم جس میں بھوک خوب لگتی اور معدہ میں بے چینی گرانی نفخ پیچ اور درد وغیرہ بھی پیدا نہیں ہوتے نہ تلخ یا ترش ڈکار آتے ہیں۔ مگر غذا معدہ سے انتڑیوں میں جلدی پہنچکر قراقر اور پیچ وتاب پیدا کرکے دست جلدی سے لے آتی ہے۔ اِس وجہ سے بھوک لگی رہتی اور مریض ضعیف و لاغر ہوا چلا جاتا ہے۔ اسباب (۱) غذا کے متعلق بے اعتدالی مثلاً زیادہ یا جلدی جلدی یا بے وقت کھانا۔ خراب غذا۔ کھانے کیساتھ پانی زیادہ پی جانا۔ جس سے معدہ کے عروق پتلے پڑکر کمزور ہوجاویں۔ تیز مصالحوں کا کثرت سے استعمال کرنا (۲) عروق ہاضمہ کا جو معدہ جگر پنکریاس اور انتڑیوں میں خارج ہوتے ہیں۔ ناقص یا کم یا زیادہ ہوجانا مثلاً معدہ کا تیزاب اور پیپسین معمول سے کم یا زیادہ پیدا ہوں یا بلغم زیادہ خارج ہو۔ صفرا معمول سے کم یا زیادہ خارج ہو یا اُن کے خواص میں نقص آجاوئے یہ حالت معدہ جگر پنکریاس اور امعا کے امراض میں پیدا ہوجاتی ہے (۳) معدہ اور انتڑیوں کی اخراجی حرکت کا کم یا زیادہ ہوجانا جس سے غذا اِن اعضا میں معمول سے زیادہ یا کم ٹھہری رہے اور عروق ہاضمہ کا عمل صحیح طور پر نہ ہوسکے (۴) متفرق اسباب مثلاً زیادہ بیٹھے یا پڑے رہنا۔ کھانے کے بعد محنت میں مصروف ہوجانا۔ قبض دائمی۔ تماکو۔ چا اور شراب کا زیادہ استعمال مطالعہ کی کثرت۔ تردداتِ و تفکرات کا زیادہ ہونا۔ چونکہ اسباب مختلف قسم کے ہوتے ہیں اس لئے اِن کا علاج بھی مختلف اسباب اور حالات کے مطابق مختلف طور پر کیا جاسکتا ہے۔ اِس کو ہم ذیل میں تین حصوں میں منقسم کرکے بیان کرتے ہیں۔ (۱) اصلاح غذا۔ چونکہ شروع فعل ہاضمہ دانتوں اور لعاب دہن سے ہوتا ہے۔ اِس لئے ہم پہلے انہیں کی طرف توجہ کرتے ہیں۔

اگر دانتوں کے کسی مرض کیوجہ سے اچھی طرح پر چبانا محال ہو تو اُس کا علاج کرنا چاہیئے۔ ورنہ ہر ایک غذا نرم۔ رقیق اور لطیف صورت میں دینی چاہیئے۔ جبکہ مرض دندان کی وجہ سے غذا کا چبانا ناممکن ہے۔ اُس وقت روٹی۔ دانہ وغیرہ سخت چیزیں کھلانا معدہ پر دانتوں کا بار ڈالنا اور اُس کو درد قولنج ثقل اور سوزش وغیرہ کے خطرہ میں ڈالنا ہے۔ خستہ بسکٹ۔ نرم چانول کھچڑی۔ پلاؤ۔ کھیر۔ ساگودانہ۔ دال روٹی دودھ وغیرہ بآسانی دے سکتے ہیں۔ اگر دانت سالم ہیں تو ہر ایک غذا کامل طور پر خوب رگڑ کر اور پیکر نگلنی چاہیئے۔ ہر ایک غذا عمدہ طور پر پکی ہوئی اور خوش ذائقہ ہونی ضروری ہے۔ کچے پھل۔ روغن اور شیرینی کی کثرت سے پرہیز لازم ہے۔ تمام مٹھائی سے بدہضمی کی حالت میں یہ وقت ہوتی ہے کہ معدہ میں ترش و متعفن ہوکر علامات ثقل اور نفخ زیادہ پیدا کرتی ہے۔ کچے پھلوں اور زیادہ چکنائی کا ہضم کرنا مشکل ہے۔ شکم سیری مریضان بدہضمی کیلئے سخت مضر ہے۔ اُن کو ہمیشہ غذا قلیل المقدار اور کثیر الغذا کافی وقفہ سے کھانی چاہیئے۔ ہماری رائے میں یوروپین صاحبان کی بدہضمی کی حالت میں تین دفعہ اور ہم لوگوں کو دو دفعہ روزانہ سے زیادہ کھانا ہرگز مناسب نہیں۔ خشک غذا کے ہاضمہ میں پانچ گھنٹہ سے چھ گھنٹہ تک وقت درکار ہے ڈسپیپیا میں اِس سے زیادہ۔ کثرت شراب۔ تمباکو۔ چائے۔ قہوہ وغیرہ معدہ کو سخت ضرر پہنچاتے ہیں۔ پس اِن سے منع کردینا چاہیئے۔ (۲) پابندی شرائط حفظ صحت سُست بیٹھے رہنا کثرت تفکرات و ترددات۔ زیادہ محنت۔ ہر قسم کا تکان۔ گنجان شہروں اور تنگ مکانوں میں رہنا۔ بیہودہ توہمات اور وسواس بدہضمی کا

باعث ہوتے ہیں ۔ان میں سے اگر کوئی سبب موجود ہو تو اُس کی اصلاح کرنی چاہئیے ۔(۳) مناسب ادویات سے فعل معدہ کی اصلاح اور تائید کرنا ۔یہ مفصلۂ ذیل طریقوں سے کیا جاتا ہے (۱) معدہ کو قوت دینا ۔اس مطلب کیلئے بیشمار ادویہ جو معدہ کے لحمی ریشوں اور غدود کو طاقت دیں استعمال کیجاتی ہیں ۔مثلاً کواشیا ۔کلمبا ۔جنشین ۔کیسکریلا ۔نکس وامیکا کونین چرائتہ ۔ناسپال ۔ہائیڈراسٹس کناڈنس وغیرہ تلخ مقویات ۔اگر معدہ میں ترشی زیادہ ہو جسکی وجہ سے ترش ڈکار آتی رہیں تو اُن کیساتھ کھاری ادویہ مثلاً سوڈی بائی کارب ۔امونیا کاربوناس ۔پوٹاسی کاربوناس ۔بسمتھ سب نائیٹراس شامل کرنا بہتر ہے اور اگر ترشی کم ہو جس کی وجہ سے کھاری ڈکار آتی ہیں تو ترش ادویہ مثلاً ہائیڈروکلورک ایسڈ ۔سلفیورک ایسڈ ۔نائیٹرک ایسڈ ۔نائیٹرومیوریٹک ایسڈ ۔ٹارٹارک ایسڈ وغیرہ ملادینے چاہئیں ۔اگر امراض مزمنہ معدہ کی وجہ سے اخراج پیپسین مسدود یا کم ہو گیا ہو تو مصنوعی پیپسین یا انگلووین دینا چاہیے ۔**نسخہ جات** (۱) سوڈی بائی کاربوناس ۱۵ گرین ٹنکچر نکس وامیکا ۱۵ بوند ٹنکچر کلمبا ۳۰ بوند ۔سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ بوند ۔۔۔ انفیوزن چرائتا ایک اونس ۔ایسی تین خوراک روزانہ ۔(۲) ایسڈ نائیٹرو ہائیڈروکلورک ڈائیلیوٹ ۱۵ بوند ٹنکچر جنشین ۲۰ بوند ٹنکچر نکس وامیکا ۱۵ بوند ۔اکوا تھی ایک اونس ۔ایسی تین خوراک روزانہ ۔(۳) لونگ اجواین ۔سیاہ مرچ نمک مساوی الوزن سفوف تیار کریں ۔خم ۳ رتی ۔تین دفعہ روزانہ ۔

(ب) ترش آروغ اور سوزش قلبی کا علاج کرنا ۔اِس کا علاج خوشبودار ۔مفرح ۔کھاری اور دافع ریاح ادویہ سے کیا جاتا ہے ۔مثلاً پودینہ ۔پیپرمنٹ ۔لونگ ۔سونف ۔اجوائن ۔زیرہ سیاہ مرچ ۔منتھال ۔کریسے زوٹ ۔سپرٹ کلوروفارم ۔سوڈی بائی کارب ۔سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۔بسمتھ سب نائیٹراس ۔بسمتھ کاربوناس ۔کوئلہ ۔میگنیشیا کاربوناس ۔جب ترشی اور نفخ معدہ میں خمیر اُٹھکر پیدا ہو تو ڈائیلیوٹ ہائیڈروکلورک ایسڈ مفید ہوتا ہے ۔**نسخہ جات** (۱) بسمتھ سب نائیٹراس ۱۰ گرین ۔سوڈی بائی کاربوناس ۱۵ گرین ۔گلیسرین ایک ڈرام ۔انفیوزن کلمبا ایک اونس ایسی تین خوراک روزانہ (۲) ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈائیلیوٹ ۱۵ بوند سپرٹ کلوروفارم ۲۰ بوند ۔انفیوزن چرائتا ایک اونس ۔ایسی تین خوراک روزانہ (۳) سوڈی بائی کارب ۱۵ گرین ۔میگنیشیا کاربوناس ۲۰ گرین ٹنکچر کارڈ سے مم کو ۲۰ بوند سپرٹ امونیا ایرومیٹک نصف ڈرام ۔عرق سونف ایک اونس ۔ایسی تین خوراک روزانہ ۔ترشی اور جلن معدہ میں جو کھانے سے تین چار گھنٹہ بعد محسوس ہوا کرتی ہے اُس کیواسطے نیم گرم پانی چھ سات چھٹانک کے قریب پی لینا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے ۔اگر ترشی زیادہ ہو جو خالص پانی سے رفع نہو سکے تو کسیقدر سوڈا ملا دینا چاہیے ۔بعض اوقات کثرت ترشی معدہ کی وجہ سے سخت درد اور تشنج شروع ہو جاتا ہے ۔کہ غشی کی نوبت پہنچ جاتی ہے ۔ایسی حالت میں سوڈا زیادہ مقدار یعنی چھ ڈرام روزانہ کے حساب سے دینا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے ۔درد اور تشنج موقوف ہو کر قروح اور ڈائی لے ٹیشن کے اندیشہ سے نجات ملتی ہے ۔

(ج) قبض اور فساد ہاضمہ کیوجہ سے جو فاسد زہریلے مادے پیدا ہوتے ہیں ۔اُن کے زہریلے اثر کو روکنا اور اُن کو امعاء سے صاف خارج کر دینا ۔یعنی گاہے بگاہے ملینات اور مسہلات سے امعا کو صاف کرتے رہنا ۔قبض کو

تمام فضلات وغذا امعا کے اندر سڑنے شروع ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے خراب ہوائیں پیدا ہو کر امعا اور معدہ کو پھلا دیتی نفخ۔ درد۔ قولنج۔ ثقل۔ غثیان۔ نفرت غذا اور عدم اشتہا کا باعث بنتی۔ شکم کا دوران خون سست پڑ جاتا۔ اور تمام امعا و معدہ کے غدود کا فعل ضعیف یا بند ہو جاتا ہے۔ بہت سے زہریلے مادے مثلاً ٹومے انیز۔ انڈول۔ سکوٹول۔ سلفیوریٹڈ ہائیڈروجن۔ کاربوریٹیڈ ہائیڈروجن وغیرہ خون میں جذب ہو کر عام ضعف و نقاہت اور سستی گرانی سر۔ صداع۔ پھرو سپات خارش۔ استرخائے اطراف۔ کمی حرارت عزیزی۔ ضعف بصر۔ ضعف سامعہ۔ ضعف ناطقہ وغیرہ پیدا کرتے ہیں۔ پس جب بدہضمی کیساتھ قبض بھی شامل ہو تو بالالتزام امعا کو مناسب مسہلات سے صاف کرتے رہنا ضروری ہے۔ کیلومل۔ صبر۔ اپی کاک۔ اکسٹراکٹ نکس وامیکا۔ ریوندچینی۔ اِس مطلب کے لیئے استعمال کر سکتے ہیں۔ کیلومل علاوہ مسہل ہونے کے امعا کو انٹی سیپٹک کرتی ہے اور اُن کے تمام مافیہا کو سڑنے سے روکتی ہے۔ صبر میں دیگر مسہلات کی نسبت یہ خوبی ہے کہ اس کے اثر کے بعد قبض نہیں ہوتا۔ اور مدت کے استعمال سے کوئی ضعف امعا نہیں پیدا ہوتا لیکن جب روده مستقیم میں سوزش ہو یا بواسیر موجود ہو تو اِس کا استعمال مناسب نہیں۔ اپی کاک نہایت عمدہ مقوی معدہ اور امعا کی غدود کا محرک ہے اکسٹراکٹ نکس وامیکا بھی ریشوں کیلئے مقوی ہے۔ **نسخجات** ۔ (۱) صبر ۲ گرین۔ پلوا اپیکاک ½ گرین اکسٹراکٹ نکس وامیکا ½ گرین۔ اکسٹراکٹ ریہائی ۲ گرین ان سب کو ملا کر ایک گولی سوتے وقت استعمال کرتے رہیں۔ بعض اشخاص پر ایسی ایک گولی کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اُن کو صبح کیوقت خوراک مفصلۂ ذیل نسخہ کی دیدینی چاہیئے۔ (۲) میگنیشیا سلفاس ۲ ڈرام۔ سوڈا بائی کارب ۱۵ بوند۔ نمک ۱۰ گرین۔ پانی ایک اونس (۳) رسکپور ایک گرین۔ ریوندچینی ۴ گرین اجواین ۴ گرین ایسی ایک پوڑیہ روزانہ (۴) ہرڑ کی اہلیلہ ۲ عدد۔

(۵) اگر بدہضمی کی وجہ کوئی فساد جگر یا پینکریاس۔ یا طحال۔ یا امعا ہو تو اُس کا علاج عام اصول کے مطابق کرنا چاہیئے ان اعضا کے امراض کا بیان دیکھو۔

(۵) اکثر بدہضمی دوسرے امراض مثلاً بخار۔ سکرافیولا۔ وجع مفاصل۔ نقرس۔ آتشک وغیرہ کے ضمن میں واقع ہوتی ہے۔ اُس کا علاج اِن امراض کا علاج ہے۔

(۶) جب بدہضمی محض عام ضعف اور نقاہت کیوجہ سے ہو تو مقویات کونین۔ فولاد نکس وامیکا۔ ویلیرین وغیرہ سے اُس کا علاج کرنا چاہیئے۔ معدہ اور امعا کے مقام پر مالش کرنا چند اقسام کی بدہضمیوں میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اِس کا طریق یہ ہے کہ کھانے سے دو تین گھنٹہ بعد پر کارڈیک اینڈ یعنی فم معدہ کی طرف سے پائلورک اینڈ کی طرف دس بارہ منٹ تک برابر مالش کریں۔ ہمیشہ ہاتھ ایک ہی رُخ کو لیجانا چاہیئے۔ پہلے بہت نرمی اور آہستگی کیساتھ شروع کریں کہ مریض کو بالکل ناگوار نہو۔ اور بتدریج زور دیتے جائیں۔ اِس مالش سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ معدہ کے اندر سے ہضم شدہ غذا یعنی کیلوس پورے طور سے خارج ہو جاتا اور باقی رہنے نہیں پاتا ہے یہی باقیماندہ فضلات ہیں جو ہضم معدہ کے اختتام پر معدہ میں گرانی۔ مروڑا ور درد پیدا کرتے ہیں۔ اِس مالش سے جب خفیف آرام معلوم ہوتا ہے۔ پھر ایک دو گھنٹہ بعد انتڑیوں پر مالش کرنی چاہیئے۔ دائمی قبض میں پانچ چھ منٹ روزانہ وقت

استفراغ سے پیشتر رودہ کی سمت میں مالش کرنا یعنی کوے سے شروع کر کے جگر کی طرف کو۔ جگر سے طحال کی طرف کو اور پھر طحال سے بائیں کوے کی طرف کو مالش کرتے جانا نہایت مفید ہے۔ اس سے قدرتی طریق اخراج کو مدد اور امعاکے بھی ریشوں کو تقویت ملتی ہے۔ اور ورزش اس مالش کی ممد ہوتی ہے

ڈسپنیا Dyspnœa دمکشی۔ سانس کھنچکر آنا۔ یہ ایک علامت ہے، جو امراض ذیل کی حالتوں میں پیدا ہوسکتی ہے۔ (۱) ہوا بند ہونا یا ہوا میں ایسے اجزا شامل ہوجانا جس میں انسان سانس نہ لے سکے۔ (۲) ناک یا حلق یا حنجرہ یا نرخرہ یا ہوائی نالیوں یا پھیپھڑوں میں کسی قسم کی روک یا دباؤ رہنا یا سینہ کا دبجانا جس سے ہوا کی آمد و رفت محال ہوجاوے (۳) اعضائے تنفس کا ضعف یا تشنج یا استرخا جس کی وجہ سے اعضائے تنفس کا انبساط و انقباض محال ہوجاوے (۴) نقصانات خون جنکی وجہ سے خون میں ہوا جذب کرنے کی طاقت زائل ہوجاوے۔ تفصیل کے لئے دیکھو مفید عام میں تنفس کا بیان۔

ڈسفیجیا - Dysphagia کھانے اور پینے کی اشیا کے نگلنے میں دقت واقع ہونا۔ عسر البلع۔ یہ کوئی مستقل مرض نہیں ہے بلکہ محض ایک علامت ہے جو مرّی اور اُس کی متصلہ ساختوں و اعضا کے متعلق مختلف امراض میں جو اسافیگس پر دباؤ ڈالیں واقع ہوتی ہے۔ اسافیگس کے امراض کا بیان دیکھو۔

ڈسلوکے شنز - Dislocations - کسی ہڈی کا دفعتاً جوڑ پر سے اُکھڑ جانا۔

اقسام (۱) سمپل جس میں زخم ساتھ نہ ہو (۲) کمپاؤنڈ جس میں زخم ساتھ ہو (۳) کامل جس میں ایک ہڈی جوڑ پر سے اُکھڑ کر بالکل علیحدہ ہوجاوے (۴) ناقص جس میں ہڈی جوڑ پر سے اُکھڑ کر ایک طرف کو سرک جاوے۔ مگر کلی طور پر نہیں۔

تین طرح سے ہڈیاں اُکھڑ سکتی ہیں - اوّل - ضرب۔ دوئم خود بخود عضلات کے تشنج یا کسی اندرونی مرض سے۔ **سوئم** پیدائشی طور پر۔ **اسباب** - ایسے جوڑ جن میں حرکت ہر طرف اور بہت زیادہ ہوسکتی ہے کثرت سے اُکھڑتے ہیں بچوں میں ڈسلوکیشن کم ہوتا ہے۔ کیونکہ اُن کی ہڈیاں اپنی فسیز کے قریب جلدی سے ٹوٹ جاتی ہیں بوڑھوں میں ہڈیاں بھُر بھُری ہوجانے کے سبب سے ٹوٹتی زیادہ تر ہیں۔ عورتوں جوانوں اور لاغر اندام شخصوں میں ڈسلوکیشنز زیادہ ہوتی ہیں۔ **علامات** جوڑ کا بدوضع ہوجانا۔ اُکھڑی ہوئی ہڈی کا سرا دوسری جگہ محسوس ہونا۔ حرکات جوڑ کا بند ہو جانا عضو کے طول اور سمت میں فرق آجانا۔ **نتیجہ** اُکھڑے ہوے جوڑ کی مربایں کچلی جاتی نسیں رباط اور غلاف پھٹ جاتے یا ٹوٹ جاتے یا کچلے جاتے یا تن جاتے ہیں۔ قریب کے عضلات عروق و اعصاب کچلے جاتے یا تنے جاتے ہیں قریب کے عضلات عروق و اعصاب کچلے جاتے یا دب جاتے ہیں۔ بعض زخمی ہوجاتے ہیں جلد تنجاتی یا پھٹ جاتی ہے۔ **اگر مدت تک اُکھڑے ہوئے جوڑ کو درست نہ کیا جاوے** - تو تمام نسیں رباط عضلات اور پٹھے وغیرہ نئی وضع کے مطابق چھوٹے بڑے ہوجاتے ہیں۔ اُکھڑی ہوئی ہڈی کی اتصالی سطح متغیر ہوکر نئی وضع کے مطابق بنجاتی ہے پہلی سطح یا پیالی جس میں اکھڑی ہوئی ہڈی کا اتصالی سرا پھرتا تھا انگور سے بھر کر۔ متغیر الصورت ہوجاتی ہے۔ اسلئے

پرانے ڈسلوکیشن کا ٹھانا ناممکن ہو جاتا ہے۔ بلکہ مفصلہ ذیل نقصانات کا احتمال رہتا ہے۔ جلد اور عضلات کا کچلا جانا اور پھٹ جانا۔ کچلی ہوئی اور پھٹی ہوئی ساختوں میں ورم ہو کر پیپ پڑ جانا۔ عروق خون کے پھٹنے سے خون بکثرت جاری ہو جانا۔ شریانوں کے کچلے جانے سے اینورزم بنجانا۔ اعصاب کا ٹوٹ پھٹ جانا۔ ہڈی کا ٹوٹ جانا یا کبھی اور قریب کی ہڈی کا بے احتیاطی سے زور لگاتے وقت ٹوٹ جانا کبھی سارا عضو زور لگانے سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ پہلے عضلات اور رسوں کو جلد کے نیچے نشتر لیجا کر کاٹ دیا جایا کرے۔ **کمپاؤنڈ ڈسلوکیشن**۔ خطرناک ہوتی ہے۔ اس میں عموماً جوڑ میں سخت ورم ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے۔ **مشکلات**۔ جوڑ ڈسلوکیشن کے ساتھ واقع ہو سکتی ہیں۔ جوڑ اکھڑنے کیساتھ ہڈی کا بھی ٹوٹ جانا عروق اور اعصاب کا ٹوٹ جانا یا پھٹ جانا شریانوں کا اینورزم ہو جانا۔ **اسقدر عام بیان کے بعد ہم ذیل میں خاص خاص ڈسلوکیشن یہاں درج کرتے ہیں۔ (١) فک اسفل یعنی لورجا۔** یا نیچے کے جبڑے کا اکھڑ جانا۔ **اسباب**۔ آہ کھینچتے یا جمائی لیتے یا ہنستے وقت نیچے کے عضلات کا سکڑ جانا۔ دانت نکالنا۔ لات یا مکے کی ضرب لگنا۔ **علامات**۔ کبھی تو جبڑا دونوں طرف کا اکھڑ جاتا ہے اور کبھی ایک ہی طرف سے دونوں جبڑوں کے دانت بالمقابل نہیں رہتے کھانا اور بولنا دشوار ہو جاتا ہے۔ منہ سے رالیں ٹپکتی رہتی ہیں نیچے کے دانت باہر کو نکل آتے ہیں۔ کان کے سوراخ کے سامنے نشیب ہو جاتا ہے۔ دو طرفہ اکھڑ جانے میں یکطرفہ کی نسبت یہ تمام علامات زیادہ نمایاں ہوتی ہیں۔ **(٢) ہنسلی یعنی کلیوی کل کا سٹرنم سے اکھڑ جانا**۔ کبھی سامنے کبھی پیچھے اور کبھی اوپر کیطرف ہنسلی کا سرا اکھڑ کر چلا جاتا ہے۔ اس میں بازو چھوٹا ہو کر بے وضع ہو جاتا ہے۔ نرخرہ پر دباؤ پہنچکر دم کشی ہو جاتی ہے۔ مری پر دباؤ پہنچنے سے نگلنا محال ہو جاتا ہے۔ اور عروق گردن پر دباؤ پہنچکر دوران خون رکجاتا ہے (٣) **ہنسلی کے بیرونی سرے کا اکھڑ جانا**۔ اس میں ہنسلی کا سرا اکھڑ کر اکرومین یا سپائین آف دی سکیپولا پر چلا جاتا ہے۔ کبھی اکرومین کے نیچے اور کبھی کوریکائڈ کے نیچے چلا جاتا ہے (٤) **کبھی ہنسلی دونوں سروں پر سے اکھڑ جاتی ہے (٥) سکیپولا یعنی شانہ کی ہڈی** (عظم الکتف) لیٹسی مس ڈارسائی عضلہ کے نیچے سے پھسل کر باہر آ جاتی ہے اور پروں کے مشابہ صورت پیدا کر دیتی ہے (٦) **شانہ کا جوڑ اکھڑ جانا**۔ **علامات** شانہ چپٹا پڑ جاتا۔ اکرومین کے نیچے نشیب نظر آتا ڈیلٹائیڈ عضلہ ظاہرا کھنچا ہوا دکھلائی دیتا مگر دبانے سے خالی معلوم ہوتا ہے ہیومرس ہڈی کا سر غیر جگہ محسوس ہوتا۔ جوڑ کی حرکات ماری جاتی ہیں اور اگر مریض کی کہنی شکم کے سامنے لاکر قایم کیجاوے۔ تب وہ اس ہاتھ سے دوسرے شانہ کو مس نہ کر سکے گا۔ شانہ میں درد اور ورم کی تکلیف رہتی ہے۔ **اقسام**۔ (١) سب کوریکائیڈ جس میں ہیومرس کا سرا اکھڑ کر کوریکائیڈ پروسس کے نیچے آ جاتا ہے۔ یہی قسم سب سے زیادہ عام ہے (٢) سب گلینائیڈ جس میں ہیومرس کا سر نیچے کو اتر کر گلینائیڈ کیوٹی کے نیچے چلا جاتا ہے یہ دوم درجہ پر عام ہے (٣) **سب کلیوی کلر** جس میں ہیومرس کا سرا اکھڑ کر ہنسلی کے نیچے چلا جاتا ہے۔ یہ قسم شاذ ہے (٤) **سب اکرومین**۔ جس میں ہڈی کا سرا اکرومین کے نیچے چلا جاتا ہے۔ یہ قسم نہایت ہی کم دیکھنے میں آتی ہے۔ **اسباب**۔ شانہ کا جوڑ عموماً ہاتھ یا کہنی

پر گرنے سے اُکھڑتا ہے۔ **تشخیص** شانہ کی ہر ایک ڈسلوکیشن میں کہنی جسم سے علیحدہ رہتی اور مریض مار و فا جانب کو جھکا رہتا ہے۔ تاکہ بازو نئی سمت کی سیدھ میں لٹکا رہے۔ مگر شکست کی حالت میں بازو بے بس طور پر جسم کیساتھ لگا رہتا ہے۔ اگر ہنسلی ٹوٹی ہے تو مضروب اِسی طرف جھکا رہتا ہے اور بازو کے دوسرے ہاتھ سے کہنی پکڑ کر سہارے رکھتا ہے۔ ہر قسم کی ڈسلوکیشن میں قوت حرکت کم و بیش رہتی ہے۔ ایسا ہی جب ہڈی ٹوٹ کر ایک سرا دوسرے میں گھس جائے نیز جب ہنسلی اُس حصہ میں شکستہ ہو جو کونائڈ اور ٹریپی زائڈ لیگیمنٹس کے درمیان ہے۔ مگر جب ہیومرس کا صاف فریکچر گردن کے قریب ہو جائے یا ہنسلی درمیان سے ٹوٹ جائے تو قوت حرکت مطلق نہیں رہتی یا مریض شدت درد کی وجہ سے حرکت کا ارادہ نہیں کر سکتا ان تمام علامات کے بعد سرجن کو چاہیے کہ مریض کے پیچھے کھڑا ہو کر دونوں ہاتھ مریض کے شانوں پر اسطرح رکھے کہ اُنگلیوں کے سرے ہنسلی کے اندرونی سرے پر ہوں اور انگوٹھے سکیپولا کی سپائین پر۔ اِس کے بعد دونوں طرف اُنگلیوں کے سروں کیساتھ ٹٹولے اور معلوم کرے اسطرح پر اُکھڑا ہوا سِرا یا شکستہ حصہ محسوس ہو جائیگا۔ (۷) **کہنی کا اُکھڑ جانا**۔ کبھی سامنے کبھی پیچھے اور کبھی ایک جانب کو اُکھڑ کر چلی جاتی ہے جب اُکھڑ کر سامنے کی طرف جاوے تو اولی کرے نن ضرور شکستہ ہو جاتی ہے۔ کبھی اکیلی النا ہڈی اُکھڑ کر پچھلی طرف چلی جاتی ہے۔ کبھی اکیلا ریڈیس اُکھڑ کر سامنے پیچھے یا باہر کی طرف ہو جاتا ہے کبھی النا اور ریڈیس متضاد سمتوں میں اُکھڑ جاتے ہیں (۸) **النا اور ریڈیس کے نیچے کے سروں کا اُکھڑ جانا**۔ یہ کبھی سامنے یا پیچھے کی طرف کو اُکھڑ جاتے ہیں۔ (۹) کلائی بہت ہی شاذ و نادر اُکھڑتی ہے (۱۰) **ہاتھ** اُکھڑ کر کبھی سامنے یا پیچھے کو ہو جاتا ہے۔ اُس وقت مسکوڑ یا ریڈیس کے ایپکنڈ فریکچر سے شناخت کرنا مشکل ہوتا ہے (۱۱) **ہاتھ کی کارپل ہڈیاں**۔ میٹا کارپل ہڈیوں میں اُنگوٹھے کی ہڈی کبھی بندوق کے صدمہ سے اُکھڑ جاتی ہے۔ کبھی وسطی اور سبابہ اُنگلی میں بھی میٹا کارپل ہڈی کا ڈسلوکیشن ہو جاتا ہے۔ (۱۳) انگوٹھے کا پہلا پور اُکھڑ کر پچھلی طرف چلا جاتا اور میٹا کارپل ہڈی کے سر پر جم کر کھڑا ہو جاتا ہے (۱۴) دوسرے پور بھی کبھی اُتر جاتے ہیں (۱۵) **پیڈو کی ہڈیاں**۔ سخت ضرب سے یا وضع حمل کے وقت کسیقدر سرک جاتی ہیں۔ (۱۶) **کاکسکس**۔ کبھی سخت ضرب سے اُکھڑ کر سامنے کیطرف خم کھا جاتا ہے یا وضع حمل کیوقت پیچھے کو ہٹ جاتا ہے۔ جس کے بعد سخت درد ہو جاتا ہے۔ جس کو کاکسی ڈونیا کہتے ہیں۔ (۱۷) **فیمر** یعنی ران کی ہڈی کا کولے پر سے اُکھڑ جانا۔ اِس کی مفصلہ ذیل قسمیں ہیں۔

(۱) **ڈارسل** فیمر کا سر پیچھے اور اوپر کیطرف اُکھڑ کر ڈارسم ایلائی یا شاٹے ٹک ناچ پر چلا جاتا ہے (۲) تھائرائڈ جس میں نیچے کی طرف اُکھڑ کر اندر کو تھائرائڈ سوراخ پر یا پیری نیم میں چلا جاتا ہے۔ یا نیچے کی طرف اسی ٹیولم سے نیچے یا باہر کیطرف اسکیل ٹیوبراسٹی پر چلا جاتا ہے (۳) پیوبلت جس میں سر اوپر کیطرف اُکھڑ کر پیوبک ہڈی پر یا سپائین کے نیچے چلا جاتا ہے (۴) انیٹی ریر آبلیک۔ جس میں سر اُکھڑ کر انیٹی ریر انفیریر

ایک سپائین کے نیچے چلا جاتا ہے (۵) سپرا سپائی نس جس میں فیمر کا سر سپائین کے اُوپر چلا جاتا ہے۔ (۶) اووڈیٹڈ ڈارسل جس میں سر پلیٹ کر ڈارسم کے سامنے کے حصّہ پر قایم ہو جاتا ہے د

(۱) **ڈارسل ڈسلوکیشنز**۔ یہ ایسی حالت میں ضرب آنے سے واقع ہوتی ہیں جبکہ ران اکٹھی کی ہوئی اندر یا باہر کیطرف مڑی ہو۔ اس میں جوڑ کا کیپسول نیچے یا پیچھے کیطرف پھٹ جاتا اور لگیمنٹ ٹیریز ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر اس کی تمام قسموں میں الیو فیمورل لگیمنٹ ثابت رہتا ہے۔ جب سر اُکھڑ کر آبٹیور یٹر انٹرنس عضلہ کے اُوپر سے ڈارسم الیائی پر چلا جاتا ہے۔ تب اُسی جانب کا چوتڑ بہت اُبھر جاتا ران کا بالائی حصّہ سوج جاتا ہڈی کا سر نئی جگہ پر محسوس ہو سکتا۔ ٹروکانٹر پیچھے کو دب جاتا اور نیلے ٹان صاحب کے خط سے اُوپر رہتا ہے۔ طول میں مضروب ٹانگ ایک، دو انچ کم ہو جاتی ہے۔ اور کسیقدر اندر کو اور شکم کی طرف مڑی ہوئی رہتی ہے۔ گھٹنہ کا جوڑ بھی خم کی حالت میں بستر کی سطح سے اُٹھا رہتا ہے پاؤں بھی اندر کی جانب مُڑا ہوا اور بستر سے اُٹھا رہتا ہے۔ جوڑ میں باہر کی طرف حرکت نہیں ہو سکتی۔ مگر اندر کیطرف قدرے حرکت ہو سکتی ہے اور خم بھی آ سکتا ہے جب سر اُکھڑ کر ابٹیوریٹر انٹرنس عضلہ سے نیچے شائیٹک ناچ میں چلا جاتا ہے۔ اُس وقت ران پورے طور سے شکم اور اندر کی طرف خم کھائے ہوئے رہتی ہے یہانتک کہ مضروب ٹانگ دوسری ٹانگ کو عبور کر کے دوسری طرف چلی جاتی ہے۔ اسی طرح پر گھٹنہ اور پاؤں میں اندر کی جانب زیادہ خم رہتا ہے مگر طول میں کمتر ہوتی اور ٹروکانٹر بھی نیلے ٹان صاحب کے خط سے تھوڑا ہی اُوپر ہوتا ہے۔ (۲) **تھائرائیڈ ڈسلوکیشن**۔ یہ ایسی حالت میں واقع ہوتی ہے جبکہ ٹانگیں ایک دوسرے سے علیحدہ ہونے کی حالت میں بلندی سے گر پڑے۔ اس میں کیپسول اندر کی طرف پھٹتا ہے۔ کولے کا جوڑ چپٹا پڑ جاتا ٹروکانٹر کے دبنے سے نشیب ہو جاتا مضروب ٹانگ طول میں دو انچ زیادہ ہو جاتی اور دوسری ٹانگ سے دور باہر کو پھرا ہوا رہتا ہے۔ پاؤں بھی باہر کو پھرا ہوا رہتا ہے (۳) **پیوبک ڈسلوکیشنز**۔ یہ ایسی حالت میں ضرب پہنچنے سے واقع ہوتی ہے جبکہ ایک ٹانگ دوسری ٹانگ سے علیحدہ ہو اور دفعتًا ضرب لگجاوے۔ کبھی چلتے ہوئے پاؤں پھسل جانے سے ایسا ہو جاتا ہے۔ اس میں کولا چپٹا پڑ جاتا فیمر کا سر پوپارٹ لگیمنٹ سے اُوپر محسوس ہوتا ہے۔ ران اور ٹانگ خم کھائے ہوئے اور قدرے باہر کو پھرے ہوئے رہتے ہیں۔ مضروب ٹانگ ایک انچ چھوٹی ہوتی ہے۔ باقی اقسام بیقاعدہ ہوتے ہیں۔ طرفین کا مقابلہ کرنے اور اُکھڑے ہوئے سر کی جگہ معلوم کرنے سے اُن کی شناخت ہو سکتی ہے۔

(۱۸) **پٹیلا**۔ یعنی گھٹنہ کی چپنی کا اُکھڑ جانا یہ وقوعہ کبھی باہر یا اندر اور کبھی اُوپر کیطرف ہوتا ہے۔ کبھی پٹیلا اپنے ایک کنارہ پر مڑ کر عمومًا کھڑا ہو جاتا ہے۔ یہ ڈسلوکیشن ہمیشہ کواڈری سپس عضلہ کے تشنج سے پیدا ہوتی ہے اس میں درد بشدت ہوتا گھٹنہ کا جوڑ اکثر کر سیدھا رہجاتا پانی بھر کر جوڑ سوج جاتا ہے۔ اور جوڑ ہلانا محال ہو جاتا ہے ٹٹولنے سے پٹیلا کی اُکھڑی ہوئی اصل جگہ اور وضع بخوبی معلوم ہو سکتی ہے (۱۹) **ٹی بیا** ہڈی کا گھٹنہ پے

اُکھڑ جانا یہ سامنے یا پیچھے یا اندر کیطرف ہوتا ہے۔ اِس میں جوڑ کی ساختیں تمام کچلی جاتی ہیں اور سخت ورم ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے (۲۰) **گھٹنے کی ہڈی** کا اپنی جگہہ سے اُکھڑ جانا۔ اِس میں درد نہایت ہی شدید ہوتا اور جوڑ سوجکر نہایت ہی بے حرکت ہو جاتا ہے (۲۱) **کبھی اسٹریگیلس** ہڈی ٹخنہ کے جوڑ سے اُکھڑ کر سامنے یا پیچھے یا دائیں بائیں کو ہو جاتی ہے۔ پاؤں میں سخت مسکوڑ آ جانے سے ایسا ہو جاتا ہے۔ (۲۲) **سکیفائیڈ اور کیوبائیڈ** ہڈیاں کبھی اُوپر کی طرف کو اُکھڑ جاتی ہیں تب ٹانگ چھوٹی ہو جاتی اور عجب طرح سے بد وضع ہو جاتی ہے۔ پاؤں خم کھا کر قوس کی طرح بنجاتا اور اُنگلیاں نیچے کی طرف کھینچی رہتی ہیں (۲۳) **پاؤں کی دُوسری ہڈیاں** ۔ اُکھڑ جانا بہت شاذ ہے۔ **علاج** ۔ عام اصول علاج صرف اِسقدر ہیں کہ حتی الوسع بہت جلد ہڈی کو درست وضع پر کر دیں۔ اور بذریعہ مناسب پٹی صحیح وضع پر قایم رکھیں۔ اور ورم درد وغیرہ کا علاج قواعد کلیہ کے مطابق کرتے رہیں۔ ہڈی کو دُرست وضع پر بٹھانے میں کئی قسم کی دقتیں ہوتی ہیں اوّل تو عضلات کا اکڑ جانا۔ دوم جوڑ کے کیپشیول یعنی غلاف کا ایک طرف سے پھٹکر دوسرے حصوں کا زور سے کشیدہ ہو جانا۔ سویم جوڑ کی خاص قسم کی ساخت کا اِس دُرستی میں مارج ہو جانا۔ چونکہ ہڈی کے اُکھڑتے وقت اُس جوڑ کا غلاف اور رباط اکثر شکستہ و دریدہ ہو جاتے ہیں۔ اِس لیئے ایک ہفتہ سے تین ہفتہ تک اُس جوڑ کو آرام دینا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ تاکہ خراب شدہ ساختیں بحال ہو سکیں۔ زیادہ دیر تک جوڑ کو بے حرکت رکھنا بھی مناسب نہیں۔ کیونکہ اِس میں متصلہ ہڈیوں کے اتصال کا اندیشہ ہے۔ جب تک باز و بند بار ہے اُس وقت تک جوڑ ماؤف کو خفیف حرکت دیتے رہنا مناسب ہے۔ اگر ہڈی اپنی اصل جگہہ سے اُکھڑ کر بہت مدت تک بے وضع پڑی رہے۔ تو اُس کے اتصالی سرے کی قطع وضع متغیر ہو کر اِس قابل نہیں رہتی کہ پھر اپنی پہلی جگہہ پر ٹک سکے۔ عضلات سُکڑ کر اِس نئی وضع کے مطابق ہو جاتے ہیں۔ اور ضرب رسیدہ ساختوں اور ہڈی میں پیوند بنجاتے ہیں۔ اِن وجوہات سے پُرانے ڈسلو کے شن کا دُرست کرنا کوئی آسان اور مناسب امر نہیں رہتا کمپاؤنڈ ڈسلو کے شن یعنی جب ہڈی اُکھڑ کر ساتھ ہی زخم بھی ہو جائے۔ اِس کا علاج اسطرح کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ زخمی شدہ جوڑ کا۔ اِس میں آرام دینا۔ اخراج مواد کا انتظام کرنا۔ اور ہر طرح سے تعفن کو روکنا ضروری امور ہیں۔ اِن عام اصول علاج کے بعد ہم ذیل میں چند خاص ڈسلو کے شنز کا علاج بمراد تمثیل و تشریح درج کرتے ہیں (۱) ڈسلو کے شنز آف دی لور جا یعنی فک اسفل کا اُکھڑ جانا۔ اِس کے دُرست کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں پر کپڑا لپیٹ کر جبڑے کو اِس طرح سے پکڑیں کہ انگوٹھے مُنہ کے اندر سے اور باقی اُنگلیاں باہر سے اُس کی گرفت کریں۔ اور تب جبڑے کو نیچے اور پیچھے کی طرف زور سے کھینچکر ڈھیلا چھوڑ دیں تاکہ خود بخود اکسٹرنیل ٹیریگائڈ عضلہ کے زور سے اُس کے سرے اپنی اصل جگہہ پر پہنچ جائیں۔ بعد میں فور ٹیل یعنی چار دم پٹی باندھکر چند روز جوڑ کو آرام دیں۔ (۲) ڈسلو کے شنز آف دی شولڈر جائینٹ ۔ یعنی بازو کی ہڈی کا مونڈھے کے جوڑ سے اُکھڑ جانا۔ اِس کو درست وضع پر لانے کے چار طریق ہیں۔

(۱) طریق ای وییشن ۔ یعنی بازو کو سیدھا اُوپر کی طرف اُٹھا کر ہڈی کو اپنی اصل وضع پر لانا۔ اِس کی ترکیب اسطرح

پر ہے کہ مریض کو فرش پر بٹھا کر بازو کہنی کے قریب پکڑیں - اور بتدریج و استقلال اُس کو سیدھا اُوپر کیطرف لیجائیں - اگر
زیادہ زور کی ضرورت پڑے تو اپنا پاؤں کندھے پر رکھکر - یا دوسرے معاونوں سے پکڑوا کر اُسکو قایم کرسکتے ہیں -
غرضیکہ اس طرح کھینچکر ہیومرس کا سر نئی جگھ سے اُٹھا دیں اور پھر ڈھیلا چھوڑ دیں - تاکہ خود بخود اپنی اصلی جگھ
پر فعل عضلات سے پہنچ جائے -

(ب) طریق ہیل اِن دی اگزلا - یعنی بغل میں ایڑی دیکر بازو کو کھینچنا - اس کی ترکیب یہ ہے کہ مریض کو فرش یا
کوچ یا میز پر لٹا کر اُس کی ضرب رسیدہ جانب پہ بیٹھیں - اور ایڑی بغل میں دیکر بازو کو خوب زور سے کھینچیں -
تاکہ ہڈی کا سرا نئی وضع سے اُٹھجائے - اور تب باہستگی اُسکو ڈھیلا کریں - تاکہ فعل عضلات سے وہ خود بخود اپنی
اصلی جگھ پہ پہنچ جائے -

(ج) طریق مینی پلیشن یعنی دستکاری - اس کی ترکیب یہ ہے کہ مریض کو ایک اسٹول پر بٹھلا کر اُس کی
کلائی کو خم دیں حتی کہ کہنی پر زاویہ قایمہ بنجائے - پھر بازو کو دبا کر سینہ کی طرف لیجائیں - اور کلائی کو باہر کی طرف
جہانتک باسانی جاسکے پھیریں - اُس کے بعد کہنی کو ایک ہاتھ سے پکڑ کر اور سینہ کے سامنے لاکر مضروب کا ہاتھ
دوسری جانب کے مونڈھے پر رکھدیں -

(د) بغل میں گھٹنہ رکھکر درست کرنا - اس کی ترکیب یہ ہے مضروب کو ایک اسٹول پر بٹھا کر اسٹول پر اپنا
ایک پاؤں رکھیں اور اُس کی بغل میں گھٹنہ دیکر کہنی کو خوب زور سے اندر کی طرف دبائیں - طریق نمبر ۱ - سب گلی
نائڈ اور سب کورے کائیڈ ڈسلوکیشن میں مفید ہے - طریق نمبر ۲ سب گلینائیڈ اور سب کلیوی کلر میں - طریق
نمبر ۳ سب کورے کائیڈ میں - طریق نمبر ۴ سب اقسام میں -

(۳) ڈسلوکیشن آف دی البو - یعنی کہنی کے جوڑ کا اُکھڑ جانا - اگر النا یعنی زند اسفل اس جوڑ پر سے اُکھڑ گیا
ہے - تو اُس کے درست وضع پہ لانیکی یہ ترکیب ہے کہ مریض کو اسٹول پر بٹھا کر - گھٹنہ اُس کی کہنی میں دیں - اور
بازو و کلائی کو پکڑ کر خوب زور کے ساتھ اُس کے برخلاف دبائیں ایسا کرنے سے النا اپنی نئی جگھ سے اُٹھ جائیگی تب
بتدریج اُس کو ڈھیلا کریں - تاکہ اپنی اصلی جگھ پر جا بیٹھے - اگر ریڈیس یعنی زند اعلیٰ اُکھڑ گیا ہو تو اُس کے درست
کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ بازو ایک معاون کے ہاتھ میں پکڑائیں اور کلائی خود کھینچکر اُس کو درست وضع پر
لائیں (۴) ڈسلوکیشن آف دی تھمب یعنی انگوٹھے کا جڑ سے اُکھڑ جانا - بعض اوقات فلیکسر بریوس پالی
سس عضلہ کے دونوں سروں کے درمیان مٹا کارپس کا سرا پھنس جاتا ہے - اُس وقت اس کا درست
کرنا نہایت دشوار ہوتا ہے - اور کشیدہ عضلات کی نسیں کاٹنی پڑتی ہیں - عام حالتوں میں اِن کے درست کرنے
کی یہ ترکیب ہے کہ جس رُخ میں انگوٹھا قایم ہے - اُسی سمت میں اُس کو کھینچکر نئی جگھ سے اُٹھا دیں - اور بتدریج درست
وضع پر لاویں - (۵) ڈسلوکیشن آف دی فیمر - یعنی ران کی ہڈی کا کولہے پر سے اکھڑ جانا - چونکہ اس کی اقسام
کا علاج مختلف طور پر ہوتا ہے - اس لئے ضرورتاً ہم ذیل میں اُس کی اقسام درج کرتے ہیں - اوّل - ڈارسل ڈ

کےشن۔ جس میں فیمر کا سرا اُکھڑ کر پیچھے اور اُوپر کی طرف چلا جاتا ہے۔ پھر اُس کی دو اقسام ہیں (۱) ڈورسم ایلیائی پر یعنی آبڑ پٹر رسے ٹرانٹرنس عضلہ کی نس سے اُوپر (۲) شائیٹک ناچ میں یعنی آبٹیوریٹر انٹرنس عضلہ کی نس سے نیچے دویم تھائیرائیڈ ڈسلوکےشن۔ جس میں فیمر کا سر اُکھڑ کر نیچے کی طرف چلا جاتا ہے۔ پھر اُس کی چند اقسام ہیں۔ (۱) تریچھا نیچے کی طرف تھایرائیڈ سوراخ پر (۲) کبھی اندر کی طرف پیری نیم میں۔ کبھی ایسے ٹیبولم کے نیچے۔ اور کبھی باہر کی طرف اسکیئل ٹیوبر اسٹی تک۔ یہ اقسام نہایت نادرالوقوع ہیں۔ (سویم) پیوبک جس میں ہڈی کا سر اُوپر کی طرف چلا جاتا ہے۔ اسکی دو اقسام ہیں (۱) پیوبک ہڈی پر (۲) سب سپائی نس یعنی آنٹیریر انفیریر ایلیک سپائین کے نیچے۔ اور اقسام ڈسلوکیشن جو شاذ و نادر دیکھنے میں آتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں (۱) انٹیریر آبلیک جس میں ہڈی کا سر انٹی ریر انفیریر ایلیک سپائین کے نیچے چلا جاتا ہے (۲) سپرا سپائی نس۔ (۳) اور ٹیڈ ڈارسل جس میں ہڈی کا سر ڈارسم کے سامنے کے حصہ پر جا لگتا ہے۔ ہر قسم ڈسلوکےشن آف دی فیمر کو تین طریق یعنی ٹرکیشن۔ روٹےشن اور ریڈکشن سے درست کر سکتے ہیں۔ اوّل۔ علاج ڈارسل ڈسلوکیشن (۱) بطریق ٹرکیشن۔ اس کی ترکیب یہ ہے۔ کہ ٹانگ کو گھٹنہ پر قریب زاویہ قایمہ خم دیکر ران کو شکم کی طرف اور نیز قدرے اندر کی طرف لیجائیں۔ تاکہ الیو فیمرل لگیمنٹ ڈھیلا پڑ جاسے پھر ٹانگ کو اندر کی طرف پھیریں۔ تاکہ ران کی ہڈی باہر کی طرف گھوم کر اُس کا سر ڈارسم کی سطح سے علیحدہ ہو جاوے اب فیمر کی سیدہ میں ران کی کھینچ کرنے اور ڈھیلا چھوڑنے سے فیمر کا سر اپنی اصلی جگھہ پر جا رہیگا۔ اگر زیادہ کھینچ کی ضرورت ہو تو ایک پاؤں آنٹی ریر سپیریر ایلیک سپائین پر رکھکر پیڈ کو قایم کر کے کھینچ سکتے ہیں (ب) روٹیشن یعنی گھمانا یا چکر دینا۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ سرجن مریض کے ماوف عضو کی جانب کھڑا ہو کر ایک ہاتھ سے ٹخنہ اور دوسرے ہاتھ سے گھٹنہ پکڑتا ہے۔ پھر ٹانگ کو اُٹھا کر قدرے اندر کی طرف لیجاکر فیمرل لگیمنٹ کو ڈھیلا کرتا۔ بعد ازاں باہر کی طرف لیجاکر اندر کی طرف ران کو چکر دیتا ہے۔ ایسا کرنے سے سر خود بخود اپنی اصلی جگھہ پر جا پہنچتا ہے (ج) اکس ٹینشن یعنی کھینچکر ہڈی کا سر نئی جگھہ سے علیحدہ کر کے تبدریج اُسکو خود بخود اصلی جگھہ پر جانے دینا۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ مریض کو فرش یا نیچی میز پر لٹا کر کلوروفارم دیں۔ ایک ٹیکہ مضروب جانب کی ران کے نیچے گذار کر سر کے قریب کسی کیلی وغیرہ سے باندھدیں۔ دوسری میخ مضروب ٹانگ کی سیدھ میں۔ مگر اُس کی سطح سے اونچی۔ قایمی پلی کیواسطے لگائیں۔ ران پر گھٹنہ کے قریب ٹیکہ باندھکر پلی کے ذریعہ اُوپر اور قدرے اندر کی طرف کھینچ کریں۔ اس طرح فیمر کا سر اپنی نئی جگھہ سے اُکھڑ جائیگا۔ اور پھر ڈھیلا کرنے اور ران کو اندر کی طرف چکر دینے سے ایسی ٹے بولم کے اندر پہنچ جائیگا۔ (دویم) علاج تھایرائیڈ ڈسلوکےشن (۱) طریق ٹریکشن۔ کھینچ۔ اس کا طریق یہ ہے کہ ٹانگ کو اُٹھاکر اور باہر کی طرف لیجاکر ایک ٹانگ کو پیڈ سے قایم کر کے خوب زور سے کھینچیں۔ اور جب ہڈی کا سر اپنی نئی جگھہ سے علیحدہ ہو جاوے تو اُسکو ساکٹ کے اندر جانے دیں (۲) بطریق روٹےشن۔ اس کی ترکیب یہ ہے۔ کہ ٹانگ کو شکم کی طرف لیجاکر عمودی سمت میں قایم کر کے قدرے باہر کی طرف لیجائیں۔ ایسا کرنے سے فیمر کا سر ساکٹ میں داخل ہو جائیگا۔

تب گھٹنہ کو فرش پر ٹکادیں - (ج) طریق اکس ٹنشن - اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک ٹپکہ پیڈوس کے نیچے سے گذار کر دوسری جانب کسی کیلے وغیرہ سے باندھدیں اور ٹپکہ ران مضروب کے نیچے سے گذار کر پلی سے باندھدیں - ایک معاون اپنا ہاتھ سالم ٹانگ کے نیچے سے گذار کر مضروب ٹانگ کو پکڑے رہے جب سرجن بذریعہ پلی ران کو باہر کی طرف کھینچکر سر کو نئی جگہ سے علیحدہ کرے تو اُسیوقت ٹانگ کو پیچھے اور وسطی خط کی طرف کھینچے - سونچو - علاج پیوبک ڈسلوکیشنز کا - (ا) بطریق ٹرکیشن - اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے مضروب ٹانگ کو نیچے کی طرف کھینچیں اور جب سر اپنی نئی جگہ سے علیحدہ ہوتا معلوم ہو تو اوپر کی طرف اُٹھاویں اور ران کو اندر کی جانب چکر دیں تاکہ فیمر کا سر اپنے خانہ میں چلا جائے - (ب) بطریق روٹیشن - اس کی ترکیب یہ ہے کہ ران کو قدرے خم دیں - تاکہ فیمر کا سر پیوبیز سے نیچے ہو جاوے - پھر اُسے باہر کی طرف کو لیجائیں - اور اندر کی جانب خم دیں - تاکہ بالکل اپنی نئی جگہ سے علیحدہ ہو جاوے - تب ران کو کھینچ کر گھٹنہ کو نیچے اور اندر کی طرف لیجا کر دوسری جانب کے ساتھ ملا کر رکھدیں - (ج) اکس ٹنشن اس طریق میں کھینچ نیچے اور پیچھے کی طرف بذریعہ پلی پہنچائی جاتی ہے - اور ایک معاون ران کے نیچے کوئی مضبوط رومال یا تولیہ گذار کر اُس کا سر اوپر کی طرف کھینچتا ہے - دیگر نادر الوقوع اور بے قاعدہ ڈسلوکیشنز کی درستی ایکس ٹینشن اور مناسب جانب پر خم دینے اور گھمانے سے کر سکتے ہیں - ان کے لئے کوئی خاص قواعد مقرر نہیں - یہ بروقت موقع سرجن کی فراست پر منحصر ہے - کہ کھینچ کیساتھ مناسب سمت میں خم دیکر یا گھما کر ہڈی کا سر اُس کے اصلی خانہ میں لیجائے - ران کی ہڈی کا ڈسلوکیشن درست کرنے کے بعد کم از کم دو ہفتہ جوڑ کو آرام دینا ضروری ہے (۶) ڈسلوکیشنز آف دی ٹیبیا - اس کی درستی کیلئے کوئی قواعد خاص طور پر مقرر نہیں - معمولی طور سے پہلے ٹانگ پر کھینچ ڈالکر اُس کا سرا نئی جگہ سے علیحدہ کریں - اور پھر مناسب دباؤ کیساتھ اُس کو اصلی جگہ کی طرف لیجائیں - اگر شدت درد یا کھینچ کی وجہ سے ضرورت معلوم ہو تو کلوروفارم سنگھا کر یہ عمل کریں (۷) ڈسلوکیشن آف دی پٹیلا - اگر کسی جانب کی طرف یہ ہڈی یعنی گھٹنہ کی چپنی سرک گئی ہے تو اُس کے درست کرنے کی یہ ترکیب ہے - کلوروفارم سنگھا کر گھٹنہ کو خم دیں اور مناسب دباؤ و دستکاری سے پٹیلا کو اصلی وضع پر لا کر ٹانگ سیدھی کر دیں - اگر گھٹنہ میں ورم ہو گئی ہے تو اُس کا علاج قواعد کلیہ کے مطابق کرتے رہیں - اگر پٹیلا اپنی جگہ سے اکھڑ کر سیدھا کھڑا ہو گیا ہے تو اُس کا درست کرنا نہایت مشکل ہو جاتا ہے - کیونکہ فیمر کے زوایہ کے مابین اتصالی جوف میں پھنس جاتا ہے - اور لگیمنٹ پٹیلا اور وصل کواڈریسپس اکسٹنسر کشیدہ ہو کر اُس کو اس وضع پر رکھتے ہیں - پس ایسی حالت میں ان دونوں ساختوں کو جلد کے نیچے نیچے قطع کر کے اُس کو درست وضع پر لے آئیں - اور ورم گھٹنہ کا بطور پیش بندی تمام انتظام اور بندوبست کرتے رہیں اگر پٹیلا اکھڑ کر اوپر کیطرف چلا جائے تو اُس کا درست وضع پر لانا کواڈریسپس اکسٹنسر کا وصل قطع کرنے کے بغیر کسی طرح ممکن نہیں - (۸) اسٹر سے گیلس ہڈی کا ڈسلوکیشن - اس کا درست کرنا نہایت مشکل ہوتا ہے - کلوروفارم سے بیہوش کر کے کھینچ اور دباؤ وغیرہ سے اُس کے درست وضع پر لانے کی کوشش کرنی چاہئے - اگر اسطرح پر درست وضع پر نہ آسکے تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس ہڈی کو نکالدینا چاہئے - یا نہیں - یہ سوال مریض کو کچھ عرصہ زیر مشاہدہ رکھکر حل ہو سکتا ہے - اگر

اس کے بے جگہ پڑے رہنے سے درد شدید ہو۔ ورم زیادہ ہوتا جائے۔ اور پاؤں کے مردار پڑنے کا اندیشہ معلوم ہوتا ہو تو اس کا نکالدینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ برعکس اس کے اگر درد۔ ورم۔ وغیرہ کی چنداں شکایت معلوم نہ ہو تو اس کا نکالنا غیر ضروری ہے۔ (۹) دیگر تمام استخوانوں کے ڈسلوکے شن کا علاج حسب موقع اصول کلیہ کے مطابق تجویز کر سکتے ہیں۔ اُن کا علیحدہ علیحدہ بیان کرنا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔

ڈسمینوریا Dysmenorrhœa عسرت الطمث۔ خون حیض کا قلت اور دقت کے ساتھ خارج ہونا۔ اس کا درد کبھی کمر میں کبھی پیڈو میں کبھی پہلوں کی طرف اور کبھی عانہ کی طرف محسوس ہوتا ہے۔ کبھی تو خفیف ہوتا اور کبھی اس شدت کیساتھ اُٹھتا ہے کہ جانکنی کے مشابہ حالت پیدا کر کے مریضہ کے ہوش و حواس پراگندہ کر ڈالتا ہے۔ جس سے اُس کے دماغی قواے میں فتور آ جاتا ہے۔ اس کی وجہ کبھی تو رکاوٹ خون ہوتی کبھی اجتماع خون اور ورم اور کبھی انیمیا۔ ڈسمنوریا کے مفصلۂ ذیل اقسام ہیں۔ (۱) کنجیسٹو۔ اس میں معمولی درد اور سے چینی کے علاوہ رحم دردناک اور متورم ہو جاتا ہے۔ اور غلیظ بلغم فم رحم پر چپکا ہوا رہتا ہے۔ مریضہ موٹی تازی اور سرخ رنگت کی ہوتی ہے یا رحم کے اندر پرانی ورم ہوتی یا رحم اپنی جگہ سے ٹلا ہوا ہوتا یا اُس کے اندر کوئی رسولی موجود ہوتی یا وضع حمل کے بعد کم ہو کر اپنی اصلی حالت پر آنے سے رکجاتا ہے۔ (۲) آبسٹرکٹو۔ جو رحم یا فرج میں کسی قسم کی روک واقع ہونے سے پیدا ہو۔ مثلاً فم رحم کا بند ہونا یا رحم کا بے طرح گر پڑنا یا اُس کے منہ پر رسولی وغیرہ کا ہونا یا زخم کے بعد منہ کا سکڑ جانا۔ اس میں درد بشدت ہو کر صداع دوران سر غثیان اور قے پیدا کرتا ہے۔ رحم میں قولنج کے مشابہ درد اٹھکر مریضہ کے ہوش پراگندہ کر کے ہذیان کا باعث ہو جاتا ہے۔ اکثر اختناق الرحم کی علامات ظاہر ہو جاتی اور دوسرے راستوں مثلاً ناک منہ مقعد اور مثانہ سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایسی مریضہ میں یہ تمام تکالیف دبی رہتی ہیں۔ مگر شادی ہو جانے اور قواے شہوانی کو تحریک ملنے اور خیزش ہونے سے دفعتاً شروع ہو جاتی ہیں (۳) **تشنجی عسرالطمث**۔ اس میں فم رحم کے لحمی ریشے سکڑ کر احتباس کا باعث ہو جاتے ہیں۔ ملاحظہ سے رحم میں کوئی مرض ثابت نہیں ہوتا ہے (۴) میمبرنیس اس میں رحم کی جھلی کلی یا جزوی طور پر اُتر کر باہر آتی رہتی ہے۔ جبتک یہ حالت رہے حمل قرار نہیں پا سکتا۔ اس میں رحم کے تمام غدود اور سوراخ موجود ہوتے ہیں باہر نکلتے وقت کبھی درد ہوتا ہے اور کبھی نہیں۔ اسقاط کا شبہ ہوتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اسقاط میں جھلیاں بہت موٹی اور لحمی ہوتی ہیں۔ نیز عسرت الطمث کے حالات صاف امتیاز پیدا کر دیتے ہیں۔ اس مرض میں درد کی دو وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ اول سوزش اور خراش کی وجہ سے رحم کا بیقاعدہ طور پر اینٹھنا۔ دوئم کچی زخمی سطح پر سے جو نہایت ہی دردناک ہو جاتی ہے جھلیوں کا گذرنا (۵) **اوویرین** جو امراض انثیین کی وجہ سے ہو۔ ہمارے ملک میں اس مرض کا علاج اندھیرے میں نشانہ لگانا ہے۔ چونکہ اس کے اسباب نہایت مختلف ہوتے ہیں۔ اس سلئے اس کا علاج بھی اسباب مختلفہ کے مطابق مختلف طور پر ہی ہو سکتا ہے۔ پس جبتک سبب کی کامل تشخیص نہو سکے اُس وقت تک اس کا علاج اطمینان کے ساتھ ہرگز نہیں کیا جا سکتا۔ تشخیص میں یہ دقتیں حائل ہو جاتی ہیں کہ اول تو مستورات اعضائے ولادت کے متعلق کسی قسم کی شکایت صاف طور بیان کرنا پسند

نہیں کرتیں۔ اگر کبھی اس قسم کی بوجہ سخت تکلیف جرات بھی کریں تو نہایت مبہم اور پیچیدہ طور سے۔ شکم۔ پیڈو اور اندام نہانی کا ملاحظہ کرانا تو مرگ کی نسبت زیادہ ناگوار ہے۔ غرض یہی مشکلات ہیں۔ کہ یہ مرض اطبا اور ڈاکٹروں کے ہاتھ میں اکثر لاعلاج رہتا ہے۔ ذیل میں اس کی مختلف اقسام کا علاج علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔ اول۔ آبسٹرکٹوڈسمینوریا رحم کا بے جگہ گر پڑنا۔ یا خم کھا جانا وغیرہ۔ پس اگر رحم بے جگہ گر پڑا ہے یا خمیدہ ہو گیا ہے تو اس کی اصلاح کے لئے ان امراض کا علاج مقدم ہے۔ دیکھو بیان انٹی ورشن۔ ریٹروورشن۔ اینٹی فلیکشن کا۔ اگر تنگی گردن رحم کی وجہ سے یہ وقت پیدا ہوئی ہے تو اس کو کشادہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کی مفصلۂ ذیل تدابیر ہیں (۱) گریجویل ڈائی لے ٹیشن۔ اس میں گاؤدم بوجیز رحم کے اندر چند ایام کے وقفہ سے پہنچاتے ہیں۔ اگر آج ایک نمبر کی بوجی داخل کی گئی ہے۔ تو تین چار روز کا وقفہ دیکر دو یا تین نمبر کی بوجی داخل کرنی چاہیئے (۲) فورسی بل ڈائی لے ٹیشن۔ اس میں دو یا تین پھل والا فارسپس اندر داخل کرکے بزور کشادہ کرتے ہیں (۳) کنٹی نواس ڈائی لے ٹیشن۔ اس میں ایک بوجی داخل کرکے اس کو نکالتے وقت دوسری بوجی اس سے زیادہ نمبر کی داخل کرتے ہیں (۴) سپنج یا سمی ناریا یا ٹیوپلو ٹینٹ داخل کرکے کشادہ کرنا (۵) میڈن صاحب کا اوپریشن۔ اس کا طریق یہ ہے کہ ایام حیض سے ایک ہفتہ بعد مریض کو کلوروفارم یا ایتھر سے بیہوش کرکے یہ عمل شروع کرتے ہیں۔ پہلے وجاینا اور رحم کو خوب گرم بورک لوشن سے چند بار صاف کر لیتے ہیں پھر ہیسن صاحب کا مٹرڈوم رحم کے اندر داخل کرکے دونوں طرف خوب گہرے شگاف دیکر تیز گرم پانی کیساتھ رحم کو خوب صاف کرتے ہیں۔ بعد ازاں کوئی ڈائی لے ٹیر رحم کے اندر پہنچا کر بزور تمام اس کو اسقدر کشادہ کرتے ہیں کہ انگشت سبابہ بآسانی اندر جا سکے۔ اس ڈائی لے ٹر کو نکالکر اینٹی سپٹک روئی گلیسرین آف کاربالک ایسڈ (۱/۲ طاقت کا) میں خوب تر کرکے رحم کے اندر ٹھونس دیتے ہیں۔ دس روز بعد اس روئی کو نکالکر ایک ربڑ کی نلکی یا سٹیم پیسری رحم کے اندر داخل کرتے ہیں۔ (۶) بجلی کا کنٹی نواس کرنٹ بھی رحم میں نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ **دویم** نیورلجک۔ یا سپازماڈک ڈسمینوریا یعنی عسرت الطمث جو تشنج یا درد اعصابی کی وجہ سے ہو۔ اس کا علاج دافع تشنج و مسکن اوجاع ادویہ سے کیا جاتا ہے۔ مفصلۂ ذیل ادویہ اس قسم کے عسرت الطمث میں مفید ہیں۔ افیون۔ مارفیا۔ کلورل۔ پوٹاسیم برومائڈ۔ سوڈیم برومائڈ۔ الکحال۔ گینیبس انڈیکا۔ امل نائٹریٹ۔ نائٹرو گلیسرین۔ اسپال۔ وائی برنم۔ پرونی فولیم ہیمامیلس۔ ہینری لین۔ کافور۔ مشک۔ عنبر۔ زعفران۔ سنبل۔ آئیل کیجپوٹ۔ انتھال۔ بیلاڈونا۔ سوٹل کلورل۔ گایاکم۔ اینٹی پائرین۔ جیلسی میم۔ ارگٹ۔ کونین۔ ولی رین۔ پینگ کالوفلین۔ کونایم۔ فم رحم کا کشادہ کرنا۔ اس قسم کے عسرت الطمث میں بھی نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ عام صحت کو عمدہ غذاؤں۔ ورزش۔ اور مقویات سے ترقی دینا ضروری ہے۔ اگر انیمیا۔ رہیومے ٹزم۔ گاؤٹ اور آتشک وغیرہ امراض موجود ہوں۔ تو ان کا علاج حسب قاعدہ کلیہ کرنا چاہیئے۔ **سویم**۔ کن جسٹو یا انفلیمیٹری۔ ڈسمینوریا یعنی وہ عسرت الطمث جو اجتماع خون یا ورم رحم کی وجہ سے ہو۔ اس کا علاج مدرات۔ معرقات مسہلات مسکن اوجاع ادویہ سے کیا جاتا ہے۔ گرم ہپ باتھ۔ فم رحم پر جونکیں لگانا۔ پیڈو کو سینک دینا۔ فربہ عورتوں میں فصد لینا۔ عانہ۔ اور پیڈو پر السی اور رائی

کی گرم پوٹیشین باندھنا مفید ہیں **چہارم** ۔ میمبرنس ڈسمینوریا یعنی وہ عسرت الطمث جس میں رحم کی اندرونی جھلی علیحدہ ہوکر خارج ہوتی رہتی ہے ۔ اس قسم کے علاج میں گلٹی نواس بجلی کا تیز کرنٹ اعلیٰ درجہ پر مفید ثابت ہوا ہے منفی پول رحم کے اندر اور مثبت سرا پیڈو پر رکھیں ۔ یا کہ ایک سرا سیکرم پر اور دوسرا مقام رحم پر ۔ یہ عمل ایام وقفہ میں دو دفعہ فی ہفتہ کرنا چاہیئے ۔ اگر اس سے آرام حاصل نہو تو مناسب اوزاروں سے تمام خراب جھلی رحم کے اندر سے کھرچنا اور اینٹی سیپٹک لوشنوں کیساتھ کامل طور پر رحم کو صاف کرنا ۔ اور بعد میں کاسٹک لوشن (۲۰ گرین فی اونس) یا کاربالک ایسڈ ۔ یا گلیسرین آف آیوڈین وغیرہ لگاتے رہنا مفید ثابت ہوسکتے ہیں ۔ داخلی طور پر مقویات خاصکر آرسنک مفید ہیں **پنجم** ۔ اوویرین ڈسمینوریا یعنی وہ عسرت الطمث جو امراض اوویری یعنی انثیین کیوجہ سے ہو ۔ اس کا علاج اصل مرض کا علاج ہے ۔ علاوہ بریں جو تدابیر مذکور ہوئیں ان میں سے حسب موقع اختیار کرسکتے ہیں ۔

ڈسی ڈروسس Dysidrosis پسینہ کا دقت سے خارج ہونا ۔ دیکھو بیان پسینہ کے امراض کا

ڈسنٹری Dysentery پیچش مروڑ ۔ زحیر ۔ بلحاظ شدت علامات کے اس میں بہت اختلاف ہوتا ہے ۔ بعض اوقات خفیف ہوتی ہے اور بعض اوقات نہایت شدید اور وبا کی طرح پھیلتی ہے ۔ عموماً اسہال یا نفخ یا قولنج یا فساد ہاضمہ سے شروع ہوتی ہے ۔ اس کی خاص **علامات** یہ ہیں ۔ مروڑ نفخ درد کا ہر وقت معلوم ہونا پیٹ کا دردناک ہوجانا ۔ براز میں خون آؤں کا خارج ہونا پہلے براز غلیظ ہوتا بعد میں رقیق ہوجاتا ہے ۔ اس میں سے خاص قسم کی بدبو آیا کرتی ہے ۔ خون اور آؤں کے علاوہ پیپ صفرا اور چھیچھڑے بھی ہوتے ہیں ۔ ان میں البیومن اور کھار ہوتا ہے ۔ خوردبین میں دیکھنے سے اپی تھیلیل سیلیز خون کی ذرات پیپ کے ذرات میوکس جھلی کے ٹکڑے اور خاص قسم کے نباتات نظر آتے ہیں ۔ جن میں ایباکولائی بیسلس آف داڈیل اور اینگوی لیلا سٹرکورلیس ہیں پیاس نہایت سخت رہتی جی متلاتا اور قے آتی ہے زبان میلی رہتی پیشاب میں جلن اور تکلیف ہوتی ۔ پیشاب کم آتا ہے دست مروڑ کیساتھ بار بار اور بے اختیار آتے ہیں ۔ عام طاقت بہت جلد زائل ہوجاتی چہرہ پر بے چینی درد اور نفخ کیوجہ سے بل رہتے بخار مسلسل رہتا ہے ۔ اور کبھی مسوڑے بھی سوج جاتے ہیں ۔ **انجام** ۔ ہندوستان میں یہ مرض اکثر ہوتا مگر ایسا سخت اور مہلک نہیں ہے جیسا کہ یوروپین صاحبان کیواسطے سخت اور مہلک ثابت ہوتا ہے ۔ **اسباب** ۔ میلیریا ایک مریض سے دوسرے شخص کو براز و ابخرات کے ذریعہ لگ سکتا ہے ۔ معدہ اور امعاء کے پرانے فسادات ۔ مکان اور کوچوں کا غلیظ رہنا ۔ موسمی بخارات سکروی آتشک ہیضہ اور ریلیپسنگ فیور میں ضمنی طور پر ہوجاتی ہے ۔ **کیفیت** قولوں میں شدید ورم ہوکر چھیچھڑے دار زخم ہوجاتے ہیں ۔ زیادہ تر یہ مرض رودہ مستقیم میں ہوتا ہے کبھی پھیلکر چھوٹی انتڑیوں میں بھی چلا جاتا ہے ۔ پہلے ماؤف حصہ میں اجتماع خون ہوکر سوزش ہوجاتی ۔ پھر انتڑیوں کے سالی ٹری اور ٹشو ہولر غدد پھول جاتے ہیں ۔ بعد ازاں پھسلے ہوئے غدود مردار پڑکر چھیچھڑے بنجاتے ہیں اور براز کے ساتھ خارج

ہو جاتے ہیں جو زخم باقی رہتے ہیں وہ اندمال کے وقت سکڑ جاتے ہیں کبھی ایسے گہرے زخم ہو جاتے ہیں کہ انتڑی میں سوراخ ہوکر پیری ٹونائی ٹس ہو جاتا اور مریض جلدی ہلاک ہو جاتا ہے خفیف حالتوں میں زخم پورے طور پر اچھے ہو جاتے اور کوئی کھینچ یا تنگی باقی نہیں رہتی۔ مگر زخم کی جگہ پر اُس کے داغ میں غدود آئندہ کو کبھی پیدا نہیں ہوتے۔ اِس کے علاج کے لئے مفصلہ ذیل اصول اور تدابیر ہیں۔ **اوّل** - عام تدابیر۔ سب سے مقدم یہ تدبیر ہے کہ مریض کو کلی آرام سے لیٹے رہنے کی ہدایت کریں اور ہر قسم کی حرکت سے منع۔ جب کروٹ بدلنی ہو تو نہایت آہستگی اور دوسرے کی مدد سے بدلنی چاہیئے۔ پاخانہ و پیشاب پڑے پڑے بیڈپین اور یوری نلز میں کرانا چاہیئے۔ خفیف حالتوں میں اِسقدر احتیاط کی ضرورت نہیں۔ لیکن سخت حالتوں میں حتی الامکان کلی آرام دینا نہایت ضروری ہے۔ غذائیں رقیق اور سریع الہضم دینی چاہئیں۔ دودھ نہایت عمدہ غذا ہے۔ لیکن خالص دودھ باسانی ہضم نہیں ہوتا۔ بلکہ انتڑیوں میں پہنچکر اِسکا پنیر خراش کرتا۔ اور متعفن ہوکر نفخ۔ درد۔ اور پیچش کو زیادہ کر دیتا ہے۔ اِس لیے اس میں ہمیشہ کافی مقدار لایم واٹر۔ یا سوڈا واٹر ملا کر دینی چاہیئے۔ رقیق یخنی اور شوربا بھی پلا سکتے ہیں اش جو۔ ساگودانہ۔ اراروٹ۔ کھچڑی دال کا پانی وغیرہ باحتیاط دے سکتے ہیں۔ جب سخت حالت رفع ہوکر مریض بحال بصحت ہونے لگے تو بتدریج مناسب غذائیں تجویز کر سکتے ہیں۔ **دویم** - امعا کو غلیظ متعفن۔ اور خراش کنندہ مواد سے صاف کرنا۔ اِس کی دو تدبیریں ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہلکے مسہلات۔ مثلاً کیسٹر آئیل میگنیشیا۔ کیلومل وغیرہ سے شروع میں امعا کو صاف کر دیں۔ اور بعد میں ہر نسخہ میں اینٹی سیپٹک ادویہ ملاتے رہیں۔ اگر زیادہ اسہال ہوکر کمزوری کا خیال ہو کیسٹر آئیل میں قدرے ٹنکچر اوپیم ملا سکتے ہیں۔ کیلومل ایک گرین خوراک میں چار یا پانچ دفعہ روزانہ دینا امعا کو صاف اور اینٹی سیپٹک کرتا ہے۔ دویم۔ بذریعہ حقنہ امعا کو صاف اور اینٹی سیپٹک کرتے رہیں۔ حقنہ کے لئے گرم پانی ایک سیر سے تین سیر تک کی مقدار میں استعمال کرنا چاہیئے۔ اِس عمل کا سب سے عمدہ یہ طریق ہے۔ کہ ایک لانبی ربڑ کی نلکی بروده مستقیم و قولون کے اندر پہنچا کر اُس کے راستہ سے پانی پہنچائیں۔ یہ عمل کرنے سے پیشتر اس بات کا انتظام کر لینا چاہیئے کہ جو پانی امعا سے باہر نکلے وہ اُس کے کپڑوں اور چارپائی کو خراب نکرے۔ امعا کو دھونے کے لئے مفصلہ ذیل لوشنوں میں سے کوئی ایک استعمال کر سکتے ہیں۔ (۱) پھٹکری ۳ ڈرام گرم پانی ۳ پائینٹ۔ (۲) بورک ایسڈ ۲ اونس۔ گرم پانی ۲ پائینٹ (۳) سلور نائٹریٹ ۱۵ یا ۲۰ گرین۔ گرم پانی ۲ پائینٹ (۴) نیلا طوطیا ۲۰ گرین گرم پانی ۲ پائینٹ (۵) سہاگہ ۴ ڈرام۔ سوڈا ۴ ڈرام۔ گرم پانی ۳ پائینٹ (۶) کونین سلفاس ایک ڈرام۔ ایسڈ سلفیورک ڈائیلیوٹ ۲ ڈرام۔ پانی ۲ پائینٹ۔ (۷) ٹنکچر آیوڈین ۴ ڈرام پانی ۲ پائینٹ۔ یہ طریق امعا کے دھونے کا نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ پہلے روز ہی مریض کو نہایت افاقہ معلوم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ **سویم** - پیچش کا خاص علاج۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اپی کے کوانا اکیوٹ ڈسنٹری میں نہایت اعلیٰ درجہ پر مفید ثابت ہوا ہے۔ اِس بحث سے کچھ حاصل نہیں کہ یہ فائدہ کس طرح مرتب ہوتا ہے۔ ۲۰ گرین سے ۴۰ گرین تک کی خوراک میں دو دفعہ روزانہ دینا تمام سخت علامات کو بھی جلدی رفع کرتا ہے۔ چونکہ اکثر اِس سے سخت غثیان پیدا ہوتا ہے۔ اِس لئے اس کو اس

طرح سے دے سکتے ہیں کہ پہلے مقام معدہ پر رائی یا شرخ مرچ کا پلسٹر لگادیں اور لائکوار مارفیا ۵ا بوند ایک اونس پانی میں ملاکر پلادیں - اور اس سے نصف گھنٹہ بعد اپیکاک - ۲ گرین کی ایک گولی بناکر کھلائیں - اگر یہ آسانی ہضم ہوجائے تو تین تین یا چار چار گھنٹہ کے وقفہ سے اور زیادہ دے سکتے ہیں - اگر کسی طرح سے زیادہ مقدار اپی کاک معدہ میں باآسانی نہ رہ سکے تو ڈوورس پاؤڈر - ۱۰ گرین خوراک میں دو یا تین دفعہ روزانہ دے سکتے ہیں - اگر میلیریل بخار پہلے سے ہو تو کونین ۵ گرین فی خوراک ملادینی ضروری ہے - سفوف دال چینی - ۲۰ گرین فی خوراک میں تین یا چار دفعہ روزانہ دینا ہر حالت میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے - اس کے استعمال سے معدہ کو وہ تکالیف نہیں اُٹھانی پڑتی جو اپی کاک سے اُٹھانی پڑتی ہیں - بسمتھ سلی سلاس - بسمتھ سب نائیٹراس - بسمتھ کاربوناس - ایسی ٹیٹ آف لڈ - سلفیٹ آف کاپر - سلور نائیٹریٹ - ٹینک ایسڈ - گیلک ایسڈ - لائکوار فیری پر نائیٹریٹس - بل گری - ہیزی لین - لاگ وڈ - کیٹیکو - کانیو وغیرہ بہت سی قابض ادویا اپنے موقعہ پر دیجاتی - اور مفید ثابت ہوتی ہیں - پیچش مزمنہ میں یہ دراصل مفید اور ضروری ہیں لیکن اکیوٹ حالت میں بمقابلہ اپی کاک و دار چینی یہ چنداں مفید اور ضروری نہیں ہیں - **چہارم** علامات شدیدہ - مثل درد - نفخ - مروڑ و حاجت کا علاج کرنا - رفع درد کے لئے افیون - کینبس انڈیکا اور بیلاڈونا عمدہ ادویہ ہیں - چونکہ افیون سے قبض ہونے اور مواد فاسد کے حبس کا اندیشہ ہے - اس لئے اس کا استعمال باحتیاط کمال کرنا چاہیئے - زیادہ مروڑ کی حالت میں اس کا استعمال مناسب نہیں - نفخ کا علاج خفیف مسہلات سے کرنا چاہیئے - امعا کو دھو کر صاف کرنا اس کا سب سے عمدہ علاج ہے - شکم پر ٹرپن ٹائین یا پوست کی ٹکور کرنا نفخ کو آرام دیتا ہے **پنجم** خون کی اصلاح مثلاً اگر انیمیا - سکروی - یا ملیریا کے نقصانات کا خون میں شبہ ہو - اُن کا حسب قاعدہ علاج کرنا چاہیئے - **ششم** - عام اصول حفظ صحت کے مطابق اس کا انسداد کرنا - چونکہ یہ مرض متعدی ہے اور اس کا زہر جو ایک قسم کے باریک حیوانات ہیں دستوں میں ہوتا ہے - اس لئے تمام برتنوں اور کپڑوں کو جو اس مادہ سے غلیظ ہو جاویں - گرم پانی میں نکال کر اور مرکری لوشن میں دھو کر پاک صاف کرلینا چاہیئے - مریض کا بستر بار بار بدلتے رہنا ضروری ہے - مریض کے دستوں کو برادہ لکڑی ملاکر جلا دینا سب سے عمدہ تدبیر ہے (۲) کرانک ڈسنٹری یعنی پیچش مزمنہ - اس میں اپی کاک چنداں مفید نہیں ہے جیسا کہ اکیوٹ ڈسنٹری میں - قابضات مثل بسمتھ - ایسی ٹیٹ آف لڈ - سلور نائیٹریٹ - سلفیٹ آف کاپر - پھٹکری - بل گری اور ارگٹ وغیرہ اس میں زیادہ مفید ہیں روده کو سلور نائیٹریٹ - سلفیٹ آف کاپر - اور پھٹکری کے پانی سے دھوتے رہنا سب سے زیادہ کامیاب طریق ثابت ہوا ہے - اکثر یہ مرض نہایت مشکل سے علاج پذیر ہوتا ہے طبیب کو بڑے استقلال اور صبر سے علاج مدت تک جاری رکھنا چاہیئے -

ڈفتھیریا Diphtheria خناق وبائی - یہ ایک خاص قسم کا متعدی مرض ہے - جس میں ضعف انتہا درجہ کا ہوتا ہے - تالو حلق حنجرہ اور نرخرہ کے اندر فاسد جھلی پیدا ہوجاتی اور غدود متورم ہوکر بڑھ جاتی ہیں - کبھی اسکی وبائیں متفرق طور پر ہوتی ہیں اور کبھی عام طور پر فلورنس اور پیرس میں ہمیشہ رہتا ہے - اس کی مدت عموماً ۸ دن سے ۱۰ دن تک ہے - فاسد جھلی پانچویں دن علیحدہ ہونی شروع ہوکر ساتویں دن تک صاف ہوجاتی ہے - مگر کبھی دو

ایک روز اور کبھی دو ایک گھنٹہ میں ہی سخت ضعیف یا زہریلے اثر سے مریض کو ہلاک کر دیتا ہے۔ زمانہ سرایت تین
چار دن خیال کئے گئے ہیں ابتدا آہستہ آہستہ اور نامعلوم طور ہوتی ہے۔ ظہور مرض کی علامات عموماً حسب
ذیل ہوتی ہیں۔ خفیف بخار۔ ضعف۔ غنودگی۔ بے چینی۔ اسہال۔ سوزش حلق آواز کا کرخت یا موٹا ہو جانا یا بیٹھ جانا تین
چار دن کے بعد تالو لوزتین اور فضائے حلق میں فاسد جھلی بننی شروع ہو کر حنجرہ اور نرخرہ کی طرف بڑھتی جاتی ہے
جس سے دم خراشوں کیساتھ آتا اور خون زہریلا ہو کر انتہا درجہ کا ضعف طاری ہو جاتا ہے کبھی جھلی کے بننے سے پیشتر
ہی خون زہریلا ہو کر مریض ہلاک ہو جاتا ہے کبھی حنجرہ اور نرخرہ کے اندر اسقدر جھلی بنتی ہے کہ سانس آنا محال ہو جاتا
اور مریض کی سخت تڑپ اور کشمکش میں نرخرہ زخمی ہو کر پھٹ جاتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کی ابتدا نرخرہ اور
حنجرہ سے ہو کر بعد میں حلق کی طرف آتی ہے۔ پیشاب میں البیومن خارج ہوتا ہے جس کی وجہ گردوں کا اجتماع خون
اور خفیف ورم بیان کی گئی ہے۔ یہ البیومی نوریا وقفہ وقفہ سے ظاہر ہوتا ہے اور عموماً چھ دن تک رہتا ہے۔
.... اور کبھی صحت کے بعد ہفتوں تک جاری رہتا ہے۔ بخار مسلسل رہتا
ہے جلد پر سکارلیٹ یا رگ پتی یا خسرہ کے مشابہ متفرق طور پر ابخرات بھی نکل آتے ہیں۔ غدد میں قدرے
ورم ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے۔ دل کے لحمی ریشے چربی یا موم میں بدلکر اس کا سخت ضعف ہو جاتا اور فالج و غشی تک
نوبت پہنچ سکتی ہے عضلات کا فالج بھی ہو جاتا ہے جس کو ڈفتھیریٹک پیری لی سس کہتے ہیں۔ اس کا بیان علیحدہ
لکھا گیا ہے سو کیہو بیان پیرے لی سس کا۔ کیفیت اندرونی اعضائے غدود اور میوکس جھلیوں میں اجتماع خون
ہو جاتا یعنی غدد میں پیپ کبھی پڑ جاتی کبھی کان کے جوف میں حلق کیطرف اور کبھی باہر کی جانب سے فاسد جھلی آجاتی
ہے۔ عضلات میں چربی یا موم پڑنی شروع ہو جاتی ہیں پھیپھڑوں میں برانکائی ٹس نمونیا اور اپوپلیکسی کے نشانات
دیکھے گئے ہیں۔ نرخرہ میں زخم اور سوراخ دیکھے گئے ہیں۔ گردوں میں اجتماع خون ہو کر خفیف ورم ہو جاتا ہے۔ نخاع
کی انٹی ریر کارنوا اور اعصاب میں ورم دیکھی گئی ہے۔ **تشخیص**۔ بخار عام ضعف حلق و حنجرہ میں فاسد جھلی کا بننا۔
غدد کا بڑھ جانا البیومی نوریا اور فالج وغیرہ علامات پر نظر کرنے سے بآسانی تشخیص ہو سکتی ہے۔ اس کی خاص
پہچان فاسد جھلی ہے جو تین چار یوم کے بعد حلق کے اندر بنتی اور دو تین یوم کے بعد خود بخود اترنی شروع ہو جاتی
ہے۔ فی زمانہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ مرض متعدی ہے۔ اور ایک جاندار نباتی مادہ جسکا نام کلیبز لیفلر
ہے۔ اس کا اصل سبب ہے۔ یہ باریک کرم ڈفتھیریا کے بلغم اور جھلی میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ پس اس کے علاج
کے لئے مفصلہ ذیل اصول اور تدابیر ہیں **اوّل** تمام منہ اور حلق کو کامل طور پر صاف اور انٹی سیپٹک رکھنا
شروع سے ہی جب علامات سوزش حلق معلوم ہوں یہ عمل اختیار کرنا چاہئے۔ اگر ایسا کیا جائے تو یہ مرض
پھیلنے نہیں پاتا۔ اور جو فسادات اس زہریلے مادہ کے خون میں جذب ہونے سے پیدا ہوتے ہیں وہ ظاہر ہونے
نہیں پاتے۔ مگر شرط یہ ہے کہ منہ اور حلق کو کامل طور پر صاف اور انٹی سیپٹک کیا جائے۔ اس کی ترکیب
یہ ہے کہ بذریعہ سپرے یا اری گیٹر ہر چہار طرف منہ اور حلق کے اندر تیز انٹی سیپٹک لوشن کی دھار پہنچائی

اگر مریض بچہ ہے تو اُس کے جسم کو ہاتھوں سمیت چادر میں لپیٹ لیں۔ تاکہ اس عمل کیوقت بے طرح ہاتھ پاؤں مار کر حارج نہ ہو سکے پھر اس کا منہ کھولکر کاگ یا لکڑی یا کپڑے کی گدی اُس کی جاڑوں میں پھنسا دیں۔ اور ناک کو چٹکی میں پکڑ کر اینٹی سپٹک لوشن کی دھار ہر طرف دہن اور گلو کے اندر پہنچائیں۔ جسقدر خراب جھلی خود بخود اوتر کر صاف ہوجائے بہتر ہے۔ لیکن زبردستی ہرگز نہ کرنی چاہیئے۔ مفصلۂ ذیل لوشنوں میں سے کوئی ایک استعمال کر سکتے ہیں۔ (۱) بورک ایسڈ ۳ ڈرام۔ سہاگہ ۲ ڈرام کلوریٹ آف پوٹاش ایک ڈرام۔ گلیسرین ۴ اونس تیز گرم پانی ایک اونس (۲) سوڈا بائی کارب ۴ ڈرام۔ تیز گرم پانی ایک پائینٹ (۳) مرکری لوشن۔ ہائیڈرارجرائی پرکلورائیڈ ایک حصّہ۔ گرم پانی ۵ ہزار حصّہ۔ (۴) کاربالک لوشن۔ کاربالک ایسڈ ایک حصّہ گرم پانی ۸۰ حصّہ۔ منہ اور حلق کو کامل طور پر صاف کرنے کے بعد کوئی تیز اینٹی سیپٹک حلق کے اندر لگانی چاہیئے۔ مثلاً (۱) ٹنکچر فیری پرکلورائیڈ ۲ ڈرام۔ گلیسرین ایک اونس (۲) ٹنکچر فیری پرکلورائیڈ ۲ ڈرام۔ کلوریٹ آف پوٹاش ایک ڈرام۔ گلیسرین ایک اونس (۳) ہائیڈرارجرائی پرکلورائیڈ ایک۔ الکحال ۱۰۰ حصّہ۔ (۴) گلیسرین آف بورک ایسڈ۔ گلیسرین آف ایلم۔ گلیسرین آف ٹینک ایسڈ وغیرہ۔ علاوہ بریں ہر وقت مریض کے کمرہ کو اینٹی سیپٹک بخارات یا بھاپ سے پُر رکھنا اور اینٹی سیپٹک سپرے منہ اور حلق کے اندر پہنچاتے رہنا مفید ہیں۔ مفصلۂ ذیل تدابیر بھی مقامی طور پر مستعمل ہوتی ہیں۔ (۱) فاسد جھلی کو حل کرنیوالی اور گلانیوالی ادویہ۔ مثلاً ہائیڈروکلورک ایسڈ۔ لیکٹک ایسڈ (۵ فیصدی کا حل) آب لیموں پپسین۔ پے پے این نیوٹرن کلوریٹ آف پوٹاش۔ کلوریٹ آف سوڈیم۔ اور پرآکسائیڈ آف ہائیڈروجن وغیرہ کا سولیوشن۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اب اینٹی سیپٹک لوشنوں سے ساتھ دھونے کیمقابلہ میں اِن کی کچھ وقعت نہیں رہی۔ بلکہ تیزابوں کے لگنے سے قرب وجوار کی جھلی گل کر اُس کا زہر اور زیادہ سرایت کرکے نقصان پھیلانے کا باعث ہوتا ہے۔ (۲) بطور وارنش یعنی روغن حلق پر جمکر حفاظت کرنے والی ادویہ۔ مثلاً بالسم آف ٹولو ایتھر میں حل کرکے حلق کے اندر لگانا۔ اگر شروع سے منہ اور حلق کو اینٹی سیپٹک لوشنوں سے ساتھ دھونے کا عمل کامل طور پر کیا جائے تو اور کسی تدبیر کی کچھ ضرورت نہیں رہتی۔ سِوُیم تمام جسم اور خون کو عمدہ غذاؤں اور مقوی ادویہ سے طاقت دینی تاکہ جسم مرض کے مقابلہ میں غالب آکر اُس کا اثر نہ پھیلنے دے۔ جسوقت زنگا زنگ رقیق۔ زود ہضم غذائیں تجویز کر سکتے ہیں۔ مثلاً دودھ یخنی۔ شوروا۔ حریرہ۔ چائے۔ آبجو۔ ما اللحم۔ ما الجبن۔ برانڈی وسکی وغیرہ بافراط دینی چاہئیں۔ بہتر یہ ہے کہ منہ اور حلق کو کامل طور پر صاف کرنے اور اینٹی سیپٹک ادویہ لگانے کے بعد یہ رقیق غذائیں گرم گرم پلائیجائیں۔ داخلی طور پر ٹنکچر فیری پرکلورائیڈ پوٹاسی کلوراس۔ آرسنک۔ کونین۔ سوڈی بنزو اس وغیرہ خاص فائدہ کرتے ہیں۔ نسخجات (۱) ٹنکچر فیری پرکلورائیڈ ۲۰ بوند۔ کونین سلفاس ۲ گرین۔ پوٹاسی کلوراس ۶ گرین آب لیموں ایک ڈرام۔ اکوا کلوروفارم ایک اونس۔ ایسی ایک خوراک چار یا پانچ دفعہ روزانہ۔ (۲) سوڈی بنزو آس ۵ گرین شربت سنگترہ ایک ڈرام۔ اکوا منتھی پپ ایک اونس۔ ایسی ایک خوراک دو گھنٹہ بعد۔ اگر ناک اور حنجرہ میں یہ مرض پھیلجائے تو اُسکا علاج بھی اِسی طرح پر ہے۔ یعنی بذریعہ بھاپ یا فوارہ وغیرہ اِن مقامات کو ہر وقت اینٹی سیپٹک رکھنا اور تمام جسم و خون کو بدستور بالا تقویت دینا۔ تاکہ مقابلہ مرض بخوبی ہو سکے۔ سویم مختلف عوارضات کا جو اسکے ضمن میں پیدا ہوں مناسب علاج کرنا (۱) پیرے لی سس یعنی فالج۔ اس کے علاج میں سٹرکنیا کی جلدی

پچکاری کرنا گیلوینک بجلی لگانا ۔ اور عام صحت کو عمدہ غذاؤں اور دواؤں سے ترقی دینا فائدہ مند ہیں دیکھو بیان پرے ای سس ڈفتھیریٹک کا ۔ (۴) دمکشی ۔ جب حنجرہ میں یہ مرض پھیل جائے تو فاسد جھلی اُس کے اندر جمع ہو کر دمکشی پیدا ہو جاتی ہے ۔ جب یہ علامت شروع ہو تو فوراً اسیقدر رطوبت یا نمک پانی میں گھولکر یا جوشاندہ گل بابونہ ۔ یا اپیکیکوانا ۔ یا نیلا طوطیا سے قے کرائیں ۔ مریض کو ایک چھوٹے کمرہ میں جو ہر وقت بورک ایسڈ یا ایوکیلپٹس آئیل ۔ یا کافور یا پانیال ۔ یا کریوزوٹ وغیرہ کی بھاپ سے پُر رہے رکھیں ۔ اگر چھوٹا کمرہ میسر نہ آسکے تو مریض کی چارپائی کے چہار طرف اور اوپر پردہ لگا کر اُس کے اندر ناک کے قریب انٹی سیپٹک بھاپ پہنچاتے رہیں ۔ گردن پر ٹنکچر آیوڈین طلا کریں اگر اِس طرح سے دمکشی رفع نہ ہو تو فوراً انٹوبیشن یا ٹریکیاٹومی کرنی چاہیئے ۔ **چہارم** ۔ ایک نیا طریق علاج جو حال میں نہایت شہرت پا رہا ہے ۔ وہ انٹی ڈفتھیریٹک سیرم کی جلدی پچکاری کرنا ہے معمولی حالتوں میں پانچ کیوبک سنٹی میٹر ایک دفعہ میں استعمال کیا جاتا ہے ۔ اگر شروع مرض میں یہ عمل کر دیا جائے تو فوراً حلق کی تکالیف ۔ بخار ۔ البیومنوریا ۔ ضعف قلب وغیرہ میں تخفیف شروع ہو جاتی ہے لیکن اگر مرض ۔۔۔۔ بہت ترقی کر چکا ہے ۔ تو دس سے بیس کیوبک سنٹی میٹر ایک دفعہ میں پچکاری کر سکتے ہیں ۔ عموماً تین چار پچکاریوں کی ضرورت پڑتی ہے ۔ سخت حالتوں میں زیادہ تعداد ضروری ہو جاتی ہے ۔ حنجرہ کے کیس میں کافی تخفیف ہو کر انٹوبیشن یا ٹریکیاٹومی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی ۔ تمام فاسد جھلی خود بخود مردار و مرجھا کر زایل ہونی شروع ہو جاتی ہے ۔ اِس علاج کی جو فردات شایع ہوئی ہیں اُن میں اوسط تعداد اموات ۲۰ فیصدی سے کم ظاہر ہوتی ہے اور دوسرے تمام علاجوں میں اوسط اموات ۵۰ فیصدی ظاہر کرتے گی ۔

ڈکار ۔ آروغ ۔ ارکٹیشن کا بیان دیکھو ۔

ڈکیپیٹیشن Decapitation بچے کا سر قطع کر کے باہر کو نکالنا ۔

اِس بچہ کُشی عمل کی ضرورت اُن حالتوں میں ہوتی ہے ۔ جبکہ پیڈو کی بدوضعگی یا رسولیوں وغیرہ کی وجہ سے پیدایش محال ہو جائے ۔ اِس کے چار طریق ہیں ۔ (۱) رامس بوتھم صاحب کے ہک کے ذریعہ سے جسکی اندرونی دھار تیز ہوتی ہے بائیں ہاتھ کی مدد سے اُس ہک کو گردن پر قایم کر کے آری کے طور پر حرکت دیتے اور کھینچ کرتے ہیں ۔ اِس طرح سے گردن قطع ہو کر سر علیحدہ ہو جاتا ہے ۔ (۲) ایک لمبی بے نوک قینچی کے پھل اندر داخل کر کے قطع کر دیتے ہیں (۳) تانت یا ریشم وغیرہ کا ڈورا گردن میں پھنسا کر اُس کے دونوں سروں کو باری باری آری کے طور پر کھینچتے ہیں ۔ حتیٰ کہ اُسکی رگڑ سے گردن کٹجاتی ہے ۔ چونکہ ڈور کی رگڑ سے رحم اور فرج کو بھی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے ۔ اِس لئے دونوں سرے سپیکولم کے اندر سے گذار کر یہ عمل کرنا چاہئے ۔ تاکہ ماں کے اعضا رگڑ سے محفوظ رہیں ۔ نرم کیتھیٹر کی مدد سے ڈور بآسانی گردن کے گرد پہنچا سکتے ہیں ۔ (۴) وایرہ کرسے زیور سے کاٹتے ہیں ۔ گردن کٹنے کے بعد جسم کو بازو سے کھینچکر بآسانی نکال سکتے ہیں ۔ مگر سر کو سوراخ کر کے کرینیاٹومی فارسپس کے ذریعہ نکالنا پڑتا ہے ۔

ڈل ۔ سویا ۔ اتی تھم ۔

یہ ایک نہایت خوشبودار مقوی معدہ ہے۔ بھوک خوب لگاتا۔ اور ہاضمہ تیز کرتا ہے۔ دل کو فرحت دیکر اختلاج قلب دور کر دیتا ہے۔ معدہ اور انتڑیوں میں اگر زہریلے جاندار مادہ موجود ہوں تو اُن کو ہلاک کرتا ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھو بیان لونگ کا۔ نسخہ اولیم انی تقائی ایک بوند سے چار بوند تک۔

ڈلیریم Delerium ہذیان۔ بہکنا۔ بہذیان۔ بڑبڑانا واہیات بکنا۔ چونکہ یہ عارضہ دیگر امراض کے ضمن میں لاحق ہوتا ہے۔ اس لئے اِس کا علاج اُن امراض کے مطابق ہی کرنا چاہیئے۔

ڈلیریم ٹریمنیس Delerium Tremens ہذیان الخمر۔ شراب سے بہکنا۔ دیکھو بیان الکحالزم کا

ڈملنٹس Demulcents مزلقات۔ اس سے مراد وہ ادویہ ہیں جو مُنہ اور گلے وغیرہ کی خشکی کو رفع کر کے تری اور لیس پیدا کریں۔ شیر گرم پانی۔ گوند بادام۔ برف۔ دودھ۔ شربت شہد۔ گلیسرین۔ نشاستہ روغن بادام روغن زیتون۔ انجیر۔ لعاب بہی دانہ۔ لعاب اسپغول سفیدی بیضہ۔ آش جو۔ تمر ہندی۔ آلو بخارا۔ املسی

ڈمنشیا Demensia۔ اِسکے علاج کا اصل اصول مریض کی پرورش کرنا ہے۔ اگر کافی طور پر غذا اسکو دیجائے تو نہایت کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ ناک یا مُنہ کے راستہ ربڑ کی نلکی معدہ تک پہنچاکر چار پانچ سیر تختیہ دودھ پلانا چاہیئے۔ اگر ہاضمہ خراب ہو تو اُسکو پیپٹونائز کرکے دے سکتے ہیں۔ آشجو اور یخنی کو بھی اسی طرح پیپٹونائز کرکے دینا چاہیئے۔ اگر معدہ غذا قبول نہ کرسکے تو بذریعہ حقنہ غذا پہنچائی جائے مالش کرنا اور مختلف حصہ ہائے جسم پر کنسٹی نوا سن بجلی لگانا نہایت مفید ہیں۔ کیونکہ یہ تحلیل فضلات اور تغذیہ میں بھی مدد کرتے ہیں۔ مقویات کونین۔ فولاد۔ سٹرکنیا۔ روغن ماہی۔ مالٹ اکسٹرکٹ۔ آرسنک اور ڈائلیوٹ نائٹرو ہائیڈرو کلورک ایسڈ بھی مفید ہیں۔ اگر کسی مرض دماغی یا اور کسی وجہ سے ڈمنشیا ہوا ہو تو اُسکا مناسب علاج کرنا چاہیئے۔

ڈمیانا Damiana ٹرنیرا افروڈی سیئے کا محرک دماغ و مُدِر ہے۔ گردہ اور اعضائے تناسل کو خاصکر تحریک اور تقویت دیتا ہے۔ مقوی معدہ ملین۔ مخرج صفرا۔ اور مدر ہے۔ ضعف باہ اور جریان میں نہایت فائدہ بخشتا ہے۔ بطور مقوی باہ اِس کی شہرت اور استعمال عام ہوتے جاتے ہیں۔ اعصابی ضعف اور صدر میں بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔ پرانے پرالیپیا اور بیبی ٹلیپیا میں مستعمل ہے جو عسرت الطمث میں مدر حیض فائدہ بخشتا ہے ضعف قلب و گردہ میں بھی مفید ہے۔ نسخہ برگ ڈمیانا ½ ڈرام سے ۲ ڈرام تک فلوئڈ اکسٹراکٹ ½ ڈرام سے دو ڈرام تک خشک اکسٹراکٹ ۵ گرین سے ۱۵ گرین تک۔

ڈنڈرف Dandrit بفی راسے سس کا بیان دیکھو۔

ڈنڈلین روٹ Dandeleon Root ٹریکسیکم کا بیان دیکھو۔

ڈی آبسٹروانٹس Deobstruents دافع سدہ ہائے جلدی۔ یعنی وہ ادویہ جو خارجی استعمال سے تحلیل مواد میں مدد دیں۔ مثلاً ٹنکچر آیوڈین۔ اولئے ٹم ہائیڈرارجرائی مرکری پلاسٹر مالش بسیک پولٹیس وغیرہ۔

ڈی اوڈورنٹس Deodorants دافع عفونت۔ دافع بدبو ادویہ۔ مثلاً کوئلہ کافور وغیرہ۔ دیکھو

بیان انٹی سیپٹکس کا۔

ڈیٹا بارک Dita Bark ۔ اس میں سے ایک جوہر ڈِیٹے این نام نکلتا ہے اسکے درخت کا نام اسٹونیا کنسٹرکٹا ہے۔ اُس کا بیان دیکھو۔

ڈیٹے این Ditaine اسٹونیا کنسٹرکٹا کا بیان دیکھو۔

ڈیڈ نیٹل Dead Nettle لیمیم البم کا بیان دیکھو۔

ڈیروٹین Darutine اس کی کیمیائی ساخت اور افعال و خواص سیلی سین کے مشابہ ہیں۔

ڈیسی کنٹس Desicants خشک کرنے والی ادویہ۔ مثلاً نشاستہ۔ سہاگہ۔ میگنیشیا کاربوناس۔ سفوف پھٹکری۔ چاک کا جنی۔ گیرو۔ پلمبائی کاربوناس۔ آکسائیڈ آف زنک۔

ڈیفنیس Deafness بہرہ پن۔ اسکا علاج مطابق سبب کرنا چاہئے۔ اگر کان کے اندر میل کچیل منجمد ہوکر شنوائی کی مارج ہے تو اسکو اسطرح سے صاف کریں کہ ایک روز پہلے کوئی روغن یا گلیسرین یا بادام روغن کان میں ٹپکا دیں۔ تاکہ تمام میل نرم ہو جائے۔ اگلے روز اسکو گرم پانی سے جسمیں سوڈا چار ڈرام فی پانیٹ حل کیا ہوا ہو بذریعہ پچکاری یا ڈوش خوب صاف کریں۔ اور آئیل لاڈ سے نم کیا ہوا ڈالدیں۔ اگر کان میں پرانی سوزش موجود ہو تو اسکا حسب قاعدہ علاج کریں۔ دیکھو بیان اٹوریا کا۔ اگر ٹمپے نم سوراخدار یا خراب ہوگیا ہو تو مصنوعی ٹمپے نم لگا سکتے ہیں اگر ضعف اعصاب یا انیمیا کیوجہ سے بہرہ پن ہے تو کان کے گرد میسٹائڈ پروسیس پر دائی کا پلسٹر یا بلسٹر لگائیں اور کان کے اندر تیز گرم ادویہ ڈالتے رہیں۔ مثلاً (۱) ٹنکچر بنزوائین۔ ٹنکچر کاسٹریم۔ ٹنکچر ادیم ہر ایک چار ڈرام۔ روغن ہینگ چار بوند (۲) روغن بادام چار ڈرام۔ ٹرپن ٹائین ۲۰ بوند۔ (۳) آئیل کیجوپٹ ۳۰ بوند روغن بادام ۲ ڈرام۔ کان کے قریب پانی لوکارپین یا اسٹرکنیا کی جلدی پچکاری کرنا بھی مفید ہے۔ اگر آتشک کیوجہ سے یہ مرض لاحق ہو تو پوٹاسیم آیوڈائیڈ زیادہ مقدار میں مدت تک استعمال کرنا چاہئے۔ جب ضعف دماغ اور رقت و قلت خون سے ہوا ہے اور کوئی مرض تشخیص نہو سکے تو کونین سٹرکنیا اور فولاد وغیرہ مقویات کھلاتے رہیں۔ اور بجلی کا کنٹی نو اس کرنٹ دماغ اور کانوں کے درمیان لگاتے رہیں۔

ڈی کیپی ٹیشن Decapitation دیکھو بیان ڈکیپی ٹیشن کا۔

ڈیلی نا آئیل Dalina oil آئیل ڈیلی نی کا بیان دیکھو۔

ڈینگیو فیور Dangue fever بریک بون فیور۔ ہڈ توڑ بخار۔ یہ ایک وبائی متعدی بخار ہے جسمیں سکارلیٹ کے مشابہ ابخرات تمام جسم پر نکلتے مگر ایک دو روز میں غایب ہو جاتے ہیں اسکا بخار دفعتاً ہو جاتا اور ساتھ ہی جوڑوں سر اور آنکھوں میں شدت کا درد ہو جاتا ہے۔ عضلات اور مفاصل سوجکر دردناک ہو جاتے ہیں نزلہ اور زکام سوزش حلق اور آشوب چشم بھی ہو جاتی ہیں بسبب میگزی لری گلینڈز متورم ہوکر بڑھ جاتے ہیں اس کا بخار سا ابخرات اور تمام علامات کم ہوکر پھر دفعہ سے زور کر آتی ہیں ضعف اور نقاہت انتہا درجہ پر ہو جاتی ہے۔ ابخرات تیسرے دن

لگاکر ایک دو روز میں غایب ہو جاتے ہیں ساتھ ہی بخار اور دیگر علامات خفیف پڑ جاتی ہیں مگر دو تین روز کے بعد پھر تمام تکالیف کا دورہ ہو جاتا ہے۔ کبھی انجرات نمودار بھی نہیں ہوتے۔ بچوں میں بخار کے ساتھ ہذیان اور تشنج ہو جاتے ہیں سخت حالتوں میں غنودگی ہو کر بیہوشی ہو جاتی بخار ۱۰۵ درجہ سے بڑھ جاتا دل کی حرکات بہت ضعیف پڑ جاتی پھیپھڑوں میں پانی بھر جاتا چہرہ پھیکا اور زرد ہو جاتا اور مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ اوسط میعاد آٹھ یوم ہے مگر کبھی ہفتوں طول پکڑ لیتا اور دو تین بار از سر نو دورہ کرتا ہے کبھی نہایت خفیف ہوتا اور انجرات ظاہر نہیں ہوتی۔ شروع میں ایک تیز مسہل مثلاً پلو جلپ ڈیڑھ ڈرام اور کیلول ۵ گرین دیں اگر ضرورت معلوم ہو تو بعد میں بھی دو تین گرین کیلول روزانہ دیتے رہیں۔ اسکے بعد اگر حرارت ۱۰۵ درجہ یا اس سے زیادہ ہو تو اینٹی پائریٹک ادویہ مثلاً اینٹی پائرین اور فینسٹین دیتے یا سپنج کرنے سے کم کرتے رہیں۔ ہر وقت بخار کم ہو کونین۔ یا سوڈی سلاس ۵ گرین خوراک میں کھلائیں۔ اگر جوڑوں میں درد بشدت ہو تو ٹنکچر اوپیم ۱ بوند ٹنکچر بلاڈونا ۱۰ بوند۔ پانی ایک اونس ملا کر تین چار خوراک روزانہ دینی چاہئے۔ قبض کا دفعیہ کیلول سے کرتے رہیں۔

باب الذال المعجمہ

ذات الجنب - درد پہلو۔ پلیورسی اور پلیورو ڈینیا کا بیان دیکھو۔

ذات الریہ - ورم شش۔ نیومونیا کا بیان دیکھو۔

ذات الصدر - پیری کارڈائٹس کا بیان دیکھو۔

ذات العرض - ڈار سوڈینیا۔ اس کا علاج بعینہ پلیورو ڈینیا کی طرح ہے۔ پس اُس کا بیان دیکھو۔

ذات الکلیہ - درد گردہ کے امراض کا بیان دیکھو۔

ذائقہ کے امراض - یہ چار قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) حس ذائقہ کا نہایت تیز ہو جانا۔ اسکو گسٹے ٹری ہائی پر استھیشیا یا ہائی پر جوشیا کہتے ہیں۔ (۲) ذائقہ کا حس معدوم ہو جانا۔ اسکو گسٹے ٹری انستھیشیا یا آجوشیا کہتے ہیں۔ (۳) ذائقہ کا فاسد ہو جانا اسکو گسٹے ٹری پار استھیشیا۔ یا پیرجوشیا کہتے ہیں۔ (۴) خود بخود طرح طرح کے ذائقہ محسوس ہونا۔ یہ تمام فسادات ذائقہ دوسرے امراض کے ضمن میں ظاہر ہوتے ہیں اس لئے اصل مرض کا علاج ان فسادات کا علاج ہوتا ہے۔ تحقیقات سے جو مرض ثابت ہو اُسکا قواعد کلیہ کیمطابق علاج کرنا چاہئے۔

ذیابیطس - ذیابطوس۔ ڈایابی ٹیز کا بیان دیکھو۔

باب الزای المعجمہ

ساتیلج
ساتنیج یہ درخت صنوبر کا گوند ہے۔ اس کا لیپ زخم۔ خارش اور بواسیر کو مفید ہے۔ اس کی دھونی متنفس امراض حلق حنجرہ اور نکائی وشش میں دافع عفونت۔ مسکن اور مقوی اثر فائدہ بخشتی ہے۔ اُس کا داخلی استعمال پرانی کھانسی۔ دمہ۔ ذات الریہ اور سل میں مفید ہے۔ خ۔ ہ گرین سے ۲۰ گرین تک۔

راس بری گراؤنڈ Rasberry ground ہائیڈ راسٹس کینا ڈنسس کا بیان دیکھو۔

راس بری یلو do. yellow روبس کیپی مورس کا بیان دیکھو۔

رام تلسی ۔ پلنگ مشک ۔ فرنجمشک ۔ ابل ۔ اس کا کھانا اور پینا دافع عفونت دہن و معدہ ۔ محلل ریاح ۔ مقوی ہاضمہ اور مفرح قلب و مغلظ منی ہے ۔ خفقان اور وسواس کو دور کرتا ہے ۔ تخم بیج ۲ گرین سے ۲ ڈرام تک تلسی ۔ ۴ گرین سے ۳ ڈرام تک ۔

راولفیا سرپن ٹینا Rawlphia Serpentina اوفیاکسی لین کا بیان دیکھو۔

راونڈ ورم Round Worm ان ٹیسٹائنل ورمز کا بیان دیکھو۔

رائی ٹرس کریمپ Writer'sCramp وہ درد تشنج جو کثرت تحریر سے پیدا ہوتا ہے محرروں کا درد سکری نیورس پالسی یعنی گریفیا ۔ لکھنے کے بعد ہاتھ میں سخت ضعف اور درد محسوس ہوتا ہے ۔ عموماً خط بگڑ جاتا ہے حروف بے قطع اور بے ڈھب آتے ہیں جیسے کہ کیڑے مکوڑوں کی صورت ہو جاتے ہیں خیال سے یہ نقص اور درد زیادہ ہو جاتے ہیں عام صحت میں کچھ خلل نہیں آتا ابتدا میں تو یہ مرض علاج پذیر ہو جاتا ہے مگر پرانا پڑ کر لاعلاج ہو جاتا ہے ۔ **اسباب** ۔ کثرت تحریر نقاشی ۔ مصوری یا تار والے باجوں کی کثرت جو انگلیوں سے بجائے جاتے ہیں ۔ **کیفیت** ۔ عضلات ماؤف کا اعصابی مرکزوں میں ضعف آجانا مگر ابھی تک اصل حقیقت کی بابت کچھ یقینی طور پر معلوم نہیں ہوا ۔ اس مرض میں ہاتھ جھوٹا پڑ جاتا اور لکھنا محال ہو جاتا ہے ۔ اس کے علاج میں سب سے مقدم یہ امر ہے کہ تحریر کا کام بالکل ترک کر دیا جائے ۔ دستخط وغیرہ ضروری کاموں کی اجازت بڑی قلم یا پنسل سے دے سکتے ہیں ۔ جب تک تحریر کا کام بند نہ کیا جاوے اسوقت تک کسی علاج سے آرام حاصل نہیں ہو سکتا ۔ دوئم درجہ پر ماؤف عضلات پر مالش کرنا اور زبردستی حرکت دینا اور گیلوانیک بجلی گذرانا مفید ہیں ۔ اٹروپین کی جلدی پچکاری بھی مفید بیان کی گئی ہے ۔ مقویات اعصاب ۔ مثلاً کچلہ ۔ کونین ۔ فولاد ۔ زنک ۔ ولیریناس وغیرہ چنداں مفید ثابت نہیں ہوتے ۔

رب السوس ۔ عصارہ مہک ۔ ملٹھی کا ست ۔ دیکھو بیان عصارہ مہک کا ۔

رپچر آف دی یوٹرس Rupture of the Uterus رحم کا پھٹ جانا ۔ شقاق الرحم پیدائش کیوقت جب بچہ کے باہر آنے میں دقتیں واقع ہوں تب ایسا ہو جایا کرتا ہے ۔ فم رحم میں تو اکثر خفیف شگاف آجاتے ہیں جو کچھ معلوم نہیں ہوتے اور خود بخود اچھے ہو جاتے ہیں مگر بعض اوقات رحم کے جسم میں شگاف آجاتا ہے یہ شگاف زیادہ تر اس حصہ میں واقع ہوتے ہیں جو سرو کس سے ملا ہوا ہے ۔ کیونکہ پیدائش کیوقت یہی حصہ زیادہ تنتا اور دبتا ہے ۔ شگاف کا رخ ہمیشہ رحم کے طول میں ہوتا ہے ۔ کبھی اسقدر بڑا ہوتا ہے کہ بچہ اس میں سے نکلکر پیٹ میں چلا جاتا ہے کبھی تو جسم کی دیوار اور پیری ٹونیم کے آرپار ہوتا ہے اور کبھی محض جسم تک محدود رہتا ہے کبھی رحم اور گردن کو پھاڑتا ہوا فرج تک پہنچ جاتا اور اس کا بھی کچھ حصہ پھٹ جاتا ہے ۔ **علامات** شقاق الرحم ایک نہایت ہی دردناک اور مہلک واقعہ ہے کبھی تو دفعتاً ایسا ہو جاتا ہے اور کبھی پہلے درد اور بے چینی ہو کر محسوس ہوتا ہے پھٹنے کے ساتھ ہی صدمہ سے

مریضہ نیم جان ہو جاتی رنگ فق نبض پتلی اور کمزور اور تمام بدن پسینہ پسینہ اور ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ فرج سے خون جاری اور دردزہ بند ہو جاتا ہے۔ بچہ باہر آتا آتا شقاق میں چلا جاتا اور انتڑیوں کا کوئی حصہ باہر اتر آتا ہے بشرطیکہ شگاف آر پار ہو ایسی حالت میں بچہ پیٹ میں چلا جاتا اور رحم خالی ہو جاتا ہے بچہ کا سر جسم اور اطراف وغیرہ شکم میں محسوس ہو سکتے ہیں اگر شقاق جزوی ہے تو اسقدر علامات پیدا نہیں ہوتی جریان خون درد اور صدمہ سے مریضہ نڈھال پڑ جاتی ہے۔

انجام جزوی شقاق میں جان بری کبھی کبھی ہو سکتی ہے مگر عموماً جریان خون درد اور صدمہ سے مریضہ نڈھال ہو جاتی ہے اور بچہ بھی مر جاتا ہے۔ **اسباب** پیڑو کا تنگ یا بدوضع بچہ کا سر بڑا یا پیدائش خلاف معمول ہونا جیسے پیدائش میں دقت واقع ہو اور رحم تنا ہوا اور دبتا ہوا چلا جائے تفصیل کیواسطے دیکھو عسر ولادت کا بیان (۲) رحم کی دیواریں ناقص اور کمزور ہو جانا مثلاً رسولی۔ سرطان۔ یا زخم ہو جانے اور چربی پڑ جانے سے (۳) ضرب یا فارسپس کا بیہودہ استعمال۔ ارگٹ پہلے یا دوسرے درجہ میں کھلا دینا۔

رتوندی۔ نکٹے لوپیا۔ دیکھو بیان عشا کا۔

رتی۔ گھنگچی۔ لالڑی۔ دیکھو بیان ابرس پریکیٹوریس کا۔

ریٹی نائیٹس **Retinitis** ریٹی نا کے امراض کا بیان دیکھو۔

ریٹنشن آف یورین **Retention of Urine** احتباس البول کا بیان دیکھو

رجا۔ فالس پریگنینسی۔ فیٹم شیوہ مرکا بیان دیکھو۔

رچ ویڈ **Rich Weed** کالنسونیا کینا ڈنسس کا بیان دیکھو۔

رحم کے امراض۔ ان کی مختصر فہرست حسب ذیل ہے۔

اول حیض کے متعلق۔ یہ مفصلہ ذیل اقسام کے ہوتے ہیں۔ (۱) احتباس الطمث ایمینوریا (۲) عسر الطمث۔ خون حیض کا قلت اور وقت کیساتھ خارج ہونا۔ (۴) منوریجیا معمولی ایام کے علاوہ اور ایام میں رحم سے خون جاری ہونا۔ (۵) لیوکوریا۔ جریان۔

ان امراض کا بیان علیحدہ علیحدہ ذیل موضوع پر ہو چکا ہے

دوئم رحم کی وضع میں فرق آجانا۔ یا گردن سے خم پڑ جانا۔ (۱) اینٹی ورشن رحم کا اپنی اصلی وضع سے سامنے کی طرف گر جانا۔ (۲) اینٹی فلیکشن۔ رحم کا سامنے کی طرف خم کھا جانا (۳) ریٹرو ورشن۔ رحم کا اپنی اصلی وضع سے پیچھے کی طرف گر جانا۔ (۴) ریٹرو فلیکشن۔ رحم کا پیچھے کی طرف خم کھا جانا (۵) پرولیپس یوٹرائی (۶) انورشن آف یوٹرس۔ رحم کے جسم کا اندر کی طرف پلٹ جانا۔ (۷) اسینٹ۔ رحم کا اوپر چڑھ جانا۔

ان امراض کا علاج بھی علیحدہ علیحدہ موضوع پر درج کیا گیا ہے

متعلقہ مضمون برصفحہ آئندہ

سو لیجر - پالی پس یوٹرائی یعنی رحم کی دمدار رسولیاں - **رحم کی وضع اور قطع میں فرق آجانے کے اسباب حسب ذیل ہوتے ہیں** (۱) عام ضعف اور کمزوری جس سے رحم کے وصل اور رباط ڈھیلے پڑ جاویں (۲) حمل اور پیدائش سے پیری نیم کا پھٹ جانا (۳) گردن رحم کا پھٹ (۴) پیری ٹونائی ٹس یا سیلولائی ٹس کے بعد زاید وصل ہو جانا (۵) پیڈو کے اندر پانی یا پیپ یا خون ہو جانا (۶) فرج کا باہر لٹکجانا (۷) سخت جسمانی ورزش بھاگنا دوڑنا اور اوچھلنا کودنا۔ مقعد کا قبض یا مثانہ کا احتباس البول سے پر رہنا (۹) رحم کی رسولیاں (۱۰) شکم میں رطوبات کا جمع ہونا یا طحال جگر گردہ وغیرہ کا بڑھجانا یا رسولیاں ہو جانا (۱۱) حاملہ رحم کا وضع حمل کے بعد اپنی اصلی حالت پر نہ آنا (۱۲) تنگ لباس سے شکم کے اعضائے پر دباؤ رہنا وضع حمل کے بعد شکم زیادہ کھینچکر باندہ دینا (۱۳) سست بیٹھے یا پڑے رہنے کی عادات۔ **نتایج** جماع میں تکلیف کبھی احتباس الطمث اور کبھی عسرت الطمث اور کبھی کثرت الطمث رحم میں اجتماع خون ورم اور درد رہنا ہمیشہ کے اجتماع خون سے رحم کا بڑھجانا۔ فم رحم کا بند ہو کر بانجھ پن کا باعث ہونا مثانہ پر دباؤ رہنے سے پیشاب کا رک رک کر آنا یا سلسل بول ہو جانا یا احتباس البول یا مقعد پر دباؤ رہنے سے قبض یا اسہال رہنا یا بار بار حاجت معلوم ہونا اور بواسیر ہو جانا۔ پیری مٹرائی ٹس یا پیرامٹرائی ٹس ہو جانا اعصاب پر دباؤ پڑنے سے چلنے پھرنے میں تکلیف ہونا اور درد رہنا عروق خون پر دباؤ پڑنے سے ٹانگوں میں پانی پڑ جانا متورم ہو جانا پیڈو اور کمر میں کبھی اعصاب کے دبنے سے درد رہنا انتقال حس کے طور پر سر اور دیگر اعضا میں درد ہو جانا۔ آنکھوں میں درد اور بصارت میں نقص رہنا۔ اسقاط حمل انثیین میں اجتماع خون ورم اور درد رہنا۔ یہ عام نتایج ہیں جو رحم کی قطع اور وضع میں فرق آنے سے ظاہر ہو سکتے ہیں کسی میں کم کسی میں زیادہ۔ **اسقدر عام بیان کے بعد ذیل میں ہم مختلف حالتوں کا بیان علیحدہ علیحدہ درج کرتے ہیں** (۱) **اینٹی ورشن رحم** کا اپنی اصلی وضع سے سامنے کی طرف گر جانا۔ یہ مرض رحم کے مرضوں میں نہایت کثیر الوقوع ہے سخت حالتوں میں نہایت ہی تکلیف دہ ہوتا ہے۔ پیشاب بار بار رکتا اور تکلیف سے آتا ہے۔ **امراض متشابہ**۔ مثانہ یا رحم کی رسولیاں **تشخیص**۔ شکم فرج اور مقعد کی طرف سے اور رحم کے اندر ساونڈ داخل کرنے سے بآسانی ہو سکتی ہے۔ مگر جب تک یقینی طور پر یہ فیصلہ نہو جائے کہ مریضہ حاملہ نہیں ہے اسوقت تک ساونڈ پاس نہ کرنا چاہیئے ورنہ اسقاط ہونیکا اندیشہ ہے۔ نیز اس کے پاس کرنے میں نہایت احتیاط اور نرمی اور آہستگی لازمی ہے۔ جب گردن رحم میں خم آجاتا ہے اسوقت ساونڈ کا پاس کرنا محال ہو جاتا ہے۔ (۲) **اینٹی فلیکشن**۔ رحم کا سامنے کی طرف خم کھاجانا کبھی یہ حالت پیدایشی ہوتی ہے اور کبھی اتفاقی کبھی یہ خم گردن رحم میں ہوتا ہے اور کبھی جسم میں اور کبھی دونوں میں کبھی یہ حالت اکیلی ہوتی ہے اور کبھی اینٹی ورشن بھی ساتھ ہو جاتا ہے۔ جسم مختلف زاویوں کا ہوتا ہے۔ قدرتی طور پر بھی رحم میں کسیقدر سامنے کیطرف خم ہوتا ہے۔ معمول سے زیادہ خم ہو جانے کا نام اینٹی فلیکشن ہے۔ **اسباب**۔ پیرا مٹرائی ٹس ہو کر یوٹرو سائی کل لگیمنٹس کا چھوٹا ہو جانا جس سے گردن رحم آگے کی طرف کو کھنچ جاوے یا راونڈ لگیمنٹ کا چھوٹا ہو جانا۔ وضع حمل کے بعد جب رحم چھوٹا ہونے لگتا ہے اسوقت یہ خرابی رہجانا دایمی قبض وغیرہ وغیرہ۔ **علامات**

ان کی کمی بیشی زخم کی مقدار اُس کے نتایج پر منحصر ہے رحم کا مُنہ تنگ ہو کر احتباس الطمث یا عسرت الطمث رہتی۔ رحم اور پیڈو میں ورم ہو جاتی۔ عسر البول واحتباس البول وغیرہ تکالیف ظاہر ہوتی تفصیل کیلئے دیکھو عام بیان۔ **تشخیص**۔ فرج میں انگشت ڈال کر زخم کی جگہ نشیب معلوم ہوگا۔ ساونڈ کے داخل کرنے میں دقت پیش آئے گی انگشت کے ساتھ ٹٹول کر زاید ریشہ یا رسولیاں یا پھوڑے وغیرہ کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ رحم کی وسعت حرکت کو معلوم کرنا چاہئے۔ **امراض متشابہ** رحم یا مثانہ کی رسولیاں سنگ مثانہ پیڈو میں خون یا پیپ جمع ہونا۔ پرانی ورم کے بعد رحم میں نا بیدوصل پیدا ہو جانا (۳) **رحم کا اپنی اصلی وضع سے پچھلی طرف گر جانا**۔ اس میں رحم کا جسم پیچھے کی طرف مقعد پر جا گرتا ہے جو دباؤ سے قبض یا اسہال یا باربار تقطیر البول یا احتباس البول کی تکالیف رہتی ہیں کسیقدر ریٹرو ورشن ایام حمل میں ہمیشہ ہو جاتا ہے۔ جب زیادہ ہو تو اسقاط کا باعث ہو جاتا ہے۔ اسباب اور علامات وہی ہیں جو عام طور پر بیان کئے گئے۔ دیکھو عام بیان۔ **تشخیص** مقعد میں انگشت داخل کرنے سے رحم گرا ہوا صاف طور پر محسوس ہوگا فرج میں اُنگلی ڈالنے سے فم رحم کے سامنے کی طرف اُٹھا ہوا معلوم ہوگا۔ **امراض متشابہ**۔ حمل پشت رحم میں رسولی یا ہمی ٹوسیل یا کسی قسم کا اجتماع رطوبات (۴) **ریٹرو فلیکشن رحم** کا پچھلی طرف خم کھا جانا۔ اسباب وعلامات حسب معمول تشخیص ملاحظہ سے ہو سکتی ہے۔ (۵) **پرولیپس آف یوٹرس**۔ رحم کا اپنی جگہ سے نیچے اُتر آنا اس کے تین درجہ ہیں۔ (۱) جس میں رحم نیچے اُتر آئے مگر اندام نہانی سے اندر ہی رہے۔ جبکہ رحم نیچے اوتر کر کسیقدر باہر آجاوے (۳) جبکہ کل رحم باہر آجاوے۔ ساتھ ہی مثانہ فرج اور مقعد کی دیواریں بھی کھنچ آتی ہیں۔ **اسباب** جیسا کہ عام طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ **علامات** کھنچتا ہوا یا نیچے کو دباتا ہوا درد اُٹھتا ہے۔ جو درد زہ کے مشابہ ہوتا ہے۔ یہ درد کمر اور رکوں تک جاتا اور کھڑے ہونے یا پھرنے سے زیادہ ہوتا ہے۔ استفراغ کے وقت مریضہ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پیڈو میں سے کچھ نکل کر باہر آرہا ہے۔ پاخانہ کی باربار حاجت ہوتی ہے۔ جسقدر حصہ باہر نکل آتا ہے اُس کی سطح ہوا لگنے اور رگڑ کھانے سے سخت خشک اور کھردری ہو جاتی یا متورم ہو کر زخمی ہو جاتی ہے جنکے اوپر کھرنڈ جم جاتے اور نیچے سے خون اور پیپ بہتی رہتی ہیں۔ خارج شدہ حصہ پر پیشاب لگنے سے ورم اور جلن ہو جاتی ہیں۔ بعض اوقات خارج شدہ حصہ پہنچکر مردار پڑنا شروع ہو جاتا اور پھپھوندار زخم بنجاتے ہیں۔ **امراض متشابہ**۔ رحم کی ڈنڈدار رسولیاں گردن رحم کا طول اور جسامت میں بڑھ جانا۔ انورشن یعنی پلٹ کر اندرونی سطح باہر آجانا (۶) **انورشن**۔ رحم کی اندرونی سطح پلٹ کر باہر آجانا اس کا بیان علیحدہ کیا جا چکا ہے۔ پس دیکھو بیان انورشن کا (۷) **اسینٹ آف یوٹرس** رحم کا معمولی جگہ سے اوپر چڑھ جانا یہ حالت دو طرح سے ہو جاتی ہے ایک تو حمل کے بعد دوم شکم یا پیڈو کی رسولیاں رحم کو اُٹھا دیتی یا نا بید وصل بنکر رحم کو اوپر کھینچ لیتی ہیں۔ (۸) **پالی پس یوٹرائی** یعنی رحم کی ڈنڈدار رسولیاں یہ چار قسم کی ہوتی ہیں (۱) سلولر جو سیلولر ٹشو اور میوکس ممبرین کی بنتی ہیں یہ گردن رحم میں واقع ہوتی چھوٹے بادام کی برابر ہوتی سرخ رنگ کی ہوتی ہیں (۲) گلینڈولر جو رحم کے غدودوں نالیوں اور کنکٹو ٹشو سے بنتی ہیں یہ بڑھ کر تھیلی دار

بنجاتی نرم چھوٹی اور خوشوں میں ہوتی ہیں۔ان سے خون جاری ہوتا رہتا ہے (۳) فائیبرس جو ریشوں سے بنتی
اور سخت مضبوط اور بڑی ہوتی ہیں (۴) پلے سنٹل جو آنول کے باقیماندہ ٹکڑوں سے بنجاتی ہیں جو مضبوط
ہوکر رحم کی دیوار سے پیوست ہوجاتی اور اُن کی سطح پر چھوٹے چھوٹے اُبھار ہوتے ہیں۔ یہ تمام پالی پائی
ابتدا میں دیوار رحم کے ساتھ ملی جلی ہوتی ہیں۔ مگر جوں جوں بڑہتی جاتی ہیں توں توں اُس سے علیحدہ ہوتی
جاتی ہیں۔ یہانتک کہ آخرکار محض باریک جڑ کیساتھ اتصال رہجاتا ہے۔ **علامات**۔ ساونڈ ان کی موجودگی
میں جڑ کے قریب سے پورا رحم کے اندر داخل ہوسکتا ہے رحم سے خون ہمیشہ جاری رہتا ہے جس میں سے
خاص بو آتی ہے رحم کا جوف بڑہ جاتا ہے جسکی وجہ سے ساونڈ ڈہائی انچ سے زیادہ اندر جاتا ہے رحم
کا جسم اپنی جگہ پر رہتا اور پالی پس کی سطح پر کوئی نشیب یا سوراخ محسوس نہیں ہوسکتا۔ ان میں دُکھ درد نہیں
ہوتا۔ **امراض متشابہ** رحم کی رسولیاں انورشن آف یوٹرس رحم کا بڑہ جانا سب انوالیوشن **چھادہ**۔ رحم
کی ورم التہاب الرحم۔ یہ مختلف قسم کی ہوتی ہے اُن کی مختصر تفصیل حسب ذیل ہے۔(۱) **ایکٹو ہائی پرمیا**
یعنی رحم کی شریانوں کا اجتماع خون۔ **علامات** رحم دردناک ہوجاتا معمولی رطوبتوں کا اخراج زیادہ ہوکر
لیکوریا ہوجاتا ہے۔ خون حیض کا کثرت سے آتا ہے۔ وقفہ کے زمانہ میں بھی جاری ہوجاتا ہے کمر میں درد اور
چلنے پھرنے میں بھی تکلیف رہتی ہے۔ **اسباب** فم رحم کا پیدائشی طور پر یا رحم کے بے جگہ گر پڑنے یا اُس میں
زخم آجانے سے تنگ ہوجانا رسولی یا پالی پس کا ہونا۔ (۲) **پیسو ہائپر پرمیا**۔ یعنی رحم کی وریدوں کا اجتماع
خون۔ اِس کے اسباب اور علامات شریانی اجتماع خون کے مشابہ ہیں اگر مدت تک رہے تو رحم بڑہ جاتا اور ریشہ
بنجاتے ہیں (۳) **ایکیوٹ مٹرائی ٹس اور اینڈو مٹرائی ٹس**۔ **اسباب** زخم ضرب۔ صدمہ اور پرسُّن
حیض میں ٹھنڈی ہوا لگجانا متعفن مادہ کا زخم کے ساتھ سرایت کرنا رحم کے اندر تیز دوائیں لگانا۔ پیسری یا سانچ
کا استعمال سوزاک حیض کا بند ہوجانا فرج کی سوزش۔ **علامات** لرزہ کیساتھ تیز بخار رہتا پیڈو میں درد
اور گرانی محسوس ہوتی فرج میں گرمی جلن رہتی مگر رطوبت کچھ خارج نہیں ہوتی۔ رحم سے غلیظ لیسدار رطوبت نکلتی ہے جو بعد
میں پیپ بنجاتی اور کبھی تیز کاٹنے والی بنجاتی ہے۔ پاخانہ کی حاجت بار بار محسوس ہوتی اور دست لگجاتے
ہیں۔ انگشت داخل کرنے سے رحم بڑھا ہوا اور دردناک محسوس ہوتا ہے۔ فم رحم کھلا رہتا اور پانی بھر کر
نرم ہوجاتا ہے۔ لیسدار اور غلیظ بلغم ریشوں کی طرح فم سے لٹکا رہتا ہے۔ رطوبت کی خراش سے اندام پر
کھجلی رہتی ہے۔ اگر متعفن ورم ہوجائے تو بخار اور درد زیادہ ہوکر پیری ٹونائٹس کی علامات جلدی ظاہر
ہوجاتی ہیں۔ ورم کی حالت میں ساونڈ کبھی پاس نہیں کرنا چاہیئے۔ **انجام** خفیف حالتوں میں مریضہ صحت
یاب ہوجاتی ہے۔ مگر جب متعفن ہوکر پیپ پڑجائے یا پیری ٹونائی ٹس سیلنجائی ٹس او وے رائے ٹس
وغیرہ ہوجائے تو انجام بخیر ہونا مشکل ہے۔ (۴) **کرانک مٹرائی ٹس**۔ اسباب و علامات ایکیوٹ کے
مشابہ مگر خفیف درجہ کی ہوتی ہیں (۵) **کرانک اینڈو سروی سائی ٹس** فم رحم کا پرانا نزلہ۔ یہ مرض تمام

مرضوں میں نہایت کثیر الوقوع ہے۔ اس میں فم رحم کی اندرونی سطح اور اُس کے غدود کا نزلہ ہو کر بلغم بکثرت خارج ہوتا ہے۔ غدود بڑھکر دانوں کی طرح اُٹھ آتے ہیں جنسے خون خفیف رگڑ سے خارج ہو جاتا ہے۔ اسباب پہلے سے سکرافیولا یا ٹیوبرکلوسس ہو۔ ناقص غذا دودھ زیادہ مدت تک اور کثرت سے پلانا بار بار حمل رہنا..........

..........سب انوالیوشن کثرت ترددات وتفکرات وغیرہ کثرت جماع۔ حیض سردی لگجانا۔ سوزاک ہو جانی تائی ٹس رحم میں خم آجانا یا اُس کا بے جگہہ گر پڑنا۔ فم رحم کا بند ہو جانا۔ پالی پس۔ گردن رحم کا پھٹ جانا یا زخمی ہو جانا اسقاط اور وضع حمل کے بعد بے احتیاطی رحم کے زخم علامات پیڈو اور کمر میں درد جس سے چلنے پھرنے میں زیادتی ہو گاڑھا لیسدار رطوبت کا رحم سے خارج ہونا۔ جماع میں تکلیف یا بانجھ پن عام صحت کا زایل ہو جانا۔ انگشت داخل کرکے ملاحظہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ فم رحم کی جھلی اور ترکر انگور بنگیا ہے اور غلیظ لیسدار بلغم زور کیساتھ چپٹا ہوا ہے۔ عسرت الطمث فم رحم بڑھ کر موٹا اور پلپلا ہو جاتا ہے انجام یہ مرض نہایت ہی دیرپا اور نہایت دقتوں سے علاج پذیر ہوتا ہے (۶) **کرانک اینڈو مٹرائی ٹس** یعنی رحم کا پرانا نزلہ۔ یہ مرض عموماً اینڈو سروی سائی ٹس کیساتھ ہوتا ہے۔ اندرونی سطح سوج کر معمولی رطوبتیں کثرت سے خارج ہوتی ہیں۔ رحم کے غدود ایک مدت کے بعد فاسد ہو کر ناپید ہو جاتے اور میوکس جھلی کا اپی تھیلیم زایل ہو کر انگور پیدا ہو جاتا ہے۔ جس میں سے بعض دانہ بڑھکر پالی پس کی شکل بنجاتے ہیں۔ رحم کا جسم بڑھ جاتا اور میوکس جھلی کے بجائے کنیکٹو ٹشو کا استر بنجاتا ہے۔ **اسباب وعلامات** کرانک اینڈو سروی سائی ٹس کے مشابہ ہیں۔ **انجام** یہ مرض مدتوں میں مشکل سے علاج پذیر ہوتا ہے۔ اور اکثر علاج پذیر نہیں ہوتا (۷) **سب انوالیوشن**۔ رحم کا بڑھا ہوا رہنا۔ **اسباب** وضع حمل کے بعد جلدی چلنے پھرنے یا کام کرنے لگجانا دودھ زیادہ کثرت سے پلانا۔ ٹھیک نہ باندھنا۔ کھانے پینے کی بے احتیاطی جس سے رحم پورے طور پر سکڑ کر اپنی اصلی حالات پر نہ جاسکے۔ زچگی میں پیری ٹونائی ٹس یا مٹرائی ٹس متواتر حمل رحم کا بے جگہہ گر پڑنا یا اُس میں خم آجانا **کیفیت** کل رحم بڑھ جاتا دیواریں موٹی اور جوف فراخ ہو جاتا ہے تمام تغیرات حالت حمل کے طور پر ہوتے ہیں یعنی اجتماع خون ہو کر رطوبتیں بکثرت خارج ہوتی ہیں جس سے رحم بڑھتا جاتا ہے تمام سابقہ ریشہ اور ذرات بڑے ہوتے جاتے ہیں۔ **تشخیص**۔ انگشت داخل کرنے سے فم رحم موٹا دردناک اور کشادہ معلوم ہوتا ہے اور گردن رحم بڑی اور سخت معلوم ہوتی ہے۔ رحم کا جسم ٹٹولنے سے بڑھا ہوا محسوس ہوتا ہے اور ساونڈ ڈھائی انچ سے زیادہ اندر جاتا ہے۔ **امراض متشابہ**۔ حمل۔ رحم کی رسولیاں اور ورم (۸) **لیسریشن آف دی سروکس**۔ گردن رحم کا پھٹ جانا وضع حمل کیوقت پندرہ سولہ فیصدی عورتوں میں ایسا ہو جاتا ہے۔ کبھی آڑے رُخ میں اور کبھی منتشر طور پر مختلف سمتوں میں شگاف آجاتا ہے خفیف حالتوں میں خود بخود آرام ہو جاتا اور کچھ تکلیف بھی نہیں ہوتی۔ **اسباب** جنانے میں جلدی کرنا بیہودہ طور پر فارسیپس وغیرہ سے مداخلت کرنا یہ زیادہ تر بائیں طرف واقع ہوا کرتا ہے۔ **کیفیت وانجام** کبھی تو محض خفیف رگڑ آجاتی ہے اور کبھی گہرا شگاف ہو جاتا ہے جب گہرا شگاف ہو جائے تب رحم کے ورام پیری مٹرائی ٹس سب انوالیوشن پیرامٹرائی ٹس اپی تھیلیوما وغیرہ امراض پیدا

ہو سکتے ہیں اندمال زخم کے بعد فم رحم تنگ ہو کر قرار حمل غیر ممکن ہو جاتا ہے **علامات** رحم سے خون کا جاری رہنا غلیظ رطوبتوں کا خارج ہونا چلنے پھرنے میں درد جماع سے خوف اور نفرت۔ اور جریان۔ انتقال حس کی وجہ سے سر میں درد ہو جانا اور تقے لگجاتی ہے (۹) **اروزن اور گرینولے شن آف دی سروکس**۔ یعنی گردن رحم کا چھلجانا اور انگور پیدا ہو جانا اس میں جھلی اُتر کر نیچے سے خونی انگور ابھر آتا ہے جو بڑھکر گردن رحم کی سطح کو مُرغ کی کلغی کے مشابہ کر دیتا ہے۔ **اسباب**۔ اجتماع خون رحم کا بے جگہ گر پڑنا یا زخم کھا جانا لیسریشن آف دی سروکس وجائی نائی ٹس۔ سل آتشک یا خنازیر کا مزاج پیسریز کا استعمال اینڈو مٹرائی ٹس **علامات** خون آمیز رطوبت خارج ہونا۔ کھڑے ہونے اور چلنے پھرنے میں تکلیف جماع میں درد۔ عام ضعف اور ناتوانی انگشت داخل کرنے سے گردن رحم نرم تر جھلی ہوئی اور انگور دار محسوس ہوتی ہے۔ اُنگلی یا کپڑے کے ساتھ چھیڑنے سے خون نکل آتا ہے۔ ساتھ ہی دوسرے امراض مثلاً اینڈو مٹرائی ٹس ہائی پر پلیزیا وجائی نائی ٹس اور سوزاک کی علامات ملجاتی ہیں۔ (۱۰) **فالی کولر ڈیجنریشن**۔ اس میں تین مختلف حالتیں شامل ہیں (۱) **خاص فالی کولر ڈیجنریشن** یعنی گردن رحم کے غدود کا جو باریک نالیوں کی شکل ہوتی ہیں خراب ہو جانا (۲) **میوکس پالی پس**۔ یعنی میوکس جھلی کے بڑھجانے سے چھوٹی چھوٹی دُمدار رسولیاں بنجانا (۳) **فالی کولر ہائی پرٹرو فی** یعنی فالی کلز کا بڑھ جانا۔ یہ تینوں حالتیں وس طرح پر پیدا ہوتی ہیں کہ پہلے گردن رحم میں اجتماع خون ہو کر سطح چھلجاتی اور لب باہر کو نکل آتے ہیں کہ پہلے گردن کے باریک غدود جو آووُلا نیبوتھائی کہلاتے ہیں۔ پھول کر اخراج رطوبت سے تنجاتے ہیں جس سے چھوٹی چھوٹی تھیلیاں بن جاتی ہیں جو یا تو پھٹ جاتی یا نیچے کی ساختوں کے بڑھنے سے زیادہ اُبھر آتی ہیں یا بیرونی تھیلیوں میں جو فرج کے اندر ہیں پیپ یا کولائڈ میٹر بھر جاتی ہے۔ پھٹنے کے بعد نشیب ہو کر رفتہ رفتہ بھر جاتا ہے۔ اگر اسی طرح سے مدت تک تھیلیاں بنتی رہیں تو ہمیشہ کو اجتماع خون او ورم سے کل گردن موٹی ہو جاتی اور فنگس کے مشابہ بنجاتی ہے اس طرح پر فالی کولر ڈیجنریشن کے بعد فالی کولر ہائپرٹروفی شروع ہو جاتی ہے۔ جو بڑھ کر چھوٹی چھوٹی پالی پس بنا دیتی ہے **پنجم رحم کی سادی رسولیاں**۔ کثیر التولید عورتوں میں ۳۰ سال سے ۵۰ سال تک کی عمر کے درمیان رحم کی رسولیاں عموماً ہوتی ہیں افریقہ میں اُن کی زیادہ کثرت ہے رحم کے عضلاتی ریشوں اور کنیکٹو ٹشو سے پیدا ہوتی اور جسقدر بڑھتی جاتی اُسیقدر زیادہ سخت ہوتی جاتی ہیں **تغیرات** خون کم ہو کر چربی بڑھ جاتی کبھی بلغم زیادہ زیادہ ہو کر مکسوما ہو جاتا اور کبھی چونہ پڑ جاتا ہے کبھی ورم ہو کر پیپ پڑ جاتی اور چھیچھڑے علیحدہ ہونے شروع ہوتے ہیں کبھی رطوبتیں زیادہ ہو کر خون یا بلغم یا ماء الدم یا چربی کی تھیلیاں بنجاتی ہیں اور کبھی سرطان بنجاتا ہے۔ **اقسام بلحاظ ساخت کے**۔ فائی بروما۔ فائی بروما ئی اوما۔ مائیو سارکوما فائبرو مکسوما۔ سارکو ماٹس سارکوما۔ مکسو سارکوما سسٹک فائی برو مائی اوما۔ **اقسام بلحاظ مقام اور ابتدا کے**۔ سروائی کل جو گردن رحم سے پیدا ہوں سب پیری ٹونیل یا سب سیرس سب میوکس۔ انٹرسٹی میورل۔ پیڈنکائی لےٹس۔ ان کی جڑ کبھی پتلی ہوتی ہے اور کبھی چوڑی۔ **علامات** آہستہ آہستہ بڑھتی رحم سے خون جاری ہوتا رہتا ہے۔ مگر بخار نہیں ہوتا اور جسم

بھی چنداں لاغر نہیں ہوتا۔ وسطی خط میں ناف سے نیچے شکم بڑھتا رہتا ہے ٹٹولنے سے ایک سخت اُبھار ناف کے نیچے وسطی خط میں محسوس ہوتا ہے۔ رحم بڑا اور سخت ہو جاتا فم رحم رسولی کے اوپر چوچی کی طرح پھرتا ہے مقعد اور فرج میں اُنگلی داخل کرنے سے رحم کی بڑائی اور سختی بخوبی معلوم ہو جاتی ہے گردن رحم کو کشادہ کرکے جوف کو ٹٹولنے سے تمام شکوک بخوبی صاف ہو سکتے ہیں تناوٹ۔ اور بوجھ کی وجہ سے کسیقدر درد رہتا ہے قرار حمل نہیں ہو سکتا اور اگر ہو بھی جاے تو اسقاط ہو جاتا ہے۔ مقعد پر دباؤ رہنے سے قبض یا اسہال رہتے اور بار بار حاجت ہوتی ہے۔ پیشاب کے رکجانے سے ہائیڈرو نیفروسس اور برائٹس ڈزیز اور یوریمیا ہو سکتے ہیں انجام کبھی رسولیاں خود بخود غایب ہو بھی جاتی ہیں کبھی برسوں رہتی اور کچھ تکلیف نہیں معلوم ہوتی۔ کبھی جڑ ٹوٹ کر خود بخود وضع حمل کے طور پر باہر آپڑتی ہیں کبھی جڑ لمبی ہو کر فرج کے اندر آلٹکتی ہیں۔ کبھی زخم یا ورم کی وجہ سے پیپ پڑ جاتی اور چھیچھڑے علیحدہ ہوتے ہیں۔ جسکے بعد رحم میں سوراخ ہو کر پیری ٹونائی ٹس یا سپٹی سیمیا سے ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے کبھی رحم پلٹ کر اُن کی کھینچ سے باہر آجاتا ہے **حالات متشابہ** حمل سب انوالیوشن۔ **ششم رحم کی ایذا رساں رسولیاں (۱) گردن رحم کا سرطان** یہ تین قسم کا ہوتا ہے **اوّل مڈلری کنسر** یعنی بیا سرطان جو بھیجے کے مشابہ ہوتا ہے یہ گردن سے شروع ہو کر سرعت کیساتھ اندر اور باہر پھیلتا جاتا ہے اور فرج رحم اور دیگر متصلہ ساختوں کو اپنے مشابہ کرتا جاتا ہے غدود بڑھ کر اور ذرات کثرت سے پیدا ہو کر رحم کو پھول گوبھی کی مشابہ بنا دیتے ہیں۔ چاروں طرف وصل ہو جانے سے رحم غیر متحرک ہو جاتا ہے **دوم اپی تھیلیوما** یہ قسم بھی نہایت عام ہے۔ **سوم سکرہس** یہ قسم شاذ ہے **اسباب** متواتر حمل تیس سال سے زیادہ عمر وضع حمل کیوقت گردن رحم کا پھٹ جانا اروزن اور گرینیولر ڈجنریشن آف سروکس۔ وراثت بعض نسلوں میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے عام ضعف اور لاغری **علامات** دباتا ہوا یا بھالوں کی طرح چبھتا ہوا درد۔ جماع میں تکلیف۔ خون جاری رہنا چہرہ کی صورت ہمیشہ کے درد گھبراہٹ اور اخراج خون سے خاص طور پر مصیبت زدہ ہو جانا تمام جسم لاغر ہوتا جاتا اور رنگ پھیکا پڑجاتا اور کبھی یرقانی صورت ہو جاتی ہے۔ رحم سخت ناہموار ہو کر جڑ جاتا اور اُس کی سطح پر نشیب و فراز محسوس ہوتے ہیں جنسے خون نکلتا رہتا ہے اگر مقعد و مثانہ بھی مبتلا ہو جائیں تو مصایب اور زیادہ ہو جاتی ہیں۔ **امراض متشابہ** گردن رحم پر زخم ہو کر انگور پیدا ہو جانا۔ پالی پس۔ ہائی پرٹروفیز یا آف سروکس آتشک کے زخم اور گٹھلیاں سارکومی ٹس رسولیاں جن میں ورم ہو کر پیپ پڑ جائے یا چھیچھڑے بنجائیں۔ **سرطان کی علامات تشخیصی حسب ذیل ہیں** تیس سال سے زیادہ عمر میں شروع ہو کر بہت جلدی بڑھتا آتشک کی کوئی علامت موجود نہیں ہوتی ایک جگہ شروع ہو کر ہر طرف پھیلتا جاتا ہے۔ درد رہتا اور خون جاری ہوتا رہتا ہے خاص قسم کی بدبو رطوبتوں سے آتی ہے رحم جلد غیر متحرک ہو جاتا ہے کسی دوا سے اچھا نہیں ہوتا کاٹنے کے بعد بار بار ہوتا رہتا ہے۔ چہرہ کی شکل مصیبت زدہ ہو جاتی اُنگلی داخل کرنے سے سخت ناہموار گرفتہ اور قایم محسوس ہوتا دوسرے اعضا میں بھی اس کا مادہ پہنچکر یہی مرض ہو جاتا ہے۔ خوردبین میں اس کے ذرات اور ریشوں کی خاص ساخت نظر آسکتی ہے (۲)

جسم رحم کا سرطان ۔ یہ مرض شاذ ہے کثیر النسل عورتوں میں زمانہ حیض کے بعد ہوجایا کرتا ہے علامات
جو گردن رحم کی سرطان میں بیان کی گئی ۔ مگر خفیف ہوتی اور بہت دیر میں ترقی کرتا ہے کبھی تو اپنی
ہے اور کبھی غدود سے ۔ مگر بڑھکر کل دیوار کو مبتلا کرلیتا ہے ۔ کبھی رحم سے باہر پھیلکر اس میں سوراخ کردیتا یا دوسرے
اعضا کیساتھ ملادیتا ہے (۳) **رحم کا سارکوما** ۔ یہ کنیکٹو ٹشو میں شروع ہوکر بہت آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہے
رطوبت رقیق خارج ہوتی اور اس میں کچھ بدبو نہیں ہوتی درد بھی ہمیشہ نہیں ہوتا تشخیص اس کے ذرات اور ریشے
جو خارج ہوں ان کو خوردبین میں رکھکر پہچان سکتے ہیں باقی تمام علامات سرطان کے مشابہ ہوتی ہیں ۔ مگر خفیف
ہوتی اور بہت آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں ۔ **علاج ۔ اول** ۔ رحم کی ورم ۔ التہاب الرحم ۔ یہ مختلف اقسام کے ہوتے ہیں ۔
ان کی تفصیل معہ علاج مناسب مختصراً ذیل میں درج کیجاتی ہے ۔ (۱) ہائی پریمیا آف دی یوٹرس ۔ رحم کا اجتماع خون
مریضہ کی عادت نشست و برخاست ۔ خواب و خورش اور لباس وغیرہ کے متعلق اگر کوئی مضر صحت امر معلوم ہو
تو اس کی اصلاح کریں ۔ جماع سے قطعاً ممانعت کردیں ۔ فرج کے اندر گرم پانی کی دھار سے سینک کرتے رہیں ۔
امعا کو نمکین مسہلات یا حقنہ سے صاف کرتے رہیں ۔ پوٹاسیم برومائیڈ کوئین ۔ نوپولین اور ارگوٹین کا داخلی استعمال رفع
درد اور سوزش کیواسطے مفید ہے ۔ غذائیں رقیق ۔ سریع الہضم اور بے خراش دیتے رہیں ۔ سرخ مرچ ترشی ۔
اچار چٹنی ۔ تیز مصالحجات وغیرہ سے پرہیز کرائیں ۔ اندام نہانی پر جونکیں لگانا ۔ پیڈو پر سینک کرنا ۔ گرم پانی کے تریڑے
دینا ۔ پولٹیسیں باندھنا ۔ رائی کا پلستر وغیرہ لگانا بھی مفید ہوسکتے ہیں (۲) اکیوٹ مٹرائی ٹس اور اینڈو مٹرائی ٹس ۔
اس کے علاج کی تدابیر بعینہ ہائی پریمیا کے طریق پر ہیں ۔ اگر تکلیف زیادہ ہو تو مارفیا جیمیکا ڈاگ وڈ ۔ یوپولین ۔ وائی
برنم پرونی فولیم وغیرہ دافع درد ادویہ کا استعمال کرنا چاہیئے ۔ فرج کے اندر نیم گرم اینٹی سیپٹک لوشنوں کی دھار
گذارنا مفید ہوتا ہے ۔ غذائیں رقیق سریع الہضم دیتے رہیں ۔ گرم غذاؤں اور تیز مصالحجات سے پرہیز کرائیں ۔ اندام
نہانی پر جونکیں لگانا اور پیڈو پر سینک کرنا داخلی تدابیر کی ممد ہوسکتے ہیں (۳) کرانک مٹرائی ٹس ۔ رحم کی ورم مزمنہ
اس کا علاج بھی بعینہ ہائی پریمیا کی طرح ہے (۴) کرانک انڈو سروی سائی ٹس ۔ گردن رحم کی سوزش مزمنہ ۔ یہ بیماری
نہایت عام ہے ۔ مریضہ کو آرام سے چت لٹائے رکھیں ۔ جماع سے منع کردیں ۔ عام صحت اور طاقت کو عمدہ غذاؤں اور
مقوی دواؤں سے ترقی دیں ۔ سروکس کے اندر اینٹی سیپٹک اور قابض ادویہ لگاتے رہیں ۔ آیوڈین ۔ کاربالک
ایسڈ کرانک ایسڈ ۔ نائیٹرک ایسڈ ۔ سلور نائیٹریٹ ۔ زنک کلورائیڈ وغیرہ اندرونی سطح پر لگاکر خوب انگور کو جلادینا نہایت مفید ثابت
ہوتا ہے ۔ اگر ورم کی وجہ سے رحم کے اندر کوئی دوا لگائی نہ جاسکے یا خراب فضلات اندر جمع رہتے ہوں تو سروکس میں دو طرف
شگاف دیکر اس کو کشادہ کرسکتے ہیں لیکن اجتماع خون زیادہ اور ورم شدید ہو ۔ تو جبتک اس کی شدت میں تخفیف نہ ہوجائے
اس وقت تک کوئی تیز لگنے والی دوا لگانی مناسب نہ ہوگی غذائیں برابر رقیق اور لطیف دیتے رہیں ۔ تیز ادویہ لگانے میں
یہ احتیاط نہایت ضروری ہے کہ فرج کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے ۔ (۵) کرانک کارپوریل انڈو مٹرائی ٹس ۔ یوٹرائی ٹس ۔ یوٹرائن
کٹار ۔ اس کے علاج کے لیئے مفصلۂ ذیل اصول اور تدابیر ہیں ۔ (۱) عام تدابیر جو انڈو سروی سائی ٹس میں بیان کی

لئیں عمل میں لانا (ب) فم رحم کو ٹینٹس یا بوجیز کے ساتھ کشادہ کر کے ادویہ ذیل لگانا۔ خالص نائیٹرک ایسڈ۔ کاربالک ایسڈ اور آیوڈین ہموزن ملاکر۔ اکتھیال۔ ۱ فیصدی کے حساب سے پانی میں حل کر کے۔ کرامک ایسڈ ایک ڈرام فی اونس پانی میں حل کر کے ٹنکچر آیوڈین اور گلیسرین ہموزن باہم ملاکر۔ (ج) اگر رحم اپنی اصلی جگہ سے بے جگہ گر پڑا ہو تو اُس کی اصلاح کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (د) اگر رحم کے اندر خراب انگور بنجائے تو اُس کو بجلی یا کاسٹک ادویہ سے جلادینا۔ یا سائیم صاحب کے وائر کیوریٹ سے کھرچ کر نکالدینا۔ (٦) سب انوالیوشن۔ اس کا بیان علیحدہ درج ہو چکا ہے۔ پس دیکھو بیان انوالیوشن کا۔ (٧) سروکس یعنی فم رحم کا پھٹ جانا۔ پیدائش کیوقت اکثر قریبًا بارہ تیرہ فیصدی عورتوں میں یہ واقعہ ظہور میں آجاتا ہے۔ اور اکثر خود بخود علاج پذیر بھی ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر شگاف زیادہ عمیق اور وسیع ہو تو مناسب علاج کی ضرورت پڑتی ہے۔ خفیف حالتوں میں عمومًا اسیقدر کافی ہوتا ہے کہ مریضہ کو آرام سے لٹائے رکھیں۔ غذائیں رقیق سریع الہضم دیتے رہیں۔ فرج کو ہلکے اینٹی سیپٹک لوشنوں کیساتھ دھوتے رہیں۔ اگر زخم کے لب کشادہ رہیں تو ٹانکے لگاکر اسکو باہم ملادینا ضروری ہوتا ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ مریضہ کو لتھاٹومی وضع پر لٹاکر ڈک بل سپیکولم فرج میں داخل کر کے زخمی حصہ سروکس کو زیر نظر کر لیں۔ اور ٹینے کولم یا فارسپس کیساتھ فم رحم کو نیچے کھینچکر ٹانکے لگانے شروع کر دیں۔ اس عمل کو ٹریکی لوریفی بولتے ہیں۔ (٨) فالی کولر ڈیجنریشن آف دی سروکس۔ اس مرض میں سروکس کے باریک غدود ورم خوردہ ہو کر چھوٹی چھوٹی پھنسیوں کے طور پر ابھر جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات پانی سے بھر کر آبلے بنجاتے ہیں۔ پہلی صورت میں کرامک ایسڈ کاربالک ایسڈ یا نائیٹرک ایسڈ سے جلاکر اینڈوسروی سائی ٹس کے طریق پر علاج کرنا چاہیئے۔ دوسری صورت میں بڑے بڑے آبلوں میں شگاف دیکر اُن کا پانی نکالدینا ضروری ہوتا ہے۔ جو ثبور لمبے بڑھکر پالی پائی کے طور پر ہوجائیں اُن کی جڑ کو قینچی سے قطع کر دینا چاہیئے۔ (٩) رحم کے اردگرد جو ساختیں موجود ہیں اُن میں سوزش پیدا ہو جانا۔ اسکو پیلوک سیلولائی ٹس بھی کہتے ہیں۔ جو عمومًا پیلوک ابسیس میں انجام پذیر ہوتی ہے۔ دیکھو بیان پیلوک سیلولائی ٹس کا۔ (١٠) پیری مٹرائی ٹس۔ پیڈو کے پیری ٹونیم کا ورم۔ اسکو پیلوک پیری ٹونائی ٹس بھی کہتے ہیں پس دیکھو بیان پیری مٹرائی ٹس کا۔

پنجم ۔ رحم کی سادہ رسولیاں۔ اگر یہ رسولیاں چھوٹی چھوٹی ہیں جنسے عام تکالیف چنداں زیادہ نہیں ہوتیں تو مفصلہ ذیل عارضی تدابیر سے شدت تکالیف کو خفیف رکھ سکتے ہیں۔ (١) رحم کے اجتماع خون اور ورم کو عام تدابیر سے رفع کرتے رہیں۔ مثلاً وائی برنم پرونی فولیم۔ ارگٹ۔ ہائیڈرسٹس۔ ڈجی ٹیلس۔ پوٹاسیم آیوڈائیڈ۔ پوٹاسیم برومائیڈ وغیرہ کے کھلانے گرم لوشنوں کی پچکاریوں۔ مقامی سینک۔ اور پولٹیسوں اور قابض ادویہ کی تبیوں وغیرہ مقامی تدابیر سے جماع سے مریضہ کو منع کر دیں۔ (٢) اگر جریان خون کی شکایت رہتی ہو۔ تو ارگوٹین یا سِکلے رائک ایسڈ کی جلدی پچکاری سے اُسکو رفع کر سکتے ہیں (٣) بیان کیا گیا ہے کہ اگر ارگٹ۔ پوٹاسیم اور پرکلورائیڈ آف مرکری مدت تک مسلسل استعمال کرائیجائیں تو رحم کی سادی رسولیاں تحلیل ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ نمہائے سکہ۔ فاسفرس اور آرسنک کا مدت تک کھلانا رسولی کو چربی میں بدلکر اُسکو زائل کرنا شروع کر دیتا ہے۔ رسولی کے اندر تیز بجلی کے ہر دو سروں پر لمبی سوئیاں لگاکر شکم یا فرج کی جانب سے رسولی کے اندر پہنچاکر تیز بجلی گذاریں۔ (٤) رفع درد اور بے چینی کے لیئے افیون۔ پوٹاسیم اور برومائیڈ کا

استعمال کراتے رہیں امعا کو خفیف مسہلات یا حقنہ سے صاف کرتے رہیں۔ اگر مفصلہ بالا تدابیر سے کوئی صورت آرام پیدا نہو بلکہ روز بروز تکالیف زیادہ ہو کر مریض ہلاک ہوتا جائے تو جراحی عمل سے رسولی کا قطع کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اگر فرج کی طرف سے رسولی کا انقطاع ممکن ہو تو بطریق ذیل عمل کرنا چاہیئے۔ پہلے فم رحم کو ٹینٹ یا بازیر یگ وغیرہ سے خوب کشادہ کریں۔ تاکہ رسولی کا قطع کرنا اور نکالنا آسان ہو جائے۔ اگر کافی مقدار تک سروکس کشادہ نہو سکے تو اُس میں حسب ضرورت شگاف دینا چاہیئے۔ بعد ازاں سایئم صاحب کے چاقو یا لمبی بسٹری کے ساتھ رسولی کے غلاف میں جو عموماً میوکس میمبرین سے بنا ہوا ہوتا ہے۔ ایک دو انچ لمبا۔ اور چوتھائی انچ چوڑا شگاف دیں۔ آخر کار تمام رسولی کو طامس صاحب کے سپون سا۔ یا سایئم صاحب کے اوُک لی اسے ٹر۔ یا سمپسن صاحب کے نیل کیوریٹ۔ یا معمولی قینچی اور ناخون کے ذریعہ کھرچ کھرچ کر اور کاٹ کاٹ کر نکال لیں۔ اگر رسولی کی جڑ پتلی ہو تو چین اکرے زیور۔ یا وایراکرے زیور کیساتھ قطع کر سکتے ہیں۔ جب رسولی سالم یا ٹکڑہ ٹکڑہ ہو کر قطع ہو جائے تو وسیلیم فارسپس کے ساتھ پکڑ کر اُس کو نکال لینا چاہیئے۔ اگر فرج کے راستہ رسولی کا قطع کرنا ناممکن یا نامناسب ثابت ہو تو شکم کو کھول کر عمل جراحی کر سکتے ہیں۔ بعض حالتوں میں رحم میں طولاً شگاف دیکر رسولی کو ثابت نکال سکتے ہیں۔ اگر رحم کا حصہ کثیر خراب ہو چکا ہو تو رحم کو انثیین سمیت قطع کر کے نکالڈالنا چاہیئے۔ جبکہ محض رحم میں شگاف دیکر رسولی کا قطع کرنا۔ یا رحم کو رسولی سمیت قطع کر کے نکالنا مد نظر ہو۔ تو اُس اوپریشن کے لئے مفصلہ ذیل مدارج ہیں۔ (۱) شکم کا کھولنا۔ شکم کے تمام اوپریشنوں میں اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ کی اینٹی سیپٹک احتیاط کرنی ضروری ہوتی ہیں۔ شگاف کیساتھ جسقدر عروق بریدہ ہو کر خون جاری ہو اُن کو کاٹری یا آرٹری فارسپس یا لیگچر وغیرہ سے ساتھ کیساتھ بند کرتے رہنا ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ جسقدر خون شکم کے اندر داخل ہوگا اُس کا صاف کرنا نہایت دشوار ہوتا ہے۔ تمام خون بند کرنیکے بعد پیری ٹونیم کو کھولنا چاہیئے۔ اِس کے بعد رحم میں شگاف دیکر رسولی کو ظاہر کریں (۲) سپرمیٹک شریانوں۔ رحم کی شریانوں اور تمام بڑے عروق کو لیگچر کرنا۔ (۳) محض رسولی یا کل رحم کو قطع کر کے باقیماندہ حصے کو زخم شکم کیساتھ قایم کر دینا تاکہ تمام رطوبتیں اور پیپ وغیرہ جو پیدا ہوں وہ صاف خارج ہوتی رہیں۔ جب رحم بھی قطع کرنا مد نظر ہو تو عموماً انثیین کو بھی ساتھ ہی قطع کر کے نکالدینا ضروری ہوتا ہے۔

ششم رحم کی ایذا رساں۔ یعنی میلگننٹ رسولیاں۔ مثلاً سارکوما و سرطان۔ ایذا رساں رسولیوں کا علاج جو قطعی طور پر کیا جائے۔ سوائے جراحی عمل کے نہیں ہو سکتا جیسا کہ عام طور ٹیومرس کے بیان میں درج کیا جا چکا ہے۔ رحم کی میلگننٹ رسولیوں کے واسطے مفصلہ ذیل اقسام کے اوپریشن کئے جاتے ہیں۔ (۱) فرج کیطرف سے رحم کے تمام فاسد حصہ کو قطع کر کے نکالدینا۔ اسکو واجائنل ہسٹی ریکٹمی کہتے ہیں۔ (۲) سروکس کے خراب شدہ حصہ کو قطع کر دینا اسکو ایمپوٹیشن آف دی سروکس کہتے ہیں۔ (۳) سایئم صاحب کے سپون اور راکرے زیور کیساتھ کھرچکر اور قطع کر کے نکالنا۔ اور باقیماندہ ساختوں کو خالص برومین۔ یا زنک کلورائیڈ۔ یا کرامک ایسڈ وغیرہ سے جلا دینا۔ یا کاٹری کے ساتھ جلانا۔ (۴) شکم کھولکر بالائی جانب سے تمام خراب شدہ رحم کو نکالڈالنا۔ ان تمام جراحی عملوں میں یہ یاد رکھنا چاہیئے

کہ جبتک رسولی چھوٹی اور محدود ہے۔ اُسوقت تک ہی کوئی اوپریشن کارآمد ہوسکتا ہے۔ برعکس اسکے اگر رسولی بہت پھیل گئی ہو اور اُس کا خراب مادہ قریب اور بعید کی ساختوں اور اعضا میں سرایت کرچکا ہو اوپریشن کرنا نہ صرف لاحاصل بلکہ مریضہ کو اور جلدی ہلاک کرڈالتا ہوتا ہے اوپریشن کیوقت تمام خراب اور مشکوک ساختوں کو کامل طور پر قطع کرکے دور کردینا ضروری ہوتا ہے اگر کوئی ذرہ بھی خراب یا مشکوک ساخت کا باقی رہجائیگا وہ از سر نو رسولیاں بنادیگا۔ اور پہلے کی نسبت نئی رسولیاں زیادہ سرعت کیساتھ پیدا ہونی اور بڑھنی شروع ہوجائینگی۔ شروع میں جبکہ رسولی نہایت ہی خفیف ہے۔ تو تیزابوں کیساتھ جلاتے رہنا کافی ہوسکتا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ خالص آیوڈوفارم سرطان رحم کیواسطے سب سے عمدہ کاسٹک ہے۔ رفع درد کیواسطے مارفیا اور اٹروپیا کی جلدی پچکاری کرسکتے ہیں۔ کلورل ہائیڈریٹ۔ پوٹاسیم برومائیڈ۔ ہایوسایمس اور کنیابین کا داخلی استعمال بھی درد میں تخفیف کرسکتا ہے۔ بیلاڈونا اور مارفیا کی تبیاں فرج کے اندر رکھنا بھی درد کو آرام دیتا ہے۔

رسارسین Resorcine
رسارسی نال Resorcinol

اسکے دوسرے نام ڈائی ہائیڈر اکسل بنزال۔ آکسی فینال ڈایاٹامک کاربالک ایسڈ۔ اور پورنیسز کوبین ہیں۔ سیلی سلک ایسڈ اور کاربالک ایسڈ کیطرح مانع خمیر و عفونت یعنی اینٹی فرمنٹ اور اینٹی سیپٹک ہے۔ مقامی استعمال سے کسی قسم کی خراش نہیں کرتی۔ اور نہ کوئی زہریلہ اثر پیدا کرتی ہے۔ خوشبودار بے خراش اور بے ضرر ہونے کیوجہ سے کاربالک ایسڈ اور آیوڈوفارم پر ترجیح رکھتی ہے۔ پانی میں بآسانی حل ہوجاتی ہے۔ ایک فیصدی حل کافی اینٹی سیپٹک اثر رکھتا ہے۔ اگر اس کی قلم زاید انگور پر لگائی جاسے تو سلور نائیٹریٹ کی طرح اُسکو جلادیتی۔ لیکن کسی قسم کا درد نہیں دیتی۔ داخلی استعمال میں دافع بخار مسکن اوجاع۔ خواب آور حابس الدم تاثیرات رکھتی ہے۔ تمام سیپٹک بخاروں میں سوڈی بنزوآس۔ بنزوابن۔ بنزوسنال۔ کاربالک ایسڈ۔ گایاکول وغیرہ کی طرح مفید ہے۔ اگر بخار کی حالت میں کھلائیجائے تو بہت جلدی پسینہ بکثرت خارج کرکے حرارت کو کم کردیتی ہے۔ نبض قوی اور قلیل التعداد اور تنفس بھی قلیل التعداد ہوجاتے ہیں۔ لیکن یہ اثر عارضی ہوتا ہے۔ جلدی سے پھر بخار اُسی طرح زور پر ہوجاتا ہے۔ زیادہ مقدار میں گھمیر کانوں میں گنجار۔ ہاتھ اور پاؤں میں ضعف اور لرزہ پیدا کرتی ہے۔ پیورپرل فیور یعنی بخار زچہ و بخارات موسمی میں قریب قریب کونین کی برابر فائدہ بخشتی ہے۔ بوجہ مسکن اوجاع اور منوم ہونے کے مختلف اقسام درد۔ بیخوابی۔ پریشانی دماغ ہذیان۔ کزاز۔ قولنج۔ امعا و گردہ میں سودمند ثابت ہوتی ہے۔ معدہ و امعا کے درد۔ نفخ۔ سوزش۔ اور قولنج میں جو بعض غیر ہضم ادویہ سے پیدا ہوں۔ نیز قرح معدہ۔ زکام معدہ و امعا اور سیپٹک اسہال میں مسکن درد۔ دافع عفونت اور قابض رطوبات تاثیرات پہنچاکر نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ ہوپنگ کف یعنی کتا کھانسی میں ۵ اگرین رسارسین ایک تپتے گرم پلیٹ پر رکھکر اوڑانا اور دو دو گھنٹہ بعد اِس کی بھاپ دینا یا بذریعہ سپرے ہروقت اندر پہنچاتے رہنا۔ اور ساتھ ہی کھلانا نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اری سی پلس یعنی ماشرہ میں سرنج کے قریب قریب ہر طرف جلدی پچکاری کرنا مرض کو بڑھنے سے روکتا اور بخار کو کم کرتا ہے۔ ڈفتھیریا یعنی خناق۔ اور ورم لوزتین میں گلیسرین میں حل کرکے لگانا بوجہ اینٹی سیپٹک اور جاذب فائدہ کے نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ ورم الاذن۔ جریان الاذن۔ ہر قسم کے زخم۔ سافٹ شنکر۔ آتشک کے زخموں

کاربنکل - دنبل - نواصیر - ورم بیضہ و فوطہ اور سوزش چشم اور مختلف امراض جلدی مثلاً دادہ - خارش - روپیا - روزیولا - اگزیما جذام لوپس اور وڈنٹ السر پر اس کا مقامی استعمال مفید ہے - سوزاک میں اسکے ایک دو حصہ فیصدی کی پچکاری کرنا فائدہ کرتا ہے - خم ۵ ا گرین سے ۲ گرین تک - منوم فائدہ کیواسطے ۳ گرین خوراک میں دینی چاہیئے - زخموں کے دھونے کے واسطے ۲ فیصدی کا سالیوشن کافی ہے - امراض چشم میں ایک فیصدی کا لوشن کافی ہے -

رسائی نین Ricinine یہ ایک سخت زہریلہ جوہر ہے - جو تخم ارنڈی میں سے نکالا گیا ہے اسکا اثر زیادہ تر امعا کے عروق شعریہ پر ہوتا ہے کہ خون منجمد ہوکر امبولائی اور تھرومبائی بنتے اور بے شمار قسم کے نقصانات پیدا کرتے ہیں -

رسپائی ریٹری سسٹم Respiratory System نظام تنفس تنفس کا بیان دیکھو -

رسپائی ریشن آرٹی فیشل Respiration, Artificial تنفس مصنوعی کا بیان دیکھو -

رسسی ٹیشن آف سٹل برتھ Resuscitation of Still Birth جو بچہ ایسی حالت میں پیدا ہو کہ اُسکو دم نہ آتا ہو اُس کا دم جاری کرنا - دیکھو بیان اسفیکشیا نیونیٹورم کا -

رسکپور - یہ در اصل کیلومل ہے - جس میں ۴ فیصدی کروزو سبلی میٹ ملا ہوا ہوتا ہے - پس کیلومل کا بیان دیکھو -

رسوت - بربرس ولگیرس - باربری کا بیان دیکھو -

رسولی - دیکھو بیان ٹیومرس کا -

رسونتی - یہ رسوت کا بنگالی نام ہے -

رض الظفر - ناخون کا کچلا جانا - دیکھو بیان ناخون کے امراض کا -

رعاف - اپی سٹیکسس کا بیان دیکھو -

رعونت - یہ محض علامات ہسٹریا میں سے ایک علامت ہے - پس ہسٹریا کا بیان دیکھو -

رعشہ - ٹریمرس کا بیان دیکھو -

رفری جرنٹس Referegents ٹھنڈی اور دافع تشنگی ادویہ - تبریدات - پانی ایک عام رفریجرنٹ ہے - ایسڈ سائیٹرک - ایسڈ فاسفورک - ایسڈ سلفیورک - ایسڈ ٹارٹارک - ایسڈ ہائیڈروکلورک - آب سنگترہ - آب لیموں - املی - آلو بخارا - آب تربوز - خرفہ - کاہو - کاسنی - مغزیات - لایکوار - امونیا ایسی ٹاس - انگور - سہاگہ - شہتوت - پوٹاسی سائٹراس - پوٹاسی کلوراس - قلمی شورہ - سپرٹ ایتھر نائیٹروسائی - تمام جوش کھانے والے پانی - مثلاً لیمونیڈ - سوڈا واٹر - جنجر بیئر وغیرہ شربت لیموں - شربت نیلوفر - گاؤزبان - کیوڑہ - بیدمشک - گلاب -

رکائی ٹیز Rachites
رکٹس Rickets
یہ ایک پیدائشی مرض ہے - جس میں بچہ کی ہڈیاں اکثر بے قطع اور کمزور ہو جاتی ہیں ساخت میں بہت کمزور اور مقامات اتصال پر پہلو سے بڑی ہوتی ہیں - اس مرض میں کل جسم کی نشوونما فاسد ہوکر ہڈیاں نرم بد وضع اور بے قطع ہو جاتی ہیں - عضلات -

ڈھیلے اور کمزور ہو جاتے ہیں دانت دیر میں نکلتے قد و قامت چھوٹا رہجاتا۔ دماغ۔ جگر۔ طحال۔ اور غدود بھی ضعیف ہو جاتے ہیں ہڈیوں کی نشو و نما کم ہو کر بہت سا حصہ نرم مریوں کی حیثیت میں رہجاتا جسقدر ہڈی بن چکی ہے وہ نرم پڑجاتی ہے۔ ناہموار طور پر ہڈی پیدا ہونے سے غیر معمولی استخوانی اُبھار ہو جاتے اور بعض بعض حصوں میں نرم رہنے سے خم آجاتے ہیں۔ چنانچہ پسلیوں کے سروں پر اُبھار ہو کر سٹرنم کی دونوں طرف تسبیح کی شکل بنا دیتے ہیں۔ اُبھار کا متصلہ حصہ نرم رہنے کی وجہ سے اندر کو دبجاتا اور تسبیح کیساتھ کھالی بنجاتی ہے۔ اِس بے طرح سختی اور نرمی کی وجہ سے سانس میں دقت رہتی ہے۔ ٹانگوں کی ہڈیوں میں خم آنے بے طرح اُبھار ہو جانے اور عضلات اور پٹھوں کے کمزور پڑجانے سے چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ سر کی ہڈیوں میں سوچرس کے قریب موٹائی ہو جاتی اور باقی حصہ نرم رہتا ہے اور دماغ کے دباؤ سے اور نرم ہو جاتا ہے۔ اِس طرح پر سوچرس کے مقابل سخت موٹی ہڈی بنجاتی ہے اور ماکسی پٹ نرم ہو کر پلپلا محسوس ہوتا ہے۔ فانٹے نیلز کھلے رہتے اور سامنے سے پچھلی طرف کا قطر بڑھجاتا ہے۔ پیشانی اونچی فراخ ہو جاتی ہے۔ دانت دیر میں نکلتے اور جلدی گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ نخاع کی ہڈیوں میں بھی مفصلۂ بالا اسباب کے بے طرح خم آجاتے ہیں۔ اِسی طرح پیڈو پر اوپر سے نخاع کا دباؤ اور نیچے سے رانوں کی ہڈیوں کا دباؤ رہنے سے بدوضعگی ہو جاتی۔ یہ مرض زمانہ شیر خواری میں شروع ہو جاتا ہے۔ ابتدا میں پسینہ بکثرت آتے ہیں یہانتک کہ بچہ سردی کے موسم میں بھی کپڑے اُتار اُتار پھینکتا اور ننگا پڑا رہتا ہے۔ تمام جسم دُکھتا اور ہلانے چلانے سے روتا ہے نو مہینہ تک کوئی دانت برآمد نہیں ہوتا اور غور سے دیکھنے سے ہڈیوں میں بدوضعگی کا ابتدا معلوم ہو جاتا ہے۔ **اسباب**۔ فسادات غذا مثلاً دودھ ناقص یا کم ہونا خراب ہوا فی الحقیقت رکٹس کے یہ دو بڑے اسبا ہیں۔ مرطوب مکان۔ روشنی کافی نہ پہنچنا غلیظ رکھنا۔ **عوارضات**۔ رکٹس والے کو نزلہ زکام کھانسی نمونیا بہت جلد ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اُسکو سردی کی مطلق برداشت نہیں رہتی اور یہی عوارضات بچہ میں ہلاکت کا باعث ہوتے ہیں۔ حنجرہ کا تشنج اور دیگر اقسام تشنج بھی کثرت سے ہوتے ہیں۔ حنجرہ کا تشنج بھی کثرت سے ہوتے ہیں۔ پانی پڑ کر سر بڑا ہو جاتا ہے جسکو ہائیڈرو کیفیلس کہتے ہیں۔ انجام ابتدا میں اصلاح غذا آب و ہوا سے نشو و نما اچھا ہو کر ہڈیاں پختہ ہونی شروع ہو جاتی اور تمام بدوضعگی دور ہو جاتی ہے بعد میں بدقت علاج پذیر ہوتا ہے۔ ہلاکت عموماً دیگر عوارضات سے ہو جاتی ہے۔ علاج کا لب لباب صرف اسقدر ہے کہ اصلاح غذا اور مقویات فولاد و فاسفرس و لایم سے تمام جسم کی پرورش اور طاقت کو ترقی دیجائے اس خلاصہ کی تفصیل یہ ہے کہ اِس مرض کا اصل سبب باتفاق جمہور اطبا غذائیت کا کم ہو جانا ہے پس اگر بچہ کی ماں کا دودھ کسی مرض یا سخت لاغری کی وجہ سے ناقص معلوم ہو جس سے بچہ کی پرورش کافی طور پر نہیں ہو سکتی۔ تو فوراً مناسب علاج عمدہ غذاؤں اور مقوی ادویہ سے اُس کی اصلاح کرنی چاہیئے اگر اس طرح اصلاح غیر ممکن معلوم ہو تو دوسری عورت کا دودھ شروع کرا دینا چاہیئے۔ زمانۂ رضاعت کے بعد اُس کے لیے نگہداشت اور اقسام غذا کی بابت مفصل تحقیقات کر کے مناسب انتظام کرنا ضروری ہے۔ ایک دو سال کی عمر تک دودھ یخنی۔ شوربا۔ کھچڑی پتلا۔ شوربے میں بھیگا ہوا پھلکا بیضہ نیم برشت۔ گوشت خام کا مالیدہ وغیرہ دے سکتے ہیں۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض کے گائے بکری وغیرہ کا دودھ موافق نہیں پڑتا۔ تو اُس کی اصلاح لایم واٹر یا بارلے واٹر سے کرنی ضروری ہوتی ہے۔ سگر اس میزان سے بھی ہضم

نہو سکے تو گدھی کا دودھ آزمانا چاہیئے۔ اگر یہ بھی غیر ہضم رہے تو دوسری اغذیہ میں سے حسب موافقت معدہ دینی چاہئیں۔ بچوں کو مکھنی۔ روغن۔ بالائی۔ آسانی ہضم ہو جاتے ہیں۔ پس یہ بافراط دے سکتے ہیں۔ جس جانور کا دودھ پلایا جائے اُسکی صحت اور چارہ کی بابت بھی تحقیقات کرنی نہایت ضروری ہے۔ شاید اُس میں کچھ نقص نہو۔ غرضیکہ سب سے مقدم غذا کی اصلاح ہے۔ جس طرح سے ممکن ہو سکے اصلاح قوائے ہضم و غذا سے اُس کی پرورش کو ترقی دینی چاہیئے۔ ادویات میں روغن ماہی۔ فاسفرس اور مرکبات چونہ سب سے اعلیٰ درجہ پر ہیں۔ فاسفرس کا اثر خاصکر ہڈی پر یہ ہوتا ہے کہ اُسکی نرم ساختیں سخت ہو کر ہڈی کو مضبوط کر دیتی ہیں۔ اس کا بہتر طریق استعمال یہ ہے کہ دس ہزار حصہ روغن ماہی میں ایک حصہ خالص فاسفرس حل کر کے استعمال کرایئے۔ اگر اس کا استعمال باستقلال کیا جائے تو سخت مایوسی کی حالتوں میں بھی کامیابی کی صورت نظر آجاتی ہے۔ خون کی تقویت کیلئے ہائیپوفاسفائٹس آف آئرن اور ہائیپوفاسفائٹس آف لائم دینے چاہیئے کیمیکل فوڈ یعنی پیرش صاحب شربت ان ادویہ کے استعمال کا نہایت عمدہ ذریعہ ہے۔ دوسری ادویہ جو اس مرض میں استعمال کیجاتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔ ایسڈ فاسفورک ڈائلیوٹ۔ فاسفیٹ آف کیلسیم۔ چاک۔ فاسفیٹ آف آئرن۔ لی سپے بین غلوا ورایڈ آف کونین۔

ریلیپسنگ فیور Relapsing fever

فیمین فیور۔ بخار قحط یہ ایک مسلسل متعدی وبائی بخار ہے تین چار یوم یا ہفتہ کے وقفوں سے دوبارہ سہ بارہ ہوتا رہتا ہے۔ شروع میں سردی یا لرزہ ہو کر عام ضعف سر اور کمر میں درد ہو جاتا ہے۔ پھر جلد خشک اور گرم ہو کر ۱۰۵ درجہ سے ۱۰۸ درجہ تک بخار ہو جاتا ہے۔ نبض ۱۱۰ سے ۱۴۰ دفعہ فی منٹ تک چلتی ہے زبان پر ملائی کے مشابہ ہوجاتی ہے عموماً قبض رہتا مگر کبھی اسہال و تہوّع ہو جاتی ہیں۔ جگر اور طحال بھی اکثر بڑھ جاتی ہیں جلد کی رنگت یرقانی ہو جاتی عضلات اور مفاصل میں درد رہتا ہے۔ پہلے ہفتہ کے آخر پر ہذیان بھی ہو جاتا ہے۔ پانچویں دن سے ساتویں دن تک دفعتاً کثرت ادرار یا تعرق یا اسہال یا جریان خون ہو کر تمام تکالیف دور ہو جاتی اور مریض تندرست معلوم ہوتا ہے۔ مگر تین چار یوم یا ہفتہ کے بعد پھر وہی مرض مع تمام تکالیف کے از سر نو آچمٹتا ہے اس طرح چہ تین چار دفعہ تک اُسکے دور دیکھے گئے ہیں۔ دوسرے تیسرے دور میں کبھی خفیف سرخ دھبہ بھی نمودار ہو جاتے ہیں جو اوپر اُتر کر صاف ہو جاتے ہیں۔ اسباب شمالی یوروپ اور امریکہ میں یہ مرض ہوتا ہے۔ پشاور اور مصر میں بھی اُس کی وبائیں ہو چکی ہیں پندرہ اور پچیس سال کی عمر کے درمیان زیادہ تر ہوتا ہے۔ سردی۔ قحط۔ ہجوم۔ غلاظت اور قلت غذا اس کی محرک اسباب ہیں۔ اصل سبب ایک قسم کا باریک نبات ہے۔ جسکو سپائیریلم آف اوبر مایئر کہتے ہیں۔ **عوارضات** برانکائٹس نیومونیا یرقان آشوب چشم۔ اسہال کبھی کبھی اسکے ضمن میں عارض ہو جاتے ہیں۔ **تشخیص** بخار ٹائیفس سے اسطرح پر ہو سکتی ہے کہ اُس میں بخار زیادہ زور کا ہوتا اور نبض زیادہ تیز چلتی ہے۔ کمر میں زیادہ درد ہوتا جلد کا رنگ یرقانی ہو جاتا اور متلی غالب رہتی اور بالآخر کار تمام علامات دفعتاً پانچ چھ یوم کے بعد دفع ہو جاتی ہیں۔ مگر ٹائیفس کی طرح کوئی اخراجات نمودار نہیں ہوتے نہ ٹائیفس کی طرح اس میں مریض اداس اور بھاری رہتا اور نہ اُس طرح کا ہذیان ہوتا ہے۔ بخار ٹائیفائڈ کا تدریجی ترقی کرتا ہے بخار صبح و شام کی حرارت میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ ٹائیفائڈ میں اسہال اور نفخ رہتے دائمی

جانب کنج ران کے تختے دبانے سے درد ہوتا ہے اور اُس میں خاص انجرات بھی نمودار ہوتے ہیں تفصیل کے لئے دیکھو بیان ٹائیفس اور ٹائیفائڈ فیور کا - **انجام** عموماً بخیر ہوتا ہے موت آلی او سط ۳ فیصدی شمار کیگئی ہے - **علاج** چونکہ یہ مرض عموماً ایام قحط میں غربا پر متواتر فاقہ کشیوں کی وجہ سے حملہ آور ہوا کرتا ہے - اسکا علاج صرف یہی قدر ہے کہ جہانتک ممکن ہوسکے نہایت زود ہضم اور مقوی غذائیں بافراط کھلائیں - تمام جسم کی طاقت کو مقویات اور شراب سے قایم رکھیں - زیادہ حرارت اور درد کا علاج انیٹی پائرین اور فیناسٹین وغیرہ سے کریں وقفہ بخار کیوقت کونین دیتے رہیں - جو دیگر عوارضات اسکے ضمن میں واقع ہوں - مثلاً زکام نیومونیا - اور برانکائی ٹس وغیرہ اُسکا حسب قاعدہ علاج کرتے رہیں - اور جیساکہ ٹائیفس فیور کے بیان میں مذکور ہوا اُسی طرح خون کے انیٹی سیپٹک کرنے اور انسداد ترقی کیو اسطے تدابیر کریں -

رمد - اسکو انگریزی میں اکیوٹ کن جنکٹی وائی ٹس کہتے ہیں - کن جنکٹیوا کے امراض کا بیان دیکھو -

رمد یحی اسکو انگریزی میں پرولینٹ آفتھیلیا کہتے ہیں - پس کنجنٹیوا کے امراض کا بیان دیکھو -

رمی ٹنٹ فیور Remittent fever ملیریل فیورز کا بیان دیکھو -

رنگ ورم Ringworm ٹینیا کا بیان دیکھو -

روبس ٹریوئے لس Rubus Trevialis اسکے دوسرے نام روبس کینا ڈنس روبس ولوس اور بلیک بیری ہیں - پس بلیک بیری کا بیان دیکھو -

روبس کیمی مورس - Rubus Chemimorus اسکے دوسرے نام یلو راسپ بیری اور کلاوڈ بیری بھی ہیں - اسکے پھول اور پتے مدر تاثیرات رکھتے ہیں - تخم خیساندہ (برگ گل ۱۶ حصہ - کھولتا ہوا پانی ۱۱۰ حصہ) ۱۰ ڈرام سے ۱۲ ڈرام تک ایک دن میں -

روبس کیناڈنس Rubus Canadensis ⎫ روبس ٹریوئے لس - دیکھو بیان

روبس ولوس do. Vilosus ⎭ بلیک بیری کا -

روبی فیشی انٹس Rubefacients محمر - وہ ادویہ جو اپنی تیزی اور جلن سے کسی جگہہ کو سرخ کردیتی ہیں - مثلاً الجحال - آیوڈائیڈ آف کیڈمیم - آیوڈین - آیوڈائیڈ آف لیڈ بھلاچی - ٹرپن ٹائین ٹنکچر آرنیکا - ٹنکچر کیپسی کم - روغن اجواین - روغن کیجوپٹ - روغن پیپرمنٹ - روغن کافور - روغن چال موگرہ - روغن دال چینی مٹی کا تیل - روغن لیموں - روٹا آئیل - روغن رائی - سرخ مرچ - رائی - گرم مصالحہ - اتیھر - مدار کا دودہ - ہارس ریڈش - روغن جمال گوٹہ - لائیکوار امونیا لینیمنٹ کیمفر کو - لینیمنٹ کروٹن - لینیمنٹ ٹارٹار ایمیٹک لینیمنٹ رائی - میزیرین - رائی کی پلٹس۔

روبیلا Robella فالس میزلز - اپی ڈیمک روزیولا - جرمن میزلز - روٹیلین - یہ ایک خاص قسم کا وبائی بخار ہے جس میں پہلے دن چہرہ پر گلابی دانہ نمودار ہوکر دوسرے دن باقی جسم اور اطراف پر پھیل جاتے ہیں تیسرے دن بخار کے ساتھ غایب ہوجاتے ہیں - مگر خسرہ کی طرح شروع میں نزلہ نہیں ہوتا اور نہ بورا اترتا ہے - **اسباب** ایک مریض کو دوسرے سے یہ بخار لگتا ہے زمانہ سرایت چھ یوم سے ۲۱ یوم تک شمار کیا گیا ہے - ایک دفعہ کے

بعد دوبارہ نہیں ہوتا چھوٹے بچوں کو کم ہوتا ہے جوانوں کو بھی ہو جاتا ہے۔ **علامات** سر بھاری اور دردناک ہو جاتا یا گھومنے لگتا ہے۔ بعد ازاں کمر اور اطراف میں درد ہوتا ہے۔ حلق میں سُرخی ہو کر کھر کھری رہتی ہے۔ ان علامات سے بارہ گھنٹہ بعد اسکے گلابی دانہ چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں کبھی دفعتاً بلا کسی علامت مندرجہ کے یہ دانہ ظاہر ہو جاتے ہیں۔ کبھی ان کے ساتھ اور کبھی ان سے پیشتر ۱۰۲ یا ۱۰۳ درجہ کا بخار ہو جاتا ہے کبھی محض ۱۰۰ درجہ کا بخار رہتا ہے۔ گردن کی چند گلٹیاں بڑھ جاتی ہیں کبھی آنکھیں بھی سُرخ ہو جاتی اور خفیف نزلہ یا زکام ہو جاتا ہے۔ تیسرے روز دانہ ناپید ہونے لگتے اور بخار بھی کم ہو جاتا ہے نزلہ و زکام عموماً دانوں کے چھپنے کے بعد ہونا ہوتا ہے۔ **امراض متشابہ** خسرہ سکارلیٹ فیور روزیولا۔ مقابلہ کیلئے ان امراض کا بیان دیکھو۔ **علاج** اس کا علاج صرف اسقدر ہے کہ مریض کو تین روز آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں اور کم سے کم ایک ہفتہ تک مکان میں محدود رکھیں۔ رفع تشنگی کیلئے ڈایلیوٹ فاسفورک ایسڈ وغیرہ دیتے رہیں۔ جو خاص علامت پیدا ہو اُسکا حسب قاعدہ دفعیہ کریں۔ جب مریض روبصحت ہو تو مقویات کونین و فولاد وغیرہ استعمال کرنے چاہئیں۔

روبیولا۔ Rubeola میزلز کا بیان دیکھو۔

روپیا۔ Rupia مرض آتشک اور لوپس کے زخموں کا مواد خشک ہو کر جو کھرنڈ جم جاتے ہیں اُس کا نام روپیا ہے۔ اس کا علاج اصل مرض کے مطابق کرنا چاہئے۔ یعنی آتشک کیوجہ سے ہے تو پوٹاسیم آیوڈائڈ بافراط دیں۔ تاکہ زخم مندمل ہو کر کھرنڈ اُکھڑ جائیں۔ اگر لوپس کیوجہ سے ہو تو داخلی طور پر آرسنک اور فولاد وغیرہ مقویات کھلائیں۔ مقامی طور پر پولٹیسوں وغیرہ سے کھرنڈ صاف کر کے مناسب علاج کرنا چاہئے۔ دیکھو بیان لوپس کا۔ مگر آتشک کے زخموں کا کھرنڈ مصنوعی طور پر اُتارنا مناسب نہیں۔

روتھیلین (یا) روتھین Rotheln روبیلا کا بیان دیکھو۔

روٹاگریویولنس Ruta Graveolens اس کا تیل نبام ادلیم روٹی استعمال کیا جاتا ہے۔ خارجی استعمال میں خراش کر کے جگہ کو سُرخ کر دیتا۔ اور اگر جلد بھی یا ننگی ہے تو چھالہ اُٹھا دیتا۔ اور زخمی سطح سے پیپ بکثرت نکالتا ہے۔ داخلی استعمال سے معدہ اور امعا میں سخت سوزش پیدا کرتا ہے۔ خون میں جذب ہو کر زیادہ تر گردوں کے راستہ خارج ہوتا ہوا مدر اثر پیدا کرتا ہے۔ چونکہ یہ اعضائے ولادت کی تمام میوکس جھلی پر سخت خراش کرتا ہے اسلئے مسقط حمل اور مدر حیض بھی ہے۔ شربت روغن روٹا ایک بوند سے ۴ بوند تک۔

روڈنٹ السر Rodent Ulcer زخم کاکال۔ یہ ایک قسم کا نہایت فاسد زخم ہے۔ جو تمام ساختوں یعنی جلد۔ گوشت۔ ہڈی وغیرہ کو کھولتا اور پھیلاتا جاتا ہے۔ یہ ایک نہایت ہی دیرپا عسیر العلاج زخم ہے جو عموماً ناک یا آنکھ کے قریب ایک پھنسی سے شروع ہو کر برسوں رہتا اور جلد گوشت ہڈی کو کھاتا چلا جاتا ہے بعض اوقات ناک آنکھ جبڑے اور عظم ایجب کو صاف کر کے حجاب الدماغ تک پہنچ جاتا ہے۔ ڈیورامیٹر کے نیچے دماغ کی شریانیں تڑپتی ہوئی نظر آنے لگتی ہیں۔ سطح ناہموار چکیلی ہوتی کنارے قدرے اُبھرے ہوئے۔ انگور غیر مساوی اور بیقاعدہ۔ زخم کے بعض

بعض حصہ پر چھلکدار چھلی بنجاتی ہے اور باقی حصہ پر بیقاعدہ انگور رہتا ہے۔ رطوبت رقیق پیپ کے مشابہ نکلتی ہے کبھی کبھی باریک عروق سے خون بھی برآمد ہوتا ہے۔ کناروں پر چھوٹی چھوٹی نئی پھنسیاں بنتی جاتی ہیں جو اس زخم کا مادہ ہوتی ہیں اُن کے زخمی ہونے سے ہی اس کا زخم بڑھتا ہے۔ بیس اور تیس سال تک یہ زخم قایم دیکھا گیا ہے۔ قریب کے غدود اس زخم میں نہیں بڑھتے۔ کیفیت جلد کی گہری تہوں میں غدود پسینہ کے اندر گول اور بیضوی ذرات کا اجتماع ہو کر اُس کے دانہ بنتے ہیں جنکے گلنے سے زخم بڑھتا جاتا ہے۔ انجام یہ زخم برسوں رہتا اور عام صحت میں کچھ خلل نہیں آتا مگر ضمنی طور پر دیگر عوارضات مثلاً ماشرہ اور سرسام ہو کر مریض ہلاک ہو سکتا ہے۔ اسکا علاج تمام فاسد انگور کو قطعی اور کامل طور پر کاٹکر یا جلاکر دور کردینا کوئی دوا کھانے سے اسکو ذرہ بھر فائدہ نہیں کرتی۔ بہترین طریقہ علاج تو یہ ہے کہ چاقو سے تمام فاسد رگوں کو تراش دیا جاوے اگر کسی خاص جگہ پر چاقو سے کاٹنا ناممکن یا غیر مناسب ہو مثلاً خانہ چشم کے قریب تو تیزابوں مثلاً نائیٹرک ایسڈ۔ زنک کلورائڈ سلور نائیٹریٹ۔ نائیٹریٹ آف مرکری وغیرہ کیساتھ یا سُرخ گرم لوہا تپا کر اُسکے ساتھ کامل طور پر جلادینا چاہیئے۔ جلانے کیلئے زنک کلورائڈ سب سے بہتر ہے۔ ایک دفعہ جلانے کے بعد بھی اگر ضرورت پڑے تو دوبارہ سہ بارہ فاسد انگور کو جلاتے رہنا چاہیئے اور ہمیشہ زخم کو انٹی سیپٹک طور پر ڈریس کرتے رہنا۔

روزا سنٹی فولیا Rosa Centifolia گلاب
روزا کینائینا do. Canina
روزا گیلیکا do. Gallica گلاب

عرق گلاب نہایت عمدہ ریفریجرنٹ یعنی دافع تشنگی اور کم کنندہ حرارت عزیزی ہے۔ گلقند قبض کشا اور ملین ہے۔ عرق گلاب بطور قابض خفیف اسہال میں مفید پڑتا ہے۔ شورش چشم میں عرق گلاب سے آنکھیں دھونا سُرخی رفع کرتا اور ٹھنڈک پہنچاتا ہے خوراک کنفیکشیو روزی گیلی کی ۳۰ گرین سے ۶۰ گرین تک۔ انفیوزم روزی ایسی ڈم نصف اونس سے ۲ اونس تک۔ سرپ روزی گیلی کی ایک ڈرام اکوا روزی ایک اونس سے ۲ اونس تک۔

روزمیری Rosemerry یہ دیگر خوشبودار روغنوں کی طرح محرک اشتہا۔ مقوی معدہ۔ مفرح قلب۔ دافع اختلاج وخفقان ہے۔ خوراک آئیل روزمیری ½ بوند سے ۳ بوند تک۔ سپرٹ روزمیری ½ بوند سے ۳ بوند تک۔

روزانی لین مونو ہائیڈرو کلوریٹ Rose aniline Mono hydro chlo-rate
فکسین کا بیان دیکھو۔

روزین Rosine یہ بھی فکسین کا دوسرا نام ہے۔ پس اُس کا بیان دیکھو۔

روزیولا Roseola اس کا علاج بعینہ اری تھیما کا علاج ہے۔ شروع میں چار چھ ڈرام میگنیشیا سلفاس یا سوڈی سلفاس دیکر امعا کو صاف کریں بعد ازاں کھاری ادویہ مثلاً سوڈا۔ نوشادر۔ پوٹاسی کاربوناس اور معرقات ادویہ دیویں۔ گرم پانی سے روزانہ غسل کرنا بھی نہایت مفید ہے۔

روشیلز سالٹ Rochelle's Salt یہ سوڈا ٹارٹریٹا کا دوسرا نام ہے پس اُس کا بیان دیکھو۔

روغن اخروٹ عام نباتی روغنوں کی طرح غذائیت کا کام دیتا ہے۔ مسمن بدن۔ مقوی باہ نافع امراض سینہ و لقوہ و فالج و تشنج۔ شربت ۲ ڈرام سے ۸ ڈرام تک۔

روغن اگر۔ دیگر خوشبودار روغنوں کی طرح مفرح۔ مقوی معدہ۔ محرک اشتہا۔ ممسک اور مقوی باہ ہے۔ درد مفاصل نقرس و اورام مختلفہ میں سودمند ہے۔ شربت ۱۵ بوند تک۔

روغن السی۔ اوبیم لائنی۔ اس کا حقنہ روغن گل کے ساتھ درد اور پیچش روده مستقیم کو فایده کرتا۔ اور ملنا اس کا مسکن خراش و درد اثر رکھتا ہے شربت ۲ ڈرام سے ۶ ڈرام تک۔

روغن بابونہ۔ خوشبودار محرک معدہ۔ مزید اشتہا۔ اور مخرج ریاح ہے۔ دیکھو بیان انیتھی مس نوبی لس کا۔

روغن باداِم۔ مقوی و مسمن بدن ہے۔ زیادہ مقدار یعنی ایک دو تولہ کی مقدار میں نہایت عمدہ قبض کشا و ملین۔ خارجی استعمال میں گلیسرین کی طرح مدہن یعنی ملائم کنندہ و مسکن خراش ہے۔ تشنج۔ سرسام۔ ذات الجنب۔ سرفہ۔ بیخوابی۔ قولنج۔ و عسر البول میں مفید ہے۔ شربت ۳ ماشہ سے ۳ تولہ تک۔

روغن بلسان۔ عمدہ غذا۔ مقوی اعصاب و دماغ و باہ۔ سختیوں کا محلل اور دافع مواد ہے۔ فالج۔ لقوہ۔ کزاز۔ صرع درد سر۔ رعشہ۔ استرخا۔ عرق النسا۔ نقرس ضعف باہ و بصر و سامعہ و ضعف گردہ۔ مثانہ و جگر اور عسر البول میں مفید ہے شربت ۵ بوند سے ۳۰ بوند تک۔

روغن بھلاوان۔ روغن بلادر۔ محمر اور مقرح جلد ہے۔ بطور کاؤنٹر اری ٹنٹ ویسی کنٹ اور اپی سپاسٹک استعمال کرسکتے ہیں۔

روغن بیدانجیر۔ کیسٹر آئیل۔ یہ ایک نہایت عمدہ بے خراش مسہل ہے۔ امعا کے سدوں کو صاف کرتا اور درد قولنج میں مفید ہے شربت ایک ڈرام سے ایک اونس تک۔

روغن پیٹھہ۔ عمدہ غذا مقوی اعضا ہے۔ بیخوابی میں نافع۔ شربت ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک۔

روغن تخم خیار۔ عمدہ غذا اور مقوی اعضا ہے۔ شربت ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک۔

روغن چنبیلی۔ مفرح۔ محرک باہ۔ مدر بول اور مخرج کرم امعا ہے۔ درد سر اور وجع مفاصل میں مفید شربت ۳ ماشہ سے ایک تولہ تک۔ المدسریم یم

روغن خشخاش۔ مغذی۔ منوم۔ اور مسکن او جاع ہے۔ درد کا دافع۔ ورم کا محلل اور کھانسی میں سودمند ہے شربت ۶ ماشہ سے دو

روغن دارچینی۔ اوبیم سنے من کا بیان دیکھو۔

روغن دیودار۔ رادع مواد۔ محلل ورم اور مسکن اوجاع ہے۔ محض خارجاً مستعمل ہوتا ہے۔

روغن رائی۔ خارجی استعمال میں تیزی کرکے کاؤنٹر اری ٹنٹ فائدہ بخشتا ہے۔ اس لئے ہر قسم کے درد اور ورم میں نافع ہے۔ کان میں ٹپکانا بہرہ پن دور کرتا ہے۔ اور کان کو صاف کر دیتا ہے۔

روغن زیتون۔ اوبیم آلو کا بیان دیکھو۔

روغن سرشف - دافع استرخا محلل ریاح مخرج کرم امعا ملین اور مقوی و فربہ کنندہ بدن ہے۔ بکثرت کھایا جاتا ہے
سرسوں یا سرسوں کا تیل بھی کہتے ہیں۔

روغن کرطیلین - دافع ریاح مقوی اعضا مخرج بلغم اور دافع اوجاع ہے۔ کہتے ہیں کہ مصری کے ساتھ ملاکر
کھانا جوڑ بوڑ کے درد کو دور کرتا۔ اور اعصاب کو قوت دیتا ہے۔ اور درد قولنج کے لئے مفید ہے۔ شربت ۴ ماشہ سے ۲ تولہ تک

روغن کدو - ناک کے اندر لگانا نکسیر کے لئے نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

روغن کنجد - تلی کا تیل، مفتح سدہ، ملین، ملطف، مسمن بدن ہے۔ منشف، کھانسی، دمہ، سل اور سوزش پیشاب میں مفید
ہے۔ اس میں مصطگی اور مرچ سیاہ جوش کرکے کان میں ٹپکانا درد، سوزش اور ثقل کے لئے مفید ہے۔ سفیدی بیضہ
کے ساتھ ملاکر لگانا ورموں کا محلل۔ خاص کر آنکھ کی ورم کا۔ لعاب اسپغول کے ساتھ خارش بدن اور سوختگی آتش کیلئے
مفید ہے۔ موم ملاکر ملنا جلد کو صاف اور نرم کرتا ہے۔ رال ملاکر لگانا سوختگی آتش میں نہایت فائدہ کرتا ہے۔ شربت ۳ ماشہ
سے ایک تولہ تک۔

روغن گرجن - اولیم گرجن کا بیان دیکھو۔

روغن گل - رادع۔ قابض محلل۔ مفتح اور ملین اور قدرے منوم ہے۔ کان میں ٹپکانا درد کا مسکن۔ سوزش معدہ۔
پیچش اور اسہال میں مفید ہے۔ خارجی استعمال میں کاربالک آئیل کا فائدہ بخشتا ہے انڈے کی سفیدی کے ساتھ سوختگی
آتش میں مفید ہے۔ شربت ۶ ماشہ سے تین تولہ تک۔

روغن لوبان - محلل بلغم و ریاح۔ مفرح۔ مقوی اعصاب و باہ۔ اور محرک اشتہا ہے۔ درد مفاصل، کمر اور نفخ و قولنج
ریاحی میں مفید ہے۔ شربت ایک بوند سے ۸ بوند تک۔

روغن مال کنگنی - مقوی اعصاب و دماغ اور دافع اوجاع ہے۔ وجع مفاصل۔ نقرس۔ عرق النسا۔ درد پہلو۔
دماغ۔ فالج۔ لقوہ۔ رعشہ اور تشنج کے لئے سودمند ہے۔ طلاء اسکا مقوی باہ اور درد کمر کو نافع ہے۔ شربت ایک بوند سے ۴ بوند تک۔

روغن ماہی - کاڈلور آئیل کا بیان دیکھو۔

روغن مصطگی - مقوی معدہ و امعا و اعضا ہے۔ محلل اورام۔ دافع تشنج اور مقوی اعصاب ہے۔ وجع الاذن و ثقل سماعت
میں اسکا ایک قطرہ کان کے اندر ٹپکانا فائدہ دیتا ہے۔ اسکی مالش اکثر دردوں۔ استرخا اور چوٹ میں مفید ہے۔ شربت ایک ماشہ
سے ۲ ماشہ تک۔

روغن موم - مقوی اعصاب۔ مسکن اوجاع ہے۔ لیکن زیادہ تر اس کو خارجاً بطور مالش کمزور، دردناک یا متورم
حصوں پر استعمال کرتے ہیں۔ شربت ایک بوند سے ۴ بوند تک۔

روغن ناریل - مقوی فہم۔ مخرج کرم معدہ و امعا۔ محرک باہ۔ مسمن بدن اور مقوی جسم و اعضا ہے۔ درد مثانہ
درد کمر، درد زانو، بواسیر اور یبوست بدن میں نافع ہے۔ خارجاً داد اور خارش کا دافع ہے۔ شربت ۶ ماشہ سے ۹
ماشہ تک۔

رومیکس کرسپس۔ | Rumex Crispus | (رومیکس کرسپس درنشست اور بلبلہ ...)
رومی سین۔ | Rumicine | (یہی کیفیت ...)

مصفی جلد۔ دافع سکروی اور ملین ہے۔ آتشک۔ وجع مفاصل۔ سکرافیولا۔ سکروی۔ جلدی امراض۔ جریان ... جگر۔ اور فسادات خون میں مفید ہے۔ سرطان میں اسکا جوشاندہ پلاتے اور نیز پولٹیس بناکر لگاتے ہیں۔ اس کا سفوف بطور منجن بھی مستعمل ہوتا ہے۔ نسخہ سفوف جڑ ۲۰ گرین سے ۶۰ گرین تک۔ فلوئیڈ اکسٹراکٹ ۳۰ بوند سے ۶۰ بوند تک۔ سالڈ اکسٹراکٹ ۳۰ بوند سے ۶۰ بوند تک۔ سالڈ اکسٹراکٹ ۳ گرین سے ۱۰ گرین تک۔ رومی سین ۲ گرین سے ۴ گرین تک۔

رہاٹنی روٹ | Rhatany Root | کریمیریا ٹڈکس۔ اپنے خواص اور موقع استعمال میں ٹینک ایسڈ کے مشابہ ہے۔ مگر زہراننٹی منی میں کچھ فائدہ نہیں کرتی دیکھو بیان ایسڈ ٹینک کا۔ نسخہ اکسٹراکٹ کریمیری ۵ گرین سے ۱۵ گرین تک۔ انفیوزن کریمیری نصف اونس سے ایک اونس تک۔ ٹنکچر کریمیری نصف ڈرام سے ایک ڈرام تک۔ لائیکوار کریمیری کنسنٹریٹس نصف ڈرام سے ایک ڈرام تک۔

رہس ایروماٹیکا | Rhus Aromatica | اسکے دوسرے نام فریگرنٹ سومک۔ سٹینک بش اور سکنک بش ہیں۔ مقوی۔ قابض اور مخدر ہے۔ بے اختیار ادرار میں خواہ بوڑھوں ... ہو یا جوانوں میں خواہ خواب کے وقت ہو یا بیداری کے۔ شاید اسکے برابر قطعیۃ الاثر کوئی دوا نہیں ہے۔ یہ گویا چھوٹے کو جو فم مثانہ کو گھیرتا ہے تقویت دیتا۔ اور اسکی سوزش و درد کو رفع کرتا ہے۔ اس لئے سلسل بول میں یہ اعلے درجہ کی مفید دوا ہے۔ اسکا اثر ... مثانہ۔ مجری پیشاب۔ فرج اور رحم کی جھلی پر یہ ہوتا ہے کہ اسکو طاقت بخشتا اور ہر قسم کے زاید جریان و رطوبات کو اصلاح پر لاتا ہے۔ اگر تشنج مجری پیشاب کیوجہ سے حبس البول ہوجائے تو اس کا داخلی استعمال تشنج کو رفع کرکے پیشاب جاری کردیتا ہے۔ اور برعکس اسکے اگر سخت کمزوری اور استرخا کیوجہ سے پیشاب ہر وقت قطرہ قطرہ نکلتا ہے تو بھی ریشوں کو تقویت دیکر اس بلا سے نجات بخشتا ہے جریان خون کو بھی جو ان اعضا سے ہو۔ یعنی گردہ۔ مثانہ یا رحم سے مستعدی کے ساتھ روک دیتا ہے۔ ذیابطیس میں بھی اس دوا کی نسبت اعلے درجہ کا مفید ہونا بیان کیا گیا ہے۔ اسہال پیچش۔ اسہال الدم۔ بول الدم۔ کثرت الطمث۔ جریان نفث الدم۔ نزلہ مرطوب۔ کثرت تعرق۔ پر یہ دوا بیں حابس الدم اور مقوی احشاء اثر پہنچاکر مفید ثابت ہوتی ہے۔ نسخہ سفوف چھال ۲ گرین سے ۶ گرین تک۔ فلوئیڈ اکسٹراکٹ ۵ بوند سے ۳۰ بوند تک۔ ٹنکچر (ایک حصہ چھال ۵ حصہ ریکٹی فائڈ سپرٹ میں) ۵ بوند سے ۳۰ بوند تک۔

رہس ٹاکسی کوڈنڈرن | Rhus Toxicodendron | اسکے دوسرے نام پائزن اوک اور پائزن آئیوی ہیں۔ محرک اور مقوی اعصاب ہے۔ وجع مفاصل ماشرہ ہرپیز۔ اگزیما اور دوسرے امراض جلدی میں مفید ہے۔ بواسیر میں داخلی استعمال سے درد و خراش کم کرتی اور وریدوں کو حالت صحت پر لاتی ہے۔ نسخہ سفوف برگ رہس ٹاکسی کوڈنڈرن ½ گرین سے ۲ گرین تک۔ ٹنکچر سٹرانگ ½ بوند۔ ٹنکچر ڈائلیوٹ ۵ بوند۔ خشک پتوں کا ٹنکچر ایک بوند سے ۵ بوند تک۔

رھوبرب Rhubarb ریوند چینی۔ ایک گرین سے ۵ گرین تک کی خوراک میں بطور تلخ مقوی معدہ۔ اور خفیف اسٹرنجنٹ اثر کرتی ہے۔ ۱۰ گرین سے ۲۰ گرین تک خوراک میں امعا اور جگر کو تحریک دیکر پانچ چھ گھنٹہ میں اسہال لاتی ہے۔ ضعف معدہ۔ امعا و جگر کیوجہ سے جو بدہضمی واقع ہو اُسکے واسطے تھوڑی مقدار میں نہایت عمدہ علاج ہے۔ نسخہ سفوف ریوند چینی ۳ گرین سے ۱۰ گرین تک بطور مقوی معدہ ۱۰ گرین سے ۳۰ گرین تک بطور مسہل ایکسٹرکٹ ریہائی ۲ گرین سے ۱۰ گرین تک۔ انفیوزن ریہائی نصف اونس سے ایک اونس تک پل ریہائی کو ۴ گرین سے ۸ گرین تک پلور ریہائی کو ۲۰ گرین سے ۶۰ گرین تک۔ سرپ ریہائی نصف ڈرام سے ۲ ڈرام تک ٹنکچر ریہائی ½ اونس سے ایک اونس تک۔ وائینم ریہائی ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔ لائیکوار ریہائی کنسنٹریٹس ½ سے ۱ ڈرام تک ٹنکچر ریہائی کو ½ ڈرام سے ایک ڈرام تک

رہیگولین Rhigoline ال ہائڈرائڈ کا بیان۔

رھیمنس پرشیانس Rhamnus Persianus کیسکیرا سیگرڈا کا بیان دیکھو۔

رھیمنس فرینگولا do. Frangula فرینگولا بارک کا بیان دیکھو۔

رھین Rheine یہ ایسٹرا گرائی سوفینک کا دوسرا نام ہے۔ پس اُس کا بیان دیکھو۔

رہیوماٹائڈ آرتھرائٹس ۔ آرتھرائٹس ڈیفارمنس۔ آسٹیو آرتھرائٹس۔ رہیومیٹک گاؤٹ **علامات** عموماً پہلے ایک دو جوڑوں میں ورم سختی درد اور بدوضعگی ہوکر باقی جسم کے تمام جوڑوں میں شروع ہو جاتی ہے۔ پہلے معمولی طور پر تمام ساختوں میں اجتماع خون ہوکر رباط مری کیپسیول اور سائینوویا وغیرہ سوج جاتے ہیں۔ بعد ازاں رطوبت خارج ہوکر جوڑ پھول جاتا اور سخت درد کرتا ہے۔ کچھ دنوں میں خارج شدہ رطوبت جذب ہوکر بہت کم رہجاتی یا تمام جذب ہو جاتی ہے۔ ساتھ ہی جوڑ کی اندرونی ساختیں یعنی لگمینٹس کارٹلیج اور ٹنڈنز وغیرہ جذب ہو جاتے ہیں مگر کناروں پر نئی ہڈی کا لب بنجاتا یا علیحدہ علیحدہ ابھار بیقاعدہ طور پر پیدا ہو جاتے ہیں۔ جس سے جوڑ اور زیادہ دردناک بدوضع سخت اور بڑا ہو جاتا اور اُس کی حرکتیں ماری جاتی ہیں ہلانے سے رگڑ کی تیز آواز سنائی دیتی ہے۔ درد کی شدت اور دوام سے مریض کی زندگی مصیبت ناک رہتی ہے۔ جوڑ کے غیر متحرک رہنے سے پہلی ساختوں کے جذب ہو جانے اور نئے ابھار یا کنارہ بننے سے متصلہ ہڈیوں میں ریشہ دار یا استخوانی وصل ہوکر انکی لوسس ہو جاتا ہے۔ تب ہاتھوں کا بند کرنا دشوار ہو جاتا کلائی ہلائی نہیں جا سکتی۔ ہاتھ کا اُٹھانا یا جسم سے دور لیجانا محال ہو جاتا جبڑے جڑ جاتے سر گھوم نہیں سکتا گھٹنے اور ٹخنہ بند و کشاد نہیں کئے جاسکتے الغرض بیٹھنا اُٹھنا چلنا پھرنا نہایت ہی دردناک اور غیر ممکن کام ہو جاتا ہے۔ اور بھی کوئی کام جس میں جوڑوں کو حرکت دینی پڑے نہیں ہو سکتا حنجرہ اور کان کی مُریاں سخت ہوکر نطق اور شنوائی میں بھی خلل ہو جاتا ہے۔ بدوضعگی کا تو کچھ انتہا نہیں ہر ایک جوڑ میں پہلے ساختوں کے جذب ہونے اور نئی استخوانی ابھار یا لب بنجانے سے عجیب عجیب صورتوں کی بدوضعگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ درد اور بیکاری کی مارے مریض کمزور اور لاغر ہو جاتا چہرہ پیلا یا سفید بے آب اور تیوریوں سے بھرا رہتا ہے۔ جلد خشک اور کرخت ہو جاتی ہے پسینہ بہت کم آتا ہے۔ **کیفیت** پہلے جوڑ کی تمام ساختوں میں اجتماع خون ہوکر رطوبتیں خارج ہوتی اور ورم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پر تمام ساختیں سوجکر جوڑ موٹا ہو جاتا اور پانی سے تنجاتا ہے بعد میں رطوبتیں جذب ہوکر ساتھ ہی اندرونی کارٹلیج

لگیمنٹس کیپسول وغیرہ جذب ہو جاتے ہیں۔ مگر بیقاعدہ طور پر اتصالی سروں کے کنارے پر استخوانی لب یا متفرق اُبھار پیدا ہو جاتا ہے۔ متصلہ غلاف اور لگیمنٹس موٹے اور سخت ہو کر اور کبھی اُن میں چونہ پڑ جاتا ہے۔ اتصالی سطح تو نیز مری کے بجائے سخت عاج کے مشابہ ہڈی بن جاتی ہے۔ اور بیقاعدہ طور پر نئی مری کی تھیریاں سائی نو دیا سے لٹک پڑتی ہیں جوڑ کی بیرونی نسیں اپنی جگہ سے اُکھڑ جاتی ہیں لمبی ہڈیوں کی نلیاں سخت اور بدوضع ہو جاتی ہیں۔ یہ مرض فی الحقیقت رہیومی ٹزم کی ایک قسم ہے۔ بعضوں نے اس کے مادے کو نقرس کے مشابہ قرار دیا ہے۔ **اسباب**۔ عموماً یہ مرض اکیوٹ یا کرانک رہیومی ٹزم کے بعد ہوا کرتا ہے۔ ۲۰ سال سے ۴۰ سال کی عمر تک عورتوں میں مردوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے تمام اسباب جو عام جسم کو کمزور کریں اس کا موجب ہو سکتے ہیں۔ مثلاً سخت امراض۔ متواتر حمل۔ کثرت سے مدت تک دودھ پلانا۔ سخت جسمانی اور دماغی محنتیں۔ یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔ **انجام**۔ اگر ابتدا سے مناسب علاج نہ کیا جاوے تو یہ مرض بڑھتا جاتا ہے۔ زندگی کو اس سے نقصان نہیں۔ مگر درد اور مصیبت کا کچھ انتہا نہیں **امراض متشابہ**۔ رہیومی ٹزم نقرس آرتھرائٹس۔ ڈسلوکیشن۔ انٹرے کیپسولر فریکچر۔ **علاج**۔ اس کے علاج کے لئے مفصلہ ذیل اصول اور تدابیر ہیں۔

(۱) اگر جوڑ میں کسی قسم کی سوزش معلوم ہو اُس کو مناسب تدابیر سے رفع کرنا۔ گرم پانی کی پندرہ بیس منٹ روزانہ ٹکور کرنا۔ یا تریڑا دینا۔ جوڑ ہائے ماؤف کے درمیان ٹنکچر آیوڈین لگانا۔ یا خفیف چھالہ اُٹھانا فائدہ کرتے ہیں۔ اگر ورم ترقی پکڑتی جائے تو مناسب پھچکیں باندھ کر آرام دینا چاہیئے (۲) وصل مقامی کا بطور پیش بندی انتظام کرنا یعنی جوڑ ہائے ماؤف کو خفیف حرکت دیتے رہنا تاکہ اس مصنوعی حرکت کی وجہ سے وہ جوڑ جڑنے نہ پاوے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ مصنوعی حرکت نہایت خفیف ہونی چاہیئے کہ مریض کو بالکل ناگوار معلوم نہ ہو۔ اور نیز زیادہ ورم اور درد کی حالت میں حرکت دینی ہرگز مناسب نہیں۔ جو عضلات متصلہ زائل اور کمزور ہوتے جاتے ہیں۔ اُن کی بھی خفیف مالش اور بجلی کے ساتھ تقویت دیتے رہنا ضروری امر ہے۔ مالش کے لئے کوئی روغن مثل روغن کافور۔ روغن خشخاش۔ روغن گل۔ روغن مصطگی روغن مال کنگنی۔ روغن رائی وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں۔ مریض برداشت کر سکے تو تیز مالشات مثلاً لنیمنٹ کیمفر کو بہتر ہیں۔ اگر درد زیادہ رہے تو لنیمنٹ بیلاڈونا اور لنیمنٹ اوپیم اُس کے ساتھ شامل کر سکتے ہیں (۳) مریض کی عام طاقت کو اصلاح عادات عمدہ غذاؤں۔ مقوی ادویہ اور علاج امراض موجودہ سے ترقی دینی چاہیئے۔ تاکہ مقابلہ مرض بخوبی ہو سکے۔ مناسب ورزش مثلاً پیادہ سیر۔ گھوڑے کی سواری۔ گاڑی کی سواری اور دوڑنے کی ترغیب دیں۔ اغذیہ مقوی اور زود ہضم کو ترجیح دیں کونین سٹرکنیا۔ فولاد۔ آرسنک۔ داخلی استعمال میں مفید ہیں۔ لیکن آرسنک یعنی سنکھیا اس مرض میں نہایت ہی مفید معلوم ہوتا ہے۔ اگر مادہ آتشک یا رہیومے ٹزم موجود ہو تو اُس کا حسب قواعد کلیہ علاج کرنا چاہیئے۔

رہیومے ٹزم اکیوٹ Rheumatism Aoute وجع مفاصل حاد۔ گھٹیا۔ جوڑوں کا درد بخار اور کثرت پسینہ اس مرض کی خاص علامات ہیں۔ درد جوڑوں میں پھرتا رہتا ہے **اسباب** وراثت زیادہ تر ۱۶ سے ۲۴ سال کی عمر کے درمیان ہوتا ہے۔ محنت جسمانی۔ تغیرات موسم۔ گرم سرد ہونا۔ سکوڑ یا ضرب فسادات ہاضمہ۔ امراض مزمنہ اس کے موجبات بیان شمار کئے گئے ہیں۔ مگر اصل حقیقت ابھی تک یقینی طور پر معلوم نہیں اس کی نسبت مختلف رائیں

ہیں اوّل یہ کہ جسم میں لیکٹک ایسڈ زیادہ جمع ہو کر یہ مرض پیدا کرتا ہے۔ دوم یہ کہ اعصاب کو سردی
لگجانا سوم یہ کہ سردی لگنے سے لیکٹک ایسڈ جسم میں پیدا ہوتا ہے ... رہومی ٹزم کا باعث ہوتا ہے
چہارم یہ کہ اعصاب کو سردی لگ کر ان کا فعل خراب ہو جاتا ہے اور لیکٹک ایسڈ جسم میں جمع ہوجاتا ہے۔ پنجم یہ کہ باریک نباتات
مائیکرو کاکائی تمام سرایت کرکے اینڈوکارڈائی ٹس پیدا کرتے ہیں ... ان کا نام
نام خون میں پیدا ہو جاتا ہے۔ علامات پہلے چند روز طبیعت اور جسم میں سستی لوپر درد ہوتا رہتا۔ سردی لگتی حلق میں
خراش ہوتی۔ اس کے بعد کسی ایک جوڑ میں سخت درد ہوتا۔ اور سردی یا لرزہ کے ساتھ بخار ہو جاتا ہے۔ درد کے مارے
مریض بحس وحرکت چت پڑا رہتا اور تمام بدن ہاتھ لگانے سے دکھتا ہے۔ چہرہ اور بدن پسینہ سے تر بتر رہتا اور اُس سے
کھٹی بو آتی ہے۔ چہرہ سے دکھ اور درد کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ ماؤف جوڑ سوجکر سرخ گرم اور سخت اور دردناک ہو جاتے
ہیں۔ پیشاب غلیظ اور ترش آتا جس میں تہ نشین ہو کر بیٹھتا ہے۔ نیند کم آتی اور سوتے سوتے عضلات کے دردناک
تشنج سے چونک اٹھتا ہے تمام تکالیف روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہیں یہ عجیب بات ہے کہ جن جوڑوں میں آج سخت درد
ہوتا ہے وہ کل اچھے ہو کر دوسرے جوڑوں میں پھیلا جاتا ہے۔ اسی طرح درد پھیلتا رہتا ہے ورم بھی درد کے ساتھ پھرتی
ہے۔ اسی طرح پر ایک ہفتہ میں کل جوڑوں کو باری باری تکلیف پہنچکر دوسرا دور شروع ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی ہوتا ہوتا ہے
آخر کار اس مرض کا خاتمہ ہو جاتا۔ پہلے ... آثار اور درد بعد میں بھی باقی رہ جاتے ہیں۔ پسینہ اعتدال پر آجاتا۔ چہرہ
صاف ہو جاتا بھوک لگنے لگتی۔ بخار رفع ہو جاتا اور پیشاب معمولی طور پر صاف آنے لگتا ہے۔ ایک دفعہ صحتیاب ہونیکے
بعد کبھی دوسرا دورہ بھی ہو جاتا ہے۔ یہ مرض زیادہ تر بڑے جوڑوں کو مبتلا کر دیتا ہے خاص کر گھٹنوں۔ ٹخنوں۔ کلائی۔
شانہ اور کہنیوں کو۔ کولے کے جوڑ میں کم ہوتا ہے۔ ابتدا عموماً ٹخنوں یا گھٹنوں سے ہوتی ہے۔ بخار عموماً خفیف ہوتا۔ مگر
کبھی ۱۰۱ درجہ سے ۱۰۴ درجہ تک ہو جاتا ہے۔ صبح کے وقت عموماً بخار میں خفیف کمی ہو جاتی ہے۔ ہاضمہ ہمیشہ خراب رہتا ہے
دماغ عموماً صاف اور ہوش وحواس بھی قایم رہتے ہیں۔ مگر کبھی کبھی شدت بخار سے ہذیان بھی ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ مرض
خفیف ہوتا ہے اور تمام علامات ظاہر نہیں ہوتی۔ ایسی قسم کو سب اکیوٹ رہومی ٹزم کہتے ہیں۔ اُس میں کبھی تو مرض دو
تین روز رہ کر رفع ہو جاتا ہے اور محض چند جوڑوں کو مبتلا کرتا ہے۔ کبھی محض ایک ہی جوڑ متورم اور دردناک ہو کر خفیف بخار
ہو جاتا اور بعد چلنے [illegible] کبھی تمام علامات یعنی بخار پسینہ جوڑوں کا ورم اور درد وغیرہ
ظاہر ہوتے۔ مگر خفیف طور پر یہ قسم سابقہ دوروں کے بعد اور بوڑھوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ وجع مفاصل کا پہلا یا دوسرا
دور سخت ہوتا ہے۔ مگر بعد کے دور خفیف پڑجاتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جوڑوں میں ورم اور درد نمایاں نہیں
ہوتے اور بخار ہو کر اطراف میں درد ہو جاتا ہے جلد خشک اور گرم رہتی۔ جوڑوں کا ورم ایسا خفیف ہوتا ہے کہ معلوم
نہیں ہوتا۔ اور اُس کی طرف مریض یا طبیب کا خیال بھی نہیں جاتا۔ یہ قسم بچوں میں زیادہ تر ہوتی ہے۔ اس میں
دل کا مرض یعنی اینڈوکارڈائی ٹس یا پیری کارڈائی ٹس ہو جاتے ہیں اس لئے اس کی تشخیص نہایت ضروری ہے۔ اس
قسم کا نام لٹینٹ یعنی بالقوتی یا اندرونی یا قلبی وجع مفاصل ہے۔ عموماً ایک ہفتہ تک اس کا زور رہتا ہے۔ اسی طرح

سب اکیوٹ رہیومی ٹزم کی اور بہت سی بیشمار اقسام ہیں جنہیں کوئی کوئی علامات خفیف طور پر پیدا ہوتی ہیں ۔
عوارضات ۔ وجع مفاصل کے ضمن میں اور بہت سے امراض پیدا ہو سکتے ہیں جن سے اُن کی تکالیف اور شدت
میں زیادتی ہو جاتی ہے اُن میں سے چند حسب ذیل ہیں ۔ قلب ۔ اور حجاب القلب کی ورم ۔ پھیپھڑوں کا اجتماع
خون اور نمونیا ۔ برانکائٹس ۔ پرہائیٹس ۔ پلیورا ۔ پیری ٹونیم یا منینجز کی ورم ۔ رعشہ ۔ کوریا ۔ ہذیان ۔ جنون ۔ البیومی
نوریا ۔ سکارلیٹ فیور ۔ شدید بخار ۔ جریان خون ۔ جلدی امراض ۔ آرکائٹس ۔ نقرس انجام ۔ وجع مفاصل کی مدت
بہت مختلف ہوتی ہے ۔ مناسب علاج کے تحت میں اوسطاً ۱۰ یوم اس کی میعاد شمار کی گئی ہے ۔ کبھی باوجود مناسب
علاج کے ہفتوں اور مہینوں تک رہتا ہے ۔ صحت پانے کے ساتھ ہاتھ پاؤں کی تکلیف بھی اُترتی ہے ۔ کبھی مدتوں بعد
تک مفاصل اور عضلات میں سختی اور درد رہا کرتے ہیں ۔ موت کی اوسط ۳ فیصدی شمار کی گئی ہے ۔ باقی میں صحت ہو
جاتی ہے ۔ بشرطیکہ کوئی سخت عارضہ ساتھ ہو ۔ قلب اور پھیپھڑوں کے امراض یا ہائی پر پائی ریکسیا اس کے مہلک
عوارضات میں سے ہیں ۔ کبھی اس مرض کے رہیومٹک آرتھرائٹس یا قلبی امراض ہمیشہ کے واسطے رہجاتے ہیں ۔
الغرض کسی مریض کی بابت اس کے انجام کی نسبت پیشینگوئی کرنا نہایت دشوار ہے ۔ ابتدا میں یہ معلوم نہیں ہو سکتا
کہ کس پہلو پر یہ مرض چلے گا اور کس قسم کا ہوگا اور کیا کیا عوارضات پیش آنے والے ہیں ۔ **امراض متشابہ** ۔ نقرس
رہیومیٹک ارتھرائیٹس ۔ پائی ایمیا ۔ سوزاک سے گھٹنوں میں ورم ہو جانا **تشخیص** ۔ ابتدائی حالتوں میں خاصکر مشکل
ہے ۔ مگر تمام علامات کا مقابلہ کرنے سے بآسانی ہوسکتی ہے ۔ **علاج** ۔ اس مرض کے علاج میں سب سے مقدم یہ امر ہے
کہ مریض کو ایک محفوظ مکان میں قطعی آرام کے ساتھ لیٹے رہنے کی ہدایت کریں ۔ کمرہ کی حرارت اگر قریب ۶۰ درجہ رکھی جائے
تو بہتر ہے ۔ زیادہ گرم کپڑے کی برداشت اس مرض میں مشکل ہوتی ہے ۔ کیونکہ زیادہ پسینہ خارج ہونیکی وجہ سے گرمی
اور بےچینی معلوم ہوتی رہتی ہے ۔ پس ہلکا گرم کپڑا حسب برداشت مریض تجویز کرنا مناسب ہے ۔ غذاؤں میں دودھ
بافراط دینا سب سے بہتر ہے ۔ دودھ میں ہموزن جوش دیا ہوا پانی ملا کر سوڈا بائی کارب ۔ ۳ یا ۴ گرین اور نمک ۱۰ گرین شامل
کرکے رکھ چھوڑیں ۔ اور اسمیں سے حسب خواہش و ہاضمہ مریض بافراط دیتے رہیں ۔ اگر پیاس زیادہ ہو تو ایک سیر پانی
میں ایک لیموں جوش کرکے پلاتے رہیں ۔ جبتک بخار زیادہ رہے ۔ اور ورم ترقی پر ہو اُس وقت تک گوشت کا دینا مناسب
نہیں ہے ۔ لیکن جب بخار کم ہو اور مرض پرانا پڑجائے تو کچھ مضایقہ نہیں ۔ نیز سخت کمزوری کی حالت میں بنظر پرورش
بعض اس کا استعمال ضروری ہو جاتا ہے (۲) **ادویہ** ۔ شروع میں اگر ضرورت معلوم ہو تو ایک نمکین مسہل مثل میگنیشیا
سلفاس ۴ ڈرام ۔ سوڈی سلفاس ۲ ڈرام ۔ سوڈی بائی کاربوناس ۲۰ گرین ۔ ٹنکچر زنجبیرس ۱۰ بوند ۔ اکوا تھی ۲ اونس ملا کر
دیں ۔ بعدازاں رفع شدت درد و سوزش اور بےچینی کے لئے سوڈی سیلی سلاس ۱۵ گرین ۔ پٹاسی کاربوناس ۱۵
گرین ۔ لائیکوار مارفیا ہائیڈروکلوراس ۱۰ بوند ۔ ایکوا کیمفر ایک اونس میں ملا کر ایسی چار خوراک روزانہ کے حساب سے
دینی چاہییں ۔ جب شدت درد و سوزش اور بخار کم ہو جائے تو لائیکوار مارفیا کم کرکے سوڈی سیلی سلاس اور پوٹاسی کاربوناس
جاری رکھنا چاہیے ۔ اگر سوڈی سیلی سلاس کے متواتر استعمال سے نقاہت اور کمزوری زیادہ معلوم ہو تو کونین کا استعمال

مناسب ہے۔ اس مرض میں سیلی سین سیلی سلک ایسڈ۔ سوڈی سیلی سلیٹ اور سیلوفین سب سے اعلیٰ درجہ پر مفید ثابت ہوئے ہیں۔ ان میں سے سیلی سلک ایسڈ کا استعمال اسوجہ سے قریب المتروک ہے کہ یہ پانی میں حل نہیں ہوتی۔ مگر دو حصہ سائیٹریٹ آف پوٹاسی ملانے سے بآسانی پانی میں حل ہو جاتی ہے۔ سیلی سین میں یہ خوبی ہے کہ سوڈیم سیلی سلیٹ کی نسبت قلب پر کم ضعف لاتی اور بد اثر کم پیدا کرتی ہے۔ مگر اُس کی نسبت ضعیف الاثر ہے۔ اس لئے خفیف حالتوں میں اس کا استعمال بہتر ہے۔ سیلوفین بے ذائقہ شے ہے اور مدت تک استعمال سے کوئی خراب نتائج پیدا نہیں کرتی۔ پندرہ بیس گرین کی خوراک میں تین دفعہ روزانہ دے سکتے ہیں۔ سیلی سلیٹ کے استعمال سے تین چار روز میں ہی جوڑوں کا درد اور ورم کم ہو کر تمام بےچینی بخار اور پسینہ میں بھی بہت تخفیف ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات کلی آرام ہو جاتا ہے۔ ان کے بجائے سوڈیم بنزوائس کا استعمال ۲ ڈرام سے ۴ ڈرام تک کی روزانہ خوراک میں مفید ثابت ہوا ہے۔ بعض اشخاص کو سیلی سلیٹس سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ سخت نقصان کی علامات شروع ہو جایا کرتی ہیں۔ یہ ایک خصوصیت شخصی ہے۔ جس کا قطعی طور پر کچھ حساب نہیں ہو سکتا۔ ایسی حالت میں یہ مناسب ہے کہ اگر تین چار روز تک سیلی سلیٹس سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہو تو اُن کو بند کرا کر اور ادویہ آزمانی چاہئیں۔ شدت درد و سوزش کی حالت میں افیون سب سے اعلیٰ درجہ پر مسکن درد و سوزش ہے۔ لیکن بوجہ قابضیت اس کا استعمال مدت تک کیا جانا دشوار ہے۔ کھاری ادویہ مثلاً سوڈا بائی کارب۔ پوٹاسی کاربوناس وغیرہ اس حد تک دینا کہ پیشاب کھارا ہو جائے نہایت مفید ثابت ہوا ہے لیکن بعض اوقات ان کو زیادہ مقدار میں دینے سے سخت ضعف قلب ہو جاتا ہے۔ ان کے بارہ میں گیرڈ صاحب کا یہ طریق کہ ۴۰ گرین پوٹاسی کاربوناس تین چار گھنٹہ کے وقفہ سے برابر دیتے رہیں حتیٰ کہ بخار رفع ہو جاوے اور اگر ضعف قلب معلوم ہو تو کونین کافی مقدار میں ملا دیں۔ اینٹی پائیرین۔ اینٹی فیبرین اور فیناسٹین بھی بعض اوقات اس مرض میں نہایت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اگر مادہ آتشک بھی موجود ہے تو پوٹاسیم آیوڈائیڈ کا سیلی سلیٹس کے ساتھ شامل کر دینا ضروری ہے۔ اگر ہائی پر پائریکسیا یعنی سخت بخار ۱۰۵ درجہ سے اوپر ہو جائے تو سرد باتھ کرنا نہایت مفید ہے۔ دیکھو ابلیوشن کا بیان اگر حرارت دوبارہ سہ بارہ زیادہ ہوتی جائے تو سرد باتھ بھی دوبارہ سہ بارہ کر سکتے ہیں۔ باتھ کی حرارت شروع میں ۹۰ درجہ سے کم ہونی چاہئے۔ بعد میں جب مریض غسل میں بیٹھ جائے تو اُس پانی میں برف ملا کر ستر بہتر درجہ تک ٹھنڈا کر سکتے ہیں۔ جب مقعد کے اندر کی حرارت ۱۰۲ درجہ پر پہنچ جائے۔ تو مریض کو غسل سے نکال کر گرم کمبل میں لپیٹ کر لٹا دینا چاہئے۔ اگر علامات ضعف ظاہر ہوں تو کوئی مناسب محرک مثلاً سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۳۰ بوند ٹنکچر کارڈے مم ۳۰ بوند ٹنکچر سنکونا ۳۰ بوند سپرٹ کلوروفارم ۲۰ بوند۔ اکوا کیمفری ایک اونس تجویز کریں۔ اور دو تین خوراک تک حسب ضرورت پلائیں۔ اگر سرد باتھ کرنا مشکل ہو تو برف کے ٹکڑے تولیوں میں لپیٹ کر تمام بدن پر ملنا وہی کام دیسکتا ہے (۳) خاص مفاصل متورم کا علاج۔ جن جوڑوں میں ورم موجود ہو اُن کو قطعی آرام دینا یعنی ہر قسم کی حرکت سے بچانا نہایت ضروری ہے۔ ٹنکچر آیوڈین دو دفعہ روزانہ لگانا۔ گرم پانی سے ٹکور کرنا لینیمنٹ بیلاڈونا اور لینیمنٹ اکونائیٹ کا طلا کرنا اپنے اپنے موقع پر مفید ہیں۔ سخت سوزش کی حالت میں چھالہ اُٹھانا ہماری رائے میں مناسب نہیں ہے (۴) ایام صحت کی حفاظت۔ جب مریض رو بصحت ہو اُن ایام میں خاص احتیاط کی ضرورت ہے۔ کیونکہ مریض لاپروائی کی وجہ سے اپنے آپ کو طرح طرح کے خطرات میں ڈال لیتا ہے۔ کم سے کم دو ہفتہ بعد تک سیلی سلیٹس یا کھاری ادویہ

استعمال جاری رکھنا ضروری ہے۔ ان ایام میں کونین اور سٹرکنیا بھی مفید ہیں۔

رہیومے ٹزم کرانک Rheumatism Chronic وجع مفاصل مزمنہ۔ پرانا گھٹیا۔ اس کے اسباب وہی ہیں جو رہیومے ٹزم میں بیان کیے گئے۔ **علامات**۔ نہایت مختلف ہوتی ہیں۔ جوڑوں میں درد اور سختی لازمی علامات ہیں۔ جو ماؤف جوڑوں اور اُن کے متعلقہ عضلات میں برسوں تک یا ربار ظاہر ہوتی رہتی اور کبھی تمام عمر پیچھا نہیں چھوڑتی۔ نمی اور سردی سے خصوصاً بارات کے وقت زیادہ ہوجاتی ہیں۔ کبھی چند اور کبھی تمام جوڑ مع اُن کے متعلقہ عضلات اور پٹھوں کے مبتلا ہوجاتے ہیں۔ درد نہایت شدید اور کاٹنے یا گھسنے کی قسم کا ہوتا ہے کبھی تو حرکت اور مالش سے دُکھ ہوتا اور کبھی آرام محسوس ہوتا ہے اور کبھی رگڑ کی چیخ سُنائی دیتی ہے۔ کبھی جوڑ متورم ہوکر سُرخ گرم اور دردناک ہوجاتا ہے۔ جوڑ کے اندر کسی قدر رطوبت جمع ہوجاتی یا جوڑ کی ساختیں موٹی پڑجاتی ہیں۔ اس طرح پر کبھی جوڑ بہت بڑا ہوکر بدوضع اور بیقطع ہوجاتا ہے یہاں تک کہ اینکی لوسس یا ڈسلوکیشن ہوجاتا یا جوڑ مارا جاتا ہے۔ مریض نحیف اور لاغر ہوتا جاتا اور خون پھیکا پڑجاتا ہے **عوارضات**۔ اینڈوکارڈائی ٹس۔ بدہضمی۔ پتھری۔ **امراض متشابہ** ہیلنگ آرتھرائی ٹس۔ پُرانا نقرس۔ **تشخیص**۔ مقابلہ علامات سے بآسانی ہوسکتی ہے۔ **علاج**۔ اس کے علاج کے لئے مفصلہ ذیل اُصول ہیں (۱) درد کو رفع کرنا۔ (۲) مفاصل ماؤف کو اتصال سے روکنا۔ اور حرکت قایم کرنا (۳) اگر کوئی فساد خون موجود ہو اُس کی اصلاح کرنا (۴) عام صحت اور طاقت کو ترقی دینا۔ اور ایسا طریق بود و باش اختیار کرانا جو اعادۂ مرض سے مانع ہو۔ ان اُصول کی تکمیل مفصلۂ ذیل تدابیر سے کیجاتی ہے۔ **اوّل** مقامی تدابیر (۱) کاونٹراری ٹنٹس مثلاً رائی کا پلسٹر لگانا۔ خفیف چھالا اُٹھانا۔ لنیمنٹ آیوڈین۔ لنیمنٹ کیمفر کو۔ لنیمنٹ ٹرپن ٹائین وغیرہ کی مالش کرنا اور ساتھ ہی جوڑ کو حرکت دیتے رہنا۔ ٹنکچر آیوڈین پینٹ کرنا۔ ایک سوئی کے ساتھ جا بجا ورم کو داغ دینا۔ **نسخجات** (۱) روغن رائی۔ روغن مصطگی اور روغن گل ہموزن لیکر اس کی مالش کرنا۔ اور جوڑ کو حرکت دینا (ب) سُرخ مرچ۔ اجوائن۔ لونگ ہموزن و در پانی حسب انداز ملاکر خوب باریک پیس کر طلا کرنا (ج) نوشادر ۲ تولہ۔ سوڈا ۲ تولہ۔ کھولتا ہوا پانی ۵ چھٹانک میں حل کرکے اس میں لنٹ یا کسی موٹے کپڑے کی گدی بھگو کر گرم گرم جائے ماؤف پر رکھیں۔ اور پھر صاف لوگر یا روئین اسپنجر فلالین کی پٹی باندھدیں۔ اس سے برابر سینک ہوتا رہے گا (۲) انوڈاین یعنی مسکن درد ادویہ لگانا مثلاً لنیمنٹ بیلاڈونا۔ لنیمنٹ اوپیم۔ لنیمنٹ اکونائیٹ وغیرہ **نسخجات** (۱) کافور ۴ ماشہ۔ شراب ۲ چھٹانک میں حل کرکے اُس میں ایک گدی بھگو کر مقام ورم پر رکھنا (ب) سوڈا ۲ تولہ۔ افیون ایک ماشہ۔ کھولتا ہوا پانی ۲ تولہ۔ اس میں ایک گدی بھگو کر گرما گرم جائے ورم پر رکھیں۔ اور پھر روئی اسپنجر فلالین کی گدی باندھ دیں (۳) ٹھنڈے یا گرم پانی کے ترشحے دینا۔ خوب زور کے ساتھ مالش کرنا۔ اور جوڑ کو ہر سمت میں حرکت دینا پُرانے درد اور اتصال میں مفید ہے۔ ٹھنڈے اور گرم پانی کے ترشحے باربار دینا اور مالش کرتے رہنا نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ پانی کی سادہ یا مرکب بھاپ سے جوڑ کو سینکنا بھی نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ (۴) مالشات۔ پُرانی ورم اور اتصال مفاصل میں مالشات اعلیٰ درجہ پر مفید اور نہایت ضروری ہیں۔ اس کے لئے مختلف روغن اور طلا تجویز کئے گئے ہیں۔ مثلاً روغن کافور۔ روغن

مال کنگنی۔ روغن مصطگی۔ روغن السی۔ روغن رائی۔ روغن خشخاش۔ روغن کنجد۔ روغن چنبیلی۔ روغن دیودار وغیرہ لینمنٹ آیوڈین۔ لینمنٹ کیمفر لینمنٹ سوپ۔ لینمنٹ بیلاڈونا لینمنٹ اوپیم وغیرہ۔ اولی ایٹم ہائیڈرارجرائی۔ ان مالشات میں سے حسب موقع تجویز کر لینی چاہیے۔ یعنی اگر تیز ادویہ کی برداشت نہ ہو سکے تو مسکن درد یا بخیر اش مالشات استعمال کرنی چاہئیں ورنہ تیز لگنے والی مالشات (۵) بجلی۔ ہر دو قسم کی بجلی پرانے درد اور اتصال میں مفید ہے۔ اس سے زایل شدہ عضلات قوت پکڑتے۔ خارج شدہ غلیظ فضلات و رطوبات اور زاید ساختیں جذب ہو جاتی۔ اور مری وغیرہ کی زاید بالیدگی رفع ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ دو ایمہ۔ داخلی تدابیر پرانے وجع مفاصل میں ادویہ چنداں فائدہ نہیں کرتیں۔ اگر جوڑ ورم خوردہ گرم اور دردناک ہو تو سوڈیم سیلی سلاس کچھ فائدہ کرتا ہے۔ اگر ورم۔ حرارت اور درد بالکل باقی نہیں تو اس کا کچھ فائدہ محسوس نہیں ہوتا۔ تاہم چند روز اس کو آزما لینا چاہیے۔ ایسی حالت میں کھاری ادویہ کے ساتھ پوٹاسیم آیوڈائیڈ دینا مفید ثابت ہوتا ہے۔ کالچی کم۔ گایاکم۔ سارساپریلا۔ باربرس اکوی فولیم۔ مرکبات پارہ۔ سیلی پایرین۔ آرسنک اور فیری آیوڈائیڈ اپنے اپنے موقع پر فائدہ بخشتے ہیں۔ سوئیمہ۔ عام احتیاط متعلقہ غذا و طریق بود و باش۔ ان کے بارہ میں ہم مفصلہ ذیل تین قاعدے بیان کر دینا کافی سمجھتے ہیں۔ (۱) ہوا کے سرد اور مرطوب جھونکوں سے جسم کو محفوظ رکھنا چاہیے (۲) تمام ثقیل اور غیر منہضم اشیا سے جن کی ایک شناخت یہ ہے کہ ثقل۔ نفخ معدہ و قبض وغیرہ علامات پیدا کریں دوم یہ کہ پیشاب میں تلچھٹ بیٹھنے لگجاسے۔ پرہیز کرائیں۔ ہر قسم کی غذا جو مریض کے مرغوب ہو اور بآسانی ہضم ہو سکے۔ خواہ حیوانی ہو یا نباتی آزادانہ دے سکتے ہیں (۳) کپڑے گرم مگر ہلکے ہونے چاہئیں۔ گرم کپڑوں کا زیادہ گرد با کرنے میں یہ نقصان ہے کہ پسینہ اندر جلد پر جمع رہکر اس کو نازک اور کمزور کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے سرد ہوا کا جھونکا فوراً اپنا اثر کر جاتا ہے۔

رہیومے ٹزم کرانک مسکولر Rheumatism Chronic Muscular وجع العضلات یعنی پرانا عضلی درد یعنی عضلات کا وجع مفاصل۔ اس مرض میں ماؤف عضلات سخت اور دردناک ہو جاتے ہیں اور خود بخود درد یا تشنج بھی اُن میں ہوتے ہیں کبھی بخار بھی ساتھ ہو جاتا ہے۔ عموماً دبانے یا ملنے سے آرام محسوس ہوتا۔ مگر حرکت سے درد ہوتا ہے۔ اس لئے ماؤف حصہ کو مریض اکڑائے ہوئے رکھتا ہے۔ بلحاظ مقامات کے اُس کی مفصلہ ذیل اقسام ہیں (۱) **پلیوروڈینیا**۔ درد پہلو یعنی وہ درد جو پسلیوں کے عضلات میں ہو (۲) **لمبی گو** یعنی درد کمر (۳) **ڈارسوڈینیا** وہ درد جو کتف کے عضلات میں ہو (۴) **ٹارٹی کالس**۔ گردن کے عضلات کا درد (۵) **کیفی لوڈینیا**۔ سر کے عضلات کا درد (۶) شکم کے عضلات کا درد۔ عضلی **وجع مفاصل** کا عام نام مائیوڈینیا بھی ہے۔ اس کے اسباب وہی ہیں جو عام رہیومے ٹزم کے اسباب ہیں۔ **علاج** لمبے گو (درد کمر) پلیوروڈینیا (درد پہلو) ٹارٹی کالس (درد عنق) وغیرہ۔ ان سب کے لئے ایک لفظ عام ہے یعنی مایوڈینیا (عضلی درد) مایوڈینیا جسم کے ہر ایک عضو اور حصہ میں ہو سکتا ہے خواہ درد عضلی کسی عضو یا کسی حصہ میں ہو۔ اُس کا علاج ایک ہی طرح پر ہے۔ دیکھو پلیوروڈینیا کا بیان۔

رہیومے ٹزم گونوریل - وہ وجع مفاصل جو سوزاک کی وجہ سے ہو دوسرے اقسام یوری تھرائیٹس میں بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ گھٹنے زیادہ تر مبتلا ہوتے ہیں۔ مگر اور تمام جوڑ بھی مبتلا ہو سکتے ہیں۔ جوڑ کی ساختوں میں معمولی ورم

طریق پر اجتماع خون ہو کر اخراج رطوبت شروع ہو جاتا جس سے جوڑ تنگ متورم سرخ اور گرم ہو جاتا ہے۔ دیر پاکر رطوبتوں کی پیپ بننی شروع ہو جاتی ہے۔ جو مڑوں لگیمنٹس اور تندتر کو کھاتی جاتی اور آخرکار تمام ساختیں فاسد بنکر جوڑ مارا جاتا ہے۔
علامات - یہ مرض عموماً سوزاک کے پہلے ہفتہ میں شروع ہوتا ہے۔ گھٹنہ۔ کلائی یا ٹخنہ دفعتہً ورم ہو کر متورم اور دردناک ہو جاتے ہیں جن کی شدت سے کبھی بخار ہو کر زبان خشک اور میلی ہو جاتی اور بےچینی وضعف بڑھ جاتا ہے۔ ساتھ ہی اکثر آنکھیں بھی سُرخ ہو جاتی اور پانی جاری رہتا ہے۔ درد کبھی نہایت شدید کاٹنے اور دُکھنے کی قسم کا اور کبھی خفیف ہوتا ہے۔ مگر یہ محض جوڑوں میں محدود نہیں رہتا بلکہ عضلات اور نسوں کے ساتھ دور تک پھیلتا ہے۔ کبھی تو جلدی آرام ہو جاتا ہے۔ اور کبھی ہفتوں یا مہینوں ستاتا ہے۔ پہلے جوڑوں کو ابھی پوری صحت نہیں ملی کہ دوسرے مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور ہر ایک جوڑ کو ستاکر چھوڑتا ہے۔

رہیومیٹک آرتھرائیٹس Rheumatic Arthritis آرتھرائیٹس کا بیان دیکھو۔

ریاضت - کثرت۔ ورزش۔ اس کو انگریزی میں اگزرسائز کہتے ہیں۔ تمام حیوانات کی زندگی اور صحت کے واسطے حرکت ومحنت ایک حد تک ضروری ہے۔ نوع انسان اس ضرورت میں دیگر حیوانات سے کسی طرح مستثنےٰ نہیں تمام جسمانی اور دماغی قوٰی کی عمدہ صحت اسی پر موقوف ہے۔ تواریخ عالم پر نظر ڈالنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جب کبھی کسی ملک یا قوم کو ترقی حاصل ہوئی وہ اُسی حالت میں ہوئی جبکہ اُن کے اعضا محنت اور مشقت اُٹھانے کے عادی اور تمام قوٰی صحیح اور قوی ہوتے تھے۔ تمام دنیاوی سامانوں سے حظ بھی تبھی حاصل ہوتا ہے جب صحت قایم ہوتی ہے۔ ورنہ تمام سامان عیش وعشرت حسرت ویاس کا سماں ہو جاتا ہے۔ کافی ریاضت جسمانی کے بغیر تمام قوٰی اور اعضا سُست اور کمزور پڑجاتے ہیں۔ قوت ہاضمہ خراب۔ اشتہا معدوم۔ ارواح پست اور سُستی وکاہلی غالب رہتی ہیں نہ کسی طعام کی خوشبو محسوس ہوتی ہے۔ نہ لذت۔ سچ تو یہ ہے کہ اشتہائے صادق کے وقت ہر ایک شے لذیذ اور طاقت بخش ہو جاتی ہے۔ مثل مشہور ہے کہ بھوک میں کواڑ بھی پاپڑ بن جاتے ہیں۔ انگریزی مثل ہے کہ بھوک سب سے عمدہ مصالحہ ہے ضعف ہاضمہ اور عدم اشتہا کی حالت میں ہر ایک لطیف سے لطیف طعام بھی غیر مرغوب اور نفرت خیز ہو جاتا ہے۔ پستی ہمت اور ضعف ارواح کی وجہ سے کسی عمدہ کام کا حوصلہ نہیں رہتا۔ بلکہ طبیعت ہر وقت سست لیٹے رہنے۔ اور نیم مُردہ حالت میں پڑے رہنے کو زیادہ پسند کرتی ہے۔ جسقدر دنیاوی عیش وآرام کے سامان ہیں مثلاً فرزند وزن۔ مکانات باغات۔ مال ومتاع۔ یار دوست۔ خدمتگار۔ وغیرہ تمام اُس کی نظر میں مایوسی کا سامان ہو جاتے ہیں۔ اپنی سستی اور کاہل الوجودی کی وجہ سے تمام ہمسروں۔ افسروں اور ماتحتوں کی نظروں میں ذلیل اور خوار ہو جاتا ہے۔ دنیاوی ذلت کے ساتھ عموماً دینی رسوائی بھی شامل حال ہو جاتی ہے۔ ہمت جو تمام دینی ودنیاوی کوششوں کی روح اور استقلال جو تمام کامیابیوں کی جان ہے ضعف کی حالت میں کالعدم ہو جاتے ہیں جس شخص پر اپنا وجود ہی ایک وبال ہے اُس کو اُٹھاکر پھرنا جس کے واسطے ایک بارگراں ہے۔ تو ایسا شخص دینی یا دنیوی کارخانوں میں کیا ترقی کرسکتا ہے۔
ریاضت جسمانی کا اثر مختلف اعضا پر حسب ذیل ہوتا ہے (۱) دوران خون تیز ہو کر پھیپھڑوں میں خون زیادہ پہنچتا۔ سانس

گویا قوی اور تیز ہو کر کاربانک ایسڈ گاس زیادہ خارج ہوتی۔ اور بیرونی ہوا زیادہ مقدار میں بار بار اندر پہنچتی ہے۔ اس طرح سے کاربانک ایسڈ زیادہ خارج ہوتا اور آکسیجن زیادہ جذب ہوتا ہے۔ اگر خون کا اجتماع حد سے زیادہ ہو جائے تو دم کھنچکر اور بہت تیزی کے ساتھ آنا شروع ہو جاتا ہے۔ جب یہ حالت ظاہر ہو تو فوراً ورزش بند کرکے پھیپھڑوں کو آرام دینا چاہیئے۔ ورنہ اجتماع خون سے بہ دم زیادہ ہو کر نفث الدم۔ کن جیپن ونیومونیا وغیرہ کا اندیشہ ہے۔ یہ خرابیاں خاص کر اُس حالتیں ظاہر ہوتی ہیں جب کہ بند ہوا میں ورزش کی جائے اور سینہ و گردن پر تنگ لباس کیوجہ سے کھینچ قایم رہے۔ اس لیئے ورزش کے وقت سینہ پر کوئی تنگ لباس نہ رہنا چاہیئے تاکہ سینہ کافی طور پر پھولتا اور سکڑتا رہے اور تنفس کے کسی عضلہ کے فعل میں روک واقع نہو۔ جب سانس زیادہ سرعت اور دقت کے ساتھ آنا شروع ہو تو فوراً ورزش بند کرکے پھیپھڑے کو آرام دینا چاہیئے۔ چونکہ ورزش سے کاربانک ایسڈ زیادہ خارج ہوتا ہے اس لیئے ورزش کے بعد ایسی غذائیں زیادہ مقدار میں کھلانی چاہئیں جن میں کاربن زیادہ ہو مثلاً مرغنات اور شیرینی۔ ہر قسم کی ورزش کے واسطے کھلی ہوا نہایت ضروری ہے۔ ہر قسم کی شراب ورزش کے وقت سخت مضر ثابت ہوتی ہے کیونکہ اُس سے کاربانک ایسڈ کے اخراج میں کمی ہو جاتی۔ اور قوت ارادہ ضعیف ہو کر بہت پست پڑجاتی ہے۔ (۲) قلب کی حرارت قوی اور تیز ہو کر تمام جسم میں دوران خون خوب ہوتا۔ اور ساختوں اور اعضا کی پرورش عمدہ طور پر ہوتی ہے۔ زیادہ ورزش سے دل دھڑکنے لگتا نبض بہت کمزور اور بیقاعدہ ہو جاتی اور بعض اوقات اختلاج قلب کی علامات ظاہر ہو کر بے چینی اور خوف غالب ہو جاتے ہیں۔ جب ایسی صورت پیدا ہو تو فوراً ورزش بند کرکے قلب کو آرام دینا چاہیئے۔ کمی ورزش کیوجہ سے قلب ہمیشہ کیلیئے کمزور پڑجاتا ہے۔ دوران خون ضعیف ہو کر جسم کی پرورش میں کمی آجاتی ہے۔ شریانوں کی لچک کم ہو کر مرض اتھیروما پیدا ہو جاتا ہے۔ خون میں کافی آکسیجن جذب نہونے اور کاربانک ایسڈ گاس کم خارج ہونے کی وجہ سے نقصان رہتا ہے جو تمام جسم کی صحت و پرورش کو ناقص کر دیتا ہے۔ برعکس اس کے جو لوگ حد سے زیادہ ورزش جسمانی کرتے ہیں۔ اُن میں سے بھی اکثر طرح طرح کے امراض قلب و عروق خون میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً قلب کا زیادہ بڑھ جانا۔ کواڑیوں کا ٹوٹنا یا پھٹ جانا۔ اینوریزم۔ قلب کے خانوں کا زیادہ فراخ ہو جانا۔ قلب کی کیواڑیوں کے مختلف امراض وغیرہ مگر یہ امراض عموماً اُنہیں لوگوں میں ظاہر ہوتے ہیں جو دفعتاً ورزش جسمانی زیادہ کثرت سے شروع کر دیتے ہیں۔ کمی ورزش کیحالت میں قلب ضعیف اور دُبلا ہو کر اٹروفی ڈائی لےٹیشن اور فیٹی ڈیجنریشن وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں (۳) ورزش کے وقت سطح کی طرف خون زیادہ پہنچکر جلد سرخ ہو جاتی اور پسینہ بافراط خارج ہوتا ہے۔ نمکی ترشیاں زیادہ مقدار میں پانی کے ساتھ خارج ہوتی۔ لیکن یوریا کی مقدار قریب قریب وہی رہتی ہے۔ حالت ورزش میں جلد کا نہایت صاف ہونا ضروری ہے۔ تاکہ پسینہ صاف طور پر خارج ہوتا رہے۔ اور اُس کے رُکنے سے کسی قسم کے نقصانات پیدا نہوں۔ ورزش کے وقت باریک ململ کے کپڑے کافی ہیں۔ لیکن ورزش کے بعد فوراً گرم اونی کپڑے پہن لینے چاہئیں۔ تاکہ گرم شدہ جلد سردی کے صدمہ سے محفوظ رہے۔ (۴) تمام عضلات جو ارادہ سے حرکت کرتے ہیں مضبوط۔ موٹے اور چست ہو جاتے ہیں۔ (۵) دماغ اور اعصاب کو معتدل ورزش سے بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ یعنی اُن کی تحلیل فضلات اور تغذیہ زیادہ

ہو کر پرورش خوب ہوتی اور تمام افعال و قویٰ چست رہتے ہیں۔ لیکن کثرت ورزش جسمانی سے دماغی قویٰ کند پڑ جاتے ہیں۔ چنانچہ پہلوانوں کی نسبت اکثر دیکھا جاتا ہے کہ وہ جس قدر جسم کے قوی اُسی قدر عقل کے موٹے ہوتے ہیں۔ (۶) قوائے ہاضمہ کو مناسب ورزش سے بڑی مدد ملتی ہے۔ بھوک خوب لگتی۔ ہاضمہ خوب ہوتا اور فضلات خوب تحلیل ہوتے ہیں۔ گوشت اور روغن کیواسطے خاص کر اشتہا اور ہاضمہ زیادہ تیز اور قوی ہو جاتے ہیں (۷) معتدل ورزش سے قوت باہ ترقی پاتی۔ لیکن کثرت سے کم ہو جاتی ہے۔ (۸) گردہ کے راستہ نمک اور یورک ایسڈ کا اخراج کم ہو جاتا ہے کیونکہ یہ زیادہ پسینہ کے راستہ کافی طور پر خارج ہو جاتے ہیں۔ یوریا قریب قریب معمولی مقدار میں رہتا ہے۔ خون کے پگمنٹس زیادہ خارج ہو کر پیشاب کا رنگ گاڑھا ہو جاتا ہے (۹) براز کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ کہ غذا زیادہ ہضم ہوتی ہے۔ اور اکثر فضلات پسینہ کے راستہ زیادہ تر خارج ہو جاتے ہیں (۱۰) ورزش کے وقت حرارت جسمی زیادہ رہتی ہے۔ پس مفصلہ بالا تدابیر سے صاف ظاہر ہے کہ ورزش جسمانی صحت انسانی کے لیے نہایت ضروری ہے۔ کمی ورزش کی وجہ سے صدہا طرح کے امراض پیدا ہوتے رہتے ہیں تمام عضلات ضعیف سُست اور ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ قلب ضعیف ہو کر دوران خون ہلکا اور سُست ہو جاتا ہے۔ بھوک اور ہاضمہ خراب ہو جاتے ہیں۔ عام ضعف اور سستی کیوجہ سے محنت کی طرف رغبت نہیں رہتی۔ بلکہ دن رات سُست اور بیکار پڑے رہنا مرغوب معلوم ہوتا ہے۔ فاسد فضلات جسم کے اندر جمع رہکر طرح طرح کے فسادات پیدا کرتے ہیں۔ بدن لاغر ہو جاتا ہے۔ یا چربی پڑنی شروع ہو کر ظاہرا موٹا اور قوی۔ مگر درحقیقت کمزور بودا ہو جاتا ہے۔ برعکس اس کے زیادتی ورزش سے بھی طرح طرح کے نقصانات ظاہر ہوتے ہیں۔ قلب اندازہ سے بڑھ جاتا۔ اس کی کواڑیاں ٹوٹ پھوٹ جاتی۔ عروق خون موٹے پڑ جاتے۔ اور قوائے عقلیہ کمزور اور سُست ہو جاتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اکثر دانایان سابقہ کی سوانح عمری میں دیکھا جاتا ہے کہ وہ میدانوں۔ جنگلوں اور پہاڑوں میں پیدل چلنا بہت پسند فرمایا کرتے تھے۔ شارع اسلام یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدل پھرنے کو ورزشوں کا سردار فرمایا ہے۔ یہ نہایت ہی قابل افسوس امر ہے کہ فی زمانہ تمام تعلیم یافتہ اور آسودہ حال لوگوں میں ورزش جسمانی کی طرف سے نہایت ہی کمی بلکہ اکثر تنفر دیکھا جاتا ہے۔ مولف نے خود بہت سے لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ بھاگنا دوڑنا خلاف تہذیب ہے۔

ورزش جسمانی جس پر تمام صحت کا دار و مدار ہے۔ اور عمدہ صحت پر تمام دینی و دنیاوی ترقی منحصر ہے۔ اور جس کے بغیر ہر ایک نعمت ایک نفرت کی چیز ہو جاتی ہے۔ تو ایسے فعل کو غیر ضروری یا خلاف تہذیب سمجھنا خالص حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خود کبھی کبھی پیدل بھاگا کرتے تھے۔ پھر مسلمانوں کے لئے پیدل بھاگنے کو خلاف تہذیب خیال کرنا ایک سنت نبوی کی تحقیر کرنا ہے۔ زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ بہت قسم کے دنیاوی شغل جن سے خاص ورزش ہو جایا کرتی تھی۔ مثلاً چرخہ کاتنا اور روئی بیلنا وغیرہ امیروں کی مستورات میں کسر شان سمجھا جا کر متروک ہوتے جاتے ہیں جس کی سزا ان کو قدرت کی طرف سے ساتھ کے ساتھ یہ مل رہی ہے کہ امیروں کی عورتیں ہمیشہ کمزور اور دایم المرض رہتی ہیں۔ ان کے بچے نہایت ضعیف اور ناقص الفطرت پیدا ہوتے ہیں

اول تو پیدا ہوتے ہی اکثر ضائع ہو جاتے ہیں۔ جو باقی رہیں وہ دایم المرض رہتے ہیں۔ ایک تو اصل خلقت کے لحاظ سے کمزور مادہ ان کے حصہ میں آیا۔ دوسرے جس کمزور اور دایم المرض ماں کا وہ دودھ پیتے ہیں وہ خود ناقص اور طرح طرح کے امراض کا سرچشمہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے برائے نام شریفوں کی نسل روز بروز ناقص الفطرت ہوتی جاتی ہے۔ اس نسل در نسل تنزل اور زوال کا نتیجہ خدا جانے کیا ظہور میں آئے۔ قدرت جو کسی خلاف ورزی کرنیوالے کو بلا سزا کے نہیں چھوڑتی۔ سزا کے ساتھ طرح طرح کے سامان بہتری اور ترقی کے بھی پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ جن شریف قوموں نے جسمانی محنت اور ورزش کو حقیر سمجھا تو قدرت نے اُن کو یہ سزا دی کہ اُن کے جسموں اور اُن کی نسلوں کو کمزور۔ بودا اور سست و دایم المرض کر دیا۔ اس سزا کے ساتھ بہترائی کے یہ سامان پیدا کئے کہ ایک تو اُن کی دنیاوی حالت کو ذلیل و خوار کرکے اُن کو محنت کی طرف اُکسا رہی ہے۔ اور دوم ایک تہذیب یافتہ یورپ کی قوم کو اُن کے سر پر حکمران کر دیا۔ جو خود ریاضت جسمانی و دماغی کے نمونے دکھلا رہی ہے۔ اور طرح طرح کی تجاویز اور تدابیر اُن کی جسمانی و دماغی ترقی کے لئے قایم کر رہی ہے۔ چنانچہ سکولوں اور کالجوں میں ہر قسم کی تعلیم دیجاتی ہے۔ اور ورزش بھی کچھ عرصہ سے لازمی کر دی گئی ہے۔

ریباس ۔ ریواس۔ مفرح۔ مقوی معدہ۔ محرک اشتہا اور رافع خفقان ہے۔ قے صفراوی تشنگی اور متلی کا دافع مستی و خمار کو دور کرتا ہے۔ اس کا ہمیشہ رکھانا دنبلوں کے نکلنے کا مانع اور اس کے عصارہ کا سرمہ رافع بیاض چشم ہے۔ خوراک۔ اس کا پانی ایک تولہ سے ۲ تولہ تک۔

ریبیز Rabies ہائیڈروفوبیا۔ ہڑک۔ دیوانے کتے کے کاٹنے سے جو دیوانگی پیدا ہوتی ہے۔ ہائیڈروفوبیا کا بیان دیکھو۔

ریٹرو فلیکشن Retro flection رحم کا پچھلی طرف کو خم کھا جانا ⎫ جب رحم پچھلی طرف کو گر پڑے
ریٹرو ورشن Retroversion رحم کا پچھلی طرف گر پڑنا ⎭ یعنی ریٹرو ورشن ہو جائے تو

اُس کا علاج یہ ہے کہ سب سے پہلے رحم کو درست وضع پر لانے کی کوشش کریں جس کا طریق یہ ہے کہ مریضہ کو خم پشت یا نی پکیل وضع پر کھڑی کرکے انگشت یا ساونڈ یا پازیٹر کے ذریعہ رحم کی وضع درست کریں۔ اگر بوجہ زاید التصاقوں کے درست وضع پر لانے میں کچھ دقت معلوم ہو تو زور ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ باہستگی و نرمی کام کرنا چاہیئے۔ انگشت سب سے عمدہ آلہ ہے۔ اور اُس سے دوم درجہ پر ساونڈ ہے۔ جب رحم درست وضع پر آجائے تو بذریعہ فادرلس پیسیری اُس کو اُس جگہ پر قایم رکھیں۔ اگر کسی قسم کی سوزش موجود ہو تو اُس کو رفع کرنیکے بعد پیسیری استعمال کر سکتے ہیں۔ پیشتر ہرگز نہیں۔ ریٹرو فلیکشن یعنی رحم کا سروکس اور باڈی کے اتصال کے قریب پچھلی طرف کو خم کھا جانا۔ اس کا علاج اُسی طرح پر ہے جیسے کہ ریٹرو ورشن کا۔ صرف زیادتی اس قدر ہے کہ رحم کے خم کو بھی درست کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس کی درستی کے واسطے سٹیم پیسیری۔ یا ہاج صاحب یا طامس صاحب کی پیسیری استعمال کر سکتے ہیں۔ کبھی کبھی ساونڈ پاس کرکے خم درست کر دینا ہی کافی ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات بدوضعگی اور رحم کا درست کرنا محال ہو جاتا ہے اور سوائے اسکے اور کچھ بن نہیں پڑتا کہ جو شدید علامات پیدا ہوں اُن کا معمولی طور پر علاج کرتے رہیں۔ مثانہ و مقعد کو صاف کرتے رہنا

گرم پانی سے فرج میں پچکاری کرنا۔ اگر اجتماع خون کا شبہ ہو تو فصد لینا۔ اور عسرت الطمث کی حالت میں فم رحم کو کشادہ کرکے دو طرفہ شگاف دینا آرام دہ تدابیر ہیں۔

ریٹھا۔ بندق ہندی۔ معدہ۔ ہاضمہ اور قوت مسترخیہ کا مقوی ہے۔ اور قولنج کا دافع۔ پانی میں ملا کر اس کا کف پینا تپ ربع۔ دستوں۔ ہیضہ۔ صداع۔ شقیقہ۔ لقوہ اور صرع میں مفید ہے۔ بطلان شامہ کے لئے سعوطاً سود مند ہے۔ اس کی جڑ ذات الجنب میں مفید شمار کیجاتی ہے۔ مغز کا فرزجہ کرنا مخرج جنین ہے مقدار ایک ماشہ سے ۴ ماشہ تک

ریٹی نا اور آپٹک نروکے امراض

یعنی طبقہ عنکبوتیہ اور عصب بصارت کے امراض۔

(۱) **ہائی پریمیا آف ریٹی نا** یعنی پردہ عنکبوتیہ کا اجتماع خون۔ **اسباب۔** لکھنے پڑھنے نقاشی اور مصوری وغیرہ میں زیادہ محنت۔ چمک لگنا۔ آنکھ کی رسولیاں۔ دوسرے امراض چشم کے بعد **علامات۔** خود بخود چمکارے معلوم ہوتے۔ آنکھ میں گرمی اور تکان محسوس ہوتے اور روشنی و چمک کی برداشت نہیں رہتی (۲) **ریٹی نائیٹس** طبقہ عنکبوتیہ کی سوزش۔ **اسباب۔** آتشک۔ امراض گردہ۔ زیادہ محنت آنکھ کی رسولیاں یا دوسرے پردوں کا ورم اجتماع خون **علامات۔** بصارت دھندلی ہو جاتی اور نظر کا میدان تنگ ہو جاتا ہے۔ **انجام** اعصاب کا جس قدر حصہ ایک دفعہ زائل ہو جاوے وہ دوبارہ نہیں بنتا۔ ایسا ہی ریٹی نا کا حال ہے (۳) **ریٹی نائیٹس البیومی نوریکا** یعنی وہ ریٹی نائیٹس جو گردہ کے امراض سے پیدا ہو یہ یوریمیا کے سبب سے ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی ایام حمل میں بھی ہو سکتا ہے (۴) **ریٹی نائیٹس سفلی ٹیکا** یعنی وہ ریٹی نائی ٹس جو آتشک کی وجہ سے ہو (۵) **ریٹی نل اپوپلیکسی** ریٹی نا کے عروق سے خون جاری ہو جانا۔ **اسباب۔** امراض قلب۔ استسقاء یا احتباس الطمث۔ **علامات۔** سر گھومتا اور درد کرتا۔ نظر دفعتاً دھندلی یا معدوم ہو جاتی ہے۔ کبھی نکسیر چھوٹ جاتی ہے۔ اکثر ہمیشہ کے واسطے نظر ماری جاتی ہے (۶) **ریٹی نائیٹس پگمنٹوزا۔** ریٹی نا کے اندر سوزش ہو کر خاص رنگ جمع ہو جاتے ہیں۔ **علامات۔** ضعف بصارت۔ میدان نظر کی تنگی۔ رتوندا۔ (۷) **ریٹی نا کا دوسرے پردوں سے علیحدہ ہو جانا۔** **اسباب۔** کورائڈ کی رسولیاں۔ کورائڈ اور ریٹی نا کے درمیان اجتماع خون یا اخراج رطوبات ہو جانا۔ وٹریس زیادہ خارج ہو جانا یا اور طرح سے اس میں کمی آجانا۔ ایک رخ میں ڈھیلہ کا زیادہ طویل ہو جانا۔ **علامات۔** ریٹی نا میں خراش رہتی۔ آنکھوں کے آگے شعلے اور چمکارے نظر آتے ہیں۔ نظر دھندلی پڑ جاتی اور بھنور پھرتی معلوم ہوتی ہے۔ سر گھومتا۔ درد کرتا۔ چیزوں کی شکل بگڑی ہوئی نظر آتی اور میدان میں کمی آجاتی ہے۔ اکثر نظر ہمیشہ کے واسطے ماری جاتی ہے۔ (۸) **ریٹی نا کی وسطی شریان کا** [illegible] اس میں دفعتاً نظر جاتی رہتی اور کسی قسم کا درد نہیں ہوتا۔ آنکھوں کے آگے شعلہ یا چمکارے نظر آتے ہیں۔ ریٹی نا کی قدرتی چمک دمک جاتی رہتی ہے۔ (۹) **ریٹی نا کا گلائی اوما** یہ ایک قسم کا نرم سرطان ہے جو دماغ کے مشابہ نظر آتا ہے یہ آہستہ آہستہ بڑھتا اور ڈھیلہ کو پھیلا کر پھوٹ نکلتا ہے۔ اپٹک نرو کے ساتھ ساتھ بڑھتا جاتا ہے۔ نظر بہت جلدی کم ہوتی جاتی۔ پتلی کشادہ رہتی۔ اور فنڈس سے زرد چمکار پڑتی ہے۔ لنڑا اور آئیرس

دیگر قرنیہ کی طرف چلے آتے ہیں (۱۰) **آپٹک نیورائٹس** - اس کے دوسرے نام پے پلائی ٹس اور ڈسنڈنگ نیورائٹس ہیں - **علامات** - میدان بصارت میں تنگی یا کمی آجاتی - پتلی کشادہ اور سست رہتی - مگر درد یا دکھ کچھ معلوم نہیں ہوتا - عموماً یہ مرض دونوں آنکھوں میں یکساں ہوتا ہے - سر میں درد اور گھبراہٹ - جی متلاتا اور قے ہوتی ہے - سننے اور سونگھنے کی قوت زایل ہو جاتی - ہاتھ پاؤں قابو سے باہر معلوم ہوتے اور مرگی کے مشابہ تشنج ہوتے ہیں - مگر یہ تمام علامات مستقل نہیں ہیں - آفتھیلما سکوپ کے ساتھ دیکھنے سے ڈسک سوجی ہوئی - گدلی اور ابھری ہوئی نظر آتی ہے اُس کا کنارہ دھندلا پڑ جاتا اور ریٹی نا کی وریدیں بھری رہتی ہیں - **اسباب** - حدقہ چشم یا دماغ کے اندر رسولیاں یا آتشک کی گلٹیاں جو عصب بصارت پر اُن کا دباؤ رہتا - منجائی ٹس - ہائیڈروکیفیلس - زہر سکہ - دماغ کی کوئی خراش کنندہ بیماری - سر کی پرانی ضربات - **کیفیت** - بعض کا یہ خیال ہے کہ ورم عصب دماغی سے پھیل کر آجاتا ہے (۲) دماغ کے اندر پانی زیادہ ہو کر غلاف عصب کے اندر اُتر آتا ہے - یا دماغ میں رسولی وغیرہ کا دباؤ زیادہ ہو کر معمولی پانی کو بجبر کر اس طرف دھکیل دیتی ہے (۳) دماغی رسولی وغیرہ سے خراش ہو کر پھیلاؤ تک پہنچ جاتی ہے (۱۱) **اٹروفی آف دی آپٹک نرو** یہ پانچ طرح سے ہو سکتی ہے **اول** ایسے امراض جو آنکھ کے اندر شروع ہوں - مثلاً کورائیڈ - یا ریٹی نا کے دیرینہ امراض گلاکوما - ڈیلہ کا ورم ضرب جس سے ڈیلہ کے اندر خون بکثرت خارج ہو جاوے - **دوئم** ایسے امراض سے جو ڈیلہ کے باہر شروع ہوتے ہیں مثلاً دماغ اور نخاع کے امراض - حدقہ چشم کی رسولیاں - ایسی حالت میں پے پلا سفید ہو جاتا ہے نظر کمزور دھندلی اور زایل ہو جاتی وسعت بصارت تنگ اور رنگتوں کی بصارت نابود ہو جاتی ہے پہلے سرخ اور سبز رنگ نظر آنے سے رہجاتے ہیں - بعد میں ہر ایک رنگ کی طرف سے قطعی نابینائی ہو جاتی ہے - پتلی کشادہ اور سست یا ساکن رہتی ہے جس سے مریض گھورتا ہوا نظر آتا ہے - **سوم** تمباکو کیوجہ سے **چہارم** شراب کیوجہ سے **پنجم** بڑھاپے کیوجہ سے - یہ تمام حالتیں قریب لاعلاج ہیں - ایک دفعہ نقصان بصارت ہو کر مریض ہمیشہ کے واسطے اندھا رہجاتا ہے (۱۲) **کلر بلائنڈنس - کروسیوڈاپسس** - رنگتوں کی بینائی کم و بیش جاتی رہنا کبھی تو تمام رنگتوں کی نظر جاتی رہتی ہے - اور کبھی خاص خاص کی - اس لئے اس کی مفصلہ ذیل اقسام ہیں **اول** - وہ جس میں کوئی بھی رنگت نظر نہ آسکے - یہ نقص کبھی پیدائشی ہوتا ہے - اور کبھی رنگتوں میں بکثرت کام کرنے اور بعض میں رنگتوں کی تعلیم نہ ہونے سے ہو جاتا ہے - **دوئم** وہ جس میں بعض بعض رنگتوں کی بینائی کم ہوتی ہے - اس کو ڈائی کرومک وژن کہتے ہیں - اس کی تین قسمیں ہیں - (۱) سرخ نابینائی - یہ اکثر ہوتی ہے (۲) سبز نابینائی - (۳) بنفشی نابینائی یہ بہت ہی شاذ ہے - **سوم** وہ قسم جس میں کسی رنگت کی تمیز نہیں رہتی - بلکہ ہر ایک شئے بالکل سفید یا سیاہ نظر آتی ہے (۱۳) **آپٹک نرو کی رسولیاں** - یہ تین قسم کی ہوتی ہیں - گلیوما - سارکوما - اور نیوروما - (۱۴) **آپٹک نرو کی ضربات** - چھری - یا نوکدار اوزار سے اس عصب کو ضرب پہنچ سکتی ہے جس کے بعد نظر اُڑ جاتی - پتلی کشادہ اور ساکن رہتی اور ابتداءً آپٹک ڈسک میں کچھ تغیر نہیں آتا - **علاج** (۱) **ہائی پریمیا** یعنی ریٹی نا کے اندر زیادہ خون کا جمع ہو جانا - اس میں نظر کے آگے شعلے معلوم ہوتے رہتے ہیں اور روشنی کی بالکل

برداشت نہیں رہتی۔ اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کو ہر قسم کے نظری کام سے منع کریں۔ پڑپڑی میں جونکیں لگوا کر لنیمنٹ آیوڈین یا کروٹن یا سنے پزم سے کاونٹراری ٹیشن جاری رکھیں۔ داخلی طور پر مقویات فولاد۔ سنکونا۔ کونین وغیرہ کھلاتے رہیں۔ نیلگوں عینک آنکھوں پر لگائیں (۲) **ریٹی نائیٹس**۔ ریٹی نا کی سوزش۔ اس کا علاج بعینہ اُسی طرح ہے جیسا کہ ہائی پر پیا کا۔ اگر خون میں کوئی فساد مثل مادہ آتشک یا رہیومے ٹزم وغیرہ موجود ہو اُس کا مناسب علاج کرنا چاہیے۔ (۳) **ریٹی نل اپو پلیکسی**۔ ریٹی نا کے اندر خون خارج ہونا۔ اس میں مریض دفعتاً نابینا ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کو قطعی آرام سے لیٹے رہنے کی ہدایت کریں۔ شروع میں ایک خوراک اکسٹراکٹ ارگٹ لکوئیڈ ۴۰ بوند۔ لائکوار بارفیا ۲۰ بوند۔ اکوا انتھی ایک اونس دے سکتے ہیں۔ بعد میں پوٹاسیم آیوڈائڈ ۵ گرین خوراک میں تین دفعہ روزانہ دینا چاہیے (۴) **ریٹی نائیٹس پگمنٹوزا**۔ اس میں ادویہ سے آرام کی کم اُمید ہے۔ ہر قسم کے کام سے ممانعت کریں۔ اور پوٹاسیم آیوڈائیڈ۔ پوٹاسیم بروما ئیڈ۔ اور ہائیڈرارجرائی پرکلورائیڈ استعمال کراتے رہیں۔ خدار کو بالٹ کی عینک آنکھ پر لگائیں (۵) **ڈیٹیچمنٹ آف دی ریٹی نا**۔ ریٹی نا کا کورائیڈ کوٹ سے علیحدہ ہو جانا مریض کو ہر کام سے منع کرنا۔ اور آرام سے لٹائے رکھنا چاہیے۔ کوئی دوا اس میں کارآمد نہیں ہو سکتی۔ محض مسہلات مدرات۔ اور معرقات کارآمد ہو سکتے ہیں۔ پائیلو کارپین کی جلدی پچکاری پوری مقدار میں مفید ثابت ہوتی ہے (۶) **ایمبولزم آف سنٹرل آرٹری آف دی ریٹی نا**۔ ریٹی نا کی وسطی شریان کا کسی غیر جنس شے کے پھنس جانے سے بند ہو جانا۔ اس کا علاج سوائے آرام دینے اور پوٹاسیم آیوڈائیڈ استعمال کرانیکے اور کچھ نہیں۔ (۷) **گلایوما آف دی ریٹی نا۔ انجیفے لائیڈ ریٹی نا**۔ اس کا علاج سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ جب یہ مرض تشخیص ہو تو فوراً اُس آنکھ کو نکال دیا چاہیے۔

ری ٹینشن آف یورین Retension of. Urine پیشاب کا بند ہو جانا۔ احتباس البول کا بیان دیکھو۔

ریٹی نل ڈیٹیچمنٹ Retinal Detatchment دیکھو ریٹی نا کے امراض کا بیان

ریڈاوکر Red Ochre گیرو مٹی۔ کا یولین کا بیان دیکھو۔

ریڈبول Red Bole گیرو مٹی کا یولین کا بیان دیکھو۔

ریڈ پریسی پٹیٹ Red Precipitate ہائیڈرارجرائی آکسائیڈم روبرم کا بیان دیکھو۔

ریڈ پکون Red Pucchoon سینگی نیر یا کینا ڈنسس کا بیان دیکھو۔

ریڈ کلوور Red Clover ٹرائی فولیم پریٹنسی کا بیان دیکھو۔

ریڈ گم Red Gum ایوکے لپٹس رسٹراٹا کا بیان دیکھو۔

ریڈ گم ٹری آف اسٹریلیا Red Gum tree of Australia ایوکے لپٹس ماسٹراٹا کا بیان دیکھو۔

ریزن Resin رال۔ یہ ایک قسم کے متغیر الکیفیت روغن ہوتے ہیں۔ جو زیادہ آکسی ڈیشن کیوجہ سے اس صورت میں متبدل ہوجاتے ہیں۔ مقامی استعمال میں خفیف محرک اور ڈس انفیکٹنٹ ہے۔

ریشہ والا - قابض سکن اوجاع سخن ملطف۔ مفتح۔ منوم محلل ریاح۔ مدر بول وحیض اور مقوی باہ ہے۔ نزلوں کو روکتا۔ آواز کو صاف کرتا۔ اور پٹھوں وجوڑوں کے دردوں میں مفید ہے۔ ضعف معدہ۔ جگر و مثانہ کو رفع کرتا اور عسر البول میں مفید ہے۔ خ ۲ ماشہ سے ۵ ماشہ تک۔

ریفریکشن اور اکموڈیشن کے امراض Refraction and Accommodation
دیکھو بیان بصارت کے امراض کا۔

ریفی ڈوفورا وٹی انسس Raphidophora Vitiensis اس کی جڑ بنام ٹونگا مستعمل ہوتی ہے پس اس کا بیان دیکھو۔

ریکٹم Rectum مقعد۔ رودہ مستقیم کے امراض۔ ان کی مختصر تفصیل حسب ذیل ہے۔

اول۔ دبر کے پیدائشی نقص۔ ان کی مفصلہ ذیل اقسام ہیں (۱) دبر کا تنگ یا جزوی طور پر بند ہونا (۲) دبر کا کلی طور پر بند ہونا (۳) ایک آدھ انچ دبر سے اوپر مقعد کا ا‌ ‌رمیوکس جھلی سے بند ہونا۔ (۴) دبر کا معدوم رہنا (۵) دبر کا بند اور رودہ مستقیم کا نادارد ہونا۔ **دویم۔ رودہ کا سٹرکچر**۔ یہ رودہ کے ہر ایک حصہ میں واقع ہو سکتا ہے۔ مگر عموماً اس کے اسی حصہ میں ہوتا ہے جس کو رودہ مستقیم یا ریکٹم کہتے ہیں۔ یہ تین طرح کی ہوتی ہے (۱) **سمپل یا فائبرس**۔ اس میں زائد ریشہ بنکر رودہ کو تنگ کر دیتے ہیں۔ ان کا مقام رودہ مستقیم کی ابتدا ہے۔ یا دبر سے چار چھ انچ اوپر زیادہ تر بوڑھوں میں ہوتا یا حاملہ عورتوں میں یا پلوک سیلولائی ٹس کے بعد۔ اسہال مزمنہ اور پیچش کے بعد بھی ہوجاتا ہے۔ **علامات** رفع حاجت کے وقت درد اور تکلیف ہونا۔ پاخانہ پتلی سینخوں کی طرح یا نرم خارج ہونا یا ٹکڑہ ہوکر آنا۔ کبھی ایسا ہوناکہ اس کا نرم حصہ خارج ہوجائے۔ اور سخت حصہ پیچھے رہ کر نفخ اور درد کا باعث ہوجائے۔ کبھی کبھی خون اور لعاب کا خارج ہونا۔ بوجی یا انگشت داخل کرنے سے سٹرکچر کی جگہ اور وضع بخوبی معلوم ہوسکتی ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ بوجی کا سرہڈی یا میوکس فولڈ سے ٹکرا سکتا یا انتڑی میں سوراخ کرکے پیری ٹونیم میں جاسکتا ہے۔ اس لئے اس کے پاس کرنے میں بہت احتیاط چاہیئے۔ **انجام**۔ مریض برسوں صحت کے ساتھ زندگی گذار سکتا ہے۔ کبھی دفعتاً بہت بڑھ کر سدہ کا باعث ہوجاتی ہے۔ اور کبھی اس کے قریب پھوڑا بن کر زخم یا مثانہ وغیرہ میں کھل جاتا ہے (۲) **سفلیٹک سٹرکچر**۔ یہ مرض آتشک کے تیسرے درجہ میں زیادہ تر ہوتا۔ اور انگلی سے بآسانی محسوس ہوسکتا ہے (۳) **میلگننٹ سٹرکچر**۔ جو سرطان کی وجہ سے ہو اس میں درد اور پیچش زیادہ تر ہوتی اور اکثر دست آتے ہیں۔ جن میں خون اور آؤں خارج ہوتی رہتی ہے یہ تمام تکالیف روز بروز بڑھتی جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ زندگی نہایت مصیبت زدہ ہوکر چہرے کے طور بدل جاتے ہیں۔ انگشت داخل کرنے سے رسولی صاف معلوم ہوسکتی ہے۔ آخر کار مریض شدت درد اور کثرت اسہال سے یا انتڑی میں سوراخ ہوکر پیری ٹونائی ٹس ہوجانے یا جریان خون کی کثرت یا لاعلاج سدہ پڑجانے سے ہلاک ہوجاتا ہے۔

سوم - مقعد کا سرطان یا سارکوما - چہارم - پی پی لوما یعنی چھوٹی چھوٹی اُبھری ہوئی رسولیاں پنجم - مقعد کی پالی پس یعنی دمدار رسولیاں - یہ بچوں میں کثرت سے ہوتی اور اسہال الدم کا باعث رہتی ہیں۔ اکثر خروج المقعد ہوتا رہتا اور پیشاب تکلیف یا دقت کے ساتھ آتا ہے جس سے پتھری کا شبہ ہوسکتا ہے۔ ششم - رودہ مستقیم کے ناسور اسباب - آتشک - ضرب - سرطان - لیتھاٹومی کے بعد - پھوڑے کے بعد - اقسام - ریکٹم سے شروع ہوکر دوسری جگہ اُسی میں کھل سکتا ہے - یا مثانہ یا فرج یا رحم کے اندر یا سیون میں پہنچکر باہر - علامات - قسم کے مطابق مختلف ہوتی ہیں - ہفتم - دُبر کے زخم اور شگاف - کبھی ایک اور کبھی زیادہ ہوتے - ہر وقت کی خراش اور درد سے سخت مصیبت رہتی - زخم عموماً چھوٹے ہوتے - اور شگاف کا کنارہ سخت رہتا ہے - بیرونی کنارہ پر اکثر مو کہ بھی ہوجاتا ہے - اسباب عام ضعف - وضع حمل - دائمی قبض - پیچش مزمنہ - بواسیر - مرض اختناق الرحم - ہشتم - دبر کا تشنج ہوکر بند ہوجانا - یہ عموماً مقامی ورم یا زخم یا شگاف یا بواسیر سے ہوجاتا ہے - نہم - استرخاء المقعد - اسباب - دائمی قبض کی وجہ سے اکثر درمیانی عمر کی عورتوں میں ہوجاتا ہے - علامات - براز جمع رہنے کی وجہ سے متعفن ریاح پیدا ہوتی اور غلاظت خون میں جذب ہوکر عام ضعف - صداع دوران سر بے چینی وغیرہ پیدا کرتی ہے - دہم - اسکیورکٹل ابسیس یعنی وہ پھوڑا جو مقعد اور اسکیل ہڈی کے درمیان پیدا ہو - اُس کی علامات وہی ہیں جو عام طور پر ابسیس کے بیان میں درج کی گئی - یہ دو قسم کا ہوتا ہے اکیوٹ اور کرانک - یازدہم - انل ابسیس یعنی وہ پھوڑا جو دبر کی اندرونی سطح پر واقع ہو - دوازدہم فسچولا ان انو - نواسیر المقعد - بھگندر - یہ عموماً اسکیورکٹل یا انل ابسیس کے بعد ہوجاتا ہے - اس کی تین بڑی اقسام ہیں (۱) کمپلیٹ جس میں ایک سوراخ باہر کی طرف ہو اور ایک مقعد کے اندر (۲) بلائنڈ اکسٹرنل جس میں باہر کی طرف سوراخ ہوتا مگر مقعد کے اندر نہیں ہوتا - پروب داخل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مقعد کے اندر نہیں جاسکتا (۳) بلائنڈ انٹرنل جس میں باہر کی طرف کوئی سوراخ نہیں ہوتا محض مقعد کے اندر سوراخ ہوتا ہے - اس لئے یہ مدتوں معلوم بھی نہیں ہوتا - مگر رفع حاجت کے وقت درد ہوتا اور کبھی کبھی پیپ بھی آتی ہے - دبر کی ایک طرف دبانے سے جگہ سخت یا دردناک محسوس ہوتی ہے انگشت داخل کرنے سے اس کا اندرونی سوراخ محسوس ہوسکتا - اور سپیکولم کے ذریعہ صاف نظر آسکتا ہے - برسوں تک عام صحت کو ضرر پہنچانے کے بغیر رہ سکتا ہے - سیزدہم - بواسیر یا پائلز - اس کا بیان علیحدہ کیا جاچکا ہے - چہاردہم - پرولپسس انائی - دبر کی جھلی کا اُبھر کر باہر آجانا - کبھی میوکس جھلی کے ساتھ لحمی ریشے بھی آجاتے اور سطح سخت ہوجاتی - بچوں میں یہ مرض اکثر ہوتا ہے - اسباب - عام ضعف - دائمی قبض یا دیرینہ اسہال و پیچش - سنگ مثانہ یوریتھرا کی سٹرکچر یا پالی پس - بواسیر - پانزدہم خروج المقعد - کانچ نکلنا - یہ مرض جوانوں میں بہت کم اور بچوں میں کثرت سے ہوتا ہے - بعض اوقات انٹس سسپشن کے بعد ایسا ہوتا ہے - علاج - اب ذیل میں ان امراض کا بیان مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے (۱) اسکیورکٹل ابسیس - یہ دو طرح کا ہوتا ہے - اکیوٹ اور کرانک - اس کا علاج اُنہیں عام اصول کے مطابق کرنا چاہیئے جو ابسیس کے بیان میں مذکور ہو سے - اگر مقعد یا مثانہ کے اندر کھلجائے تو ایسا شگاف دینا چاہیے جس میں مقعد اور مثانہ بھی تا شگاف ابسیس تک کھل جائیں - تاکہ انگور شکر تہ کی طرف خا

بھر تا آئے ورنہ ناصور باقی رہنے کا اندیشہ ہے (۲) **السر یعنی زخم۔ قروح المقعد**۔ اس کا علاج عام اصول کے مطابق صرف اس قدر ہے کہ رودہ کو حقنہ سے صاف کرتے رہیں۔ اور زخم پر کاسٹک لوشن ۲۰ گرین فی اونس کا لگاتے رہیں اگر کوئی اندرونی مرض مثل آتشک۔ سکروی۔ انیمیا۔ سروسس آف دی لور وغیرہ موجود ہوں اُن کا حسب قاعدہ علاج کریں (۳) **انفلامیشن۔ پروکٹائی ٹس ورم المقعد**۔ نمکین مسہلات سے براز کو رقیق رکھیں۔ مقعد کے اندر جاذ اور دافع سوزش ادویہ بذریعہ حقنہ پہنچاتے رہیں۔ مثلاً (۱) بورک ایسڈ ایک ڈرام ٹنکچر اوپیم ۳۰ بوند۔ گرم پانی ۲ اونس (۲) کاسٹک لوشن ۱۰ گرین فی اونس۔ غذائیں رقیق قلیل المقدار دیتے رہیں (۴) **اٹونی آف دی ریکٹم**۔ سستی ضعف المقعد۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ براز مقعد کے اندر جمع رہ کر خشک ہو جاتا اور سخت گرہوں میں تبدیل ہو کر تا اس کا اخراج نہیں رہتا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے نیم گرم پانی اور صابون کے حقنے کریں۔ پانی ڈیڑھ پائنٹ یعنی قریب ۱۸ چھٹانک۔ اس میں صابون اس قدر ملیں کہ سفید جھاگ نمایاں ہو جائے۔ پھر ایک اونس کیسٹر آئیل ملا کر حقنہ کریں۔ اگر اس سے رودہ صاف نہ ہو سکے تو بذریعہ سپیکولم مقعد کو کشادہ کر کے انگشت یا چھوٹے چمچے کے ذریعہ کھرچ کر براز نکالنا پڑتا ہے۔ اس طرح مقعد کو صاف کرنے کے بعد پھر صابون اور پانی کے حقنے کرنے چاہئیں اور ہمیں داخلی طور پر مفصلہ ذیل حبوب استعمال کراتے رہیں۔ (۱) سٹرکنیا ۱/۶۰ گرین۔ صبر ۲ گرین۔ پل ریبائی کو ۲ گرین اس کی ایک گولی تیار کر کے سوتے وقت کھلاتے رہیں (۲) صبر ۲ گرین۔ ریوند چینی ۲ گرین۔ زعفران ۲ گرین۔ تو ندیں اس کی ایک گولی تیار کریں۔ اور ایک گولی روزانہ استعمال کریں۔ مقعد کے اندر روزانہ ہیزلین ۲ ڈرام پانی ۲ اونس۔ یا فیری سلفاس ۲ گرین۔ ٹھنڈا پانی ۲ اونس۔ یا سہاگہ ایک ڈرام۔ نمک ۲۰ گرین۔ پانی ۲ اونس۔ یا خالص سرد پانی کے روزانہ صبح کے وقت بعد استفراغ حقنہ کراتے رہیں۔ (۵) **ریکٹل پالی پس**۔ اس کا علاج جراحی عمل ہے۔ مقعد کو کسی سپیکولم سے کشادہ کر کے پالی پس کی جڑ کو دھاگہ سے خوب مضبوط باندھ دیں۔ یا کاٹری سے جلا دیں۔ یا اگر جڑ بہت باریک ہو تو قینچی کے ساتھ قطع کر کے کاٹری سے جلا دیں۔ ان سب عملوں میں جڑ کو کھینچ کر باندھ دینا بہترین علاج ہے (۶) **پرولیپس**۔ اس کا بیان پرولیپس ریکٹائی میں دیکھو (۷) **پیپلوما**۔ اس کا علاج مناسب جراحی عمل سے نکال دینا ہے (۸) **سارکوما**۔ اس کا علاج بھی سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ شروع سے ہی اس کو کامل طور پر قطع کر کے نکال دیا جائے (۹) **سپیزماڈک کنٹریکشن آف دی انیس** یعنی دبر کا متشنج ہو کر تنگ ہو جانا۔ مریض کو کلوروفارم سے بیہوش کر کے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے زبردستی مقعد کے اندر داخل کریں اور بزور تمام دبر کو کشادہ کر دیں (۱۰) **سٹرکچر** (۱۱) **ریکٹل فسچولا**۔ فسچولا ان اینو کا بیان دیکھو (۱۲) **ریکٹل فشرز**۔ شقاق المقعد۔ مقعد کو مناسب حقنے سے صاف رکھنا اور شقاق پر کاسٹک لوشن ۱۰ گرین فی اونس کا لگانا کافی علاج ہے (۱۳) **کنجینیٹل میل فامیشنز**۔ یعنی پیدائشی نقص۔ یہ کئی اقسام کے ہوتے ہیں (۱) دبر کا تنگ یا قدرے بند ہونا۔ اگر ممکن ہو سکے تو انگشت داخل کر کے کشادہ کریں۔ ورنہ پردوب پوائنٹڈ بسٹری داخل کر کے تھوڑا سا شگاف دیکر کشادہ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بعد میں کبھی کبھی مناسب بوجی کے ذریعہ کشادہ کرتے رہیں

(ب) دبر کا جھلی سے بالکل بند ہو جانا - بذریعہ ٹروکار اس میں سوراخ کرکے غلاظت صاف کریں - اور بعد میں سپنج یا لیمی ناریا بتی اندر رکھکر اُس کو کشادہ کریں - اور چند روز جلد تک انگشت یا مناسب بوجی کے ذریعہ کشادہ کرتے رہیں (ج) دبر سے نصف انچ یا ایک انچ اوپر مقعد کے اندر زائد جھلی بنکر راستہ بند ہو جانا - پہلے کینولا یعنی نلکی اندر پہنچائیں جب اس کا منھ جھلی پر ٹکرائے - ٹروکار داخل کرکے اُس میں سوراخ کریں - اور غلاظت صاف کرکے ڈریسنگ فارسپس داخل کریں - اور اُس کو کشادہ کردیں - بعد میں گاہے گاہے بذریعہ انگشت یا بوجی کشادہ کرتے رہیں (د) دبر کا بالکل غائب ہونا - اگر ممکن معلوم ہو - اُس کی قدرتی جگہ پر چاقو ایک دو انچ گہرا لیجاکر انگشت سے رودہ کی سطح معلوم کریں اور جب رودہ کی سطح معلوم ہو جائے تو بذریعہ ٹروکار اور کینولا اُس میں سوراخ کرکے غلاظت صاف کریں - اور خوب دہونے اور انٹی سیپٹک کرنے کے بعد سوراخ کو جلد تک کھینچ کر زخم کے کنارے جلد کے ساتھ سی دیں - (ھ) دبر بند اور مقعد کا غائب ہو جانا - اس کا علاج اُسی طرح ہے جیساکہ اوپر نمبر (د) میں بیان ہوا - لیکن اگر رودۂ مستقیم کا بالکل پتہ نہ مل سکے تو لمبر کولاٹومی یا انگوئینل کولاٹومی کرنی چاہیئے - (۱۴) **ریکٹل کنسر - سرطان المقعد** - اگر ممکن ہوسکے تو فوراً شروع میں ہی اس کو کامل طور پر قطع کردینا چاہیئے - لیکن اگر اس کا فساد زیادہ پھیل چکا ہو اور قطع کرنا محال اور غیر مناسب معلوم ہو تو لمبر کولاٹومی یا انگوئینل کولاٹومی مفصلۂ ذیل اغراض سے کرسکتے ہیں (ا) سخت درد کو رفع کرنیکی غرض سے - جو براز کی زخمی سطح پر گذرنے سے پیدا ہوتا ہے - (ب) براز کے ہمراہ امعا یا فرج نکلنے کی وجہ سے (ج) جب راستہ مستقیم بند ہو کر پاخانہ بالکل بند رہے تو اُس کے اخراج کی غرض سے (۱۵) **ریکٹل فسچولا** ناصور المقعد - یہ کبھی مثانہ میں کبھی رحم یا فرج میں - اور کبھی مجری بول پیشاب میں کھل جاتے ہیں - اگر ممکن ہوسکے تو سپیکولم اندر داخل کرکے ناصور کے منہ پر کاسٹک لگا دینا چاہیئے - خفیف حالتوں اور شروع مرض میں یہ علاج کافی ہے - ورنہ اگر ممکن ہوسکے تو ناصور کے کناروں کو کھرچ کر ٹانکوں سے بند کردینا چاہیئے - جب ناصور مثانہ کے اندر کھلے اور اُس پر مدت گذر جائے تو کوئی علاج سوائے اس کے کامیاب نہیں ہوتا کہ مثانہ کے اندر میڈین سٹاف پہنچاکر پیرینیم (عانہ) میں ناصور تک شگاف دیں - اور ایک ڈریسنج ٹیوب مثانہ کے اندر داخل کرکے باندھ دیں - تاکہ پیشاب اسکی راستہ خارج ہوتا رہے اور نیا انگور بنکر مثانہ اور مقعد کا سوراخ بند ہو جائے -

ریکٹی فایڈ سپرٹ **Rectified Spirit** اس میں خالص الکحال ۸۴ اور پانی ۱۶ فیصدی ہوتا ہے - بہت سے ٹنکچر - سپرٹ اسپنس - اور لنیمینٹ بنانے میں مستعمل ہوتی ہے - پلائی نہیں جاتی -

ریگ پیشاب میں آنا - دیکھو بیان مثانہ کے امراض اور یورک ایسڈ ڈایاتھسس کا -

ریمی جیا **Remigia** اس درخت کی چھال سنکونا کے مشابہ ہے - اسمیں سے سنکونا الکیلائیڈ نکالے جاتے ہیں

رینا ڈس ڈزیز **Reynaud's Disease** اس کے دوسرے نام لوکل سنکپی و الیفکشیا - اور سیمٹریکل گینگرین ہیں - **علامات** - یہ مرض ہردو جانب کی انگلیوں یا ہاتھ پاؤں یا کانوں یا ناک کو مبتلا کرتا ہے پہلے ماؤف حصہ ٹھنڈا ہو کر پھیکا اور سُن پڑ جاتا ہے جو ایک قسم کی لوکل سنکپی یعنی غشی ہے - بعد ازاں دردوں میں

خون جمع ہوکر نیلا سیاہ اور داغدار ہو جاتا ہے - جو ایک قسم کا لوکل ایسفکشیا یعنی حبس الدم ہے - اُس کے بعد ماؤف حصہ سکڑ کر مردار پڑنا شروع ہو جاتا اور دھبہ یا پھنسیاں یا آبلہ پیدا ہوتے ہیں - کبھی عضو ماؤف چھوٹا اور رُو بلا ہو جاتا ہے - یعنی اس کی اٹروفی ہو جاتی ہے - ماؤف حصوں میں سردی یا سنسناہٹ محسوس ہوکر چمک اور درد شروع ہو جاتی ہے - سخت حالتوں میں دردناک سردی بیچینی بیجیی جلن اور دُکھ ہر وقت رہتے ہیں - کیفیت - اس مرض کی حقیقت یہ ہے کہ باریک شریانوں میں پھیلتا جاتا ہے جس سے خون کم ہوکر ماؤف حصہ پھیکا سُن اور بحس پڑ جاتا ہے اس کا سبب دماغی فساد قرار دیا گیا ہے - کبھی سخت جذبہ اور سردی سے شروع ہو جاتا ہے - عورتوں میں پندرہ اور تیس سال کے درمیان زیادہ تر ہوتا ہے **علاج** - اس مرض کا علاج ابھی تک سخت شبہات اور ظلمات میں محجوب ہے جو خاص سبب تشنج شریانی کا معلوم ہو - مثلاً آتشک - ورم گردہ - کثرت شراب - ذیابیطس - ورم احشائے دماغی - مانیا - جذام - ہیمیٹوریا - ضربات شکم وغیرہ - اُن کا مناسب علاج کرنا چاہئے - سٹرکنیا اور آرسنک اس میں مفید بیان کئے گئے ہیں - مقامی گنگرین کا علاج عام اُصول کے مطابق کرنا چاہئے -

رینل ڈراپسی Renal Dropsy - دیکھو بیان ڈراپسی اور برائیٹس ڈزیز کا -

رینل کالک Renal Colic گردہ کے امراض کا بیان دیکھو -

رینل کیلکولائی Renal Calculi گردہ کے امراض کا بیان دیکھو -

رینل ہیموریج Renal Hæmorrhage گردہ کے امراض کا بیان دیکھو -

رینولا Ranula ضفدع اللسان - زبان کے نیچے تھیلی دار رسولی ہو جانا - اس کا سب سے عمدہ علاج یہ ہے کہ قینچی یا چاقو کے ساتھ اُس میں تھوڑا سا سوراخ کرکے غار کے اندر چہار طرف کروملک ایسڈ لگا دیں - یا جاذب روئی جو پانچ فیصدی کے آیوڈیٹ سالیوشن میں تر کی گئی ہو اُس کے اندر بھر دیں - تاکہ سوزش پیدا ہوکر غار کی دیواریں باہم پیوست ہو جائیں - اگر سوراخ جلدی بند ہو جائے تو دوبارہ کافی سوراخ کرکے اسی طرح علاج کرنا چاہئے بعض اوقات کافی مقدار شگاف دینے سے ہی تمام غار بند ہو جایا کرتا ہے -

ریو Rue یہ روٹا گریویولنس کا دوسرا نام ہے - پس اُس کا بیان دیکھو -

ریوند چینی - رہوبرب کا بیان دیکھو -

بَابُ الزَّای المُعجَمَہ

زائی مین Zymine
زائی مین فیرچائلڈ do. Fair Child
اس کے دوسرے نام پنکر ٹیاک اکسٹرکٹ اور پنکریٹین بھی ہیں - اس میں پنکریاس کے تمام خمیری جوہر یعنی ٹرپسین - امائلوپسین - سٹیاپسین اور نیٹ موجود ہوتے ہیں - زمانہ حال کی تمام نوایجاد ادویہ میں زائی مین اعلیٰ درجہ کی ممد ہاضمہ ثابت ہوئی ہے - ہر قسم کی غذا کے ہاضمہ میں کیمیائی طور پر مدد دیتی ہے - یعنی تمام البیومنائڈز

مثلاً سفیدی بیضہ۔ گوشت۔ پنیر۔ اناج کا گلیٹن وغیرہ کو پیپٹونز بنا دیتی ہے۔ نشاستہ کو شکر بنا دیتی ہے۔ اجزائے روغنی کو املشن میں متغیر کر کے قابل تحلیل کر دیتی ہے۔ کھاری ادویہ کے ساتھ اس کا اثر پورے طور پر ہوتا ہے۔ اور ترش ادویہ کے ساتھ قدرے کم۔ اس کی مدد سے دودھ یخنی۔ آشجو وغیرہ اشیا کو مصنوعی طور پر ایسا متغیر الکیفیت کر سکتے ہیں کہ معدہ اور امعا میں فوراً تحلیل ہونے شروع ہو جائیں۔ دیکھو بیان پیپٹونائیزیشن کا۔ غرضکہ جو فعل معدہ اور امعا میں غذا پر ہوتا ہے وہی اسکی مدد سے مصنوعی طور پر کر کے غذا کو قابل تحلیل کر سکتے ہیں۔ اعضائے ہاضمہ کیسے ہی خراب اور ضعیف کیوں نہوں۔ اس کی مدد سے غذاؤں کو ہضم کر لیتے ہیں۔ معدہ کے تمام امراض مثلاً درد۔ نفخ۔ سوزش ضعف تشنج۔ قرح۔ سرطان وغیرہ میں اور نیز سخت و متواتر قے کی حالت میں دودھ کو زائی مین کے ساتھ پیپٹونائیز کر کے دینا نہایت مفید ہوتا ہے اس سے درد۔ سوزش۔ تشنج۔ ثقل۔ اور قے کو آرام ملتا۔ اور دودھ ہضم ہونے لگتا ہے۔ ہر قسم کی بدہضمی میں خواہ امراض معدہ جگر یا امعاء سے ہو یا خرابی عادات سے۔ اس کی مدد سے غذائیں ہضم کر سکتے ہیں۔ جگر اور لبلبہ کے امراض میں جبکہ اُس کے عروق ہاضمہ بقلت خارج ہونے سے غذا ہضم نہوتی ہو تو اس کا استعمال نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ بچوں کے واسطے زائی مین سے پیپٹونائیز کیا ہوا دودھ ایسا ہی سہل الہضم ہے جیسا کہ ماں کا دودھ۔ اگر معدہ یا امعا کے امراض یا اخراج دندان یا محض تغیرات موسم کی وجہ سے بچہ روز بروز لاغر اور ناتوان ہوتا جاتا ہو۔ درد نفخ۔ قبض۔ اسہال۔ قے وغیرہ امراض میں ہمیشہ مبتلا رہے تو پیپٹونائیز کیا ہوا دودھ اُس کو برابر ہضم ہونے لگتا قوت اور جسامت میں ترقی کرتا اور تمام امراض بتدریج دور ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی بدہضمی پیران میں بھی زائی مین اکسیر اثر دکھلاتی ہے۔ غرضیکہ عضائے انہضام کے لئے زائی مین سب سے اعلیٰ درجہ پر مفید دوا ہے۔ اس نو ایجاد دوا کو زمانۂ حال کے عجائبات اور رب العلمین کے بڑے انعامات میں سے شمار کر سکتے ہیں۔ خوراک زائی مین ۳ گرین سے ۶ گرین تک۔ زائی مین ۵ گرین اور سوڈا بائی کارب ۱۵ گرین ملا کر اس سے ایک پائنٹ یعنی دس چھٹانک دودھ کو پیپٹونائیز کر سکتے ہیں۔ نسخہ۔ زائی مین ۲ گرین۔ بسمتھ ۳ گرین۔ اپیکاک ½ گرین۔ اکسٹراکٹ جنشین حسب ضرورت اس کی ایک گولی بنا کر ایک یا دو گولیاں روزانہ استعمال کرائیں۔ امراض معدہ میں کھانے کے بعد معاً ان کو کھلانا چاہئے۔ اور امراض جگر۔ امعا و لبلبہ میں غذا سے دو تین گھنٹہ بعد۔

زبان کے امراض۔ ان کی مختصر فہرست مع علاج حسب ذیل ہے (۱) زبان کے کناروں یا زیرین سطح پر دوسری ساختوں کے ساتھ پیوستہ ہونا۔ اکثر یہ وصل پیدائشی ہوتے ہیں۔ بعض اوقات زخموں کے بعد بھی ہو جاتے ہیں۔ جو پیدائشی وصل محض جھلی کے ذریعہ سے ہوں اُن کو بآسانی چاقو یا قینچی کے ساتھ قطع کر سکتے ہیں۔ جو زیادہ وصل زخموں کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کے قطع کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ اور اکثر ناکامی رہتی ہے۔ جو وصل طول طویل اور موٹے ہوں۔ اُن کو ریشمی دھاگہ کے ساتھ باندھ کر روزانہ کھینچنے سے قطع کر سکتے ہیں (۲) کنسر۔ سرطان۔ جیسا کہ عام طور پر رسولیوں کے بیان میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ سرطان کسی طبی تدبیر سے علاج پذیر نہیں ہو سکتا۔ اس کا علاج صرف اس قدر ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو فوراً قطعی طور سے تمام فاسد حصّہ کو کاٹکر

پھینکدیں۔ اور باقی ماندہ تمام مشکوک ساختوں کو زنک کلورائیڈ یا کرامک ایسڈ وغیرہ تیزابوں سے جلا ڈالیں۔ اگر ایک ذرہ بھی اس نامراد رسولی کا باقی رہجائیگا تو بڑھکر از سرِ نو رسولی بنادیگا۔ ایساہی سرطان زبان کا حال ہے کہ جب اس کی تشخیص قرار پاجائے تو فوراً کل زبان یا اُس کے ایک جزو کو حسب مناسب قطع کرکے پھینک دینا۔ اور باقی ماندہ مشکوک ساختوں کو نائیٹرک ایسڈ یا کرومک ایسڈ یا زنک کلورائیڈ کے ساتھ جلادینا چاہیئے۔ جب سرطان پھیلکر قرب وجوار کی ساختوں کو بھی متاثر کرلیتا ہے۔ اُس وقت کوئی جراحی عمل بھی کارآمد نہیں ہوسکتا۔ جزوی یا کُلی طور پر زبان قطع کرنے کے مختلف طریقے لفظ امپوٹیشن میں نمبر ۱۰ لغایت ۱۳ پر درج کیے جاچکے ہیں۔ پس اُس کا بیان دیکھو جب مریض کی حالت احاطۂ جراحی سے باہر ہو جائے۔ تو سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوسکتا کہ افیون۔ کونایم۔ یا پوٹاشیم برومائیڈ وغیرہ مسکن ددادویہ کھلاتے رہیں۔ مارفیا کی جلدی پچکاری کرتے رہیں۔ تاکہ درد میں تخفیف رہے۔ اور رقیق غذائیں مثل دودھ۔ یخنی۔ شوربا۔ آشجو وغیرہ پلاتے رہیں۔ تاکہ مریض کی طاقت قایم رہے (۳) میکرو گلاسا۔ زبان کا بڑھ جانا۔ عظم اللسان۔ ہائی پرٹروفی آف دی ٹنگ۔ شروع میں قابض ادویہ مثل پھٹکڑی۔ نیلا تھوتھہ۔ کتھ وغیرہ کے غرغرے کرنا۔ اور پٹیاں باندھکر سٹنگ کے ساتھ قایم کرنا کافی ہوسکتا ہے۔ اگر اس طرح سے صورت تخفیف نظر نہ آئے تو زاید حصہ کو قطع کرکے پھینکدینا مناسب ہوتا ہے۔ (۴) گلاسائی ٹس۔ ورم زبان۔ ورم شدید کی حالتیں چار پانچ جونکیں لگانا۔ یا چاقو کے ساتھ شگاف دیکر خون کم کردینا مناسب ہے۔ امعا کو نمکین مسہلات اور مناسب حقنہ سے صاف کرتے رہیں۔ پھٹکری۔ نیلا تھوتھہ۔ کتھ اور گلاب وغیرہ کے غرغرے کرائیں۔ نیم گرم پانی کے غرغرے اور پوستوں کی ٹکور بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ ساتھ ہی گردن پر رائی کا پلسٹر لگادیں۔ یا ٹنکچر آیوڈین طلا کرتے رہیں تاکہ خون کا رجحان باہر کی طرف ہو جائے۔ جب شدتِ ورم رفع ہوجائے تو خشک پھٹکڑی۔ بسمتھ۔ کلوریٹ آف پوٹاش یا سہاگہ چھڑکنا مفید ہوسکتا ہے۔ اگر پھوڑا بن کر پیپ پڑتی معلوم ہو تو فوراً شگاف دیکر اخراج پیپ کے واسطے راستہ کردینا چاہیئے۔ اگر ضعف معلوم ہو تو مقویات کونین۔ فولاد۔ اور سپرٹ امونیا ایرومیٹک کچھ مدت تک دینے چاہئیں (۵) اوڈیم البیکنس۔ یہ ایک قسم کا باریک نباتہ ہے جو منہ کے اندر سرایت کرکے سفید آبلے پیدا کردیتا ہے۔ اس مرض کو تھرش اور الفتھی بھی کہتے ہیں۔ دیکھو بیان سٹوم ٹائیٹس کا (۶) زبان کا آتشک۔ مرض آتشک میں زبان پر پھنسیاں یا چھالے یا گمیاں یا سخت ٹیوبرکل یا زخم وغیرہ نمودار ہوسکتے ہیں۔ یا محض ورم نمودار ہوسکتی ہے۔ اس کا علاج اُنہیں عام اُصول اور قواعد کے مطابق کرنا چاہیئے جو لفظ آتشک میں درج کیے گئے ہیں۔ پس دیکھو بیان آتشک وسوزاک کا (۷) ٹنگ ٹائی۔ تانتوا۔ عقد اللسان۔ اس کا علاج صرف اس قدر ہے کہ احتیاط سے فرنیم کے زاید حصہ کو قینچی کے ساتھ کاٹ دیا جائے۔ قینچی کا رخ نیچے کی طرف رکھنے سے شریان اور ورید بچ سکتے ہیں (۸) زبان کی رسولیاں۔ ان کا علاج عام اصول اور قواعد کے مطابق کریں دیکھو بیان ٹیومرس کا (۹) ٹائلوسس اس کا دوسرا نام اکتھیوسس لنگوئی ہے۔ اس میں زبان کی سطح بہت موٹی سخت اور کھردری ہوجاتی ہے۔ یہ مرض ہمیشہ مردوں میں حقہ۔ پان۔ تمباکو۔ شراب وغیرہ اشیا کی دائمی خراش یا مادۂ تقریس کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے

شروع میں جبکہ چھوٹا سا کھرنڈ ہے تو اُس کو قطع کرکے دور کرسکتے ہیں۔ جب یہ مرض پھیل کر زبان کے زیادہ حصہ کو ماؤف
کرلیتا ہے تو حد علاج سے باہر ہوجاتا ہے۔ تیزابوں سے جلانا یا چاقو سے کھرچنا یا قطع کرنا کچھ مفید ثابت نہیں ہوتا محض
نیم گرم پانی میں سہاگہ یا کلوریٹ آف پوٹاش یا پھٹکڑی وغیرہ ادویہ ملاکر غرغرہ کرانا شدت خراش اور بےچینی کو دور کرسکتا ہے
مرکبات پارہ۔ پوٹاسیم آیوڈائیڈ اور سم الفار کا اندرونی استعمال مفید بیان کیا گیا ہے (۱۰) **زبان کے زخم۔ قروح اللسان**
یہ عموماً فساد ہاضمہ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے علاج میں سب سے مقدم یہ امر ہے کہ اعضائے ہاضمہ یعنی معدہ جگر و
امعا کی طرف خاص توجہ کیجا کر اُن کا علاج کیا جائے۔ دیکھو بیان انڈی جیسچن کا۔ آرسنک کا داخلی استعمال اکثر نہایت مفید ثابت
ہوتا ہے۔ مقامی طور پر سلور نائیٹریٹ سب سے زیادہ مفید دوا ہے۔ مریض کی عام صحت وطاقت کو بھی ہر طرح سے ترقی
دینا مفید ثابت ہوتا ہے۔

زچہ کے امراض (۱) **پستان کے امراض**۔ چونکہ پیدائش بچہ کے بعد پستان میں اجتماع خون ہوکر دودھ پیدا ہوتا ہے
اس تغیر کی وجہ سے اکثر طرح طرح کے امراض پستان سے متعلق ظاہر ہوتے ہیں جن کا ذکر لفظ پستان میں علیحدہ کیا جاچکا ہے
پس دیکھو بیان پستان کے امراض کا۔ (۲) **زچہ کا بخار**۔ اس کو انگریزی میں پیورپرل فیور کہتے ہیں۔ یہ ایک سخت مہلک
متعدی بخار ہے جو عموماً پیدائش کے بعد جسم کے اندر متعفن مادہ سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ متعفن مادہ دو طرح سے پیدا ہوتا ہے
اوّل۔ رحم یا فرج کے اندر آنول نال کے ٹکڑوں یا خون کے لوتھڑوں یا رطوبتوں یا زخمی حصہ کے چھیچھڑوں کے سڑنے
سے۔ **دوم** باہر سے آسکتا ہے۔ مثلاً دوسری مریضہ۔ یا سڑی ہوئی نعشوں یا ماشرہ یا پائی ایمیا کے مریضوں سے یا سڑی
ہوئی موریوں اور نالیوں سے۔ رحم کے اندر کی چیزیں بھی جبھی متعفن ہوتی ہیں جب انگلیوں یا اوزاروں کے ذریعہ سے
کوئی تعفن خیز مادہ باہر سے اُن میں جاملتا ہے **کیفیت** باریک نبات مائی کروکا کائی نام جو معمولی سپٹی سیمیا میں پیدا
ہوتے ہیں۔ وہی اس مرض میں رحم کی رطوبتوں اور چھیچھڑوں عروق جاذبہ اور وریدوں رحم کی دیواروں میں اور نیز اُن
مقامات میں دیکھے گئے ہیں جہاں جہاں اس بخار کے ساتھ ورم ہوجاتی ہے۔ متعفن مادہ یا تو رحم کی کھلی ہوئی وریدوں
یا تمام رحم یا فرج یا پیری نیم کے زخموں کے راستہ سے سرایت کرجاتا ہے یا قبل از تولید صحیح و سالم اندرونی سطح میں سرایت
کرسکتا ہے۔ جیساکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ قبل از ولادت پیورپرل فیور ہوجاتا ہے۔ **نتائج** (۱) رحم اور فرج کی جھلی میں ورم ہو
جاتی۔ زخموں پر باریک نبات سے بھری ہوئی سفید جھلی آجاتی ہے (۲) رحم کی دیوار میں ورم ہوکر پیپ پڑجاتی یا زخم
ہوجاتے ہیں (۳) اُنثیین کا ورم (۴) بلوک سیلولائی ٹس اور پیری ٹونائیٹس (۵) قرب وجوار کے غدود متورم ہوکر
بڑھ جاتے (۶) وریدوں میں متعفن مادہ پہنچکر سپٹی سیمیا ہوجاتا ہے جس سے عام بخار رہتا۔ اور پلیورا۔ پیری ٹونیم۔ پیری
کارڈیم مینجیز۔ امعا شش وغیرہ میں ورم ہوجاتی ہے۔ بشدت ورم کے بعد مختلف اعضا میں پھوڑے بننے شروع
ہوجاتے ہیں۔ **علامات**۔ عموماً پیدائش سے پانچ روز کے اندر علامات شروع ہوتی ہیں کبھی قبل از تولید ہی
شروع ہوجاتی ہیں۔ سردی یا لرزہ کے ساتھ ۱۰۲ یا ۱۰۴ درجہ کا بخار ہوکر نبض تیز ہوجاتی۔ اور سانس جلدی جلدی
کھینچکر آتا ہے۔ زبان میلی رہتی۔ سانس میں خاص قسم کی میٹھی بو آتی ہے۔ رحم دبانے سے درد کرتا۔ قے یا اسہال

یا قے کی شکایت اکثر ہو جاتی ہے۔ رحم کی رطوبت متعفن ہو جاتی ہے۔ کبھی جلد پر سرخ داغ اور دھبے نمودار ہو جاتے ہیں۔
عوارضات - مثل پیری ٹونائیٹس - پلیورسی - نیومونیا - نیفرائیٹس وغیرہ ہو کر ان کی تکالیف علیحدہ ہو جاتی ہیں۔
بخار بار بار لرزہ کے ساتھ ہوتا۔ اور دن میں کئی کئی دفعہ کم و بیش ہوتا ہے۔ رفتہ رفتہ مریضہ سخت ضعیف اور نقیح ہو کر زبان خشک میلی اور سیاہ پڑ جاتی۔ ہذیان اور بیہوشی غالب ہو جاتی اور اسی حالت میں فنا ہو جاتی ہے۔ کبھی دوسرے عوارضات ہلاکت کا باعث ہو جاتے ہیں۔ اگر پائی ایمیا ہو گیا ہے تو مختلف اعضا مفاصل اور غشاؤں میں پھوڑے بنتے ہیں جو مدتوں رہتے اور ہر ایک نئے پھوڑے کے ساتھ لرزہ ہو کر بخار زیادہ ہوتا رہتا ہے۔ اکثر یرقان سی رہتا ہے۔ کبھی محض بخار، صداع اور ہذیان کی علامات ہو کر مرض کا جلدی خاتمہ ہو جاتا ہے۔ دوسرے اعضا میں سپٹی سیمیا کی طرح ورم نہیں ہوتی۔ اور نہ پائی ایمیا کی طرح پیپ پڑتی ہے۔ ایسی حالت کو سپریمیا یا سپٹک انٹاگزی کیشن کہتے ہیں اسکی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ خون میں تعفن خیز مادہ جذب نہیں ہوا۔ بلکہ رحم کے اندر خون رطوبتوں اور چھچھڑوں وغیرہ کے تعفن سے خاص خاص کیمیائی مادہ جو ٹومے این کہلاتے ہیں پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان ٹومے این کے جذب ہونے سے بخار سپریمیا ہو جاتا ہے۔ مگر چونکہ کوئی تعفن خیز نباتات خون میں نہیں پہنچی۔ اس لئے مختلف اعضا میں نہ تو ورم ہوتی ہے اور نہ پیپ پڑتی ہے۔ فی الحقیقت سپریمیا سپٹی سیمیا اور پائی ایمیا درجہ بدرجہ امراض ہیں۔ جب رحم کے اندرونی یا زخموں کے متعفن مادہ کو جلدی صاف کر دیا جاوے۔ اور اس کو خون میں پہنچنے کا موقع نہ دیا جاوے۔ بلکہ محض کیمیائی مادے ٹومے این نامی خون میں داخل ہوں۔ تب محض بخار اور اس کے متعلقہ عام علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ اور اگر متعفن مادہ خون میں سرایت کر جائے تو پہلے درجہ میں تو مختلف اعضا - مفاصل اور غشاؤں میں ورم پیدا کر دیتا ہے اور دوسرے درجہ میں زیادتی کی وجہ سے ورم کے بعد پیپ آتی ہے۔ پہلے درجہ کو سپٹی سیمیا۔ اور دوسرے کو پائی ایمیا کہتے ہیں۔

علاج - چونکہ یہ مرض نہایت سخت درجہ کا متعدی ہے۔ اس لئے ہر ایک طبیب اور دایہ کا یہ فرض ہے کہ اگر اس بخار کی کوئی مریضہ ان کے زیر علاج ہو تو حتی الوسع دوسری زچہ کے قریب جانیکا ہرگز ارادہ نہ کریں۔ اور اگر بوجہ سخت ضرورت کے ان کو جانا ہی پڑے تو پہلے تمام پارچات بدل کر اور اپنے ہاتھوں کو کامل طور پر گرم پانی اور صابون سے دھو کر اور تیز کاربالک یا مرکری لوشن سے اینٹی سپٹک کر کے جانا چاہیئے۔ خود مریضہ کے عزیزوں اور رفیقوں کو بھی اس امر کی احتیاط رکھنی لازم ہے۔ مریضہ کے مکان اور پارچات کو کامل طور پر پاک صاف رکھنا نہایت ضروری ہے۔ حفظ ماتقدم کے واسطے تمام مذکورہ بالا احتیاط نہایت ضروری ہیں۔ جب کوئی زچہ اس بخار میں مبتلا ہو جائے تو سب سے مقدم یہ امر ہے کہ رحم کو اینٹی سپٹیک لوشنوں مثلاً کاربالک لوشن (۱/۴۰ طاقت کا) مرکری لوشن (۱/۲۰۰۰ طاقت کا) پرمنگنیٹ آف پوٹاش لوشن (دس گرین فی پائنٹ کا) وغیرہ سے دو دفعہ روزانہ کامل طور پر صاف کرتے رہیں۔ تاکہ تمام سڑے ہوئے چھچھڑے یا متعفن خون وغیرہ صاف ہو کر زیادہ زہریلہ مادہ خون میں جذب نہ ہونے پاوے۔ اس عمل کے لئے بہتر ترکیب یہ ہے کہ ڈبل نلکی رحم کے اندر گذار کر ایک نلکی کے راستہ نرم نرم دھار سے لوشن اندر پہنچاتے رہیں اور دوسری نلکی کے راستہ پانی خارج ہوتا رہے۔ اگر ایسا انتظام نہ کیا جائے تو پچکاری کی دھار کے ساتھ رحم کے اندر سے متعفن مادہ

فلوپین ٹیوب کی طرف پھیل کر زیادہ فساد پھیلنے کا باعث ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات مرکری لوشن کی پچکاری سے زہر پارہ کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اگر ایسا ظاہر ہو تو پارہ کے بجائے کاربالک ایسڈ یا پرمینگنیٹ آف پوٹاش کا لوشن استعمال کرنا شروع کر دینا چاہیئے۔ نیز اگر عام ضعف زیادہ ہو یا گردہ کا کوئی مرض موجود ہو تو پارہ کا لوشن مناسب نہیں ہوتا۔ مریضہ کی عام طاقت کا بحال رکھنا مرض کے مقابلہ کے واسطے نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے مقویات کونین فولاد۔ سٹرکنیا وغیرہ کھلاتے رہیں۔ غذائیں رقیق۔ سریع الہضم اور مقوی دیں۔ اگر ضعف معلوم ہو تو محرکات قلب مثلاً سپرٹ امونیا ایرومیٹک ٹنکچر سنکونا۔ ایتھر۔ شراب وغیرہ کا استعمال کرتے رہیں۔ داخلی طور پر اینٹی سیپٹک دوا مثلاً بورک ایسڈ۔ کونین۔ سلفو کاربولیٹ آف سوڈیم۔ سوڈا سیلی سلاس۔ منتھال۔ تھائی مال۔ کریسوٹ۔ کاربالک ایسڈ۔ ایوکے لپٹس آئیل۔ پیپرمنٹ آئیل۔ اجواین۔ سونٹھ۔ لونگ وغیرہ کھلانا مفید بیان کیا گیا ہے۔ اس سے زہریلہ مادّہ خون کے اندر زیادہ زور کہنے نہیں پاتا۔ شدت بخار جو بذات خود ایک نہایت ضعف لانیوالا عارضہ ہے۔ عام قواعد کے مطابق اس کے کم کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ کونین۔ ۱۰ گرین خوراک میں تین چار دفعہ روزانہ کھلانا۔ نیم گرم یا ٹھنڈے پانی سے حسب برداشت مریض سپنج کرنا۔ شدت بخار کو کم کرسکتے ہیں۔

اینٹی سٹرپٹوکوکائی سیرم کی جلدی پچکاری کرنا تمام سیپٹک بخاروں کا ایک خاص علاج ہے۔ بخار زچہ میں بھی یہ علاج نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اس کی ترکیب حسب ذیل ہے۔ خفیف حالتوں میں ۱۰ کیوبک سنٹی میٹر کی جلدی پچکاری کی جا کر آیوڈو فارم کلوڈین کے ساتھ سوئی کا زخم بند کر دیا جاتا ہے۔ سخت حالتوں میں ۱۵ سے ۲۰ کیوبک سنٹی میٹر تک پچکاری کرتے ہیں۔ اور اگر ضرورت معلوم ہو تو اس قدر مقدار کا دو دفعہ روزانہ استعمال کرسکتے ہیں۔ ہر قسم کے متعفن بخار یعنی پائیمیا۔ سیپٹی سیمیا۔ ایریسی پلس۔ سرخ باد۔ سکارلیٹ۔ پیورپرل فیور وغیرہ میں یہ عمل نہایت ہی مفید بیان کیا گیا ہے۔ جو عوارضات مختلفہ اس مرض کے ضمن میں لاحق ہوں اُن کا علاج قواعد کلیہ کے مطابق کرنا چاہیئے۔ پیری ٹونائی ٹس یعنی ورم مراق البطن میں ٹرپن ٹائین سے سینک کرنا درد کو آرام دیتا۔ نفخ کو دور کرتا اور اصل ورم میں جلد تخفیف شروع کر دیتا ہے۔ افیون اس عارضہ کا خاص علاج ہے۔ اگر ورم ہو کر کسی جگہ پیپ پڑنے کے آثار ظاہر ہوں تو اُس کے اخراج کے واسطے راستہ کر دینا چاہیئے۔

(۳) پیلوک پیری ٹونائیٹس
(۴) پیلوک سیلولائیٹس
ان امراض کا بیان علاج علیحدہ درج کیا جا چکا ہے۔

(۵) فلیگمیشیا البا ڈولنس۔ سفیدی ٹانگ۔ وائیٹ لیگ۔ اس مرض میں ایک یا دو ٹانگیں وضع حمل سے ایک ہفتہ کے اندر سوج کر دردناک تیندہ اور سفید ہو جاتی ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ بڑی وریدوں میں خون منجمد ہو کر دوران رُک جاتا ہے۔ **علامات**۔ ورید کے راستہ میں سخت درد ہو کر بخار ہو جاتا۔ ران سے ورم شروع ہو کر نیچے کو بڑھتا جاتا۔ اور کبھی پنڈلی سے شروع ہو کر اوپر کو بڑھتا ہے۔ بائیں ٹانگ میں زیادہ تر ورم ہوتا ہے ورید سخت رسی کی طرح محسوس ہوتی ہے۔ بخار اور درد ہفتہ دو ہفتہ میں غایب ہو کر اور ورم تحلیل ہونا شروع ہو

جاتا ہے۔ جس میں مہینوں گذر جاتے ہیں۔ **اسباب**۔ ایام حمل میں خون کے اندر فائبرین زیادہ ہو کر اُس کا انجمادی حصہ بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے بڑی ورید میں خون منجمد ہو کر دوران خون رُک جاتا ہے۔ کبھی تو یہ تھرامبوسس ابتداءً فیمرل وین میں ہوتا۔ اور کبھی جسم کی وریدوں میں شروع ہو کر رفتہ رفتہ فیمرل وریدوں میں پھیلتا ہے۔ **انجام** (۱) تھرامبس رفتہ رفتہ جذب ہو کر دوران خون بحال ہو جاتا ہے (۲) تھرامبس میں سخت ریشہ بنکر ورید کو ہمیشہ کے واسطے سخت کر دیتے ہیں (۳) کبھی متورم حصہ میں پیپ پڑ کر تحلیل قوائے اور سیپٹی سیمیا کا باعث ہو جاتی ہے (۴) تھرامبس کے ٹکڑے ٹوٹ کر دوسری جگہ چلے جاتے اور طرح طرح کے نقصانات کا باعث ہو سکتے ہیں۔ مثلاً پلمانزی آرٹری میں پہنچکر دفعتاً حبس نفس سے مریضہ کو ہلاک کر سکتے ہیں۔ اور اگر تھرامبس میں تعفن خیز مادہ ہے تو پائی ایمیا کا باعث ہو سکتے ہیں۔

(۶) پلمانزی آرٹری کا تھرامبوسس یا ایمبالزم سے بند ہو جانا۔ علامات۔ دفعتاً سخت دمکشی ہو کر سینہ اور گردن کے عضلات زور کیساتھ سکڑتے اور کھلتے ہیں۔ چہرہ پھیکا اور نیلا پڑ جاتا۔ دل دھڑکتا اور نبض کمزور اور بے قاعدہ ہو جاتی ہے۔ شدت دمکشی سے یا غشی ہو کر موت آجاتی ہے۔ اگر رکاوٹ ناکمل ہے تب صحت بھی ممکن ہے **کیفیت** ایام حمل میں خون کے اندر فائبرین زیادہ ہو کر اُس کے انجمادی خواص کو زیادہ کر دیتا ہے۔ اس لئے پھیپھڑے کی شریان کے اندر خون منجمد ہو کر تھرامبوسس ہو جاتا۔ یا فیمرل ورید کے تھرامبوسس سے کوئی ٹکڑہ علیحدہ ہو کر بطور ایمبالن کے جا اٹکتا ہے۔ ایمبالزم اور تھرامبوسس کی کیفیت علیحدہ بیان کی گئی ہے۔ پس دیکھو بیان ایمبالزم اور تھرامبوسس کا **علاج**۔ اس مرض میں عموماً مریضہ سخت دمکشی اور گھبراہٹ کے ساتھ جان بحق ہو جاتی ہے۔ اس کا علاج صرف اس قدر ہے کہ مریضہ کو قطعی آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں۔ ہر قسم کی حرکت سے قطعاً منع کر دیں۔ رفع ضعف اور بےچینی کیلئے برانڈی۔ ایتھر اور امونیا وغیرہ محرکات دیتے رہیں۔ کھاری ادویہ مثلاً پوٹاسی کاربوناس اور امونیا کاربوناس زیادہ مقدار میں متواتر کھلاتے رہیں۔ تاکہ منجمد شدہ خون رقیق ہو کر تحلیل ہو جاوے۔ اگر خفیف روک واقع ہوئی ہے تو ان تدابیر سے مریضہ کی جانبری ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر پورے طور سے پلمانزی شریان بند ہو گئی ہے تو کوئی تدبیر کچھ کارگر نہیں ہوتی تھوڑی دیر میں مریضہ ہانپتی اور تڑپتی ہوئی مرجاتی ہے۔ **(۷) پیورپرل اکلیمپشیا**۔ یہ مرض ایام حمل یا عین وقت یا بعد پیدائش میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس میں مرگی کے مشابہ تشنج ہونے لگتا ہے۔ ایام حمل میں البیومی نوریا اور اڈیما کا ہو جانا دردناک تشنجوں کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ اس لئے جب یہ مرض ظاہر ہوں تو اُن کا فوراً علاج کرنا چاہئے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پہلے سے مرگی یا ہسٹیریا کا مرض موجود ہوتا ہے جو ان حالتوں میں دورہ کرتا ہے۔ پس اصل مرض اور عارضی مرض میں امتیاز کرنا چاہئے۔ **اسباب اور کیفیت** (۱) عموماً امراض گردہ یا البیومی نوریا کی وجہ سے یوریمیا ہو کر یہ تشنج ہوتے ہیں (۲) بعض کے نزدیک کاربونیٹ آف امونیا سے یہ تشنج ہوتے ہیں جو خون کے اندر یوریا سے بنتا ہے۔ (۳) دماغ میں خون کم ہو جانے سے جو اس طرح پر ہوتا ہے کہ ایام حمل میں خون کی مائیت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور شریانیں تنگ ہو جاتی ہیں اس لئے رگوں سے مارالدم خارج ہو کر دماغی پردوں میں جمع ہو جاتا۔ اور یہ سیرم چھوٹی رگوں کو دبا کر ان کا دوران کم کر دیتا ہے۔ اس طرح سے دماغی انیمیا ہو کر تشنجی حرکات کا باعث ہو جاتا ہے۔ چنانچہ نعشوں کے ملاحظہ سے

دماغ کے اندر سیرم کا اجتماع اور انیمیا اور گردوں میں اجتماع خون اور ورم دیکھا گیا ہے۔ **علامات** پہلے سر میں دوران درد اور پریشانی ہو کر قے ہوتی پھر نظر خراب ہو جاتی۔ اور عام استسقا کی علامات نظر آتی ہیں۔ بعد میں اصل مرض کا دور ہوتا ہے جس کے دو درجے ہیں۔ پہلے درجہ میں چہرہ اور باقی جسم کے عضلات کا مسلسل تشنج ہو کر طرح طرح کی بدوضعگی پیدا کرتا ہے۔ چہرہ پھیکا پھر نیلا اور بدوضع ہو جاتا۔ گردن کی وریدیں پھول جاتی۔ پتلیاں کشادہ اور بےحس و حرکت رہتی۔ باقی جسم اکڑ کر کمان کی طرح اکڑا ہوا رہجاتا ہے۔ دوسرے درجہ میں غیر مسلسل تشنج ہو کر بار بار چہرہ پر طرح طرح کے بل پڑتے۔ جبڑے بار بار کھلتے اور بھنچتے۔ زبان باہر آتی اور اندر جاتی اور اکثر دانتوں میں آکر کٹ جاتی ہے۔ سانس جو پہلے درجہ میں رکا ہوا تھا اب زور کے جھٹکوں کے ساتھ آتا اور منہ سے جھاگ ڈالتا ہے۔ پاخانہ اور پیشاب بلا اختیار نکل جاتے اور بدن پسینہ پسینہ ہو جاتا ہے۔ ایک دورہ نصف منٹ سے ایک منٹ تک رہتا ہے۔ دورہ کے وقت مریضہ بیہوش اور بعد میں دیر تک حواس باختہ رہتی ہے۔ اگر دورے بار بار ہوں تو وقفہ کے زمانہ میں بھی بیہوش پڑی رہتی ہے۔ اگر ایام حمل میں یہ تشنج ہوں تو اسقاط ہو جاتا ہے اور اگر وضع حمل کے وقت ہوں تو پیدائش جلدی ہو جاتی ہے **انجام** دکشی اور تکان سے ماں کی ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بچہ بھی پہلے سنّا کا دوران رکجانے سے ہلاک ہو سکتا ہے۔ کبھی وضع حمل کے بعد صحت بھی حاصل ہو جاتی ہے **علاج**۔ مریضہ کی غذا دودھ پر محدود کر دینا اور مقویات فولاد کھلا البیومی نوریا کے واسطے مفید ہوتے ہیں۔ معرقات۔ مسہلات۔ مدرات۔ اور پسینہ آور باتھ کے ساتھ ایڈ بہا ہیں کمی کی جا سکتی ہے۔ جب مرض کا دورہ ہو تو فوراً حقنہ سے امعا کو صاف کر دیں اور خفیف مسہل مثلاً کیلومل ۳ گرین کھلائیں اگر مریضہ بیہوش ہو تو روغن جمال گوٹہ کا ایک قطرہ زبان پر ڈالنا کافی ہو سکتا ہے۔ اگر مریضہ توانا ہو اور نبض قوی اور پوری جولانی پر ہو تو فصد لیکر خون کم کر دینا مفید ہو سکتا ہے۔ کلورل ہائیڈریٹ اور پوٹاسیم بروہائیڈ بیس بیس گرین خوراک میں کھلانا۔ ساتھ ہی مارفیا کی جلدی پچکاری کرنا درد اور تشنج میں فوراً تخفیف کر دیتا ہے۔ کلوروفارم سنگھانا بھی تخفیف درد کے واسطے نہایت مفید ثابت ہوتا ہے ½ گرین پائی لوکارپین کی جلدی پچکاری کرنا انسداد دورہ کے واسطے مفید بیان کیا گیا ہے۔ بعض اوقات تشنجی حرکات کے وقت زبان دانتوں کے درمیان آکر کٹ جاتی ہے۔ اس لئے کپڑے کی گدّی یا موٹا کاگ جبڑوں کے درمیان پھنسا دینا چاہئے۔ تاکہ زبان نقصان سے محفوظ رہے۔ جس مریضہ کو ایام حمل میں اکلیمپشیا کی تکالیف رہتی ہوں اس کے واسطے وضع حمل کے وقت کوئی مصنوعی تدبیر نہ کرنی چاہئے۔ کیونکہ اس سے خراش ہو کر دورہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور اگر وضع حمل کے وقت خودبخود تشنجی حرکات کا دورہ ہو جائے تو بچہ جلدی پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے دیر واقع ہو تو مصنوعی تدابیر سے امداد دے سکتے ہیں۔ دیکھو بیان عسرت ولادت کا۔ (۸) **پیوریرل انسینٹی** یعنی جنون زچہ کبھی تو ایام حمل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور کبھی وضع حمل کے بعد عنقریب یا زمانہ رضاعت میں۔ پس اس کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ **اوّل** ایام حمل کا جنون یہ بہت کم ہوتا ہے۔ اکثر موروثی ہوتا یا کسی سابقہ دماغی مرض یا خوف یا صدمہ کی وجہ سے ہو جاتا ہے۔ اکثر ایسی عورتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ جن کے پہلا بچہ بڑی عمر میں ہو۔ عموماً حمل کے تیسرے مہینے میں

شروع ہو کر آخر تک رہتا اور وضع حمل کے بعد جاتا رہتا ہے۔ علامات مالیخولیا کی قسم کی ظاہر ہوتی ہیں۔ مریضہ ہمیشہ غمناک اداس اور خودکشی کی طرف مایل رہتی ہے **دوم**۔ وہ جنوں جو وضع حمل کے بعد عنقریب یا ایام رضاعت میں ظاہر ہو اس کے وہی اسباب ہیں جو قسم اول میں بیان ہوئے۔ علاوہ ازیں جریان خون البیومی نوریا اور طول رضاعت بھی اس کا موجب ہو جاتے ہیں۔ **علامات**۔ اگر زچگی کے پہلے دو ہفتہ کے اندر ظاہر ہو تو اکیوٹ مانیا کی قسم کا ہوتا ہے اور اگر بعد میں ہو تو مالیخولیا کی قسم کا ہوتا ہے۔ مانیا کی قسم میں عام بےچینی۔ ہذیان خیالی نظارہ۔ مذہبی جذبات غالب رہتے ہیں جن سے کبھی کبھی مریضہ سخت جوش و خروش میں وحشیانہ حرکات اور کلام کرنے لگتی ہے کہ اپنے اور بچہ کے وجود کو ضرر پہنچا سکتی ہے۔ کھانے سے انکار کرتی۔ اکثر قبض رہتا یا خانہ اور پیشاب بے اختیار نکل جاتے اور نفاس و دودھ بند ہو جاتے ہیں۔ یہ قسم تھوڑے ہی عرصہ رہتی ہے۔ مالیخولیا کی قسم میں بےخوابی۔ نقاہت ہذیان مذہبی جنوں اور خودکشی کے ارادے غالب رہتے ہیں اور آخرکار کرانک ڈمنیشیا ہو جاتا ہے۔ کبھی وضع حمل کے وقت بھی مانیا کا دورہ ہو جاتا ہے جو پیدایش کے بعد جاتا رہتا ہے **علاج**۔ مریضہ کو قطعی آرام سے تاریک مکان میں لٹائے رکھیں۔ تمام رفیقوں اور آشناؤں کو اُس کے قریب جانے سے منع کر دیں۔ کیونکہ اُن کی دلسوز ہمدردی جنوں کو تیز کر دیتی ہے۔ رقیق سریع الہضم غذائیں بافراط پلاتے رہیں۔ اگر مریضہ از خود پینے سے متنفر ہے تو ایک ربڑ کی نلکی ناک کے رستہ سے معدہ تک پہنچا کر اُس کے ذریعہ سے دودھ اور یخنی وغیرہ اندر پہنچا سکتے ہیں اگر ضعف غالب ہو تو امونیا ٹنکچر سنکونا۔ برانڈی وغیرہ محرکات خفیف مقدار میں دے سکتے ہیں۔ رفع بےخوابی کے لئے کلورل ہائیڈریٹ۔ پوٹاسیم برومائیڈ اور ہایوسایمس وغیرہ استعمال کرتے رہیں۔ امعا کو مناسب حقنہ یا خفیف مسہل کے ساتھ صاف کرتے رہیں کسی قسم کا شور و غل اور کھٹ پٹ مریضہ کے قریب نہ ہونے دیں۔ جب مریضہ روبصحت ہو تو کھلے میدانوں کی ہواہیں چلنے پھرنے اور خفیف ورزش کی ہدایت کردیں۔ بعض حالتوں میں مریضہ کو پاگل خانوں میں پہنچا دینا ضروری ہو جاتا ہے۔

زحیر پیچش۔ مروڑ۔ ڈسینٹری۔ دیکھو بیان ڈسینٹری کا۔

زخم۔ ابتداءً زخموں کی تین اقسام ہیں۔ اول وہ زخم جو ضربات کے پہنچنے سے دفعتاً واقعہ ہوں۔ دوم جو پھنسی۔ پھوڑہ۔ یا ورم وغیرہ کے بعد جلد کے گلجانے سے پیدا ہوں۔ سوم وہ زخم جو مختلف جانوروں کے کاٹنے سے واقع ہوں۔ ذیل میں ان ہر سہ اقسام زخموں کا علاج علیحدہ علیحدہ درج کیا جاتا ہے۔ **اول**۔ وہ زخم جو ضربات کے لگنے سے دفعتاً واقع ہوتے ہیں۔ ان کی چار قسمیں ہیں۔ اور ہر قسم کا علاج بھی علیحدہ علیحدہ طور پر کیا جاتا ہے (۱) انسایزڈ وونڈس۔ یعنی وہ زخم جو کسی تیز آلہ مثلاً چاقو۔ نشتر۔ چھری اور تلوار کی کاٹ سے سیدھے شگاف کے طور پر پیدا ہوں۔ ان کے علاج کے لئے مفصلہ ذیل اصول اور تدابیر ہیں۔

(۱) خون کا بند کرنا۔ چونکہ اس قسم کے زخموں میں شریانیں اور وریدیں دفعتاً کٹ جاتی ہیں اس لئے عموماً خون اندازے سے زیادہ جاری ہوتا ہے جس کا بند کرنا اندمال زخم کے لئے نہایت ضروری ہے۔ خفیف زخموں کے لئے ٹھنڈے پانی کی پٹی باندھکر اُس کو بار بار پانی سے تر کرتے رہنا کافی علاج ہو جاتا ہے۔ اگر ضرورت ہو تو برف کی ڈلیوں سے

زیادہ ٹھنڈک پہنچا سکتے۔ یا حابس الدم ادویہ مثلاً پھٹکری۔ کتھ۔ رسوت۔ ہیزلین۔ کرکس وغیرہ سے مدد لے سکتے ہیں اگر زخم بہت گہرا ہے۔ اور خون معمولی تدبیر سے بند نہیں ہوتا تو شریان کے رستہ پر دباؤ قایم کرنے سے خون بند کیا جا سکتا ہے۔ اگر اس طرح سے بھی خون بند نہ ہو تو بڑی شریانوں اور وریدوں کو ریشمی دھاگہ سے باندھ دینا چاہیئے۔ (ب) زخم کو غیر جنس اشیا سے صاف کرنا بعض اوقات اوزار کی دھار ٹوٹ کر اندر رہجاتی ہے۔ یا اتفاقاً کوئی اور شے مثلاً مٹی کنکر وغیرہ اندر جا گھستی ہے تو جب تک اُس کو صاف نہیں کیا جائیگا زخم ہرگز مندمل نہیں ہوگا (ج) زخم کی سطحوں کو ٹھیک ٹھیک طور پر باہم ملا دینا۔ اگر زخم کے کنارے ایک دوسرے سے علیحدہ رہیں تو زخم بہت دیر میں اچھا ہوتا ہے۔ برعکس اس کے اگر زخم کے کنارے ٹھیک طور پر باہم ملے رہیں تو بڑے بڑے زخم دو تین روز میں ہی اچھے ہو جاتے ہیں۔ خفیف زخموں کے لئے سٹکنگ پلاسٹر کافی ہو سکتا ہے۔ لیکن بڑے زخموں کیواسطے ٹانکے لگانے ضروری ہو جاتے ہیں (د) زخم کی رطوبتوں کے اخراج کے واسطے کافی انتظام کرنا۔ خفیف زخموں کے لئے کوئی خاص انتظام کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن طویل اور عمیق زخموں میں چونکہ سیرم بافراط پیدا ہوتا ہے اور اگر اُس کے نکلنے کے واسطے کافی رستہ نہ کیا جائے تو اندر ہی اندر جمع رہکر زخم کی سطحوں کو ملنے سے مانع رہیگا۔ اور نیز متعفن ہو کر بہت سے فسادات کا باعث ہو جائیگا۔ اس لئے رطوبتوں اور سیرم کے اخراج کے واسطے کافی راستہ رہنا نہایت ضروری ہے۔ اسکے لئے سب سے عمدہ طریق ڈرینج ٹیوب کا لگا دینا ہے جس کی اقسام اور طریقوں کا ذکر علیحدہ کیا جا چکا ہے (دیکھو بیان ڈرینج ٹیوب کا) (ھ) زخم کے کناروں کو آرام دینا۔ حرکت کی وجہ سے زخم کے کنارے ملنے نہیں پاتے۔ اور باہم رگڑتے رہتے ہیں۔ جس وجہ سے اُن کا اندمال محال ہو جاتا ہے۔ اس لئے حتی الوسع زخمی سطحوں کو باہم ملا کر قطعی آرام دینا ایک ضروری بات ہے۔ (و) جو فضلات اور مواد وغیرہ زخم کے اندر سے خارج ہو۔ اُس کے سڑنے کی روک کرنا۔ اس کا یہ انتظام ہے کہ زخم کو ایک یا دو دفعہ حسب ضرورت دافع عفونت ادویہ کے ساتھ روزانہ دھوتے رہیں مثلاً کاربالک لوشن۔ مرکری لوشن۔ بورک لوشن وغیرہ۔ جو عام طور پر شفاخانوں میں مستعمل ہوتے ہیں۔ دیسی جراح پانی میں شراب ملا کر یا نیم کے پتے جوش دیکر زخموں کے دھونے میں استعمال کرتے ہیں۔ زخم کو کامل طور پر دھونے کے بعد اینٹی سیپٹک روئی کافی مقدار میں رکھکر پٹی باندھدیجائے۔ اس سے ایک تو ہوا کی روک رہتی ہے اور دوسرے جس قدر مواد خارج ہوتا ہے وہ روئی میں جذب ہوتا رہتا ہے اور اِدھر اُدھر بے قاعدہ طور پر پھیلنے نہیں پاتا۔ اور متعفن بھی نہیں ہو سکتا (۲) ضرب سے کچلے ہوئے اور پھٹے ہوئے زخم۔ ان زخموں کے اندمال کے دو درجے ہوتے ہیں۔ درجہ اول میں تمام کچلی ہوئی ساختیں چھیچھڑے کے طور پر علیحدہ ہو کر صاف اور صحیح سطح نکل آتی ہے۔ درجہ دویم میں صاف شدہ سطح پر انگور پیدا ہو کر جلد کناروں سے بڑھتی آتی ہے۔ ان زخموں میں جریان خون نہایت ہی کم بلکہ کالعدم ہوتا ہے۔ ان کے علاج کے لئے وہی اُصول و تدابیر ہیں جو قطع شدہ زخموں کی ذیل میں درج کئے گئے۔ یعنی خون کا بند کرنا۔ غیر جنس اشیا سے زخم کو صاف کرنا۔ زخمی سطحوں کو حتی الوسع ٹھیک ٹھیک طور پر متصل کر دینا اخراج مواد کے لئے کافی رستہ کرنا۔ زخمی حصہ جسم کو قطعی آرام دینا۔ مواد کے تعفن اور بے طرح پھیلنے کا انتظام کرنا۔ مگر

اس قدر احتیاط زاید ضروری ہے کہ کچلے جانیکے بعد ساختیں نہایت کمزور ہو جاتی ہیں۔ اور دوسرے مریضوں یا وبائی زہروں سے اُن کے متاثر ہونیکا سخت اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے زخموں کے کامل طور پر انٹی سیپٹک روئی وغیرہ کیساتھ ڈھانپنے میں جس قدر زیادہ احتیاط کی جائے اُسی قدر کم ہے۔ اور نیز سینک دینا کچلی ہوئی ساختوں میں ورم ہونے کو مانع ہوتا ہے۔ اور درد کو تسکین دیتا ہے۔ اس لئے ہر دفعہ دھوتے ہوئے کیوقت گرم پانی کے تریڑے دینا نہایت مفید اور تسکین بخش ہوتا ہے۔ کپڑے کی گدی گرم انٹی سیپٹک لوشن میں بھگو کر تمام کچلی ہوئی جگہ پر رکھنا اور اُس پر گٹا پرچا یا مومی کپڑا رکھکر پٹی باندھنا نہایت عمدہ ڈریسنگ ہے۔ اس سے خفیف سینک برابر قایم رہتی ہے۔ اور ہوا و متعفن مادوں سے کافی حفاظت ہو جاتی ہے۔ بعض حالتوں میں جبکہ جسم کا بہت سا حصہ دریدہ بُریدہ ہو کر بڑے بڑے عروق خون اور اعصاب کچلے جاتے ہیں۔ جیسے کہ ٹانگ یا بازو کے گاڑی کے نیچے آنے سے۔ تو ایسی حالتوں میں اُس عضو کے بچنے کی کوئی اُمید نہیں رہتی۔ اور مریض کی تکلیف اور مصیبت کو دور کرنیکے لئے اُس بازو کو قطع کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ مفصلہ ذیل حالتوں میں عضو کو فوراً قطع کر دینا مناسب ہوتا ہے۔ (۱) جبکہ عضو کوفتہ ہو کر باقی جسم سے علیحدہ ہو جائے (۲) جبکہ عضو کی تمام ساختیں دریدہ بریدہ ہو جائیں (۳) جبکہ عضو کی تمام ساختیں کچلی جا کر ہڈی کا بہت سا حصہ برہنہ ہو جائے (۴) جبکہ کوئی بڑا جوڑ کھل جائے اور ساتھ ہی اُس کی متعلقہ شریین اور رباط شکستہ ہو جائیں (۵) بوڑھے کمزور آدمیوں میں جبکہ تمام پیر ایسا کچلا جائے کہ اُس کے بچنے کی کوئی اُمید نہ رہے (۶) جبکہ بڑی شریانیں دریدہ و بریدہ ہو جائیں (۷) جبکہ کچلی ہوئی ساختیں شروع سے ہی مردار پڑ کر پھپھوندوں میں بدلنی شروع ہو جائیں **(۳) بھالے یا دیگر نوکدار آلات کے زخم**۔ ان زخموں میں خون نہایت ہی کثرت سے خارج ہوتا ہے جس کا بند کرنا سب سے مقدم ہے۔ زخم کے کنارہ پر دباؤ ڈالنے یا کھینچکر پٹیاں باندھنے اور سردی پہنچانے وغیرہ سے خون بند ہو سکتا ہے۔ اگر ان تدابیر سے خون بند نہو تو گہرا شگاف دیکر زخم کو کشادہ کریں۔ اور جس شریان یا ورید سے خون جاری ہو رہا ہے اُس کو باندھدیں۔ خون بند کرنے کے بعد دیگر تدابیر حسب مناسب کرتے رہیں۔ عموماً ڈرینیج ٹیوب داخل کرکے روزانہ زخم کو دھوتے رہنا۔ اور انٹی سپٹک ڈریسنگ لگاتے رہنا سب سے عمدہ علاج ہے۔ خفیف حالتوں میں ڈرینیج ٹیوب کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ بعض اوقات سوئی اندر داخل ہو کر اُس کا کچھ حصہ ٹوٹ کر اندر رہجاتا ہے۔ یا کل سوئی اندر چلی جاتی ہے۔ جو مضروب کی حرکات سے نوک کی سمت میں جگہ بدلتی رہتی ہے۔ ایسی صورت میں سوئی کا نوکدار سرا معلوم کریں اور اُس کو جلد کیطرف دباکر باہر نکالنا چاہیں۔ اگر محض دباؤ سے باہر نہ آسکے تو نوک کے مقابل خفیف شگاف دیکر باہر نکال سکتے ہیں گولے کے زخم بھی اسی قسم میں شامل ہیں۔ لیکن اُن کا علاج علیحدہ درج کیا گیا ہے۔ دیکھو بیان گن شاٹ ووُنڈز کا۔

دوئم۔ وہ زخم جو پھنسی۔ پھوڑہ۔ یا ورم وغیرہ کے بعد قدرتی طور پر جلد کے گلجانے سے پیدا ہوں۔ ان کو انگریزی میں السرز کہتے ہیں۔ یہ زخم بے شمار اقسام کے ہوتے ہیں۔ زبان۔ دہن۔ حلق۔ مری۔ معدہ۔ امعاء۔ مقعد۔ رحم۔ مجری بولی اور مثانہ کے زخموں کا بیان ان اعضا کے امراض کے ساتھ کیا گیا ہے۔ روڈنٹ السر

اور لوپس کا بیان ہی علیحدہ کیا گیا ہے۔ اب ذیل میں جلدی زخموں کا بیان مختصراً درج کیا جاتا ہے۔ جو عموماً آٹھ قسم کے ہوتے ہیں (۱) صحیح زخم جس کو انگریزی میں ہیلدی السر کہتے ہیں۔ اس زخم کی یہ پہچان ہے کہ سطح زخم ہموار سُرخی نما ہوتی ہے جس پر چھوٹا چھوٹا انگور یکساں طور پر نمایاں ہوتا ہے۔ کناروں کی طرف جلد بتدریج بڑھتی آتی ہے۔ درد یا ورم ظاہرا کچھ نہیں ہوتے۔ اور مواد بھی بہت کم خارج ہوتا ہے جس قدر اور اقسام کے زخم ہیں جب رو بصحت ہونے پر ہوتے ہیں تو اُن تمام کی یہی کیفیت ہو جاتی ہے۔ جو صحیح زخم کی ہے۔ اس کے علاج کا خلاصہ مطلب صرف اس قدر ہے کہ زخمی سطح کو آرام دیا جائے۔ سطح زخم کو برابر ترا ور نرم رکھا جائے۔ اور بیرونی ہوا و گرد وغیرہ سے اُس کی حفاظت کی جائے چونکہ خفیف زخموں کے واسطے مریض کو لٹائے رکھنا دشوار ہوتا ہے اس لئے مختلف تدابیر مثلاً پٹی باندھنا اور سلنگ لگانا وغیرہ اس مطلب کو پورا کرنیکے واسطے تجویز کی گئی ہیں۔ مارٹن صاحب کی ربڑ کی پٹی نہایت عمدہ ایجاد ہے اس کے ہموار دباؤ کی وجہ سے زخم کے اردگرد کی ساختوں کی حرکت بند رہتی ہے۔ اور زخم آرام میں رہنے کیوجہ سے جلدی مندمل ہو جاتا ہے۔ مگر اس میں ایک نقص ہے کہ جلد کا پسینہ اندر بند رہکر متعفن ہو جاتا ہے۔ اور طرح طرح کے فساد جلدی پیدا کر سکتا ہے۔ اس کے بجائے لچکدار بنتی کی پٹیاں ایجاد کی گئی ہیں۔ جن کے اندر سے پسینہ تبخیر ہو کر خارج ہوتا رہتا ہے۔ اور متعفن ہونے نہیں پاتا۔ پس صحیح زخموں کے واسطے حسب ذیل ڈریسنگ کافی ہے۔ زخم کو صاف کر کے ململ یا لنٹ کی گدّی عین زخم کی برابر تیار کر کے پھر اُس کو کسی لوشن میں بھگو کر زخم پر رکھیں۔ اور پھر اس گدّی کو کسی مومی کپڑے یا گٹا پرچہ یا برگ کیلہ سے ڈھانپ کر اور اُس پر قدرے نرم روئی رکھکر پٹی باندھدیں۔ اگر جلد میں سوزش کے آثار نمایاں ہوں تو جلد پر ویسلین یا تیل یا کوئی سادہ مرہم لگا دینا چاہیئے اس کا یہ فائدہ ہے کہ جس قدر زخم کا مواد پٹی کے نیچے تندرست جلد پر پھیلیگا۔ وہ کوئی خراش وغیرہ نہیں کر سکے گا۔ اگر ربڑ یا بنتی کی پٹی باندھی گئی ہے۔ تو سونے کے وقت اُس کو اوتار کر بجائے اُس کے معمولی پٹی باندھ دینی چاہیئے اگر لوشن کی گدّی سے زخم پر خراش زیادہ ہو تو اُس کے نیچے کوئی مرہم یا کاربالک آئیل میں بھگوئی ہوئی کترن رکھ سکتے ہیں۔ لیکن جب کوئی روغنی شے یا مرہم زخم پر لگایا جائے تو اُس کو مومی کپڑے سے ڈھانپنا مُناسب نہیں۔ عموماً زخم کو دو دفعہ روزانہ صاف کر کے ڈریس کرتے رہنا مُناسب ہوتا ہے۔ سکّہ کا ورق زخم پر رکھکر پٹی باندھنا ایک نہایت عمدہ ڈریسنگ ہے۔ اس سے زخم بہت جلدی رو بصحت ہو جاتا ہے (۲) **ویک السر** یعنی **کمزور زخم**۔ اس سے مراد وہ زخم ہیں جن میں انگور بہت موٹا ناہموار اور پلپلا ہو۔ عام ضعف اور لاغری کیحالت میں اس قسم کے زخم نمودار ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے مقامی علاج کے ساتھ مقویات فولاد و روغن ماہی عمدہ غذا ہے۔ اور تبدیل آب و ہوا سے مریض کی طاقت اور صحت کو ترقی دینا ضروری ہوتا ہے۔ زاید انگور کو قابض ادویہ مثلاً نیلا تھوتھہ۔ کاسٹک لوشن وغیرہ سے کم کرنا چاہیئے۔ یا خالص کاسٹک یا نیلا تھوتھہ کی قلم سے اُسکو جلا دینا چاہیئے۔ خفیف دباؤ زاید انگور پر قایم رکھنا ہی اُس کو بہت جلد دبا دیتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جو زاید انگور جلد کی سطح سے زیادہ اُبھرا ہوا ہوتا ہے۔ اُس پر جلد کا آنا نہایت دشوار ہو جاتا ہے۔ اس لئے جبتک

مفصلۂ بالا تدابیر سے زاید انگور کو نہیں نہ پایا جائیگا۔ اُس وقت تک جلد کا اُس پر آنا محال رہیگا (۳) **انڈولنٹ السرز** یعنی سُست زخم۔ اس سے مراد وہ دیر بیتہ زخم ہیں۔ جن کے کناروں کی جلد چمڑے کی طرح سخت ہو کر بڑھنے سے رُک جاتی ہے۔ کنارے بہت موٹے اور اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ انگور ناہموار اور خراب ہوتا ہے۔ ان زخموں کو انگریزی میں کیلس السرز بھی کہتے ہیں ان زخموں کے واسطے سب سے آسان اور ابتدائی علاج یہ ہے کہ سکہ کا پترہ زخم پر رکھکر ایک کپڑے کی گدی اُس پر رکھدیں۔ اور بعد ازاں کھینچکر پٹی باندھیں۔ تاکہ سخت شدہ اور موٹے کناروں پر یکساں دباؤ قایم رہے۔ بہتر یہ ہے کہ ربڑ بانیتی کی پٹی باندھی جائے۔ کیونکہ معمولی کپڑے کی پٹی ہمیشہ کچھ دیر کے بعد ڈھیلی ہو جاتی ہے۔ اگر اس طریق سے چند روز تک زخم رو بصحت نہ ہو تو اول زخم کے سخت شدہ کناروں کو متواتر تھوڑا تھوڑا کھرچ دیں۔ اگر اس کے بعد بھی جلد بڑھنی شروع نہ ہو تو آخر الحیل مفصلۂ ذیل عمل کریں۔ پہلے ایک سمت میں چند گہرے متوازی شگاف دیں۔ پھر دوسری جانب میں۔ ان کو عموداً قطع کرتے ہوئے اور متوازی شگاف دیں۔ ان شگافوں کا طول اس قدر ہونا چاہیئے کہ تمام اُبھری ہوئی اور سخت شدہ جلد قطع ہو جائے۔ اس کے بعد آیوڈوفارم تمام زخم پر چھڑک کر ڈریس کر دینا چاہیئے۔ اگر زخم بہت وسیع ہے۔ تو اُس کے وسط میں صحیح جلد کا پیوند لگانا مناسب ہے۔ جب ان تدابیر میں ناکامی رہے تو بشرطِ امکان عضو ماؤف کو قطع کر دینا چاہیئے (۴) **اریٹیبل** یعنی دردناک زخم۔ یہ زخم بلحاظ مقدار کے بہت ہی دردناک ہوتا ہے۔ ظاہرا دیکھنے میں زخم چھوٹا۔ اور نہایت خفیف نظر آتا ہے۔ مگر درحقیقت سخت تکلیف دہ۔ اور دیر میں علاج پذیر ہوتا ہے۔ اس کی وجہ عموماً یہ ہوتی ہے کہ کوئی عصبی شاخ یا ریشہ برہنہ ہو کر دردناک ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ خالص کاسٹک یا کاٹری یعنی تیز گرم لوہے کے ساتھ جلا دیا جائے۔ یا نشتر کے ساتھ گہرا شگاف دیکر کاٹ دیا جائے۔ اُس کے جلنے یا کٹنے کے بعد زخم بےحس ہو کر رو بصحت ہو جائیگا۔ معمولی طور پر ڈریس کرتے رہنا کافی ہوگا۔ (۵) **انفلیمڈ السر** یعنی ورم خوردہ زخم۔ اس کے علاج میں سب سے مقدم یہ امر ہے۔ کہ ورم کو دور کیا جائے۔ ورم رفع ہونے کے بعد زخم خود بخود رو بصحت ہو جائیگا۔ انٹی سیپٹک پولٹیسیں باندھنا یا تبخیر سے اُڑنے والے لوشن لگانا۔ یا مسکن ادویہ مثلاً سکہ۔ افیون اور جست کے مرہم لگانا مفید ہو سکتے ہیں تفصیل کے لئے دیکھو بیان پولٹس اور ادویے پریٹنگ لوشنز کا۔ بعض اوقات درد اور ورم کی وجہ کوئی اندرونی فساد ہوتا ہے۔ اس لئے دو تین روز مسہل دیکر امعا کو صاف کر دینا اور مسکن درد ادویہ مثلاً افیون۔ پوٹاسیم برومائیڈ۔ انٹی فبرین۔ بھنگ وغیرہ کھلانا دردناک اور ورم خوردہ زخموں کے واسطے اکثر مفید۔ اور بعض حالتوں میں ضروری ثابت ہوتے ہیں (۶) **سلفنگ السرز**۔ اس سے مراد وہ زخم ہیں جن کے اندر ساختیں مُردار ہو کر چھیچھڑوں کی شکل ہو جاتی ہیں۔ یہ زخم نہایت بدنما اور بدبودار ہوتے ہیں۔ ان کا علاج یہ ہے کہ چند روز کوئلہ اور السی کی پولٹیس متواتر باندھیں حتیٰ کہ تمام چھیچھڑے علیحدہ ہو کر صاف سُرخ سطح نکل آئے۔ اُس کے بعد معمولی طور پر ڈریس کرتے رہنا کافی ہوگا۔ اثنائے پولٹیس میں جو چھیچھڑے کل سطح سے علیحدہ ہوتے جائیں اُن کو قینچی سے کاٹ کر پھینکتے جائیں۔ اس قسم کے زخم اکثر عام ضعف اور لاغری کی حالت میں پیدا ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے عمدہ غذاؤں اور مقوی ادویہ سے مریض کی صحت و طاقت

کو ترقی دینا ساتھ کے ساتھ ضروری ہوتا ہے (۷) ویری کوز السرز۔ اس سے مراد وہ زخم ہیں جو کسی پھولی ہوئی اور بل کھائی ہوئی ورید پر ظاہر ہوں جس قسم کا زخم ہے اُس کا اُسی طرح سے علاج کرنا چاہیئے۔ اور مزید براں پھولی ہوئی رگ کو اصلاح پر لانیکی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ تا وقتیکہ ورید اصلاح پر نہیں آئیگی اُس وقت تک زخم رو بصحت نہ ہو گا۔ ہیزیلین۔ ٹنکچر ہیمامیلس۔ مازو۔ کرکس۔ گیرو مٹی۔ اور سنگ جراحت کا مقامی استعمال ورید کو سکیڑتا۔ اور زخم کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے (۸) اگزیمیٹس السرز۔ اس سے مراد وہ زخم ہیں جن کے گرد نواح کی جلد متورم ہو کر چنبل میں مبتلا ہو جائے۔ اس کا علاج اگزیما کا علاج ہے۔ دیکھو بیان اگزیما کا۔ جلد کی ورم دور ہونیکے بعد زخم خود بخود جلدی رو بصحت ہو سکتا ہے۔ سو ییو۔ وہ زخم جو زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے پیدا ہوں ان کا علاج زہریلے جانوروں کے گزند میں درج کیا گیا ہے۔ پس دیکھو بیان زہریلے جانوروں کا کاٹنا۔

نسخجات و تراکیب لوشنہا جو زخموں کے دھونے میں مستعمل ہوتے ہیں (۱) بورک ایسڈ ایک اونس۔ گرم پانی ۲۰ اونس (۲) ایسڈ کاربالک ایک اونس۔ نیم گرم پانی ۶۰ اونس (۳) دار چکنا۔ یا مکروزو سبلی میٹ ۲ گرین۔ پانی ایک پائنٹ (۴) پرمینگنیٹ آف پوٹاش ۴ گرین۔ پانی ایک پائنٹ (۵) پھٹکڑی ۴۰ گرین۔ پانی ایک پائنٹ (۶) نیلا تھوتھ یعنی سلفیٹ آف کاپر ۲۰ گرین۔ پانی ایک پائنٹ (۷) برگ نیم پانی میں جوش دیکر (۸) شراب ایک اونس۔ پانی ایک پائنٹ (۹) خالص پانی جوش دیا ہوا (۱۰) ہیتیما اینٹی سیپٹک ادویہ جنکی مختصر فہرست لفظ اینٹی سیپٹک میں درج کی جا چکی ہے۔ اُن میں سے کوئی ایک جوش خوردہ پانی میں ملا کر بطور لوشن استعمال کر سکتے ہیں۔

نسخجات و تراکیب مرہمہا جو زخموں کیواسطے عموماً مستعمل ہوتے ہیں۔
(۱) بورک ایسڈ آئنٹمنٹ۔ بورک ایسڈ ۲ ½ اونس۔ سافٹ پیرافین ۱۰ اونس۔ ہارڈ پیرافین ۱۵ اونس (۲) سمپل آئنٹمنٹ سفید۔۔۔ موم ۱۲ اونس۔ چربی ۲ اونس۔ میٹھا تیل ۳ اونس (۳) کاربالک آئنٹمنٹ۔ ایسڈ کاربالک ۳۰ گرین۔ ویسلین ۳۶۰ گرین۔ ہارڈ پیرافین ۱۰۰ گرین (۴) کیلومل آئنٹمنٹ۔ کیلومل ۸۰ گرین۔ چربی ایک اونس (۵) آیوڈین آئنٹمنٹ۔ آیوڈین ۳۲ گرین۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم ۳۲ گرین۔ گلیسرین ایک ڈرام۔ چربی ۲ اونس۔ (۶) آیوڈوفارم آئنٹمنٹ۔ آیوڈوفارم ایک اونس۔ چربی ۹ اونس (۷) لڈ آئنٹمنٹ۔ پلمبائی ایسی ٹاس ۱۲ گرین چربی ایک اونس (۸) آیوڈائیڈ آف لڈ آئنٹمنٹ۔ آیوڈائیڈ آف لڈ ۳۴ گرین۔ سمپل آئنٹمنٹ ایک اونس (۹) زنک آئنٹمنٹ۔ آکسائیڈ آف زنک ۸۰ گرین۔ چربی ایک اونس۔

نسخجات خشک ادویہ جو زخموں پر چھڑکی جاتی ہیں (۱) بورک ایسڈ ایک اونس۔ آیوڈوفارم ایک اونس۔ (۲) سہاگہ ایک اونس۔ کافور ۳۰ گرین (۳) خالص اجوائن سفوف کردہ یہ پرانے بدبودار زخموں کے واسطے نہایت مفید ہے (۴) خالص سلفائیٹ آف زنک۔

اینٹی سیپٹک سادی یا گاز تیار کرنیکی ترکیب۔ اوّل۔ روئی اور کپڑا صاف کرنیکی ترکیب

پہلے روئی کو خوب کامل طور پر پنجوا لیں۔ پھر اُس کو کافی مقدار پانی میں بھگو کر آگ پر چند بار جوش دیں۔ اس سے روئی کے مساموں کی تمام ہوا خارج ہو جائیگی۔ تمام چکنائی پانی میں حل ہو کر سطح پر تیر آئیگی۔ اور ہر قسم کے حیوانات و نباتات جو روئی میں پہلے سے موجود ہوں ہلاک ہو جائیں گے۔ بعد میں اس روئی کا تمام پانی نچوڑ کر دھوپ میں خشک کر لیں۔ اسی طرح ململ یا لنٹ یا جالی وغیرہ کو صاف کر سکتے ہیں۔ **دوم**۔ روئی یا کپڑے کو انٹی سیپٹک کرنیکی ترکیب (۱) بورک وول یا بورک کاٹن تیار کرنا۔ پہلے روئی کو معمولی طور پر صاف کریں۔ بعد ازاں ننو حصہ پانی میں ۱۰ حصہ بورک ایسڈ حرارت کے ذریعہ حل کر کے تیز بورک لوشن تیار کریں۔ پھر صاف کردہ روئی اُس میں تر کر کے اور نچوڑ کر خشک کریں۔ اور فراخ منہ کی بوتلوں میں ڈال کر رکھ چھوڑیں۔ (۲) سیلی سلک ایسڈ کاٹن تیار کرنا سیلی سلک ایسڈ ۴ حصہ الکحال ۱۰۰ حصہ۔ گلیسرین ایک حصہ۔ ان سب کو ملا کر صاف کردہ روئی اُس میں تر کریں۔ اور بعد میں نچوڑ کر خشک کر لیں (۳) آیوڈائزڈ کاٹن۔ آیوڈین ایک حصہ۔ صاف کی ہوئی روئی ۱۲ حصہ۔ آیوڈین کو ایک باریک کاغذ میں لپیٹ کر ایک کشادہ منہ کی بوتل میں ڈالدیں۔ اور پھر روئی بوتل میں بھر کر خوب مضبوط ڈاٹ لگا دیں۔ معمولی حرارت سے آیوڈین تبخیر ہو کر اُڑے گی اور روئی میں جذب ہوتی جائیگی۔ اس روئی کو روشنی سے دور سرد جگہ میں رکھنا چاہیئے (۴) مرکیوریل وول۔ ۲۰۰ حصہ پانی میں ایک حصہ کروزو سبلی میٹ حل کر کے صاف کی ہوئی روئی اس میں تر کریں اور خوب نچوڑ کر خشک کر لیں (۵) آیوڈوفارم کاٹن۔ آیوڈوفارم ۲ حصہ۔ ایتھر ۱ حصہ۔ الکحال ۲ حصہ۔ گلیسرین ۱ حصہ۔ صاف کردہ روئی ۳۰ حصہ۔ پہلے ایتھر اور الکحال کو باہم ملا کر آیوڈوفارم اُس میں حل کر لیں۔ پھر اُس میں گلیسرین ملا دیں۔ صاف کردہ روئی اسمیں تر کر کے سایہ میں خشک کر لیں۔ اور خوب ڈاٹ لگا کر بوتلوں میں رکھ چھوڑیں۔

زیراسٹوما۔ یہ مرض اکثر عورتوں میں پچاس اور پینسٹھ سال کے درمیان ہوتا ہے۔ تھوک کے غدود میں کوئی فساد نظر نہیں آتا ہے اور اس لئے اس کا اصل سبب اعصابی خلل بیان کیا گیا ہے۔ تمام منہ کی اندرونی سطح زبان اور تالو خشک ہو جاتے ہیں۔ زبان کچے گوشت کے مشابہ نظر آتی ہے۔ کبھی حلق۔ ناک اور آنکھیں ساتھ ہی خشک ہو جاتی ہیں جس سے بولنا اور لقمہ نگلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اور دانت گر پڑتے ہاضمہ بھی کبھی خراب ہو جاتا جلد خشک ہو جاتی ہے۔ اور باقی جسم تندرست رہتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ منہ کے اندر بار بار گلیسرین لگا دیں اور داخلی طور پر پوٹاسیم آیوڈائیڈ یا پائی لو کارپین یا جیبورنڈی دیں۔

زراوند طویل۔ مدر بول و حیض۔ قاتل کرم امعا۔ مخرج سنگ۔ اور محرک رحم ہے۔ زیادہ مقدار اور نیز بطور فرزجہ استعمال کرنے سے اسقاط حمل کر دیتی ہے۔ بدن پر ملنا جوؤں کو دفع کرتا ہے۔ خو ۳ ماشہ سے ۹ ماشہ تک۔

زراوند گرد۔ زراوند مدحرج۔ ملطف۔ محلل ریاح۔ مقوی و مسکن دماغ اور محرک جگر ہے۔ دردسر۔ شقیقہ۔ صرع۔ جنون و سواس۔ دمہ۔ کھانسی۔ ہچکی۔ یرقان۔ عرق النسا اور نقرس میں مفید ہے خو ۲ ماشہ سے ۷ ماشہ تک۔

زرشک۔ مسکن دوران۔ مسکن تشنگی۔ مخرج صفرا۔ حابس الدم۔ جاذب رطوبات۔ اور مدر بول ہے۔ غلبہ صفرا سوزش جگر و معدہ۔ سیلان خون۔ بواسیر۔ سیلان الرحم اور اسہال جگری میں مفید ہے خو ۳ ماشہ سے ایک تولہ تک۔

زرین گیاہ - گل عاشقاں - مدر بول وحیض اور مسکن اوجاع ہے - عرق النسا - حبس البول - عسر البول اور حبس حیض میں مفید ہے - درد پہلو کا دافع اور مثانہ کا منقی ہے - خ ایک ماشہ سے ۶ ماشہ تک -

زعفران - کرکیماس - کیسر - سیفرن - مفرح قوی - مقوی حواس عفونت بلغم کی مصلح - مدر بول - محرک باہ - اور مفرح ہے - ایک مثقال پینا اوس عسر ولادت میں جو ضعف رحم سے ہو مفید بیان کیا گیا ہے - سرمہ اس کا خارش چشم میں مفید اور نطول درد سر کا دافع ہے خ ۵ اگرین سے ایک ڈرام تک دے سکتے ہیں ٹنکچر کروکس ½ ڈرام سے ایک ڈرام تک -

زکام و نزلہ - کٹار - کورایزا - کولڈ - ہوالگنا - یہ ایک قسم کی سوزش ہے - جو ناک اور گلو کی جھلی میں واقع ہو جاتی ہے جب یہ سوزش محض ناک کی جھلی میں محدود رہے تو اس کو زکام بولتے ہیں - اور اگر گلو کے اندر تک پھیلجائے تو نزلہ -

علامات - خفیف سردی اور ضعف اور بےچینی محسوس ہوکر جوڑوں میں ناتوانی سختی اور درد محسوس ہوتے ہیں اشتہا کم ہوجاتی - عموماً قبض رہتا اور خفیف بخار ہوجاتا ہے - ان ابتدائی علامات کے بعد سر میں درد گرمی خشکی اور گرانی محسوس ہوتی - حلق میں کھرکھری پیدا ہوتی اور لقمہ کا نگلنا ناگوار معلوم ہوتا ہے - ناک بہنے لگتا یا پانی حلق میں ٹپکتا ہے چھینکیں کثرت سے آتی آنکھیں سرخ اور آواز سوٹی پڑجاتی ہے - خراش سے کھانسی اٹھتی - اکثر شنوائی کم ہوجاتی ذائقہ اور شامہ بھی کند ہوجاتے ہیں - فم معدہ میں جلن یا درد محسوس ہوتا اور کبھی یرقان بھی ہوجاتا ہے - بلغم پہلے پانی کے مشابہ ہوتا پھر غلیظ ہوکر گاڑھا البیدار بنجاتا ہے اور کبھی پیپ آمیز ہوجاتا ہے - **علاج** - اس کے علاج کو ہم تین حصوں میں تقسیم کرکے بیان کرتے ہیں - **اوّل** - حفظ ما تقدم - نازک مزاج اور ضعیف القویٰ اشخاص جو موسمی تغیرات کی برداشت کرنے کے قابل نہیں رہتے تو ان کو سرد و مرطوب ہوا کا جھوکا لگنے سے فوراً زکام شروع ہو جاتا ہے - اس ملک میں چونکہ عموماً یہ رواج ہے کہ منہ ڈھانپ کر سوتے ہیں - اس لئے زکام نہایت کثرت سے دیکھا جاتا ہے - اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ تمام رات منہ گرم کپڑے میں محفوظ رہا - اور صبح کو بیداری کے وقت یا رات کو سوتے ہوئے اتفاقاً چہرہ برہنہ ہوکر جو دفعتاً سرد ہوا کا جھوکا لگا - فوراً زکام شروع ہوگیا - پس زکام کے انسداد کی تدابیر حسب ذیل ہیں -

(۱) ہمیشہ منہ کو کھلا رکھکر سونے کی عادت ڈالنا - تاکہ ہمیشہ سرد ہوا لگنے کیوجہ سے چہرہ اور ناک کی سطح مضبوط ہوکر تغیرات موسم کی متحمل ہوجائے (۲) موسم گرما میں ہمیشہ سرد پانی سے غسل کرنا - چہرہ اور سر پر سرد پانی کے تریڑے یا چھینٹے دینا موسم گرما میں یہ عمل شروع کرکے سردی میں بھی ایسا ہی کرتے رہنا - اس سے بھی یہی مقصود ہے کہ چہرہ اور ناک کی سطح مضبوط ہوجائے (۳) اگر کسی مرطوب جگہ میں رہنے کی وجہ سے ہمیشہ متواتر زکام ہوتا ہو تو کچھ عرصہ کے لئے کسی خشک مقام پر رہائش کو ترجیح دینا - گرد و غبار - ترش و تیز اشیا کھانا - سست عادات - گلوبند کا دائمی استعمال بھی اکثر زکام کا باعث ہوتے ہیں - پس حتی الوسع ان اسباب کا دفعیہ کرنا چاہیے - تاوقتیکہ خاص سبب زکام کا دفعیہ نہ کیا جائیگا تو کوئی علاج کارگر نہیں ہوسکے گا - **دوم** - زکام کا داخلی علاج - عموماً اسی نوے فیصدی میں سب سے عمدہ یہی علاج ثابت ہوتا ہے کہ شروع آثار میں ہی فوراً ایک پسینہ آور نسخہ جس میں افیون یا مارفیا بھی شامل ہو پلا دیں تاکہ

(۱) ڈوورس پاؤڈر ۵ گرین ۔ انٹی پایرین ۵ گرین ۔ (۲) لائیکوار مارفیا ۱۵ بوند ۔ لائیکوار امونیا ایسی ٹاس نصف ڈرام ۔ سپرٹ آف نائیٹرک ایتھر ۲۰ بوند ۔ کیمفر واٹر ایک اونس (۳) امونیا کاربوناس ۵ گرین ٹنکچر کیمفر کو ۲۰ بوند ۔ سپرٹ کلوروفارم ۲۰ بوند اکوا منتھی ایک اونس (۴) کافور ۲ گرین ۔ افیون ½ گرین ۔ اس کی ایک گولی بناکر چاہیئے کے ساتھ کھلا دیں ۔ اگر ضرورت ہو تو ان تمام نسخجات کو ایک روز میں دو یا تین دفعہ دے سکتے ہیں ۔ مگر اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اگر بدہضمی یا قبض کی شکایت ساتھ ہے تو پہلے ایک خفیف مسہل دیکر افیون یا مارفیا کا استعمال کرنا چاہیئے ۔ بعض اشخاص کو افیون و مارفیا ہرگز موافق نہیں ہوتا پس اُن میں محض پسینہ آور ادویہ استعمال کرنی مناسب ہیں مثلاً لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹس نصف ڈرام ۔ سپرٹ آف نائیٹرک ایتھر ۲۰ بوند ۔ سپرٹ کلوروفارم ۲۰ بوند ۔ اکوا کیمفر ایک اونس ۔ ایسی ایک خوراک تین تین یا چار چار گھنٹہ بعد ۔ ہر حال میں مریض کا مکان کے اندر رکھنا ۔ سرد مرطوب ہوا سے بچانا ضروری ہیں ۔ شروع مرض میں فاقہ کشی کرنا یا اکل و شرب قلیل مقدار میں کھانا پینا نہایت مفید ہے ۔ اگر زکام کے ساتھ شروع سے بخار ۔ درد اور عام ضعف کی شکایت ہو تو کونین پانچ چھ گرین خوراک میں نہایت مفید ہے ۔ اگر ضعف زیادہ ہو تو سیلی سین بھی بخار و درد کے لئے استعمال کر سکتے ہیں ۔ نزلہ کے لئے بیلاڈونا اور اکونائیٹ زیادہ مفید ہیں **نسخجات** (۱) امونیا کاربوناس ۵ گرین ۔ سوڈی بائی کاربوناس ۱۵ گرین ۔ پوٹاسی کا ربوناس ۱۰ گرین ۔ پانی ۲ اونس میں حل کریں ۔ اور بعد ازاں ایک دوسرے گلاس میں سائٹرک ایسڈ ۱۵ گرین ایک اونس پانی میں ملاکر اُس میں کونین ۱۰ گرین حل کریں ۔ اور پھر دونوں گلاسوں کی ادویہ باہم ملاکر جوش کی حالت میں مریض کو پلا دیں ۔ جبکہ شروع سے زکام کے ساتھ بخار اور درد ہو تو یہ نسخہ نہایت مفید ہوتا ہے (۲) سیلی سین ۱۰ گرین ۔ سوڈی بائی کاربوناس ۱۵ گرین ۔ سپرٹ آف نائیٹرک ایتھر نصف ڈرام ۔ لائیکوار امونیا ایسی ٹاس نصف ڈرام ۔ اکوا کیمفر ایک اونس ایسی ایک دو خوراک حسب ضرورت پلا سکتے ہیں ۔ جبکہ ضعف زیادہ ہو تو بخار اور درد کے دفعیہ اور نیز زکام کے لئے مفید ہے (۳) ٹنکچر بیلاڈونا ۱۰ بوند ۔ لائیکوار مارفیا ۱۰ بوند ۔ لائیکوار امونیا ایسی ٹاس نصف ڈرام ۔ سپرٹ کلوروفارم ۲۰ بوند ۔ اکوا کیمفر ایک اونس ۔ ایسی دو تین خوراک روزانہ ۔ یہ نسخہ نزلہ و زکام کے لئے بہت مفید ہے ۔ اکونائیٹ کا اثر بہت مختلف طور پر ہوتا ہے ۔ بعض مریضان میں اس سے فوراً نمایاں آرام محسوس ہوتا ہے ۔ پس اس کو تھوڑی مقدار میں ایک دو خوراک تک دفعیہ سوزش و بخار کے لئے شروع میں دے سکتے ہیں ۔ لیکن اگر اس سے ایک دو خوراک میں آرام محسوس نہ ہو تو زیادہ دینا بیفائدہ تصور کرنا چاہیئے ۔ حکمائے قدیم ادویہ لزج و مسکن قلب اس مرض میں بکثرت استعمال کرتے ہیں ۔ اور کوئی شبہ نہیں کہ ان جوشاندوں سے اکثر مریضان کو نہایت فائدہ ہوتا ہے ۔ ان کے چند نسخہ مع موقع استعمال ہم ذیل میں درج کرتے ہیں **نسخجات** (۱) پرسیاؤشاں ۵ ماشہ ۔ تخم خطمی ۵ ماشہ ۔ اصل السوس ۵ ماشہ ۔ تخم خبازی ۵ ماشہ ۔ گل گاؤزبان ۵ ماشہ سپستان ۱۱ دانہ ۔ اس تمام نسخہ کو قریب نصف آثار پانی میں جوش دیں ۔ اور جب نصف پانی باقی رہے تو اُتار کر چھان کر اور مصری حسب انداز ملاکر کھانے سے ایک دو گھنٹہ پیشتر پلا دیں ۔ شام کو انہیں جوش کردہ ادویہ کو دوبارہ اُسی طرح جوش دیکر استعمال کریں (۲) سبوس گندم ۹ ماشہ ۔ زوفا ۵ ماشہ ۔ ملٹھی مقشر ۵ ماشہ منقی ۵ دانہ ۔ انجیر ۳ دانہ ۔ بہی دانہ ۲ ماشہ ۔ بادرنجبویہ ۵ ماشہ اس تمام نسخہ کو بھی حسب ہدایت نسخہ اوّل جوش دیکر

اور مصری ملا کر استعمال کرانا چاہیئے۔ (۳) اصل السوس ۵ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ انجیر ۲ دانہ۔ منقی ۵ دانہ۔ تخم خطمی ۵ ماشہ بہی دانہ ۳ ماشہ۔ ان سب کو پاؤ سیر عرق گاؤزبان یا خالص پانی میں بھگو کر تین چار گھنٹہ رکھ چھوڑیں اور بعد ازاں خوب مسل کر اور نچوڑ کر چھان لیں۔ اور مصری حسب انداز ملا کر نوش کریں۔ یہ خیسا ندہ دو یا تین دفعہ روزانہ استعمال کرانا چاہیئے (۴) کوکنار ۲ تولہ ملیٹھی ۱½ تولہ تخم خطمی ایک تولہ۔ گاؤزبان ایک تولہ۔ اس کو قریب ۳ پاؤ پانی میں جوش کریں۔ اور جب ڈیڑھ پاؤ پانی رہے تو ہاتھ سے ملکر چھان لیں۔ اور پھر ڈیڑھ پاؤ بورا ملا کر آگ پر پکائیں۔ اور جب شربت قدرے گاڑھا ہونے لگے تو شیرۂ بادام ایک تولہ۔ شیرۂ جو ایک تولہ۔ شیرۂ خشخاش ایک تولہ اُس میں ملا دیں اور جب قوام ہو جائے تو اُس کو اُتار کر کتیرہ ایک تولہ۔ صمغ عربی ایک تولہ۔ اور رب السوس ایک تولہ باریک پیسا ہوا اُس میں ملا دیں۔ اس کو بطور لعوق ایک تولہ خوراک میں تین دفعہ روزانہ استعمال کرنا چاہیئے (۵) ہلیلۂ زرد ایک تولہ۔ برگ بانسہ ایک تولہ۔ ان ہر دو ادویہ کو باریک پیس کر اور کافی مقدار منقی میں ملا کر ۲۰ گولیوں میں تقسیم کریں۔ اور تین گولی روزانہ کھلائیں۔ **سوائم** مقامی علاج (الف) نسواریں (۱) بسمتھ سب نائیٹراس ۴ ڈرام۔ کتھ ۲ ڈرام مارفیا ۲ گرین (۲) بالچھڑ ۲ ماشہ۔ زعفران ۳ ماشہ۔ کائپھل ۳ ماشہ۔ کشمیری پتہ ۳ ماشہ۔ ان سب ادویہ کو سرمہ سا کر کے نسوار تیار کریں۔ یہ پرانے زکام میں نہایت مفید ہے (۳) مغز تخم تربوز شیر عورت میں حل کر کے ناک میں ٹپکانا درد اور خشکی ناک میں مفید ہے (ب) ادویہ کی بھاپ لینا۔ مثلاً (۱) آدھ سیر پانی کو ایک تنگ منہ کے برتن میں جوش دیں۔ جب پانی جوش کھانے لگجائے تو ایک دو ماشہ کافور ڈال کر اس کی بھاپ لیں۔ اگرچہ کافور کی تیزی ناک اور گلو کو ناگوار معلوم ہوتی ہے لیکن ایسا عمل تین چار دفعہ کرنے سے زکام اور نزلہ سے عموماً ایک ہی روز میں آرام ہو جاتا ہے (۲) ایک دھات کی پلیٹ گرم کر کے اُس پر دو رتی افیون ڈالیں۔ اور تمام افیون کا دھواں ناک میں کھینچیں۔ اس عمل سے ایک ہی دفعہ میں نزلہ و زکام کو آرام ملتا ہے۔ بشرطیکہ شروع میں یہ عمل کیا جاوے۔ (۳) خالص کافور کا دھواں بھی اسی طریق سے لینا بہت سریع الاثر ہے (۴) لائیکوار امونیا فارشیو را ایک ڈرام کاربالک ایسڈ ایک ڈرام۔ ریکٹی فائیڈ سپرٹ ۲ ڈرام۔ پانی ۲ ڈرام۔ ان سب کو ملا کر ایک سوراخ دار ٹین کے ڈبہ میں صاف روئی رکھکر اُس پر ڈالدیں۔ اور اُس کو بار بار سونگھتے رہیں (۵) جبکہ ناک اور حلق میں خشکی اور تنگی زیادہ محسوس ہو تو پانی کی بھاپ آرام دہ ثابت ہوتی ہے۔ پانی میں جوش دینے کے وقت پوست۔ خشخاش۔ اجواین۔ برگ دھتورہ وغیرہ ملا دینا زیادہ مفید ہوتے ہیں (۶) نیم کی کونپل ۳ ماشہ۔ مرچ سیاہ ایک ماشہ۔ مکھن ۲ ماشہ میں ملا کر ناک میں لگانا۔ (ج) تر ادویہ ناک اور گلو میں لگانا۔ اگر ناک بکثرت بہتی ہے تو ہیزلین دو تین حصہ پانی میں ملا کر لگانا مفید ہے۔ خشکی و تنگی ناک اور حلق کے لئے گلیسرین لگانا بہتر ہے۔ جب سوزش حلق میں پہنچ جائے تو مفصلۂ ذیل ادویہ نہایت مفید ثابت ہوتی ہیں (۱) سلور نائیٹریٹ ۲۰ گرین فی اونس پانی میں حل کر کے حلق میں لگانا (۲) گلیسرین آف کاربالک ایسڈ یا گلیسرین آف ٹینک ایسڈ (۳) ٹنکچر فیری پر کلورائیڈ ایک ڈرام۔ پوٹاسی کلوراس ایک ڈرام اور گلیسرین ۶ ڈرام۔

زمین قند - دیکھو غذا کا بیان -
زنجبیلہ - زنجبرس - جنجر - سونٹھ - سُنٹھ - خوشبو - محرک اشتہا - مقوی معدہ - دافع ریاح - مفرح قلب ہے اور لعاب دہن اور عروق معدہ و جگر کو زیادہ خارج کرکے ہاضمہ میں مدد دیتی ہے - ایک ہندی شعر میں اس کی تاثیرات کا نہایت لطیف بیان ہے - شعر - سونٹھ سہاگہ سیندھا گاندھی * سینجنے کے رس گولی باندھی - چوٹیا کھائے چورا سی سول کبھے دھنتر رہے نہ سول تفصیل کے لئے دیکھو بیان لونگ کا - خ سفوف سونٹھ ۱۰ گرین سے ۲۰ گرین تک ٹنکچر زنجبرس ۵ ابوند سے ۲۰ بوند تک ٹنکچر زنجبرس فارشیور ۵ سے ۲۰ بوند تک - سرپ جنجر ایک فلوئڈ ڈرام -
زنجبرس Zingeberis اس کو انگریزی میں جنجر - عربی میں زنجبیل اور ہندی میں سونٹھ کہتے ہیں - دیکھو زنجبیل کا بیان -
زنک Zinc جست - یہ خالص استعمال نہیں کیا جاتا اس کے مفصلۂ ذیل نمک بطور ادویہ مستعمل ہیں -
زنک آکسائیڈ Zinc Oxide خ ۲ سے ۱۰ گرین تک
زنک ایسی ٹیٹ Zinc Acetate. خ ایک گرین سے ۲ گرین تک - ۱۰ گرین سے ۲۰ گرین کی خوراک میں قے آور ہے -
زنک برومائیڈ Zinc Bromide. خ ۲ گرین سے ۱۰ گرین تک -
زنک سائے نائیڈ Zinc Cyanide خ ½ گرین سے ایک گرین تک -
زنک سلفیٹ Zinc Sulphate خ ایک گرین سے ۳ گرین تک - ۱۰ گرین سے ۳۰ گرین کی خوراک میں تیز قے آور ہے -
زنک سلفوا کتھیولیٹ Zinc Sulpoicthyolate. اس کا بیان اکیتھال میں دیکھو -
زنک سلفو کاربولیٹ Zinc Sulpho-carbolate خ ایک گرین سے ۳ گرین تک -
زنک سیلی سلیٹ Zinc Salicylate
زنک فاسفائیڈ Zinc Phosphide خ $\frac{1}{14}$ گرین سے ¼ گرین تک
زنک کاربونیٹ Zinc Carbonate خ ایک گرین سے ۳ گرین تک مقوی - اور
زنک کلورائیڈ Zinc Chloride ۱۰ سے ۳۰ گرین تک قے آور ہے
زنک لیکٹیٹ Zinc Lactate خ ۲ گرین سے ۱۰ گرین تک
زنک ویلیری نیٹ Zinc Valerianate خ ایک گرین سے ۳ گرین تک - خارجاً جست کے نمک جس جگہ لگائے جاویں تو بعض کاسٹک اور بعض قابض اور دافع ورم تاثیرات پیدا کرتے ہیں - مثلاً کلورائیڈ آف زنک تیز کاسٹک ہے - اور زائد ساختوں چھوٹی پھنسیوں - فاسد انگور وغیرہ کے جلانے میں استعمال کیا جاتا ہے - سلفیٹ آف زنک اور ایسی ٹیٹ آف زنک جب کسی زخمی سطح پر لگائے جاویں تو فوراً اس جگہ کی رطوبات

بعضوں کو الگ کر دیتے - پردو تو پانی نم کو جا دیتے - اور عروق الدم کو سکیڑتے - اور دافع ورم اثر پیدا کرتے ہیں - پرانے زخموں اور ناصوروں کے لئے جن سے رقیق رطوبت بکثرت خارج ہوتی رہتی ہو اور نیز سیلان الرحم - یورتھیرائٹس وجائی نائیٹس - آشوب چشم اور آبلۂ دہن میں سلفیٹ آف زنک کا لوشن بحساب ایک دو گرین فی اونس ملا کر بکثرت استعمال کیا جاتا ہے - آکسائیڈ آف زنک - کاربونیٹ آف زنک بطور مرہم یا اولیئیٹ خارجاً متورم سطحوں اگزیما اور خارش کے لئے مفید ہیں - سلفیٹ آف زنک اگر اگرین سے ۲۰ گرین کی مقدار میں کھلایا جائے تو جلدی قئے لاتا - اور انٹی مَنی وائن کاک کی نسبت کم ضعف پیدا کرتا ہے - سخت گرانی و تفخ معدہ - کروپ - ڈفتھیریا اور خناق میں اس سے قئے کراتے ہیں - بچوں کے اسہال میں آکسائیڈ آف زنک مفید ہے - جست کے نمک نخاع کے سنسری حصہ پر منعف اثر پیدا کرتے - اس لئے صرع - ہوپنگ کف اور دمہ میں مفید ہیں - قلیل مقدار میں کچھ مدت تک استعمال کرنے سے اعصاب کو تقویت دیتے ہیں اور براہ گردہ و پستان - جلد و امعاء وغیرہ خارج ہوتے ہوئے ان سطحوں پر قدرے قابض اثر پیدا کرتے ہیں - اس لئے آکسائیڈ آف زنک تعرق سل - اسہال مزمنہ اور جریان میں مفید ہے - زنک ایسی ٹاس اپنی تاثیرات میں زنک سلفیٹ کے مشابہ ہے - زنک برومائیڈ مقوی اعصاب - دافع تشنج اور نافع مرگی ہے - زنک سائے نائیڈ ڈجی ٹیلس کی طرح مقوی قلب اور ہر قسم کے اختلاج قلبی میں مفید ہے - زنک سلفو کتھیولیٹ - اکتھیال کا بیان دیکھو - زنک سلفو کاربولیٹ - قابض اور دافع عفونت ہے - دو تین گرین فی اونس کے حساب سے لوشن تیار کرکے بطور غرغرہ امراض دہن و حلق میں اور بطور پچکاری سوزاک و جریان کہنہ اور سفیدی زبان میں استعمال کیا جاتا ہے - داخلی طور پر سیپٹی سیمیا میں مستعمل ہوتا ہے - زنک سیلی سلیٹ عمدہ قابض اور دافع عفونت اندرونی ہے - بوجہ انٹی سیپٹک تاثیر کے اس کا استعمال آشوب چشم اور سوزاک میں سلفیٹ آف زنک کی نسبت زیادہ مفید ہے - زنک فاسفائیڈ - یہ ایک اعلیٰ درجہ کا مقوی دماغ و اعصاب ہے - پرانے اعصابی دردوں اور امراض تشنجی میں مفید ہے - زنک لیکٹیٹ اپنی تاثیر میں زنک ایسی ٹیٹ اور زنک سلفیٹ کے مشابہ - مگر اُن کی نسبت زیادہ زود ہضم اور سریع الاثر ہے - زنک ویلیرے ناس نہایت عمدہ مقوی اعصاب و دافع تشنج ہے - اور صرع - رعشہ - اختناق الرحم اور استرخا و فالج میں مفید ہے -

زوفا - مخرج ریاح مسہل بلغم محلل اورام اور ملطف ہے - فالج - کھانسی - کہنہ - ربو اور ذات الریہ - نزلہ - تنگی نفس اور ذات الجنب میں نافع ہے - شربت ۲ ماشہ سے ایک تولہ تک -

زھر - کوئی شے جو کھانے پینے سے یا جلدی پچکاری یا حقنہ سے - یا - انس کے ساتھ خون میں سرایت کرکے مہلک اثر پیدا کرے - یا صحت کو سخت ضرر پہنچائے - زہر کہلاتی ہے - زہروں کے علاج کے واسطے مفصلۂ ذیل اصول ہیں (۱) اخراج - یعنی اگر زہر کھلایا گیا ہے تو فوراً بذریعہ قئے یا اسہال اُس کا دفعیہ کریں - تیزابوں اور دیگر جلانے اور کاٹنے والے زہروں میں ایسا ممکن نہیں - اگر زخم پر زہر لگا دیا گیا ہے تو فوراً زخم کو پانی سے بسرعت اور مستعدی کے ساتھ صاف کریں - اگر سنگھایا گیا ہے تو مریض کو فوراً کھلی ہوا میں لیجائیں - معدہ سے

زہروں کی صفائی بذریعہ سٹامک پمپ بخوبی ہوسکتی ہے۔ مگر تیزابوں کے لیئے یہ عمل اندیشہ ناک ہے (۲) سرایت زہروں کا انسداد کرنا۔ اس کے مختلف اقسام ہیں۔ اوّل تو یہ کہ زہر خون میں جذب ہونے سے روکنا۔ مثلاً بیضہ یا کوئی اور البیومنس غذائیں کھلانا۔ زہر پارہ کو جذب ہونے سے روکتے ہیں۔ دویم اگر زہر زخم پر لگایا گیا ہے تو فوراً اُس زخم کو جلا دینا یا زخم سے اوپر اطراف کو کھینچکر باندھ دینا۔ تاکہ زہر خون میں ملکر تمام جسم میں نہ پھیل سکے۔ سویم تیزابوں کو کھار ادویہ سے اور کھار اشیا کو ترشیوں سے معتدل کر دینا۔ چہارم طبعی انتظام مثلاً اگر شیشہ کے ریزے کھائے گئے ہیں تو خشک غذائیں زیادہ مقدار میں کھلانا

(۳) فادزہروں سے مقابلہ کرنا۔ اب ہم اس عام بیان کے بعد ذیل میں چند زہروں کا علاج بترتیب حروف تہجی درج کرتے ہیں۔ زہر آرجنٹی نائیٹراس۔ اگر سلور نائیٹریٹ یا چاندی کا کوئی اور کشتہ زہریلی مقدار میں کھایا جاوے تو اوّل تو مریض کو فوراً نمک پانی سے قے کرا دیں۔ بعد ازاں ۵ اگرین نمک فی ٹیبل سپون فل پانی میں حل کر کے نصف نصف گھنٹہ بعد پلاتے رہیں۔ غذا آش جَو۔ بیضہ اور دودھ بافراط کھلائیں۔ زہر آرسنک سنکھیا۔ یا اُس کے کسی مرکب کا زہر کی مقدار میں کھلا دینا اگر ممکن ہو تو فوراً معدہ کو سٹامک پمپ کے ساتھ دھو کر صاف کر دیں۔ ورنہ رائی یا اپیکاک کے ساتھ قے کرائیں۔ بعد ازاں لائیکوار فیری پرکلورائیڈ ۴ ڈرام کی خوراک میں بار بار پلائیں حتیٰ کہ زہر کی علامات و تکالیف رفع ہونی شروع ہو جائیں۔ جب ۱ اونس تک لائیکوار فیری پرکلورائیڈ پلایا جا چکے تو ایک ڈرام سالٹ میگنیشیا پلا دیں۔ یہ علاج ہر قسم کے مرکب سنکھیے کا فادزہر ہے خاص آرسنک ایسڈ کے واسطے سیسکوئی آکسائیڈ آف آئرن زیادہ مفید ہے۔ لیکن آرسنائیٹ آف پوٹاش یا آرسنائیٹ آف سوڈا پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ تازہ سیسکوئی آکسائیڈ آف آئرن بنانے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ لائیکوار فیری پرکلورائیڈ میں امونیم ہائیڈریٹ ملائیں جب بھورے رنگ کا تلچھٹ نیچے بیٹھ جائے اُس کو صاف پانی سے دھو کر ایک ۱ اونس کی مقدار میں بار بار کھلائیں۔ چونکہ ترشی میں سنکھیا حل ہو جاتا ہے۔ اس لیئے زہر سنکھیا کے بعد کوئی ترشی نہ دینی چاہیئے۔ غذا دودھ۔ گھی۔ لائیم واٹر۔ آش جَو۔ بیضہ خام وغیرہ بکثرت استعمال کرائیں۔ اگر علامات ضعف طاری ہوں تو چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دینا۔ سالٹ دینے کے بعد لائیکوار اور مارفیا پلانا۔ سپرٹ امونیا ایرومیٹک زیادہ مقدار میں بار بار پلانا اور مصنوعی تنفس دینا مفید اور ضروری ہیں۔

زہر آرم۔ زہر سونا۔ فیری سلفیٹ اس کا فادزہر ہے۔ غذائیں مزلق بکثرت کھلانی چاہئیں۔ زہر آیوڈوفارم۔ سوڈا بائی کارب اور پوٹاسیم برومائیڈ اس کا فادزہر ہیں۔ جو خاص علامات پیدا ہوں اُن کا علاج حسب قواعد کلیہ کرنا اور ساتھ اُس کے سوڈا یا پوٹاسیم برومائیڈ دینا چاہیئے۔ زہر آیوڈین۔ فوراً قے کرا کر نشاستہ دار اشیاء مثلاً حریرہ۔ ساگو دانہ۔ اراروٹ۔ حلوا بکثرت کھلانا رفع درد کے واسطے مارفیا کی جلدی پچکاری کرنا۔ اور امل نائیٹریٹ کا سونگھانا مفید ہیں۔ زہر اٹروپیا۔ فوراً قے کرا کر یا معدہ کو سٹامک پمپ کے ساتھ صاف کر کے مارفیا اور پائیلو کارپین بذریعہ جلدی پچکاری کے استعمال کریں۔ الیسرین۔ کیفین۔ امل نائیٹرائیٹ۔ امونیا۔ سیاہ مرچ اور تمام محرکات قلب و دماغ اس کے متضاد اثر پیدا کر کے اس کے زہر کا مقابلہ کرتے ہیں چائے یا قہوہ پلانا۔ بجلی لگانا۔ سر اور چہرہ پر سرد پانی کے چھینٹے دینا بھی مفید ہیں۔ زہر ارگٹ۔ فوراً قے کرا کر سلفیورک ایتھر ۳۰ بوند۔ ٹنکچر اوپیم ۱ بوند۔ پانی ۴ ڈرام۔ ایسی ایک خوراک نصف نصف گھنٹہ بعد پلائیں۔ زہر افیون یا مارفیا۔ معدہ کو سٹامک پمپ یا تیز قے آور ادویہ مثلاً اپومارفیا کی جلدی پچکاری یا زنک سلفیٹ وغیرہ سے صاف کر کے اسکی

فادزہر ادویہ مثلاً اٹروپیا۔ بیلاڈونا۔ پرمنگنیٹ آف پوٹاش۔ نباتی قابضات۔ پکروٹاکسین۔ اور نائیٹرو گلیسرین وغیرہ استعمال کریں۔ سر اور چہرہ پر سرد پانی کے چھینٹے دینا۔ تولیہ پانی میں بھگو کر بالائی حصہ جسم پر مارتے رہنا۔ مریض کو پکڑ کر برابر پھراتے رہنا ہرگز ہرگز اُس کو بیٹھنے لیٹنے یا سونے نہ دینا۔ امونیا برابر سنگھاتے رہنا۔ مصنوعی تنفس دینا۔ گردن اور سینہ پر لینیمنٹ آف پوٹاش ۴ گرین ۴ اونس پانی میں حل کرکے اس میں سے ایک اونس نصف نصف گھنٹہ بعد پلانا افیون کا خاص فادزہر ثابت ہوا ہے۔ نمک چھٹانک ایک تولہ یا ہینگ ۲ ماشہ پانی میں حل کرکے پلانا زہر افیون کو مارتا ہے۔

زہر اکونائیٹ } فوراً اسٹامک پمپ کے ذریعہ معدہ کو صاف کریں۔ یا نیلا طوطیا یا سفید طوطیا سے قے کرائیں۔ اور
زہر اکوناٹین } علامات مابعد کا حسب قواعد کلیہ علاج کریں۔

زہر الکحال یعنی کثرت شراب سے مدہوش ہو جانا۔ فوراً اپومارفیا یا رائی یا سلفیٹ آف زنک کے ساتھ قے کرائیں سر اور چہرہ پر مشک سے پانی گرائیں۔ بعد ازاں لائیکوار امونیا ۱۰ بوند ایک دو اونس پانی میں ملا کر پلاتے رہیں یا پیپسین ۴۵ گرین۔ ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈائیلیوٹ ۱۵ بوند۔ پانی ۰ اونس۔ اس میں سے ۴ ڈرام پانچ پانچ منٹ کے وقفہ سے دیتے رہیں۔ لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹس ڈائیلیوٹ بھی زہر شراب کو خاص طور سے دفع کرتا ہے۔ زہر الکلیز یعنی کھاری ادویہ مثلاً سوڈا یا بائی کارب۔ پوٹاسی کاربوناس وغیرہ کا زہر۔ ترش ادویہ مثلاً ٹارٹارک ایسڈ ۲ ڈرام ایک گلاس پانی میں حل کرکے فوراً پلا دیں اور بعد ازاں ٹارٹارک ایسڈ ۳۰ گرین۔ روغن بادام ایک ڈرام۔ دو اونس پانی میں ملا کر دس دس منٹ کے وقفہ سے پلاتے رہیں۔ اگر ٹارٹارک ایسڈ میسر نہ آسکے تو سرکہ یا عرق لیموں بجائے اُس کے استعمال کر سکتے ہیں۔

زہر السیریم۔ مزلق غذائیں مثلاً کھیر۔ فیرنی۔ آراروٹ۔ ساگودانہ۔ دودھ۔ بالائی۔ بیضہ خام۔ حریرہ وغیرہ بکثرت دیں۔ اور افیون تھوڑی مقدار میں نصف نصف گھنٹہ بعد کھلاتے رہیں۔ زہر اماکلین۔ اس کا علاج بعینہٖ اُسی طرح ہے جیسا کہ کلورا فارم کا۔ پس اُس کا بیان دیکھو۔ زہر انیل۔ ہائپونائیٹرس ایتھر اس کا فادزہر ہے۔ زہر امونیا۔ سرکہ کا سنگھانا اور پلانا اس کا خاص علاج ہے۔ ۴ تولہ سرکہ اور ۲ چھٹانک شربت۔ آدہ سیر پانی میں ملا کر اس میں سے ایک ایک گھونٹ پانچ پانچ منٹ بعد پلانا۔ اور نیز پکتے پانی میں ملا کر سنگھانا نہایت مفید ہے۔ زہر انٹی فیبرین۔ سر کو ٹھنڈا کرنا۔ اطراف کو گرمی پہنچانا اور سوڈا اسلفاس ۴ ڈرام پلا کر محرکات قلب مثلاً برانڈی۔ سال ولیٹائل۔ قہوہ وغیرہ پلانا مفید ہیں۔ زہر انٹی منی یعنی سُرمہ یا اُس کے مرکبات کا زہر۔ نباتی قابضات مثلاً مازو۔ کمرکس۔ بکم وغیرہ اس کے فادزہر ہیں۔ فوراً قے کرا کر یا اسٹامک پمپ سے معدہ کو صاف کرا کر ان فادزہروں کا استعمال کرنا چاہئے۔ اگر ضعف بہت ہو تو سپرٹ امونیا ایرومیٹک ٹنکچر ڈجی ٹالس اور لائیکوار سٹرکنیا تھوڑی تھوڑی مقدار میں متواتر پلانا۔ اور رفع درد کے واسطے افیون یا مارفیا دینا مفید ہوں گے۔ زہر انی لین۔ نیلا طوطیا۔ یا سفید طوطیا یا اپومارفیا سے قے کرا کر سالٹ کا مسہل دیں۔

زہر اولیم امگڈلی امرا یعنی روغن بادام تلخ کا زہر۔ تلخ بادام زیادہ مقدار میں کھانے سے بھی یہ زہر پیدا ہو جاتا ہے۔ تلخ باداموں میں ہائیڈروسائینک ایسڈ ہوتا ہے۔ اور یہی سمیت کی وجہ ہے۔ پس اس کا علاج بعینہٖ جو ایسڈ ہائیڈروسائینک کا علاج ہے وہی کرنا چاہئے۔ زہر ایتھر۔ جب زیادہ ایتھر سنگھانے سے علامات زہر پیدا ہوں تو لائیکوار امونیا ۱۵ بوند

ایک اونس پانی میں ملا کر پلانا - اور امونیا سنگھانا دافع زہر کا کام دیتا ہے - ساتھ اس کے سر اور چہرہ پر ٹھنڈا پانی لگانا
اور کھلی ہوا دینا مفید ہیں - زہر ایسٹن سرسپ - اس کا علاج زہر سٹرکنیا کی طرح کریں دیکھو سٹرکنیا کا بیان - پوٹاسیم برومائڈ
اس کا دافع زہر ہے - زہر ایسڈ آسمک - سلفیوریٹیڈ ہائیڈروجن یا تقیا دا سنگھانا اس کا دافع زہر - زہر ایسڈ آکزیلک - یا
آگزیلے ایٹس - اس کا دافع زہر کیلسیم کاربونیٹ اور کیلسیم کلورائیڈ ہیں - پس پہلے ان کی ایک خوراک زیادہ مقدار میں
پلا کر پھر دس دس منٹ کے وقفہ سے تھوڑی تھوڑی خوراک میں دیتے رہیں - معمولی بجھا ہوا چونہ یا کھریا مٹی بھی یہی
کام دے سکتے ہیں - بعد میں ایک مسہل مثلاً سوڈا سلفاس یا میگنیشیا سلفاس دینا ضروری ہے - زہر ایسڈ ایسی ٹک -
کوئلہ - چونہ - یا میگنیشیا کاربوناس یا سوڈا بکثرت کھلانا اس کا دافع زہر ہے - بعد میں جب تمام ترشی کھار کے ساتھ ملکر
معتدل ہو جائے تو اسہال سے اس کی صفائی کر دینی چاہیے - اگر درد اور سوزش زیادہ ہو تو افیون کھلا دیں - مارفیا کی
جلدی پچکاری کر دیں - زہر ایسڈ پایروگیلک - ایسڈ نائیٹرو ہائیڈروکلورک کا پلانا اس کے بد اثروں کو روکتا ہے -
زہر ایسڈ ٹارٹارک - اس کا علاج بعینہ ایسی ٹک ایسڈ کی طرح ہے - زہر ایسڈ سلفیورک - پہلے اس کی ترشی کو کھریا مٹی
یا سوڈا یا پوٹاسی کاربوناس یا چونہ یا میگنیشیا کاربوناس سے اعتدال پر لاویں - بعد ازاں اگر ضرورت پڑے تو ایک خفیف
مسہل بھی دے سکتے ہیں - مرغن اور مزلق اشیا مثلاً ساگودانہ - اراروٹ - دودھ - حریرہ - فیرنی - آبجوآب السی -
روغن بادام - گوند وغیرہ حسب موقع کھلائیں - رفع درد و سوزش کیواسطے افیون اور مارفیا کا استعمال کر سکتے ہیں -
زہر ایسڈ کاربالک - فوراً زنک سلفاس یا اپومارفیا سے قے کرا کر سوڈا سلفاس یا میگنیشیا سلفاس پلا دیں - اگر نقاہت
و ضعف زیادہ معلوم ہو تو امل نائیٹرائیٹ سنگھاویں - اور تیز قہوہ یا چائے پلاویں - گھی یا کیسٹرائیل یا گلیسرین یا روغن
بادام زیادہ مقدار میں پلانا کاربالک ایسڈ کو حل کر کے براہ اسہال خارج کر دیتا - اور اس کی سرایت کا مانع ہوتا ہے
زہر ایسڈ کرومک - قے کرا کر خالص فولاد یا خبث الحدید یا آکسائیڈ آف آیرن زیادہ مقدار میں کھلائیں - زہر ایسڈ نائیٹرک
اس کا علاج بعینہ اسی طرح ہے جیسا کہ زہر سلفیورک ایسڈ میں بیان کیا گیا - زہر ایسڈ ہائیڈروسائینک - و - زہر سائینائیڈز
فوراً نمک پانی یا رائی یا زنک سلفاس یا اپومارفیا سے قے کرائیں - یا سٹامک پمپ کے ذریعہ معدہ کو صاف کر دیں
چہرہ اور سر پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دینا - نخاع پر بجلی لگانا - امونیا سنگھانا - ایتھر کی جلدی پچکاری کرنا - اور مصنوعی
تنفس دینا ضروری ہیں - اٹروپین اس کا دافع زہر ہے - بطور جلدی پچکاری یا ٹنکچر بیلاڈونا وغیرہ استعمال کر سکتے
ہیں تازہ آکسائیڈ آف آیرن بھی اس کا خاص علاج ہے - مثلاً فیری سلفاس ۱۰ گرین - ٹنکچر فیری پرکلورائیڈ ایک ڈرام
سرپ ایک ڈرام - اکوا ۱۲ اونس - ان سب کو ملا کر پلا دیں - اور چند منٹ کے بعد پوٹاسی کاربوناس ۱۵ گرین - پانی
میں حل کر کے پلائیں - تو تازہ آکسائیڈ اور کاربونیٹ آف آیرن معدہ میں بنکر اس کے زہریلے اثر کا انسداد کریگا -
زہر ایسڈ ہائیڈروکلورک - اس کا علاج بعینہ سلفیورک ایسڈ کا علاج ہے - زہر ایسرین - اپومارفیا سے فوراً قے کرا کر
اٹروپین بذریعہ جلدی پچکاری کے استعمال کریں - ڈبوئی سین - سٹرکنین - پسکوپولین اور کلورل ہائیڈریٹ بھی
اس کا دافع زہر ہیں - زہر ایلم - یعنی پھٹکری کا زیادہ مقدار میں کھا جانا - کاربونیٹ آف امونیا - پوٹاسیم و سوڈیم

وغیرہ اس کے فادزہر ہیں۔ زہر بادام تلخ۔ بادام تلخ کی سمیت ہائیڈروسائنک ایسڈ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ پس اس کا علاج ایسڈ ہائیڈروسائنک کا علاج ہے۔ زہر بروسیا۔ اس کا علاج سٹرکنیا کی طرح ہے۔ زہر برومائیڈز۔ محرکات اعصاب مثلاً ایکوا رسٹرکنیا۔ برانڈی۔ اور افیون اس کا علاج ہیں۔ زہر بروول ہائیڈریٹ۔ دیکھو برومائیڈز کا بیان۔ زہر بروموفارم ایتھر کی جلدی پچکاری کریں۔ اور کافور کھلائیں۔ زہر برومین میگنیشیا زیادہ مقدار میں کھلانا اس کا علاج ہے۔

زہر بسبتھ۔ دودھ۔ شربت۔ گوند۔ حریرہ۔ حلوا۔ میوسیلیج۔ بیضہ خام کھلانا۔ زہر بیلاڈونا۔ زہر اٹروپیا کا بیان دیکھو۔ زہر بورکس یعنی سہاگہ زیادہ مقدار میں کھانے سے زہر کی علامات پیدا ہو جانا۔ بیلاڈونا اور اٹروپین اس کا علاج ہیں۔ زہر بھنگ۔ زہر کینیبس انڈیکا کا بیان دیکھو۔ زہر بیریم۔ پہلے قے کرا کر سلفیٹ آف میگنیشیم یا سوڈیم۔ یا پوٹاسیم۔ یا کیلسیم استعمال کرائیں۔ مرغن غذائیں، گھی، مکھن۔ روغن بادام وغیرہ بکثرت پلائیں۔ اگر ضعف زیادہ ہو تو محرکات دیں۔ زہر پارہ۔ زہر ہائیڈرار جرائی پرکلورائیڈ کا بیان دیکھو۔ زہر پائی لوکارپین۔ زہر جیبورنڈی۔ پہلے نمک پانی یا رائی یا زنک سلفاس یا اپومارفیا وغیرہ سے قے کرا کر نباتی قابضات جن میں ٹینین موجود ہوں مثلاً مازو۔ چائے۔ قہوہ وغیرہ استعمال کرائیں۔ اٹروپیا اور ڈیوبوئی سین اس کا فادزہر ہیں۔ زہر پوٹاسی بائی کروماس۔ زہر ایسڈ کرومک کا بیان دیکھو زہر پوٹاسی بروماٹیڈ۔ زہر برومائیڈز کا بیان دیکھو۔ زہر پٹاسی سائے نائیڈ۔ زہر ایسڈ ہائیڈروسائنک کا بیان دیکھو۔ زہر پوٹاسی نائیٹراس۔ قے کرا کر افیون اور خوشبودار مفرحات کا استعمال کرائیں۔ دودھ بکثرت پلائیں۔ زہر پٹروسیم سٹامک پمپ لگا کر معدہ کو صاف کرو۔ اور بعد میں کیسٹر آئیل کا مسہل دو۔ مفرح قلب ادویہ استعمال کراؤ۔ چائے یا قہوہ بکثرت پلانا۔ مصنوعی تنفس دینا۔ سر اور چہرہ پر پانی کے چھینٹے دینا۔ اور اطراف پر مالش کرنا مفید ہیں۔ زہر پلپے ٹلا۔ اس کا علاج بعینہٖ اکونائٹ کی طرح کرنا چاہیے۔ زہر پکروٹاکسین۔ یا۔ زہر کاکولس انڈیکس۔ قے کرا کر یوری تھین۔ کلورل ہائیڈریٹ یا الل ٹرائی بروماٹیڈ استعمال کریں۔ زہر پیری کواوڑی فولیا۔ اس کا علاج افیون و مارفیا کی طرح پر ہے۔ پس زہر افیون و مارفیا کا بیان دیکھو۔ زہر پیلی ٹری۔ نشاستہ اور افیون کے حقنے کریں۔ چائے قہوہ بکثرت پلائیں اور سر و نخاع پر برف لگائیں۔

زہر تخم ارنڈی
زہر تخم بیدانجیر } زہر کاسٹر کا بیان دیکھو۔

زہر تمباکو۔ یا زہر نکوٹین۔ فوراً قے کرا کر یا معدہ کو سٹامک پمپ کے ساتھ صاف کر کے ٹینک ایسڈ زیادہ مقدار میں کھلائیں آئیل ساسافرس سٹرکنیا اور مارفیا بھی تمباکو کے زہر میں مفید ہیں۔ اگر حقہ پینے کی وجہ سے کسی نئے شخص کو غثیان اور ضعف کی علامات طاری ہوں تو فوراً سرکہ کا شربت کر کے پلائیں۔ اور بعد میں سرکہ تھوڑی مقدار میں متواتر دیتے رہیں زہر تیلنی مکھی۔ زہر کنتھریڈیز کا بیان دیکھو۔ زہر ٹین۔ یعنی ٹین کے مرکبات (کشتہ وغیرہ) کھانے سے زہر کی علامات ظاہر ہو جانا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ فوراً قے کرا کر میگنیشیا زیادہ مقدار میں استعمال کرائیں۔ کاربونیٹ آف امونیا رفع ضعف کے لئے مفید ہے۔ زہر جائفل۔ رائی یا نمک پانی سے قے کرا کر کیسٹر آئیل ایک اونس دودھ میں ملا کر پلا دیں۔ اور

بعد میں پوٹاسیم برومائیڈ و ٹنکچر ویریٹرم وریڈی اس اموینیسے ٹاطبی مقدار میں بار بار پلاتے رہیں - زہر خبیرہ فاکرس - محرکات و
مفرحات مثلاً چاے - قہوہ - سپرٹ اموٹیا ایرومیٹک و افیون اس میں مفید ہے - برف اور سوڈا واٹر اس میں بکثرت
پلانا چاہیے - زہر جست - زہر زنک کا بیان دیکھو - زہر جبیو رنڈی - زہر پائی لوکارپین کا بیان دیکھو - زہر جلیسی سیم - مارفیا
اور ڈجی ٹالس اس کے زہر کے واسطے فادزہر کا کام دیتے ہیں - نیز تمام جسم میں بجلی گذارنا اور سریع الاثر محرکات دینا
مفید ہیں - زہر چاندی - زہر ارجنٹی نائیٹراس کا بیان دیکھو - زہر چونہ - زہر کیلسیم کلورائیڈ کا بیان دیکھو - زہر ڈیوائی
سین - یا - ڈیوائی سیا - اس کا علاج اٹروپیا کے مطابق ہو - زہر ڈجی ٹالس - یا - ڈیجی ٹیلین - فوراً اپومارفیا کی جلدی
پچکاری سے قے کرا دیں - مریض کو بستر پر چت لٹائے رکھنا اس کے زہر میں نہایت ضروری ہے - ٹیننین ۲۰ گرین خوراک
میں کھلانا - اکونیشیا کی جلدی پچکاری کرنا - اور داخلی و خارجی محرکات مثلاً امونیا و برانڈی وغیرہ دینا اس میں مفید ہیں
زہر دھتورا - پائی لوکارپین کی جلدی پچکاری بار بار کرنا حتی کہ پسینہ اور سیلان لعاب شروع ہو جائیں اور لیمٹی کا جوشاندہ
پلانا اس کے زہر میں مفید ہیں - اگر مریض کی جلدی جذب ہو جائے تو فوراً قے کرا کر یا سٹامک پمپ سے معدہ کو صاف کر کے
میگنیشیا سلفاس یا کیسٹر آئیل کا جلاب دیں - زہر رسارسین - فوراً قے کرا کر اٹروپیا کی جلدی پچکاری کریں - یوری تھین اسکے
تشنجوں کو روکتی ہے - امل نائیٹرائیٹ سنگھانا - چائے یا قہوہ دینا - اور روغن السی - روغن زیتون - گھی وغیرہ بکثرت پلانا مفید
ثابت ہوئے ہیں - زہر زنک یعنی جست کا زہر - معدہ کو فوراً سٹامک پمپ یا قے آور ادویہ کے ذریعہ صاف کر کے کیسٹر آئیل
کا مسہل دیں - کاربونیٹ آف سوڈا و پوٹاش یا ٹینک ایسڈ دینا فادزہر کا کام دیتے ہیں - اگر شکم میں درد و سوزش زیادہ
معلوم ہو تو مارفیا کھلانا اور پولٹیسیں لگانا مفید ہوتا ہے - چائے و قہوہ بکثرت پلانا ارواح کو قایم رکھتا اور اپنے ٹیننین سے
فادزہر کا کام دیتا ہے - زہر سالے مین - افیون اور ایتھر اس کے زہر میں مفید بیان کئے گئے ہیں - زہر سٹرکینا و کچلہ - فوراً
اپومارفیا ۱/۲ گرین کی جلدی پچکاری کر کے قے کرائیں - اور معدہ کو پرمنگنیٹ آف پوٹاش - ۱ گرین - پانی ۵ پائنٹ میں بذریعہ
سائفن ٹیوب کے دھو ڈالیں - کوئلہ اور ٹینک ایسڈ زیادہ مقدار میں کھلائیں - امل نائیٹرائیٹ سنگھانا - اور کلورل ہائیڈریٹ
و پوٹاسیم برومائیڈ زیادہ مقدار میں بار بار دینا مفید ہیں - اگر علامات تنگی یا ضعف نفس ظاہر ہوں تو مصنوعی طور پر تنفس
دینا چاہیے - مفصلہ ذیل مسکن دماغ و نخاع ادویہ بھی زہر کچلہ میں مفید بیان کی گئی ہیں - افیون - پارالڈیہائیڈ - پکرو
ٹاکسین - تمباکو - روغن زیتون - کیمفر - مونو برومائیڈ کیوراڑا - کیورارا اور یوری تھین تفصیل کے لئے ان ادویہ کا بیان دیکھو
زہر سٹرمونیم یعنی دھتورے کا علاج - دیکھو دھتورہ کا بیان - زہر سرمہ - زہر انٹی منی کا بیان دیکھو - زہر سکہ - زہر
لڈ سالٹ کا بیان دیکھو - زہر سکو پولیا - اس کا علاج زہر اٹروپیا کی طرح کیا جاتا ہے - زہر سلفیور ٹیڈ ہائیڈروجن - تازی
ہوا - کمپاونڈ سپرٹ آف ایتھر کا تھوڑی تھوڑی مقدار میں متواتر پلانا اور سنگھانا - سرکہ پلانا اس کے زہر میں مفید
ہیں - زہر سم الفار - زہر آرسنک کا بیان دیکھو - زہر سنکھیا - زہر آرسنک کا بیان دیکھو - زہر سوڈا - دیکھو الکلیز کا
بیان - زہر سونا - زہر آرم کا بیان دیکھو - زہر سہاگہ - زہر بوراکس کا بیان دیکھو - زہر سیبی نا - معدہ کو قے کے ساتھ
صاف کریں اور ارنڈی کا تیل پلائیں - دفع درد و سوزش کے لئے شکم پر پولٹس لگانا - اور افیون یا مارفیا کھلانا

مفید ہیں۔ غذائیں مزلق مثلاً حریرہ۔ اراروٹ۔ ساگودانہ۔ بالائی۔ روغن زرد۔ روغن زیتون وغیرہ بکثرت کھلانی چاہئیں۔
زہر سیماب۔ زہر ہائیڈرارجرائی پرکلورائیڈ کا بیان دیکھو۔ زہر سینٹونین۔ قے اور اسہال کے ذریعہ زہر کو خارج کرنیکے بعد
دودھ یا لسی بکثرت پلانا اور مصنوعی تنفس دینا مفید بیان کئے گئے ہیں۔ کلورل کھلانا اور ایتھر سنگھانا اسکے تشنج کو رفع کرتا ہے۔

زہر شکران }
زہر شوکران } زہر کونایم کا بیان دیکھو۔

زہر شیشہ۔ اگر کوئی شخص شیشہ کے ٹکڑے نگلجائے تو حلوا یا مالیدہ زیادہ مقدار میں کھلاکر قے کرائیں۔ زہر عصارہ ریوند۔ زہر
گیمبوج کا بیان دیکھو۔ زہر فاسفرس۔ فوراً سفید طوطیا یعنی سلفیٹ آف کاپر تین گرین خوراک میں پانچ پانچ منٹ کے بعد کھلاویں
حتی کہ علامات سوزش وخراش میں کمی واقع ہوجائے۔ روغن تارپین زیادہ مقدار میں بار بار پلانا بھی زہر فاسفرس کا خاص علاج
ہے۔ مگر اور کوئی روغن یا تیل سوائے تارپین کے ہرگز نہ دینا چاہیے۔ کیونکہ فاسفرس روغن اور چربی میں حل ہوکر خون میں بہت جلد
سرایت کرجاتی ہے۔ یہ امر قابل توجہ خاص ہے کہ قریبًا دیگر تمام خراش کنندہ زہروں میں روغنوں کا بکثرت پلانا خراش کو
تسکین دیتا۔ اور زہروں کی سرایت کو روکتا ہے۔ لیکن فاسفرس اس امر میں اُن تمام سے مستثنیٰ ہے۔ زہر فائی سا سٹگما یعنی
زہر کیلیے بارہین یا زہر السیرین۔ اپومارفیا سے فوراً قے کراکر اٹروپیا کی جلدی پچکاری بار بار کریں۔ حتی کہ خاص علامات زہر رفع ہو
جائیں۔ زہر فولاد یعنی فولاد یا لوہے کے کسی مرکب کا اس کثرت سے کھلا دینا کہ علامات زہر پیدا ہوں۔ معدہ اور امعا کو بذریعہ
قے و اسہال صاف کرکے کاربونیٹ آف امونیم وسوڈیم مدت تک استعمال کرائیں۔ زہر فیرم۔ زہر فولاد کا بیان دیکھو۔ زہر فرکیا
آرسی نیاس۔ بذریعہ سلفیٹ آف کاپر قے کراکر بعد میں جیسا کہ زہر سنکھیا کا علاج بیان کیا گیا عمل کریں۔ زہر فنجائی یا مشروم۔
یعنی زہریلی مشروم کا زہر۔ زنک سلفیٹ سے قے کراکر ٹینک ایسڈ اور قہوہ بار بار زیادہ مقدار میں دیں۔ شروع میں بیہتر ایسا
دیکر اٹروپیا کی جلدی پچکاری کرنا بھی مفید ہیں۔ اس کی زہریلی تاثیرات مسکرین پر منحصر ہیں۔ جو اٹروپیا اور ڈبوائی سین کا مخالف
ہے۔ زہر قہوہ۔ زہر کیفین کا بیان دیکھو۔ زہر کاپر سالٹ یعنی تانبے کے نمکوں کا زہر۔ رٹیڈیوسٹڈ آیرن ۳ ½ ڈرام۔ گندھک
آنولہ سار ۲ ڈرام۔ شربت ۱۵ ڈرام۔ ان سب کو ملاکر ۴ ڈرام خوراک میں پانچ پانچ منٹ کے بعد پلاتے رہیں۔ اور درمیان میں
میگنیشیا سلفاس بھی ۴ ڈرام خوراک میں متواتر دیتے رہیں۔ رفع درد وسوزش کے واسطے افیون کھلانا اور شکم پر پولٹیس لگانا
آبجو۔ کھیر۔ دودھ بکثرت دینا مفید ہیں۔ یہ یاد رہے کہ تانبے کے زہر میں سرکہ ہرگز نہ دینا چاہیے۔

زہر کاربانک ایسڈ } اس کے لئے خالص آکسیجن یا لایکوار امونیا سنگھانا۔ مصنوعی تنفس دینا۔ اٹروپین کی جلدی
زہر کاربانک آکسائیڈ گاس } پچکاری کرنا۔ اور اکسٹراکٹ ارگٹ بار بار تھوڑی مقدار میں کھلانا مفید ہوتے ہیں۔

زہر کافور۔ قے کراکر یا سٹامک پمپ کے ذریعہ معدہ کو صاف کریں۔ اور محرکات مثلاً شراب امونیا۔ اور افیون دیں۔ اطراف
کو گرم رکھیں۔ زہر کاسٹر یعنی تخم بیدانجیر یا تخم ارنڈی کا زہر۔ اس میں امونیا کاربوناس بار بار کھلانا اور مفصلہ ذیل نسخہ
پلانا مفید ہیں۔ نسخہ۔ بسمتھ سب نائیٹراس ۵ اگرین۔ لایکوار مارفیا ۱۵ بوند۔ ٹنکچر کیپسی کم ۱۰ بوند۔ میوسیلج گم اکیشیا ۲ ڈرام
پانی ایک اونس۔ ان سب کو ملاکر ایسی ایک خوراک نصف نصف گھنٹہ بعد پلاتے رہیں۔

زہر کاکس کلوری نیٹا } زہر کیلسیم کلورائیڈ کا بیان دیکھو۔
زہر کاسٹک لایم }

زہر کا پیچی کم۔ اس کا علاج اکونائیٹ کی ٹنچر پرچہ میں ہے اس کا بیان دیکھو۔ زہر کروسین آئیل۔ اگر قے خود بخود شروع نہ ہو تو اپومارفیا یا زنک سلفاس کے ساتھ قے کرائیں اور بعد میں کیسٹر آئیل کا مسہل دیں۔ زہر کروٹن۔ زہر حنظل کوڑ۔ فوراً ۳۰ گرین سلفیٹ آف زنک کے ساتھ قے کراکر مزلق غذائیں مثلاً دودھ۔ حریرہ۔ گھی وغیرہ بکثرت دیں۔ اور اگر اسہال بکثرت ہوں تو افیون دینی چاہئے۔ اگر ضعف بشدت ہو تو فوراً شراب۔ امونیا وغیرہ محرکات دے سکتے ہیں۔ زہر کروزوسبلی میٹ۔ زہر دار چکنا۔ دیکھو بیان زہر ہائیڈرارجرائی پرکلورائیڈ کا۔ زہر کرسے زوٹ۔ مرغن اور مزلق اشیا مثلاً دودھ۔ گھی۔ روغن بادام روغن زیتون۔ حلوا۔ گلیسرین۔ گوند وغیرہ بکثرت دیں۔ اور جو علامات ضعف وغیرہ طاری ہوں ان کا علاج قواعد کلیہ مطابق کریں۔ زہر کلورل ہائیڈریٹ۔ معدہ کو قے آور ادویہ یا سائیفن ٹیوب کے ذریعہ صاف کریں۔ محرکات و مقویات قلب مثل امونیا۔ برانڈی۔ قہوہ۔ ڈجی ٹالس وغیرہ سے حرکات قلب کو قایم رکھیں۔ اور بار بار امل نائیٹرایٹ سنگھاتے رہیں۔ مصنوعی تنفس دینا۔ اطراف کو گرم رکھنا۔ مالش کرنا۔ بجلی لگانا۔ اور مریض کو بیدار رکھنا ضروری ہیں۔ سٹرکنیا۔ اٹروپین۔ بیلاڈونا اور پکروٹاکسین خاد زہر کا کام دیتے ہیں۔ زہر کلوروفارم۔ اس کا زہر دو طرح سے چڑھ سکتا ہے۔ اول سنگھانے سے۔ دویم پلانے سے۔ پس اگر کلوروفارم سنگھاتے وقت زہریلی علامات یعنی تنفس کا بند ہونا ضعف نبض وغیرہ پیدا ہوں یا دم خراٹوں کے ساتھ آنے لگے تو فوراً کلوروفارم سنگھانا بند کرکے فک اسفل کو آگے کی طرف اور زبان کو فارسپس سے پکڑ کر باہر کی طرف کھینچیں اور مصنوعی تنفس دینا شروع کریں۔ امونیا سنگھائیں۔ ۳۰ بوند ایتھر کی جلدی پچکاری کریں۔ چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دیں۔ علاوہ بریں امل نائیٹرائٹ سنگھانا۔ بجلی لگانا۔ سر کو باقی جسم کی نسبت نیچا رکھنا۔ خالص آکسیجن میں سانس دینا بھی مفید ہیں۔ اگر کلوروفارم پلانے سے زہریلی علامات شروع ہوئی ہیں تو سلفیٹ آف کاپر کے ساتھ قے کراکر سیڈلیز پاوڈر کا مسہل دیں۔ اور باقی عمل اسی طرح سے کریں جس طرح کہ سنگھانے کے علاج میں بیان کئے گئے۔ زہر کلورین واٹر۔ کیلسیم کلورائیڈ کا بیان دیکھو۔ زہر کوکے این۔ محرکات ارواح مثلاً مارفیا۔ شراب امونیا۔ کیفین۔ ایتھر وغیرہ استعمال کرانا۔ امونیا یا امل نائیٹرایٹ سنگھانا۔ مصنوعی تنفس دینا۔ مارفیا کی جلدی پچکاری کرنا۔ قہوہ پلانا مفید ہیں۔ زہر کونین۔ قے کراکر تیز مسہل دیں۔ بعد ازاں سریع الاثر محرکات۔ مثلاً افیون۔ برانڈی۔ شراب۔ اور قہوہ وغیرہ استعمال کرائیں۔ زہریلی علامات رفع ہونیکے بعد مدرات اور معرقات کچھ مدت تک استعمال کرنے چاہییں۔ تاکہ جسم سے کونین کا اخراج کامل طور پر ہو جائے۔ زہر کیفین۔ نائیٹروگلیسرین کی جلدی پچکاری کرنا۔ مارفیا۔ الکحل یا کوکے این کا استعمال حسب علامات کرنا مفید ہیں۔ زہر کیلا بارین۔ پکروٹاکسین کا بیان دیکھو۔ زہر کیلسیم کلورائیڈ۔ فوراً قے کراکر میگنیشیا سلفاس پوری خوراک میں پلا دیں۔ اور بعد میں مزلق غذائیں مثلاً دودھ۔ روغن بادام۔ روغن زرد۔ روغن تلخ۔ کھیر۔ ساگودانہ وغیرہ بکثرت کھلائیں۔ ہر قسم کی ترشی سے پرہیز کرائیں۔ کاکس کلوری نیٹا۔ کاسٹک لایم اور کلورین واٹر کا بھی یہی علاج ہے۔ زہر کیلومل۔ زہر ہائیڈرارجرائی پرکلورائیڈ کا بیان دیکھو۔ زہر کیمفر۔ زہر کافور کا بیان دیکھو۔

زہر گین تھیریڈین یعنی تیلنی مکھی کا زہر ۔ سلفیٹ آف زنک یا اپومارفیا سے قے کرا کر مفصلہ ذیل نسخہ کا متواتر استعمال کرائیں ۔
کافور ۵ گرین ۔ ٹینچر سیلیج اکیشیا ۱۰ اونس ٹنکچر اوپیم ۴ گرین ۔ اس میں سے ۴ ڈرام ہر دس منٹ کے وقفہ سے پلانا چاہئے
کیسٹر آئیل اور افیون کا پلانا بھی مفید ہے ۔ مگر اور کسی قسم کا روغن یا کوئی چربی دینی ہرگز جائز نہیں ہے ۔ مزلق غذائیں
مثلاً دودھ ۔ کھیر ۔ فیرنی ۔ آش جو یخنی بکثرت پلائیں ۔ زہر کینیبس انڈیکا ۔ زہر بھنگ ۔ اس کا علاج مارفیا کی طرح کیا جاتا ہے
پس زہر افیون کا بیان دیکھو ۔ اگر زیادہ مقدار میں بھنگ کھائی گئی ہے جس سے بھک شروع ہو گئی ہو تو اس کے لئے
ترشیوں مثلاً عرق لیموں ۔ اچار ۔ سرکہ وغیرہ کا استعمال کرنا کافی ہے ۔ قفائے گردن پر چھالہ اٹھانا بھی شدت بھک
وغیرہ کے لئے مفید ثابت ہوا ہے ۔ زہر کیوراری ۔ یا ۔ زہر کیورارا ۔ زہر کچلہ و سٹرکنیا اس کا فادزہر ہیں ۔ زہر کرٹیولا آفی سنس
اس کا علاج اکونائیٹ کی طرح پر ہے ۔ پس اس کا علاج دیکھو ۔ زہر گیمبوج یعنی زہر عصارہ ریوند کا علاج ۔ دودھ میں سوڈا
یا میگنیشیا ملا کر پلائیں ۔ غذائیں مزلق مثلاً دودھ ۔ روغن زرد ۔ روغن بادام ۔ آب گوند ۔ آب ملٹھی و بہی دانہ ۔ آش جو وغیرہ
بکثرت پلائیں ۔ اگر درد و سوزش بشدت ہو تو افیون کھلائیں ۔ زہر لوبی لیا ۔ ٹینک ایسڈ ۔ گیلک ایسڈ ۔ چاے اور قہوہ بکثرت
پلادیں ۔ سریع الاثر محرکات مثلاً برانڈی ۔ شراب ۔ سپرٹ امونیا ایرومیٹک وغیرہ بافراط دیں ۔ خارجاً مالش کرنا بجلی لگانا
گرم پانی میں بٹھانا ۔ اطراف کو گرمی پہنچانا ۔ چہرہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دینا مفید ہیں ۔ زہر لیڈ سالٹ یعنی سکہ ۔ یا اس کے
کشتوں کا زہر ۔ فوراً معدہ کو قے یا سایفن ٹیوب کے ذریعہ صاف کرکے سلفیٹ آف سوڈا یا سلفیٹ آف میگنیشیا
زیادہ مقدار میں پلادیں ۔ غذائیں رقیق مثلاً دودھ ۔ بیضہ خام ۔ کھیر وغیرہ بکثرت دیں ۔ رفع درد کے لئے افیون کھلانا اور
شکم پر پولٹیس لگانا مفید ہیں ۔ جب شدت علامات زہر رفع ہو جائے تو کچھ مدت تک بعد میں پوٹاسیم آیوڈائیڈ اور گندھک کی
کا استعمال کرائیں ۔ زہر لیکٹیو کریم ۔ اس کا علاج بعینہ مارفیا کی طرح ہے ۔ پس اس کا بیان دیکھو ۔ زہر مارفیا ۔ افیون کا بیان
دیکھو ۔ زہر مس ۔ زہر کاپر کا بیان دیکھو ۔ زہر مسکرین ۔ زہر فنجائی کا بیان دیکھو ۔ زہر مشروم ۔ زہر فنجائی کا بیان دیکھو ۔
زہر میرسٹی کا ۔ زہر جائپھل کا بیان دیکھو ۔ زہر میزیرین ۔ مزلق اور البیومن والی غذائیں مثلاً دودھ ۔ بیضہ خام ۔ روغن زرد
روغن زیتون ۔ روغن السی ۔ روغن بادام پلانا ۔ شکم پر پولٹیس لگانا اور افیون کھلانا مفید ہیں ۔ زہر نائیٹرو گلیسرین ۔ کچلہ
سٹرکنیا ۔ ارگٹ ۔ اور ایٹروپین اس کے فادزہر کا کام دیتے ہیں ۔ چونکہ جلدی پچکاری میں دوا کا اثر کھلانے کی نسبت
جلد تر ہوتا ہے ۔ اس لئے ان ادویہ کو بطریق جلدی پچکاری استعمال کرنا بہتر ہے ۔ اگر پریشانی دماغ کی علامات شدید
ہوں تو کراٹڈ آرٹری کو دبانے سے تخفیف مل سکتی ہے ۔ زہر نٹمگ ۔ زہر جائپھل کا بیان دیکھو ۔ زہر نکس وامیکا یعنی
زہر کچلہ ۔ تمباکو اور نکوٹین اسکے زہر کا فادزہر ہیں ۔ زہر نکوٹین ۔ تمباکو کے زہر کا بیان دیکھو ۔ زہر ورسے ٹرم وری ڈی
معدہ کو صاف کرنیکے بعد تیز مسہل و دیگر تیز محرکات افیون و ڈجی ٹالس کا استعمال کرائیں ۔ زہر ہائیڈرارجرائی پرکلورائیڈ یعنی
دار چکنے کا زہر ۔ اگر قے خود بخود شروع نہ ہوئی ہو تو فوراً قے کرادیں ۔ یا معدہ کو سٹامک پمپ کے ساتھ صاف کریں ۔ بیضہ
کی سفیدی اور زردی اگر پارہ کے زہر میں کھلائی جائے تو پارہ کے ساتھ ملکر اس کو خون میں ملنے سے روکتی ہے
ہائیڈریٹیڈ پروٹوسلفیوریٹ آف آئرن کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ اگر بیس منٹ کے اندر کھلا دیا جائے تو پارہ کی زہریلی

علامات ظاہر ہونے نہیں پاتیں۔ غذائیں سادہ بغیر اش اور رقیق مثلاً دودھ۔ بیضہ خام۔ حریرہ۔ کھیر وغیرہ بکثرت دینی چاہئیں۔ اگر علامات سوزش و درد بشدت ہوں تو افیون و مارفیا دے سکتے ہیں۔ ورم لثہ و کثرت سیلان لعاب کیلئے پھٹکری اور کلوریٹ آف پوٹاش کے غرغرے مفید ہیں۔ پارے کے تمام مرکبات یعنی نمکوں و کشتوں کا یہی علاج ہے۔ زہر یا یو سائمیس۔ معدہ کو قے کرا کر یا بذریعہ سٹامک پمپ صاف کریں۔ اور بعد میں محرکات و قابضات مثلاً چائے۔ قہوہ۔ آئیل سالوا پلائیں۔ عرق لیموں بھی اس کے زہر میں مفید ہے۔ زہر یا یوسین۔ الیسرین اور پائی لوکارپین اس کا فاذزہر ہیں۔ بیان ادویہ کا بیان دیکھو۔ زہر ہونگ تن۔ اکونائیٹ کا بیان دیکھو۔ زہر ایل یورس۔ کلوروفارم۔ ایتھر۔ کلورل ہائیڈریٹ اور پوٹاسیم برومائیڈ اس کے فاذزہر ہیں۔

زہر مہرہ ۔ مفرح ارواح۔ مقوی دماغ و نخاع۔ اور اکثر زہروں کا تریاق ہے۔ دافع تعفن۔ مقوی باہ۔ محلل اورام ہے۔ مالیخولیا۔ ربو۔ ضیق النفس۔ غم و وحشت۔ خفقان اور ضعف قلب و معدہ میں مفید ہے۔ گلاب یا بید مشک کیساتھ پلانا مسکن عطش و قے ہے۔ سیاہ مرچ کے ساتھ پیس کر لگانا نیش زنبور۔ مگس و عقرب وغیرہ کے درد اور سوزش کو روکتا ہے۔ خ ۲ رتی سے ایک ماشہ تک

زہریلے جانوروں کا کاٹنا (۱) سانپ کا کاٹنا۔ اس کا علاج علیحدہ درج کیا گیا ہے دیکھو بیان سانپ کا۔ (۲) **دو عنصری جانوروں مثلاً سمندر اور غوک کا کاٹنا**۔ زخمی جگہ کو سرکہ یا نمک پانی سے دھو دیں۔ اور پیاز گرم کر کے باندھیں (۳) **مچھلی کا کاٹنا** بعض مچھلیاں زہریلی ہوتی ہیں جن کے کاٹنے سے جائے گزند پر تیز جلن اور ورم ہو کر بخار ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ فوراً پھٹکڑی یا سوڈا۔ یا امونیا۔ یا اپیکاک یا نمک لگا دیں۔ یا پیاز کی پولٹیس باندھیں یا پوست کی ٹکور کریں۔ اگر ورم کے بعد پیپ پڑ جانیکے آثار نمایاں ہوں تو فوراً شگاف دے دینا چاہئے تاکہ پیپ اور فاسد خون خارج ہو جاویں۔ اور مردار ساختوں کے اخراج کے واسطے بھی راستہ ہو جاوے۔ اگر عام ضعف غالب ہو تو شراب۔ ایتھر۔ امونیا۔ مشک۔ زعفران وغیرہ محرکات و مقویات کا بکثرت استعمال کریں۔ مریض کو آرام اور چین سے لٹائے رکھیں۔ پسینہ آور و مدر دوائیں پلاتے رہیں تاکہ جذب شدہ زہر خارج ہوتا رہے (۴) **مولسکا** یہ جانور ایک قسم کی رطوبت خارج کرتے ہیں۔ جو جسم کے کسی حصہ پر لگنے سے خراش و سوزش پیدا کرتی ہے۔ اس کا علاج مچھلیوں کی طرح پر کرنا چاہئے۔ (۵) **کھنکھجورے یعنی ہزار پا کا کاٹنا**۔ اس کا علاج بھی بعینہ مچھلیوں کی طرح پر ہے۔ (۶) **بچھو کا کاٹنا**۔ اگر بازو یا ٹانگ پر کسی جگہ کاٹا ہے تو جائے نیش سے اوپر فوراً کھینچکر باندھ دیں۔ تاکہ زہر آمیختہ خون اوپر نہ چڑھ سکے۔ اور جائے نیش پر شگاف دیکر فوراً منہ یا گلاس کے ساتھ خون کو چوس لیں۔ یا تیز گرم لوہے یا تیل یا کاسٹک یا تیزاب سے جلا دیں۔ بعد ازاں پولٹیس باندھتے رہیں۔ مفصلہ ذیل ادویہ کے لگانے سے بھی شدت درد اور سوزش میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ نمک پانی۔ سرکہ۔ امونیا۔ تمباکو۔ تارپین۔ ٹنکچر آیوڈین۔ شراب۔ کافور۔ اپی کاکوانا۔ بیخ مدار۔ افیون۔ پیاز۔ اگر ورم ہو کر پیپ پڑ جائے تو اس کا عام پھوڑوں کے مطابق پولٹیسوں اور شگاف سے علاج کریں۔ اگر ضعف غالب ہو تو محرکات و مقویات قلب مثلاً شراب۔ ڈجی ٹالس۔ افیون۔ مشک۔ عنبر اور زعفران

وغیرہ استعمال کریں (۷) **مکڑی کا کاٹ جانا** بعض مکڑیاں زہریلی ہوتی ہیں۔ اُن کا علاج اُسی طرح سے ہے جیسا کہ بچھو کے کاٹنے کا بیان ہوا (۸) **گھن کا کاٹ جانا** - فوراً سوئی یا چاقو کی نوک کیساتھ گھن کو نکال کر مسکن درد ادویہ مثل افیون۔ کافور۔ منتھال۔ پیاز۔ سرکہ نمک پانی۔ پھٹکری۔ منزریٹھ وغیرہ لگا دیں (۹) **کھٹمل۔ چیچڑی۔ جیم جوں۔ پسو۔ مچھر۔ ڈانس وغیرہ کا کاٹ جانا** - ان کے نیش پر فوراً نمک پانی یا سوڈا یا پوٹاش یا پھٹکری یا جست یا پیاز یا سرکہ لگا دیں۔ اس سے سوزش اور درد رفع ہو جائیں گے۔ اگر ورم اور درد زیادہ ہو جاویں تو بچھو کے طریق پر اُن کا علاج کرنا چاہیئے۔ کافور لیموں کا ست اور پلی جیم کا جسم پر لگانا ان جانوروں کو ڈنک مارنے سے دور رکھتا ہے (۱۰) **بھڑ۔ تتیا۔ مکھی و چیونٹی وغیرہ کا کاٹ جانا** - اگر جلد کے اندر ڈنک رہ گیا ہے تو موچنے کے ساتھ اُس کو پکڑ کر نکالدیں۔ بعدازاں سرکہ یا نمک پانی یا پیاز یا سوڈا یا پوٹاش یا امونیا وغیرہ لگا دیں۔ اگر ان ادویہ سے درد اور ورم رفع نہ ہو تو وہی تدابیر عمل میں لاویں جو بچھو کے بیان میں درج کی گئیں۔ بعض اوقات ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ کوئی شہد کی مکھی یا بھڑ یا چیونٹی پھل کے اندر پوشیدہ ہوتی ہے۔ اور اتفاقاً کھاتے وقت منہ اور حلق میں کاٹ جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے منہ یا حلق کے اندر سخت سوزش یا ورم ہو کر خطرناک تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں فوراً قے کرا دینی چاہیئے۔ اور اگر حنجرہ کی طرف ورم دوڑ کر دمکشی ہو جائے تو فوراً لیرنگا ٹومی کر دینی چاہیئے۔ تاکہ گردن کے راستہ سے سانس آتا رہے اور اگر ورم کے بعد پیپ پڑ جائے تو شگاف دیکر اخراج کے واسطے راستہ کر دینا چاہیئے۔ (۱۱) **دیوانہ کتے یا بھیڑیے یا گیدڑ یا لومڑی کا کاٹ جانا** - اس کا علاج علیحدہ درج کیا گیا ہے۔ دیکھو بیان ہائیڈروفوبیا کا۔

زیتون - اس کا روغن استعمال کیا جاتا ہے۔ پس اولیم آلو کا بیان دیکھو۔

زیرہ - کمون۔ جیرہ۔ لوکل سٹی مولنٹ اور انٹی سیپٹک ہے۔ اس کو بھگو کر سونگھنا۔ یا اس کا پانی ناک میں چھڑکنا نکسیر کو بند کرتا ہے۔ اسے چبا کر لعاب دہن آنکھ میں ٹپکانا جلا کرتا ہے۔ اور خون منجمد خارش ناخنہ اور سبل کو مفید ہے اس کے جوشاندوں کی کلی نزلوں کی مسکن اور دانتوں کے درد کو سودمند ہے۔ ضماد اس کا روغن زیتون کے ساتھ ورم طحال کا محلل اور ورم انثیین کا دافع اور مالش اس کی مجلے جلد ہے۔ اس کا کھلانا محرک اشتہا محلل ریاح۔ مخرج کرم دافع عفونت۔ مدر بول و حیض ہے۔ اور تنگی تنفس۔ خفقان۔ نفخ اور بدہضمی میں مفید ہے۔ شخ دو ماشہ سے ۳ ماشہ تک۔

زیرہ جنگلی - یہ اپنی تاثیرات میں زیرہ بستانی کے مشابہ مگر اُس کی نسبت قدرے قوی ہے شخ ایک ماشہ سے ۲ ماشہ تک

بَابُ السین المہملہ

ساپو دانہ - دیکھو غذا کا بیان

ساپالمیٹو **Saw Palmetto** مسکن نخاع و دماغ۔ مسمن اور مدر ہے۔ ہاضمہ کو اس سے تقویت حاصل ہوتی اور طاقت و جسامت ترقی پکڑتے ہیں۔ پرانے نزلوں۔ بحوحۃ الصوت۔ نخیر الانف۔ اسہال الدم۔ امراض گلو۔ ضعف باہ۔ رقت منی۔ امراض انثیین و پستان میں نہایت مفید ہے۔ کالی کھانسی۔ نفث الدم۔ ضیق النفس۔

نزلہ ۔ زکام ۔ اور سرفۂ مزمنہ وغیرہ امراض سینہ میں بے مثل دوا ہے ۔ اس سے میوکس جھلی کی خراش کم ہو کر کھانسی کم ہو جاتی اور مریض کی طاقت وصحت ترقی پا کر مرض کا دفعیہ کرتی ہیں ۔ جبکہ کثرت جماع یا جلق کیوجہ سے ضعف باہ ۔ ہزال قضیب وخصیہ ۔ رقت منی واقع ہو جائیں تو ساپالمیٹو ایسی حالتوں کیواسطے نہایت عمدہ دوا ہے ۔ اس سے اعضائے ولادت عمدہ پرورش پا کر فربہ ہو جاتے اور تمام ضعف ورقت منی دور ہو کر طاقت جوانی تازہ ہو جاتی ہے ۔ پراسٹیٹ غدہ کے عظم اور ہزال میں اس کا عجیب خاصہ ہے کہ اگر زیادہ بڑھ گیا ہے تو اس کو کم کر کے اور اگر زائل ہو گیا ہے تو اس کی بالیدگی زیادہ کر کے صحت کی حالت پر لے آتا ہے ۔ مخ فلوئیڈ ایکسٹراکٹ ½ ڈرام سے ۲ ڈرام تک ۔

ساتر ۔ اس کو فارسی میں اوشن اور عربی میں صعتر کہتے ہیں ۔ محلل بلغم مدبلع ۔ محرک اشتہاء باہ ۔ مدر بول وحیض ۔ مخرج صفرا اور مفتح سدہ ہے ۔ مخ ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک

سارساپریلا Sarsaprilla عشبہ ۔ مقوی خون ۔ مدر اور معرق ہے ۔ پرانے امراض جلدی ۔ وجع مفاصل آتشک اور خنازیر میں مفید ہے ۔ مخ ڈکاکشم سارسی ۲ اونس سے ۱۰ اونس تک ۔ ڈکاکشم سارسی کو ۲ اونس سے ۱۰ اونس تک ایکسٹراکٹ سارسی لکوئیڈم ایک ڈرام سے ۴ ڈرام تک ۔

سارساپریلا سمائیلیکس Sarsaprilla Smilax یہ ایک قسم کا عشبہ ہے جو اضلاع متحدہ امریکہ کے جنوبی حصہ میں پیدا ہوتا ہے ۔ دوسری اقسام عشبہ کی نسبت زیادہ قوی اور سریع الاثر ہے ۔ مخ فلوئیڈ ایکسٹراکٹ ۳۰ بوند سے ۶۰ بوند تک ۔ خشک ایکسٹراکٹ ۵ سے ۱۰ گرین تک ۔ سمائیلے سین ۲ گرین سے ۵ گرین تک ۔

سارکوما Sarcoma یہ ایک قسم کی میلگننٹ یعنی ایذا رساں رسولی ہے ۔ جو ایک دفعہ کسی مقام پر شروع ہو کر بہت بڑھتی جاتی ۔ اور بذریعہ عروق خون ایک جگہ سے دوسری جگہ اس کا مادہ پہنچکر اسی قسم کی رسولیاں پیدا کرتا ہے ۔ یہ رسولیاں عموماً اوائل عمر اور شباب میں پیدا ہوتی ہیں ۔ ایک جگہ شروع ہو کر ہر طرف پھیلتی جاتی اور ہر قسم کی ساخت کو اپنی مثال بناتی جاتی ہے ۔ چونکہ ان رسولیوں کی ترقی بذریعہ عروق خون ہوتی ہے ۔ اس لئے غدود جیساکہ سرطان میں بڑھتے ہیں اس رسولی میں نہیں بڑھتے ۔ اس کا علاج سوائے جراحی عمل کے اور کچھ نہیں ۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس کو کلیۃً طور پر قطع کر کے تمام ارد گرد کی ساختوں کو تیزابوں یا گرم لوہے سے جلا دینا چاہئے ۔ توقف میں یہ اندیشہ ہے کہ اس کی مقدار اور تعداد روز بروز بڑھتی جائے ۔ اور کسی اندرونی عضو میں پیدا ہو کر مہلک ہو جائے ۔

ساسافرس Sassafras مدر ۔ معرق ۔ مصفی خون ہے ۔ امراض جلدی ۔ وجع مفاصل اور آتشک میں مفید ہے ۔ یہ علیحدہ استعمال نہیں کیجاتی ۔ سرکاری طور پر کمپاؤنڈ ڈکاکشن آف سارساپریلا میں مستعمل ہے ۔ مخ ڈکاکشم سارسی کو ۲ اونس سے ۱۰ اونس تک ۔

ساسی بارک Sassy bark اس کے دوسرے نام ایری تھرافلیم گائی نیز اور ایری تھرافلیم جوڈے شئے لی ۔ بمیں بکا بارک ۔ آرڈیل بارک ۔ ڈوم بارک اور منکونا بارک ہیں ۔ اس کے خاص فعل یہ ہیں کہ تمام عضلات کو ڈھیلا کرتی ۔ قلب ۔ کے فعل کو قوی مگر قلیل التعداد کرتی ۔ اور چھینکیں بہت لاتی ہے ۔ تھوڑی مقدار میں دوار

زیادہ کرتی مگر زیادہ مقدار میں دینے سے پیشاب کو بند کر دیتی ہی استسقائے قلبی میں مفید ہی۔ افریقہ میں موسمی بخارات اسہال پیچش اور قولنج کے لئے اس کو استعمال کرتے ہیں خ سفوف چھال ½ گرین سے ایک گرین تک فلوئڈ ایکسٹ ۵ بوند سے ۱۵ بوند تک۔ ٹنکچر ۵ بوند سے ۱۵ بوند تک۔

سافٹ شنکر آتشک و سوزاک کا بیان دیکھو۔

سابو دانہ
ساگو دانہ } غذا کا بیان دیکھو۔

سال الیمبراتھ Sal Alembroth اموینو مرکیورک کلورائیڈ کا بیان دیکھو۔

سالوین Solvine اس کے دوسرے نام پالی سالوا ور ایسڈ سلفو لینک ہیں ایسڈ سلفو لینک کا بیان دیکھو۔

سالے نم کیرولی ننسی Solanum Carolinense اس کے دوسرے نام ہارس نیٹل بل نیٹل سینڈ بایرا اور ٹریڈ سف ہیں۔ دافع تشنج اور مبہی ہے۔ مرگی۔ اکلیمپشیا۔ اور تشنج اختناق الرحم میں اعلیٰ درجہ کا مفید ثابت ہوا ہے خ۔ فلوئڈ ایکسٹراکٹ ۲ بوند سے ۱۵ بوند تک۔ ٹنکچر (جو ۵ حصہ پروف سپرٹ میں ایک حصہ ہارس نیٹل ملانے سے بنتا ہے)۔ ۱ بوند سے ۲۰ بوند تک۔

سالی نم لائیکو پرسی کم Solanum Lycopersicum لائی کو پرسی کن اسکو لینٹم ٹیٹو کا بیان دیکھو۔

سالینم پینی کولی ٹم do. Paniculatum جروبیا کا بیان دیکھو۔

سالینم مینی موسم do. Manimosum جنوبی امریکہ میں یہ درخت بھی جروبیا کے نام سے مشہور ہے۔ مگر یہ سخت زہر ہے۔ اس لئے سالے نم مینی موسم سے اس کو ہمیشہ امتیاز کر لینا چاہیئے۔

سالینم وسی کے ٹوریم Solanum Vesicatorium دیکھو بیان ٹکے گنیچی کا۔

سالے نین Solanine مسکن اوجاع عنقی اور دافع تشنج ہے۔ عرق النسا۔ عصابہ۔ درد شقیقہ درد پہلو وغیرہ میں اینٹی پائرین۔ مارفیا۔ کونین۔ اینٹی فبرین اور جلسی میم کی نسبت زیادہ قوی اور سریع الاثر ثابت ہوا ہے خ ½ گرین سے ۵ گرین تک۔

سامعہ۔ قوت شنوائی۔ کان کے امراض کا بیان دیکھو۔

سامنل Somnal یہ ایک الکحال۔ کلورل اور یوری تھین کا مرکب ہے۔ ایک عمدہ خواب آور دوا ہے اس کے کھلانے سے ایک ہی گھنٹہ میں تسکین بخش نیند آجاتی ہے۔ بیداری کے بعد کوئی ثقالت اور خرابی معدہ وغیرہ معلوم نہیں ہوتے۔ خ ۳۰ گرین سے ۶۰ گرین تک۔

سانپ۔ سانپ کا زہر سخت سوزش پیدا کرنیوالا ہوتا ہے جس جگہ زہریلا سانپ کاٹتا ہے تو اس کا زہر [illegible]

پہنچکر جلن پیدا کرتا - اور دردناک سوزش شروع ہو جاتی ہے - اعصاب اور عروق خون آنکھ منھ ناک اور دیگر میوکس جھلیوں پر بھی اس کے لگنے سے جلن ہو جاتی ہے - اعصاب اور عروق خون کے راستہ اس کا اثر کل جسم پر پہنچتا ہے چنانچہ گزند سے ایک گھنٹہ کے بعد بیہوشی شروع ہو جاتی - اطراف کی حرکت ماری جاتی زبان اور حنجرہ کے عضلات مسترخی ہو کر عسر البلع ہو جاتا تھوک کثرت سے جاری رہتا - دوسرے عضلات کا بھی استرخا ہوتا جاتا ہے کبھی مریض سست پڑ جاتا اور ہوش و حواس زائل ہو جاتے ہیں حبس نفس کیوجہ سے تشنج ہوتے اور دم بند ہو کر مریض ہلاک ہو جاتا ہے کبھی شروع میں غثیان اور قے بھی غالب ہو جاتے ہیں - بے زہر سانپوں کے کاٹنے سے بھی خوف اور صدمہ کیوجہ سے کبھی موت طاری ہو جاتی ہے - خون رقیق پڑکر جابجا خارج ہو جاتا ہے - گزند کی جگہ ورم بہت سرعت کیساتھ ہر طرف پھیلتا جاتا اور ساختیں مردار ہو جاتی ہیں - جس عورت کے سانپ نے کاٹا ہے اُس کا دودھ پینے سے بچہ کو زہر چڑھ سکتا ہے - مارگزیدہ کا خون دوسرے حیوان کے اندر پچکاری کے ساتھ پہنچانے سے بھی سرایت کر جاتا ہے - مگر مارگزیدہ کا گوشت کھانا نقصان نہیں کرتا -

زہریلے اور بے زہریلے سانپ کی شناخت - زہریلے سانپوں میں آنکھ کے پیچھے ایک زہر کی تھیلی ہوتی ہے - جس میں ڈنک کی نالی کھلتی ہے - ڈنک مارنیکے ساتھ ہی یہ تھیلی بھنچکر زہر کی پچکاری زخم کے اندر پہنچ جاتی ہے - ہر ایک جانب میں ایک بڑا ڈنک ہوتا ہے اور باقی چھوٹے چھوٹے جھلی کے نیچے چھپے ہوئے رہتے ہیں - جب بڑا ڈنک جاتا رہے تب اُن چھوٹوں میں سے کوئی ایک بڑھکر اُس کا قایم مقام ہو جاتا ہے - افعی میں تو ان کے سوائے اور دانت نہیں ہوتے مگر دوسرے زہریلے سانپوں میں دو تین اور دانت بھی ہوتے ہیں - ڈنک کے بجائے بے زہر سانپوں میں بہت سے دانت برابر برابر ہوتے ہیں - مگر چند قسمیں ایسی بھی ہیں جن میں سامنے کے دو ایک دانت باقیوں سے بڑے اور ڈنک کے مشابہ ہوتے ہیں - لیکن ان میں نالی نہیں ہوتی - اور نہ ان کی جڑ میں زہر کی تھیلی ہوتی ہے - یہ تو میگزیلا ری ہڈی کے دانت ہوئے ان کے سوائے زہر والے اور بے زہر سانپوں میں تالو کے وسطی خط کے دونوں طرف دانتوں کی ایک قطار ہوتی ہے - اس لئے بے زہر سانپوں کے بالائی جبڑے میں دونوں طرف بیشمار دانتوں کی دو قطاریں ہوتی ہیں - مگر زہریلے سانپوں میں ایسا نہیں ہوتا ہے - بلکہ بیرونی قطار میں محض ایک ڈنک ہوتا ہے جیسا کہ افعی میں یا اس کے ساتھ محض ایک دو دانت اور ہوتے ہیں جیسا کہ دیگر اقسام میں - **علاج** - اگر کسی حصہ اطراف پر سانپ کاٹ جائے تو فوراً مقام گزیدہ سے اوپر تسمہ یا فیتہ یا ربڑ کی نلکی وغیرہ کھینچکر باندھ دیں - تاکہ خون کا دوران باقی جسم کی طرف نہ ہونے پائے - اور خاص مقام نیش میں گہرا شگاف دیکر تمام اردگرد کی ساختوں کو قطع کر کے دور کریں - اور پھر تیز گرم لوہے یا سلور نائیٹریٹ یا نائیٹرک ایسڈ وغیرہ سے جلا دیں - اور بعد ازاں پرمنگنیٹ آف پوٹاش کے لوشن سے دھوکر بندھن کو دور کر دیں - چونکہ سانپ کاٹنے کے بعد سخت ضعف اور نقاہت طاری ہوتی ہے - اس لئے تیز سریع الاثر محرکات مثلاً سلفیورک ایتھر - امونیا کاربوناس - سپرٹ امونیا ایرومیٹک - شراب وغیرہ بافراط اور متواتر پلا دیں - سٹرکنیا زیادہ مقدار میں بار بار بطور جلدی پچکاری استعمال کرنا زہر افعی میں خاص کر مفید ثابت ہوا ہے - زمانۂ حال میں ایک نیا علاج سانپ کے زہر کا دریافت ہوا ہے جس کی مختصر تفصیل حسب ذیل ہے - اینٹی وینومس سیرم

یعنی سانپ کے زہر کا رد کرنے والا سیرم - ڈاکٹر کامیٹ صاحب اس سیرم کے موجد ہیں - اُنھوں نے ہزار ہا سانپوں کے زہروں کے تجربات کے بعد یہ سیرم دریافت کیا ہے - اُن کا قول ہے کہ اگر سانپ کے زہر میں گولڈ کلورائیڈ یا کیلسیم کلورائیڈ کا حل ملا دیا جائے تو فوراً زہر مر دار اور بے اثر پڑ جاتا ہے - گنی پگ ⅙ سے ⅛ ملی گریم تک زہر سانپ سے ہلاک ہوسکتا ہے - اور خرگوش ½ سے ۲ ملی گریم تک حفاظت کی نظر سے ڈاکٹر کامیٹ صاحب نے گنی پگ اور خرگوش کے اندر نہایت ہی خفیف مقدار زہر کی پچکاری کی - اور بعد میں اُس کی مقدار بتدریج حسب برداشت بڑھاتے گئے - یہانتک کہ اُن کے سیرم میں سانپ کا زہر برداشت کرنے کی اعلیٰ درجہ کی قوت ہوگئی - اور ایک حصہ خرگوش کے سیرم کا دو حصہ زہر سانپ کے واسطے کافی ہوگیا - اسی طرح سے ۰۰۰۰۲ر۱ طاقت کا سیرم تیار کیا - جو ایک سال تک تاریک اور سرد جگہ میں محفوظ رہ سکتا ہے - اگر اُس کی پچکاری ایک سینٹی میٹر کی مقدار میں سانپ کاٹنے کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ کے اندر کردی جائے تو تمام زہر کا اثر رک جاتا ہے - بچوں کے لئے ایک دفعہ کی پچکاری کے واسطے اس سے نصف درکار ہوتا ہے - ہر قسم کے زہریلے سانپ کے واسطے یہ سیرم مفید ہو -

سائی اسے لے گاگس Sialagogues تھوک زیادہ پیدا کرنے والی ادویہ - ان کی تفصیل حسب ذیل ہے - تنباکو - جیبورنڈی - ایسرین - حموضات - ایسڈ ٹارٹریٹ آف پوٹاش - تمرہندی - عرق لیموں سنگترہ - آلوبخارا - شراب - پارہ اور اُس کے نمک - آیوڈین - انٹی منی - اپیکاک - آرمولریشیا - کوکا - کوٹو - آیرئیڈ یا ٹین جڑ و فاکس - بکاواکاوا - منزے نیٹا - رائی - زیرہ - سونٹھ - اجوائن - لونگ - پیپرمنٹ - پودینہ - سرخ مرچ - میٹی سیرم میزیرین - مسکرین - میر یکا سیپی ڈا - فلفل گرد - عقرقرحا - پائی ریتھرم - زنتھا کسی لم - ایتھر - ریوند چینی - تلخ ادویہ - غذا القیادہ

سائی پری پیڈیم Cyperipedium اس کا دوسرا نام امریکن ویلرین بھی ہے دافع تشنج - مقوی اعصاب - پسینہ آور - نشی اور محرک ہے - اس کو ویلرین کے بجائے تمام امراض دماغی و نخاعی مثلاً مرگی - رعشہ اختناق الرحم - اوجاع عصبی اور نوبتی بخارات میں استعمال کرسکتے ہیں - جن حالتوں میں افیون موافق نہو - سائی پریڈین اُس کے بجائے بطور مسکن اوجاع دے سکتے ہیں - اس کے کھلانے سے مضرات افیون یعنی فساد ہضم ثقالت وغیرہ پیدا نہیں ہوتے - سفوف ۱۵ سے ۳۰ گرین تک - فلوئیڈ اکسٹراکٹ ۲۰ سے ۶۰ بوند تک - خشک اکسٹراکٹ ۲ گرین سے ۱۰ گرین تک - سائی پریڈین ½ گرین سے ۴ گرین تک -

سائیٹرولس وگے رس Citrulus Vulgaris تربوز کا بیان دیکھو -

سائیٹریٹ آف کوکے این Citrate of Cocaine کوکے این کا بیان دیکھو -

سائیٹریٹ آف کیفین do. of Caffeine - کیفین کا بیان دیکھو -

سائنا ئیڈ آف زنک Cyanide of Zinc زنک سائنائیڈ کا بیان دیکھو -

سائی کوسس Sycosis اس مرض میں بالوں کی جڑیں متورم ہوکر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نمودار ہوجاتی ہیں - بعض اوقات یہ مرض ہفتوں اور بعض اوقات مہینوں مریض کا پیچھا نہیں چھوڑتا - ایک جگہ

پھنسیاں نمودار ہو کر روصحت ہونے نہیں پاتی کہ اور نئی پیدا ہوتی جاتی ہیں جلن اور درد اکثر شدید ہوتا ہے۔ اگرچہ عام صحت و طاقت اچھی رہتی ہے۔ لیکن بوجہ شدت درد تمام زندگی تلخ رہتی ہے۔ زیادہ تر چہرہ اور پنڈلیوں پر یہ مرض ظاہر ہوتا ہے اس کے علاج کے لئے اصول اور تدابیر حسب ذیل ہیں (۱) شروع میں میگنیشیا سلفاس۔ یا کیلول وجیلپ سے مسہل دیکر کونین۔ فولاد۔ اور آرسنک کا استعمال کرائیں۔ گندھک۔ عشبہ۔ کیلسیم سلفائیڈ کا داخلی استعمال بعض اوقات نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ پیاز کا غذا میں بکثرت استعمال کرنا بھی مفید ہے (۲) مقامی طور پر ٹنکچر آیوڈین کا چار پانچ دفعہ روزانہ طلا کرنا سب سے اعلیٰ درجہ پر مفید ثابت ہوا ہے۔ اس کو ہر ایک درجہ سائی کوسس میں بلا تامل استعمال کرسکتے ہیں۔ زنک آئینٹمنٹ۔ لڈ آئینٹمنٹ۔ پوٹاسیم آیوڈائیڈ آئینٹمنٹ۔ بیلاڈونا گلیسرین۔ دھتورا پولٹیس۔ سرد نشاستہ کی پولٹیس۔ سرد پانی کی گدی۔ لڈلوشن کی گدی وغیرہ تسکین سوزش و درد کے واسطے نہایت مفید ہیں۔ اگر درد شدید ہو تو مارفیا اور اٹروپین کی جلدی پچکاری کرنا چاہیئے۔ گرم پولٹسوں کا لگانا اس مرض میں مضر ہے۔ کیونکہ اُس سے پولٹیس کے نیچے اور اردگرد نئی نئی پھنسیاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔

سائی کوسس پیراسی ٹک Parasitic sycosis دیکھو بیان ٹینیا سائی کوسس کا۔

سائی سکے کارپس رسبائی Sycacarpus Rusbyi دیکھو بیان کاسیلانا کا۔

سائی نسیز sinuses نواصیر۔ اس کا علاج بموجب سبب کرنا چاہیئے۔ عموماً سائینس کے اسباب حسب ذیل ہوتے ہیں (۱) مردار ہڈی یا کسی غیر جنس شے کا اُس کی تہ میں موجود ہونا (۲) دبیلہ عمیق جس سے پیپ وغیرہ کا کافی طور پر خارج نہیں ہوسکتی (۳) تشنج عضلات۔ جو اندمال کا مانع رہتا ہے۔ پس اگر اُستخوانی نکروسس یا کیریز کی وجہ سے ناصور ہو تو اُس کو کشادہ کرکے تمام مردار ہڈی کو کھرچ کر یا قطع کرکے نکالدیں۔ اگر دبیلہ عمیق موجود ہے تو اُس کی گہرائی تک کافی شگاف دیں۔ بعد میں ناصور خود بخود مندمل ہو جاتا ہے۔ اور اگر تشنج عضلات اندمال کا مانع ہے تو اس کا دفعیہ بھی کافی شگاف سے ہوسکتا ہے۔

سائینو وائٹس Synovitis جوڑوں کے غشا میں ورم ہو جانا۔ اس کا علاج مختلف حالتوں میں مختلف طور پر ہوتا ہے۔ **اوّل زمانہ حدت سوزش کا علاج**۔ اس زمانہ میں ورم خوردہ جوڑ کو قطعی آرام دینا نہایت ضروری ہے۔ بذریعہ سپلنٹ پاگدی یا پٹی وغیرہ جس طرح سے ممکن ہو جوڑ کو آرام دیں اور مناسب ادویہ مقام ورم پر لگاتے رہیں۔ برف یا اوپر ہیٹنگ لوشنوں سے برابر سرد رکھنا دفعیہ سوزش و درد کے لئے اعلیٰ درجہ کا مفید ثابت ہوا ہے۔ اگر سردی پہنچانے سے ورم دور ہوتا معلوم نہ ہو تو چند جونکیں لگا کر خون کم کر دینا چاہیئے۔ کافور اور نوشادر شراب میں حل کرکے اور اُس میں گدی بھگو کر جائے ورم پر متواتر رکھنا مفید ہے۔ اگر جوڑ کو سرد کرنے اور جونکیں لگانے سے بھی ورم میں کمی واقع نہ ہو تو مسکن پولٹیسیں لگانا مفید ہوسکتی ہیں۔ مثلاً ایک حصہ اکسٹراکٹ بیلاڈونا ہم حصہ گلیسرین میں حل کرکے تمام ورم پر طلا کرنا اور اُس پر السی یا برگ جیبو رنڈی والسی کی پولٹیس باندھنا۔ اگر ورم عمیق ہے اور سطحی آثار بخوبی نمایاں نہیں ہیں تو تیز پولٹیسیں۔ مثلاً پولٹیس رائی والسی لگانے سے ورم باہر

کی طرف زور کرآتا۔ اور خون متحرک ہوکر ورم تحلیل ہونی شروع ہوجاتی ہے ٹنکچر آیوڈین اور لنیمنٹ آیوڈین بھی ایسی حالتوں میں نہایت مفید ہیں۔ مؤلف کے تجربوں میں ٹنکچر آیوڈین ورم مفاصل کیلئے ایک ایسی بینظیر دوا ثابت ہوئی ہے کہ اس کو ہر ایک درجہ وکیفیت ورم میں بلا تامل استعمال کر سکتے ہیں۔ صرف اس قدر خیال رکھنا ضروری ہے کہ زمانہ حدت مرض میں جوڑ کو آرام سے رکھیں یعنی ہر قسم کی حرکت سے بچائیں۔ اور جب حدت سوزش رفع ہوجائے تو بجائے آرام دینے کے جوڑ کو حرکات دیں اور مالشات کرائیں۔ اگر اجتماع رطوبت جوڑ کے اندر زیادہ معلوم ہو تو اُس کے علاج کے تین طریق ہیں۔ اوّل چھالا اُٹھانا۔ دوئم باریک نالیدار سوئی کے رستہ پانی نکالدینا۔ سوئم ربڑ کی پٹی سے جوڑ پر برابر دباؤ قایم رکھنا۔ ربڑ کی پٹی کے بجائے ایڈ ھیسِو پلاسٹر مرکیوریل پلاسٹر یا بیلاڈونا پلاسٹر مضبوط پارچہ پر پھیلا کر استعمال کر سکتے ہیں۔ ان میں یہ احتیاط لازم ہے کہ جیسا کہ ورم ہوتا جائے ان پٹیوں کو از سر نو لگاتے رہیں ورنہ جب ورم کم ہوگا تو یہ پٹیاں ڈھیلی پڑکر بے سود ہوجائیں گی۔ اگر ورم مفاصل کا کوئی خاص سبب معلوم ہوسکے تو اُس کا قواعد کلیہ کے مطابق دفعیہ کرنا ضروری ہے۔ مثلاً آتشک کیلئے پارہ اور پوٹاسیم آیوڈائیڈ۔ وجع مفاصل کے لئے سوڈیم سیلی سلیٹ۔ نقرس کیلئے کالچی کم۔ میلیریا کے لئے کونین۔ شروع اور وسط علاج میں میگنیشیا سلفاس یا جیلپ اور کیلومل وغیرہ سے امعا کو صاف کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ **دوئم**۔ درجہ انحطاط ورم یعنی جبکہ شدت سوزش کم ہوکر درد بھی کم ہوجائے۔ اور محض سختی ورم باقی رہے تو اس زمانہ میں جوڑ پر مالشات کرنی اور اُس کو زبردستی مختلف سمت میں حرکت دینی ضروری ہیں۔ اس کا بہتر طریق یہ ہے کہ بلندی سے جوڑ پر ٹھنڈا یا نیم گرم پانی گراتے جائیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ خوب زور سے مالش کرتے رہیں۔ اور مختلف سمت میں زبردستی حرکت دیتے رہیں۔ مختلف لنیمنٹوں مثلاً لنیمنٹ کیمفر کو لنیمنٹ سوپ لنیمنٹ بیلاڈونا لنیمنٹ اوپیم لنیمنٹ اکونائیٹ وغیرہ کی اس زمانہ میں حسب موقع مالشات کرنی نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ یعنی اگر مالش سے درد معلوم ہو تو افیون بیلاڈونا اور اکونائیٹ وغیرہ کی مالشات بہتر ہیں۔ اور اگر درد نہو بلکہ محض سختی وسوتائی باقی ہو تو لنیمنٹ کیمفر کو اور لنیمنٹ سوپ مفید ہیں۔ اگر جوڑ میں پانی بھی جمع رہگیا ہو۔ تو اُس کے لئے وہی تین طریق ہیں جو زمانہ حدت کے بیان میں درج کئے گئے۔

تنبیہ (۱) اگر ورم بہت تیز ہو جس سے ہڈیوں کی سطح زخمی ہوکر اُن کے باہم پیوست ہونے کا اندیشہ ہو اُس جوڑ پر ایسے طریق سے کھینچ پہنچانی چاہئے کہ جس سے ہڈیوں کے اتصالی رُخ ایک دوسرے سے علیحدہ رہیں (۲) شروع زمانہ میں جبکہ جوڑ کو آرام دینا ضروری ہوتا ہے۔ اُس کو ایسی وضع پر رکھنا چاہیئے کہ بالفرض اگر اُس جوڑ کی ہڈیوں میں وصل واقع ہوجائے تو اُس کی وضع مفید اور کارآمد ہوسکے۔ مثلاً اگر گھٹنہ میں ورم ہوا ہے تو ٹانگ کو سیدھا رکھیں۔ تاکہ بحالت وصل جوڑ چلنے پھرنے میں کارآمد ہوسکے۔ اور اگر کہنی میں ورم واقع ہوا ہے تو اُس کو زاویہ قایمہ پر قایم کرنا چاہئے۔ تاکہ وہ ہاتھ کھانے پینے کے کام آسکے۔

سبات

سبات۔ کثرتِ خواب۔ گہری نیند کا غیر طبعی طور پر بہت دیر تک غالب رہنا۔ اس کے اسباب مختلف ہوتے ہیں اس لئے اس کا علاج بھی اسباب کے مطابق مختلف طور پر کیا جا سکتا ہے۔ پس اگر اس کا سبب پلیتھورا یعنی غلبہ خون ہو تو فصد لیکر خون کم کریں۔ مناسب ریاضت ومحنت اور سیر گشت کی ترغیب دیں نشست عادات اور زیادہ خوری سے

پرہیز کرائیں ۔ دویم اگر اس کی وجہ دماغ کا ضعف یا اجتماع بلغم یا اجتماع خون ہے تو مناسب تدابیر سے اُس کا علاج کریں ۔ سویم اگر مخدرات ومنشیات کی کثرت استعمال سے سبات واقع ہوا ہے تو مناسب فادزہر وسے علاج کرنا چاہیے۔

سبات سہری ۔ سبات کے معنے ہیں کثرت خواب ۔ اور سہر کے معنے بیخوابی ۔ پس سبات سہری سے وہ حالت مراد ہے جس میں کبھی خواب غالب ہو اور کبھی بیخوابی ۔ اس کا علاج مطابق سبب وامراض موجودہ کرنا چاہیے۔

سب انوالیوشن Subinvolution یعنی جسم کا اپنے معمولی انداز کی نسبت بڑا ہو جانا ۔ بعض اوقات یہ حالت رحم وگردن رحم کی پرانی سوزش کی وجہ سے واقع ہوتی ہے ۔ اور بعض اوقات وضع حمل کے بعد رحم اپنی اصلی حالت پر مریض کی لاپروائی اور بے احتیاطی کیوجہ سے نہیں پہنچتا ۔ بلکہ معمول سے بڑا رہجاتا ہے ۔ اس کا علاج سبب کے مطابق کرنا چاہیے ۔ مریضہ کی عام صحت کو لطیف ۔ سریع الہضم غذاؤں اور مقوی دواؤں سے ترقی دیں ۔ اگر سوزش رحم موجود ہو یا رحم اپنی اصلی وضع یا قطع سے متغیر ہو گیا ہو تو اُس کا علاج قواعد کلیہ کے مطابق کریں ۔ دیکھو بیان انٹرومٹرائٹس انٹی ورشن ۔ انٹی فلیکشن ۔ ریٹروورشن اور ریٹروفلیکشن کا ۔ وضع حمل کے بعد کافی مدت تک مریضہ کو آرام دینا نہایت ضروری ہے ۔

سب بنزوایٹ آف بسمتھ Subbenzoate of Bismuth بسمتھ سب نبزو اُس کا بیان دیکھو

سب کلورائیڈ آف مرکری Subchloride of Mercury ہائیڈرارجرائی سب کلورائڈ کا بیان دیکھو۔

سبل پینّس ۔ قرنیہ کے امراض کا بیان دیکھو۔

سبوٹیم بیرومٹز Sebotium Barometz پینگھا وجیمی کا بیان دیکھو۔

سبوریا ۔ Seborrhæa اس کا صحیح نام سٹ ریا ہے ۔ اس مرض میں جسم کی چربی اور میل بکثرت خارج ہو کر کبھی ایک روغنی تہ کے طور پر اور کبھی پپڑیوں کی طرح چڑھجاتی ہے ۔ یہ میل بے رنگ ہوتی اور کبھی خون یا صفرا کے رنگ سے ملکر سیاہی مایل یا زرد ہو جاتی ہے ۔ اس کا علاج حسب ذیل ہے پہلے ماؤف حصہ جسم کو صابون کے ساتھ خوب صاف کر کے صابون کو کافی مقدار گرم پانی کے ساتھ دھوڈالیں ۔ اور بعد ازاں ٹنچر یا رسارسین بحساب پندرہ بیس گرین فی اونس گلیسرین میں حل کر کے یا یلو آکسائیڈ آف مرکری بحساب ۸ گرین فی اونس ویسلین میں ملاکر خوب مالش کریں ۔ یہ عمل ہفتہ میں تین یا چار دفعہ کرنا چاہیے ۔ اور اگر سخت کھرنڈ اُترنے کی وجہ سے سطحی زخم ہو جائیں تو تمام زخمی سطح کو کاربالک آئیل کے ساتھ روزانہ ڈریس کرتے رہیں ۔ داخلی طور پر مرکبات سنکھیا کھلائیں ۔ اور اگر کوئی خاص فساد خون موجود ہو تو قواعد کلیہ کے مطابق اُس کا علاج کریں ۔

سبے شش سسٹ Sebaceous cyst یہ ایک قسم کی تھیلی دار رسولی ہے جس کے اندر منجمد شدہ گھی یا چربی کے مشابہ فضلات جلد جمع ہوجاتے ہیں ۔ اس کا اصل علاج تو یہ ہے کہ جلد میں شگاف دیکر مناسب دستکاری کے ذریعہ رسولی کو سالم نکالدیا جاوے ۔ بعض اوقات ایسی رسولی میں شگاف دیکر ٹنکچر آیوڈین کی پچکاری کرنے اور فینیچ یبوت

اندر رکھنے سے ہی آرام حاصل ہو جاتا ہے۔ طریق دستکاری حسب ذیل ہے۔ اوّل عروق خون کی سمت میں رسولی کی وسعت کے مطابق جلد ہی شگاف دیں۔ جلد کو جہاں تک ممکن ہو سکے ناخن یا دستہ چاقو کے ذریعہ رسولی سے علیحدہ کریں۔ بلا سخت ضرورت کے اس عمل میں چاقو کا ہرگز استعمال نہ کریں۔ اس میں یہ مصلحت ہے کہ ایک تو عروق خون کم کٹتے اور خون کم خارج ہوتا ہے۔ دوئم رسولی سالم نکالی جاسکتی ہے۔

سپاٹڈ الڈر Spotted Alder ہیمامیلس ورجینیکا کا بیان دیکھو۔

سپاٹڈ جیرے نیم Spotted Geranium جیرے نیم میکولے ٹم کا بیان دیکھو۔

سپارٹی نم سکوپے ریم Spartinum Scoparium
سپارٹی نی سلفاس Spartinœ Sulphas

سپارٹین اپنی تاثیرات میں ڈجی ٹیلس اور کنولیریا کے مشابہ ہے یعنی اُن کی طرح قلب کو قوت اور حرکت دیکر ضعف اور بیقاعدگی دوران خون کو دور کرتا۔ قلب کی انبساطی وانقباضی حرکت کو تیز اور قوی۔ اور عروق کے بلڈ پریشر کو زیادہ کرتا ہے۔ لیکن اُن ہر دو کی نسبت سپارٹین زیادہ قوی اور سریع الاثر ہے۔ نیز ڈجی ٹالس کے ضررات سے پاک ہے۔ ہاضمہ اور اعصاب میں کسی قسم کا فساد پیدا نہیں کرتا۔ اور نہ جسم میں جمع ہوتا ہے۔ کھلانے کے بعد قریباً ایک گھنٹہ میں اس کی تاثیرات ظاہر ہونی شروع ہوجاتی ہیں۔ تقویت وتحریک قلب کے ساتھ ادرار بھی شروع ہوجاتا ہے۔ قلب کے مفصلہ ذیل امراض میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے (۱) اختلاج القلب جو عام ضعف یا نقص دوران یا ضعف اعصاب وغیرہ کیوجہ سے پیدا ہو۔ (۲) ضعف دوران خون جو ضعف قلب یا آرگینک امراض قلب مثلاً فیٹی ڈجنریشن۔ ڈائی لے ٹیشن وغیرہ کی وجہ سے ہوا ہو (۳) ضعف قلب جو اکثر سخت بخارات مثلاً ٹائیفس۔ ٹائیفائڈ۔ سکارلے ٹینا وغیرہ کی وجہ سے ہو۔ مارفیا کی عادات چھڑانے میں سپارٹین اور نائیٹرو گلیسرین کے استعمال سے نہایت کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ مقدار سپارٹین سلفاس ۱/۴ گرین سے ایک گرین تک۔ حد ۴ گرین تک۔ آکسی سپارٹین ۱/۲ سے ۱ ۱/۲ گرین تک۔ اس کو پانی میں حل کرکے شربت سنگترہ کے ساتھ پلا سکتے یا ملک شوگر اور ہمیل سیرپ میں حبوب بنا کر کھلا سکتے ہیں۔

سپاری فکس (سوپاری فکس) Soporifies خواب آور ادویہ۔ دیکھو بیان ھپناٹکس کا۔

سپائی جیلی ریڈکس Spigelœ Radix کیرولینا پنک۔ مخرج حیات یعنی راؤنڈ ورم اور مسہل ہے۔ مقدار سفوف بیخ ۶۰ گرین سے ۱۲۰ گرین تک۔ فلوئیڈ اکسٹرا کٹ ایک ڈرام سے ۴ ڈرام تک۔

سپائک نارڈ انڈین Spikenard Indian بالچھڑ کا بیان دیکھو۔

سپائینا بائی فیڈا Spina Bifida یہ کنگروڑ کا ایک پیدایشی نقص ہے جس میں چند مہروں کی محرابیں نامکمل رہکر نخاع اور اُس کے غلاف پشت کی طرف رسولی کے طور پر اُبھر آتے ہیں۔ یہ اُبھار کمر کے عین وسطی خط میں ہوتا ہے۔ بعض اوقات مہروں کے جسم پھٹکر شکم یا سینہ کی طرف بھی نخاع کی ساختیں اُبھر آتی ہیں۔ اس کی چار اقسام ہوتی ہیں (۱) سپائینل مننگوسیل جس میں محض نخاع کے غلاف باہر اُبھر آتے۔ لیکن اصل نخاع اور

عصاب اپنی جگہ پر قایم رہتے ہیں (۲) میننگو مائیلوسیل جس میں نخاع کا کچھ حصہ اور چند اعصاب غلافوں سمیت باہر اُبھر آتے ہیں (۳) سرنگو مائی لوسیل جس میں نخاع کی وسطی نالی وسیع اور کشادہ ہو جاتی ہے۔ رسولی کے غلاف اور اس نخاعی جوف کے درمیان اُس حصہ کے اعصاب ہوتے ہیں (۴) اسپائینا بائیفیڈا آکولٹا یعنی بند سپائینا بائی فیڈا۔ اس میں جلد مہروں کی محراب کے ساتھ پیوستہ ہو کر نخاع کو باہر نکلنے سے روکتی ہے۔ دراصل یہ مرض اندیشہ ناک اور لاعلاج ہے۔ اگر ظاہرا یہ ابھار ایک حالت پر قایم ہو یعنی بڑھتا معلوم نہ ہو اور نہ بچہ کو اس سے کوئی خاص تکلیف ہو تو محض اسی قدر علاج کافی ہے کہ گٹاپرچہ یا چمڑہ یا ربڑ کی گدی بنا کر اُس کا دباؤ قایم رکھیں تاکہ اُس کے سہارے اور دباؤ سے مرض ترقی کرنے نہ پاوے۔ لیکن اگر بڑھنا شروع ہو جائے جس سے تکالیف زیادہ ہوں اور بچہ لاغر ہوتا جاوے۔ تو کوئی جراحی عمل مناسب حال کرنا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ مفصلہ ذیل جراحی عمل اس مرض کے انسداد کے واسطے کئے جاتے ہیں۔ (۱) رسولی کے قاعدہ کے قریب باریک ٹرکار اور کینیولا داخل کر کے اُس کی رطوبت ایک ثلث یا نصف کے قریب نکال لیتے ہیں۔ بعد ازاں مفصلہ ذیل نسخہ ½ ڈرام سے ۲ ڈرام کی مقدار تک حسب انداز رسولی بذریعہ پچکاری اندر پہنچا دیتے ہیں۔ نسخہ۔ خالص آیوڈین ۱۰ گرین۔ پوٹاسیم آیوڈائیڈ ۳۰ گرین۔ گلیسرین ایک اونس۔ اس نسخہ کی پچکاری کے بعد نلکی نکال کر سوراخ کو فوراً کلوڈین کے ساتھ بند کر دیتے ہیں۔ اگر ایک دفعہ کی پچکاری کافی ثابت نہ ہو تو چند بار وقفہ سے ایسا ہی عمل کر سکتے ہیں۔ پچکاری کے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ رسولی کے غلاف کو زیادہ نقصان نہ پہنچے۔ اور نیز سری برو سپائینل فلوئڈ زیادہ خارج ہونے پاوے (۲) ہرنیا کے طور پر عمل کرنا۔ اس میں وسطی خط پر شگاف دیکر جلد کو ہر دو جانب اُٹھا لیا جاتا ہے۔ بعد تمام تھیلی کو اچھی طرح معلوم کر کے اُس کو قطع کر دیا جاتا ہے۔ محض ڈیورامیٹر کے دو ٹکڑے ہر دو جانب چھوڑ دیتے ہیں جن کو بعد میں باہم ملا کر سیدیا جاتا ہے۔ بعد ازاں زخم کو کامل طور پر صاف اور اینٹی سپٹک کر کے جلد اور عضلات کو بھی سیدیا جاتا ہے۔ اگر سیکرم ہڈی پر سپائینا بائی فیڈا واقع ہو تو اُس کے جوف کا پیری اسٹیم کھرچ کر اور سلی ہوئی تھیلی کے اوپر لا کر سی دیتے ہیں۔ تاکہ اس پیری اسٹیم سے ہڈی بنکر استخوانی دیوار بن جاوے (۳) تھیلی کی گردن کو پیچ کر دینا (۴) اینٹی سیپٹک ڈریسنگ (۵) ٹنکچر آیوڈین کی پچکاری کرنا۔

ان تمام جراحی عملوں میں نمبر (۱) سب سے زیادہ عام اور مفید ہے۔ آیوڈین گلیسرین کی پچکاری کے بعد رسولی پر دباؤ قایم رکھنا چاہیے۔ ہر ایک جراحی عمل سے پیشتر بچہ کی عام صحت اور طاقت کی طرف نظر کرنی ضروری ہے۔ اگر بچہ کمزور اور لاغر ہے تو عمدہ غذاؤں اور مقویات سے اُس کی طاقت کو ترقی دینی ضروری ہے۔ اگر بچہ بہت ہی لاغر ہو گیا ہے۔ یا اُس کے سر میں پانی پڑ گیا ہے۔ یا رسولی سے نیچے کا جسم مفلوج ہے تو کوئی جراحی عمل نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس سے بچہ کے اور جلدی ہلاک ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے۔

سپائین کے امراض۔ یعنی نخاع کے امراض۔ ان کی مختصر فہرست حسب ذیل ہے۔ اوّل وہ امراض جو خاص ناموں سے پکارے جاتے ہیں۔ ٹی ٹی نس یعنی کزاز۔ کوریا۔ یعنی رعشہ۔ ٹی ٹی نی۔ ہائیڈرو فوبیا یعنی سگ گزیدہ کا جنون۔ لڈ پیرےلی سس۔ رائی ٹرس کریمپ۔ سیوڈو ہائی پرٹرافک مسکولر پیرےلی سس۔ ان امراض کا بیان علیحدہ کیا جا چکا ہے۔ پس ان ناموں کے ضمن میں دیکھو۔

دوئم - افعال نخاع کے متعلق فسادات (۱) فنکشنل پراپلیجیا - دیکھو بیان پراپلیجیا کا (۲) سپائی نل نیوراستھینیا - ضعف نخاع - اسباب - کثرت جماع وجلق - کثرت محنت - علامات - اُداسی - بیخوابی - ضعف اور سستی غالب رہنا تھوڑی سی محنت کے بعد سخت تکان ہوجانا - اطراف میں سنسناہٹ - سردی اور درد رہنا - ظاہراً مریض تندرست نظر آتا ہے (۳) سپائی نل اری ٹیشن - نخاع میں خراش ہونا - اس میں کنگروڑ کے ماوف حصہ میں دبانے سے دکھ ہوتا حرکت سے اور خودبخود بھی درد اُٹھتا ہے - ساتھ ہی ماوف حصہ نخاع سے جس جس عضو میں اعصاب جاتے ہیں - اُن کے فعل میں فتور آجاتا - اور طرح طرح کی تکالیف ظاہر ہوتی ہیں - زیادہ تر لڑکیوں میں ۵ - اور ۲۵ سال کی عمر کے درمیان یہ مرض ہوتا ہے - زیادہ پھرنا یا گھوڑے کی سواری کثرت جماع - جلق - ضرب اور سخت بخارات مثلاً ٹائیفائڈ سکارلیٹ ڈفتھریا وغیرہ اس کے موجبات میں شمار کئے گئے ہیں علامات - کنگروڑ کو شروع سے آخر تک ٹٹولتے دبانے یا ٹھوکنے سے اُس کا کوئی حصہ دردناک معلوم ہوگا بعض اوقات سخت دبانے اور ٹھوکنے سے تکلیف بہت بڑھ جاتی ہے - یہاں تک تشنج ہسٹیریا سکتہ غشی - فالج اور اکس اتھیلماس تک کی نوبت دیکھی گئی ہے - اس لئے یہ عمل نہایت احتیاط کے ساتھ کرنا چاہئے نہایت نرمی سے شروع کرکے مریض کی برداشت کے مطابق بڑھاتے جاتے ہیں کبھی مہروں کے قریب کی جلد دردناک ہوجاتی اور اُس کی قوت لمس بڑھ جاتی کبھی حرکت کرنے سے درد ہوتا - اور کبھی خودبخود ہی ہوتا ہے - جس کے مقام کو مریض خود بتلا سکتا ہے - مگر ایسا شاذونادر ہوتا ہے - کبھی ماوف حصہ میں سردی یا گرمی یا چھبک یا خارش یا جلن کے احساس ہوتے ہیں ان اعضا میں جن میں ماوف حصہ نخاع سے اعصاب پہنچتے ہیں - طرح طرح کی تکالیف پیدا ہوجاتی - شریانوں میں قبض وکشاد ہوکر کبھی رنگ پھیکا پڑجاتا - اور کبھی سرخ ہوجاتا اور عضلات دردناک اور سخت ہوجاتے ہیں - خواب کی حالت میں ہی ماوف عضلات سخت رہتے ہیں - اس قدر عام بیان کے بعد نخاع کے مختلف حصوں کی علامات علیحدہ علیحدہ بیان کیجاتی ہیں (۱) نخاع کی سروائی کل یعنی گردن والے حصہ کا اری ٹیشن اس کی علامات یہ ہیں - دوران - صداع - بیخوابی - گھبراہٹ - متوحش خواب - سر گردن شانہ چہرہ سینہ اور بازوؤں میں درد کلائی کے فلیکسر عضلات میں سختی - اور اکڑاؤ - شانہ اور بازوؤں کے عضلات میں تشنج اور رعشہ - کھانسی - دمکشی - اختلاج اور غشی - بولنے اور کھانے میں تکلیف - (۲) نخاع کے ڈارسل حصہ کا اری ٹیشن - اس میں معدہ کے متعلق فسادات ظاہر ہوتے ہیں - مثلاً درد معدہ - غثیان - پانی کا اچھال - ڈکار - اور قے - کبھی کبھی اختلاج القلب - کھانسی دمکشی اعصابی درد اور تشنج بھی ساتھ ہوجاتے ہیں - (۳) نخاع کے لمبر حصہ کا اری ٹیشن - اس میں کمر اور شکم کا نچلی درد اور ٹانگوں میں اعصابی درد ہوتا ہے مثانہ اور مقعد کا سوراخ متشنج ہوکر پیشاب پاخانہ کی تکلیف ہوجاتی رحم اور زانین میں درد ہوتا - اور کبھی کبھی حیض کے متعلق بھی فسادات ظاہر ہوتے ہیں - ٹانگوں میں کبھی رعشہ اور کبھی فالج ہوجاتا ہے - (۴) تمام نخاع کا اری ٹیشن - اس میں تمام مذکورہ بالا علامات جمع ہوجاتی اور زیادہ شدت کے ساتھ ہوتی ہیں - امراض ملتشابہ - مہروں کی مسکوڑ - پشت اور کمر کے عضلات کا اجتماع خون یا ورم یا روہیومی ٹزم ہسٹیریا ٹے بی ڈی پاٹس کرو یعنی تشخیص - تمام علامات پر مجموعی نظر ڈالنے اور اُن امراض کا باہم مقابلہ کرنے سے بآسانی ہو سکتی ہے

انجام - یہ مرض بذاتِ خود مہلک نہیں ہے۔ مگر تکلیف دہ بہت ہے۔ **سوم۔ نخاع کی ساخت میں خاص خاص فساد واقع ہوجانا** - اُن کی مفصلۂ ذیل اقسام ہیں۔ **(۱) سپائینل کنکشن** - صدمہ نخاع - نخاعی اعصاب کو صدمہ پہنچکر اُن کے متعلقہ اعضا میں خلل آجاتا ہے۔ مثلاً کسی عضو کا فالج - اطراف کا چونکنا اور اینٹھنا سلسل البول قبض - نخاع کا ماؤف حصہ دردناک ہونا - یہ تمام تکالیف چندروز میں رفع ہوجاتی ہیں - **(۲) سپائینل منجائی ٹس** - نخاع کے پردوں کی سوزش یہ دو قسم کی ہوتی ہے - ایکیوٹ اور کرانک - **اوّل ایکیوٹ سپائی نل منجائی ٹس** - کبھی تو اُس کی علامات نامعلوم طور پر آہستہ آہستہ شروع ہوتی ہیں - اور کبھی لرزہ اور بخار کے ساتھ - مُہروں میں سخت درد ہوتا جو دور دور تک پھیلتا اور ہلنے جلنے سے زیادہ ہوتا ہے - ٹٹولنے اور دبانے سے مُہروں کے بعض بعض حصہ دردناک معلوم ہوتے ہیں - اعصاب کی جڑوں پر خراش ہونے سے متعلقہ عضلات کی سختی یا تشنج یا فالج ہوتے ہیں - گردن اور کمر پچھلی طرف کو اکڑ جاتی - سانس کھنچکر تکلیف کے ساتھ آتا - چبانا اور نگلنا دشوار ہو جاتا - جسم کے مختلف حصے سُن ہو جاتے یا اُن میں کھجلی یا چبک ہوتی یا چیونٹیاں چلتی محسوس ہوتی ہیں - مقعد اور مثانہ سے اختیار زایل ہوکر پاخانہ اور پیشاب بیخبری میں خارج ہوجاتے ہیں - **انجام** - جس دم ضعف یا مائی لائیٹس یا دماغی منجائیٹس سے ہلاکت ہوسکتی ہے - کبھی ٹانگوں کا فالج ہوجاتا ہے - **اسباب** - ضرب - مُہروں کا کیریز - بڈسور - سردی لگنا - رہیومی ٹزم - پھوڑا ہوکر نخاع کے اندر پھوٹ جانا - سِل یا آتشک کا مادہ نخاع میں پڑجانا - کزاز - رعشہ - ہائیڈروفوبیا - کبھی یہ مرض وبائی ہوتا ہے - اور کبھی دوسرے امراض کے ضمن میں ہوجاتا ہے - **کیفیت** - ورم کبھی محض ڈیورا میٹر میں ہوتا ہے - اور کبھی پایا میٹر اور اریکنائڈ میں - پہلے اجتماع خون ہوکر ماؤف پردہ سوج جاتا ہے پھر رطوبت خارج ہوتی - اور بعد ازاں جذب ہونی شروع ہوجاتی ہے - **دویم کرانک سپائینل منجائی ٹس** - **علامات** - مُہروں میں درد - جلد میں خفیف قسم کی احساس - عضلات میں سختی اور تشنج یا فالج کی علامات ظاہر ہوجاتی ہیں پہلے درجہ میں خراش کی علامات رہتی ہیں - مثلاً درد - تشنج - سختی عضلات - جسم کے مختلف حصوں میں جلن چبک درد وغیرہ جلد پر دردناک پھنسیاں آبلہ وغیرہ دوسرے درجہ میں یہ تمام خراش کی علامات رفع ہوکر ضعف استرخا اور زوال کی علامات شروع ہوجاتی ہیں - مثلاً دُبلے ہونے شروع ہوتے - اور مُسترخی ہوتے جاتے ہیں - اُنگلیاں سُکڑ کر پنجہ کی شکل بنالیتی ہیں - **(۳) مائی الائی ٹس** - نخاع کے ورم یہ بھی دو قسم کے ہوتے ہیں - ایکیوٹ اور کرانک **اوّل ایکیوٹ مائی لائیٹس** - یہ مرض انہیں اسباب سے پیدا ہوتا ہے جو منجائی ٹس کے اسباب ہیں - **علامات** حصہ متورم کے مطابق مختلف ہوتی ہیں - عام علامات یہ ہیں - کہ جسم اور اطراف میں چبک جلن کھجلی چیونٹیاں وغیرہ کا احساس ہونا تمام کمر اور شکم میں درد کا احاطہ رہنا جسم کے بعض حصوں میں درد اور دُکھ کی شدت - بعض میں سنسناہٹ اور بے حسی رہتی - ٹانگوں کا فالج - تقطیر البول قبض - فرموس وغیرہ تکالیف ہوجاتی - مسترخی حصوں میں بجلی کا احساس کم یا معدوم ہوجاتا ہے - **انجام** ضعف - دکشی - نیوموتیا - ورم گردہ وغیرہ سے ہلاکت ہوجاتی ہے - **کیفیت** - ابتدائی مائی لائیٹس میں ورم گرے میٹر سے شروع ہوتا ہے - اور عارضی میں جو دوسرے امراض کے ضمن میں شروع ہو سفید میٹر سے شروع ہوتا بلحاظ تقسیم کے ورم کبھی عام ہوتا ہے - کبھی ایک طرف کبھی دونوں طرف کبھی وسطی - کبھی بلبر ہوتا ہے - کبھی ایک جگہ محدود رہتا اور کبھی

متفرق طور پر ہوتا ہے۔ **دویم کرانک مائی لائی ٹس** ۔ یہ اکثر اکیوٹ کے بعد ہوتا ۔ یا آتشک یا خون کے رُکنے سے شروع ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں نخاع معمول کی نسبت نرم ہو کر سفید یا سُرخی یا زردی مایل ہو جاتا ہے۔ اور کبھی زاید ریشہ بننے سے سخت ہو جاتا ہے۔ **علامات** پہلے درجہ میں اکیوٹ مائی لائی ٹس کی تمام علامات خفیف طور پر ظاہر ہوتی ہیں مثلاً مختلف حصوں اور اعضا میں خفیف درد چھبک ۔ کمر میں درد کا دائرہ ۔ جلد میں دردناک احساس عضلات میں اینٹھ اور سختی دویم درجہ میں ضعف ہو کر بھاری پن رہتا اور آخر فالج ہو جاتا ہے ۔ درجہ سیوم میں عضلات سخت ہو جاتے پھر زایل ہوتے جاتے ہیں ۔ مثانہ کا کبھی فالج ہو کر احتباس البول اور تعفن کا باعث ہو جاتا ہے (۵) **سپائی نل کنجیسچن** ۔ نخاع میں اجتماع خون ہو جانا ۔ شروع میں خراش کی علامات اور بعد میں سکلی راسس کی ابتدائی علامات ظاہر ہوتی ہیں (۶) **سپائینل انیمیا** ۔ نخاع میں خون کم ہو جانا ۔ اس میں عام ضعف اور خفیف استرخا کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں (۷) **پرائمری لیٹرل سکلی روسس** ۔ اس کے دوسرے نام سپاسٹک پیرا پلیجیا اور سپاسماڈک سپائی نل پیرے لی سس ہیں ۔ یہ ایک بہت دیرپا مرض ہے اور بہت آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہے پہلے درجہ میں ٹانگوں میں بھاری پن ضعف اور سختی محسوس ہوتی ہے جس سے چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا اور کمر میں درد ہوتا ہے ۔ ماؤف عضلات سخت ہو جاتے ریفلیکس حرکات بڑھ جاتی اور سردی زیادہ لگتی ہے ۔ رفتہ رفتہ رفتار کی خاص صورت ہو جاتی ہے جس میں تشنج عضلات کی وجہ سے ٹانگیں قریب رہتی یا پاؤں کی انگلیاں زمین پر گھسٹتی جاتی ۔ اور جب مریض ایڑی کو زمین پر رکھنے لگتا ہے تو پنڈلی کے عضلات اینٹھ کر اُس کو اوپر اُٹھا دیتے ہیں ۔ جس سے دفعتاً دھکا سا پہنچتا اور مریض گرتا گرتا بچ جاتا ہے ۔ دوسرے درجہ میں کامل استرخا ہو کر چلنا ناممکن ہو جاتا ہے ۔ رانیں ملی ہوئی اور پاؤں باہر کو پھرے رہتے ہیں ۔ تیسرے درجہ میں نخاع کی انٹی ریر کارنو مبتلا ہو کر عضلات نرم پڑنے اور زایل ہونے شروع ہو جاتے اور ریفلیکس حرکات تمام ماری جاتی ہیں ۔ کبھی پچھلے پیرونی کالم بھی مبتلا ہو کر دردناک کھینچ رہتی مثانہ کی سوزش ہو کر پیشاب بار بار جلن کے ساتھ آتا اور بدسور ہو جاتے ہیں کیفیت اس میں لیٹرل کالمز کا سکلی راسس ہو جاتا ہے (۸) **سکینڈری لیٹرل سکلی روسس** اس کا دوسرا نام سکینڈری ۔ یا ۔ اسنڈنگ ڈیجنریشن ہے ۔ یہ ہمیشہ دماغ یا نخاع میں کوئی مرض مثلاً اپوپلیکسی یا سافننگ ہونیکے بعد ہوا کرتا ہے ڈریکٹ پرمی ڈل ٹریکٹ کو اسی جانب پر مبتلا کرتا ہے جس جانب پر دماغ میں فساد واقع ہوا ہے مگر کراسڈ پری می ڈل ٹریکٹ کو مخالف جانب پر **علامات** پرائمری لیٹرل سکلی روسس کی طرح عضلات سخت ہو جاتے ریفلیکس حرکات بڑھ جاتی اور رفتار اس قسم کی ہو جاتی ہے مگر فرق یہ ہے کہ یہ علامات شروع ہونے سے پہلے اصل مرض کی تکالیف ظاہر ہوتی ہیں ۔ پس اگر نخاعی فساد کے بعد ہوا ہے تو پہلے عموماً جسم کے نصف اسفل کا فالج ہوتا ہے جس میں مثانہ اور مقعد بھی شامل ہوتے ہیں اور جلد کمزور اور پتلی پڑ جاتی ہے ۔ اگر دماغی فساد کے بعد ہوا ہے تو پہلے اپوپلیکسی یا سافننگ کی علامات ظاہر ہوتی ہیں مگر پرائمری لیٹرل سکلی روسس میں عضلات کا ضعف اور سختی باہم کے ساتھ ترقی کرتے ہیں ۔ (۹) **امائیو ٹروفک لیٹرل سکلی روسس** ۔ یہ فساد نخاع کے سروائیکل

انلارج منٹ سے شروع ہوکر تبدریج نیچے اور اوپر کی طرف بڑھتا جاتا اور لیٹرل کالمز کا کوماؤف کرکے انٹی ریکارنو تک پہنچتا اور اُوبدنڈلا تک پہنچ جاتا ہے۔کبھی شروع مڈلا سے ہوتا ہے۔ **علامات** - پہلے درجہ میں بازوؤں کے عُضلات کمزور ہوتے ہوتے مفلوج ہوجاتے اور دُبلے ہوجاتے ہیں۔ابتدا میں کبھی کبھی خفیف اینٹھ ہوتی یا لرزہ ہوتا ہے مگر بعد میں سخت کشیدہ اور بدوضع ہوجاتے ہیں۔دوسرے درجہ میں جو چوتھے مہینے سے بارھویں مہینے تک ظاہر ہوتا ہے۔لیٹرل سکلی روسس سے تمام علامات ظاہر ہوتی ہیں۔مگر مثانہ و مقعد اور قوت لامسہ میں کچھ فرق نہیں آتا تیسرے درجہ میں مڈلا ابتلا ہوکر بلبر پرے لی سس کی علامات ظاہر ہوتی ہیں جیسیں ہونٹھ زبان تالو حنجرہ اور حلق ماؤف ہوجاتے اور کبھی فرنیک عصب بھی ماؤف ہوجاتا ہے۔ **انجام** یہ مرض ہمیشہ مہلک ثابت ہوتا ہے (۵) **ملٹی پل سکلی روسس** -اِسکے دوسرے نام **ڈسیمی نیٹڈ** اور **انسولر سکلی روسس** بھی ہیں اِس مرض میں فسادات متفرق طور پر نخاع اور دماغ میں پیدا ہوتے ہیں۔اِسیواسطے اِسکی علامات نہایت پیچیدہ اور مختلف ہوتی ہیں۔عام علامات یہ ہیں۔جب مریض اپنے ارادے سے حرکت کرنا چاہتے تو خودبخود بہت سی حرکات ہوجاتی اور ایک تطابق کے ساتھ دونوں طرف لرزہ ہوتا ہے۔مختلف حصّوں کا فالج رفتہ رفتہ بڑھجاتا سرگھومتا اور درد کرتا ہے۔لبوں اور زبان کے لرزے سے بولنا مشکل ہوجاتا پہلے ایک ٹانگ میں حرکت کے فسادات ظاہر ہوکر حس کے فسادات شروع ہوجاتے ہیں۔پھر دونوں ٹانگوں میں ایک طرح کے جھٹکے ظاہر ہوتے ہیں۔ اطراف کے عُضلات سے شروع ہوکر دھڑ چہرہ۔لب۔زبان۔تالو۔حنجرہ اور حلق کے عضلات میں بھی فساد پھیلتا جاتا ہے چہرہ سادہ دیوانہ وار ہوجاتا بولتے ہوئے منہ اور زبان کو جھٹکے آتے سر جھٹکے کھاکر ادھر اُدھر پھرتا ان بے اختیار جھٹکوں سے رفتار ناہموار اور دشوار ہوجاتی لوکوموٹار ایٹکسی کی طرح مریض سوچ سمجھکر قدم نہیں رکھتا۔بلکہ بے موقعہ جھٹکوں سے ٹانگیں اِدھر اُدھر جاتی رہتی ہیں۔کبھی سپاسٹک پیرپلیجیا کے مشابہ رفتار ہوجاتی ہے۔ماؤف عُضلات پتلے اور کمزور نہیں پڑتے اور بجلی کا احساس بھی بدستور رہتا ہے۔گہری ریفلیکس حرکات تیز ہوجاتی ہیں۔قبض عموماً رہتا ہے۔مثانہ عموماً بیچار رہتا دوسرے درجہ میں مریض کھڑے ہونے اور چلنے کے قابل مطلقاً نہیں رہتا اور عُضلات سخت کشیدہ اور بدوضع ہوجاتے ہیں۔تیسرے درجہ میں مریض لاغر ہوجاتا اور مفلوج عُضلات بہت پتلے اور چھوٹے ہوجاتے ہیں۔دماغی قواسے بھی خراب ہوجاتے ہیں۔بلبر پرے لی سس کی علامات ظاہر ہوجاتی۔اور مثانہ اور گردہ بھی خراب ہوجاتے ہیں۔یہ مرض آٹھ سال سے دس سال تک رہتا ہے۔(۱۱) **نخاع میں سولین ہوجانا** - فاسد مادہ پڑجانا یہ مفصلۂ ذیل اقسام کے ہوسکتے ہیں سرطان۔سل۔آتشک۔سارکوما۔فائیبروما۔مکسوما۔لائی پوما۔انکانڈروما۔ہائی ڈیٹیڈز۔اِن کی علامات نہایت مختلف ہوتی اور تبدریج ترقی کرتی ہیں۔(۱۲) **سپائنل اپو پلیکسی** - نخاع کے اندر خون خارج ہونا یا اخراج خون کبھی نخاع کے اندر اور کبھی اُس سے باہر ہوتا ہے۔ **اسباب** ضربیں نخاع یا اُسکے غلافوں کے ورم۔خون کے امراض مثلاً پرپیورا اسکروی۔نخاع کے اندر خون عموماً وسطی نالی میں خارج ہوتا ہے۔مقدار میں تھوڑا مگر نقصانات زیادہ ہوجاتے ہیں۔ **علامات** - جب نخاع کے اندر خون جاری

ہو جاتا ہے تو دفعتاً سخت درد ہوتا اور صدمہ پہنچ جائے فساد سے نیچے کا دھڑ مفلوج ہو جاتا ہے۔ تمام نیچے کے حصے
کی حس و حرکت ماری جاتی ہیں۔ ریفلیکس حرکات بند ہو جاتی اور عضلات کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔ شاذ و نادر
ایسا بھی ہوتا ہے کہ نیچے کی ایک جانب میں فالج ہو جاتا اور دوسرے میں نہیں۔ اگر نخاع اور اس کے غلافوں کے
اخراج خون ہوا ہے اور زیادہ مقدار میں ہے تب نہایت ہی شدید درد ہوتا ہے جس کی چبک دورہ دار
اینٹھتے۔ جلد درد ناک ہو جاتی ہے اور طرح طرح کے احساس مثل جلن۔ چبک۔ ٹیس۔ درد۔ سوئیوں کا چبھنا۔ چیونٹیوں کا رینگنا
وغیرہ خود بخود محسوس ہوتے ہیں۔ عضلات سخت ہو کر تمام جسم پچھلی طرف کو مثل کمان کے اینٹھ جاتا ہے۔ شاذ و نادر
فعل میں کچھ خلل نہیں آتا۔ **علاج۔ اول۔** فعل نخاع میں فساد واقع ہونے سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں وہ عموماً
علاج پذیر ہوتے ہیں۔ ادویات کا چنداں اثر نہیں دیکھا جاتا۔ جو خاص اسباب دریافت ہو سکیں اُن کا قواعد کلیہ کے
مطابق دفعیہ کرنا چاہیئے اجتماع خون۔ ورم اور درد رفع کرنے کے واسطے تدابیر ذیل آزما سکتے ہیں بسینک۔ رائی کا پلستر
آرام سے لٹائے رکھنا۔ غذائیں سریع الہضم اور مقوی دیتے رہنا۔ امعا کو ملینات اور مسہلات سے صاف رکھنا۔ اگر
پیشاب خود بخود بند ہو جائے تو کیتھیٹر کے ساتھ نکالنا۔ چونکہ نخاع کے امراض میں مریض کو مدت تک چت لیٹے رہنا
پڑتا ہے جس سے بڈسور کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ہمیشہ مریض کی پشت کو دیکھتے رہنا چاہیئے۔ اگر کوئی زخم نمودار ہو
تو فوراً اُس کا علاج کر دینا چاہیئے۔ ضعف اور قلت و رقت خون کی حالت میں مرکبات سنکھیا۔ نقرہ۔ فولاد اور فاسفورس
مفید ہیں۔ **دوئم** نخاع کی ساخت میں خاص خاص فسادات واقع ہونے سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں۔
جن کی فہرست اوپر درج کی جا چکی ہے۔ اُن امراض کا علاج نہایت ہی مشتبہ اور مشکل ہے۔ عام تدابیر حسب ذیل
ہیں (۱) عام مقویات مثلاً روغن ماہی۔ سنکھیا۔ کونین۔ فاسفورس۔ سنکھیا۔ سلور نائیٹریٹ وغیرہ سے عام طاقت کو
ترقی دینا۔ سنکھیا نخاعی فسادات میں نہایت مفید بیان کیا گیا ہے۔ (۲) اسباب موجودہ کا دفعیہ کرنا۔ مثلاً اگر آتشک
موجود ہے تو مرکبات پارہ و پوٹاسیم آیوڈائیڈ سے حسب حالت مریض اُس کا علاج کرنا چاہیئے۔ دیکھو بیان آتشک
و سوزاک کا (۳) جو تکالیف ان امراض کے ضمن میں واقع ہوں اُن کا عام قواعد کے مطابق علاج کرتے رہیں
زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو بیان لوکوموٹار ایٹکسی کا۔

سپائنیل کیریز — Spinal Caries
سپائنیل کروچر — do. Curvature
} دیکھو بیان پاٹس ڈزیز کا

سپرا آربٹل نیورلجیا Supraorbital Neuralgia درد شقیقہ اس کا علاج بعینہ
عام عصبانی دردوں کے مطابق ہے۔ ذیل میں مختصر طور پر ہم چند تدابیر کا بیان درج کرتے ہیں (۱) مارفیا اور اٹروپیا
کی جلدی پچکاری کرنا۔ سب سے اعلیٰ درجہ پر سریع الاثر اور قابل اعتبار یہی ایک تدبیر ہے۔ اس سے درد شدید
منٹوں میں ہی رفع ہو کر عموماً قطعی آرام حاصل ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات تین چار روز تک متواتر اس عمل کے
کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر فساد ہاضمہ ساتھ ہو تو شروع میں میگنیشیا سلفاس یا جلپ و کیلومل وغیرہ سے

صاف کر دینا بہتر ہوگا۔ مدد کے طور پر نوشادر ۲۰ گرین ۔ یا پوٹاسیم آیوڈائیڈ ۱۰ گرین ۔ یا کونین سلفاس ۵ گرین ۔ یا اینٹی پائرین ۱۰ گرین ۔ یا اینٹی فیبرین ۵ گرین ۔ یا فنیسی ٹین ۱۰ گرین خوراک میں دو یا تین دفعہ روزانہ دے سکتے ہیں (۲) اینٹی پائرین ۱۰ گرین ۔ کوکے این ½ گرین ۔ پانی مقطر ۱۰ بوند ۔ ان سب کو ملا کر بذریعہ جلدی پچکاری کے مقام درد میں داخل کریں۔ یہ بھی قریب قریب مارفیا اور اٹروپیا کی برابر سریع الاثر ہے (۳) نمک پانی میں حل کرکے اور اس میں کپڑے کی گدی تر کرکے پیشانی پر رکھنا درد کو فائدہ کرتا ہے ۔ نمک کی نسوار لینا بھی بعض اوقات درد شدید کو فوراً بند کر دیتا ہے (۴) اگر غلبہ خون کی وجہ سے عصبی درد پیدا ہوا ہو تو کنپٹی میں جونکیں لگوا کر خون کم کر دینا چاہئے ۔ عموماً درد شقیقہ کے علاج میں مفصلۂ بالا تدابیر ہی کافی ہو جاتی ہیں ۔ زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو بیان نیو ریلجیا کا ۔

سپرٹ آف نائیٹرس ایتھر Spirit of Nitrous Ether سپرٹس ایتھرس نائیٹروسائی معدہ پر پہنچکر بڑی سرعت کے ساتھ تمام جسم میں سرایت کر جاتی ۔ اور محرک و مخرج ریاح اثر پیدا کرتی ہے ۔ دوران خون کو تیز کرتی اور تمام باریک شریانوں اور وریدوں کو ڈھیلا کر دیتی ہے ۔ اس طرح سے گردہ اور جلد میں خون زیادہ پہنچکر مدر اور معرق اثر ظاہر ہوتا ہے ۔ اور حرارت جسمی کم ہونی شروع ہو جاتی ہے ۔ اس لئے اکثر بخارات میں حرارت کم کرنیکے واسطے دیجاتی ہے ۔ اگر گردہ میں ورم حاد موجود ہو تو اس کا استعمال نہ کرنا چاہئے ۔ کیونکہ اس سے گردہ کے عروق کشادہ ہو کر خون اور زیادہ پہنچتا ہے ۔ اس لئے استسقائے کلیہ میں یہ کچھ مفید ثابت نہیں ہوتی ۔ لیکن پرانی سوزش میں جبکہ غشی اور وجع القلب کی علامات ظاہر ہوں تو اس کو دے سکتے ہیں ۔ عسرالطمث اور دمہ میں بھی مفید ہے ۔ شخ ½ ڈرام سے ۲ ڈرام تک ۔

سپرٹ کلوروفارم Spirit Chloroform اکثر بدمزہ ادویہ کے ذایقہ کی اصلاح کیواسطے پینے کے نسخوں میں ملا دی جاتی ہے ۔ اس کا دوسرا نام کلورک ایتھر ہے ۔ نہایت عمدہ اینٹی سیپٹک ۔ مسکن معدہ ۔ مخرج ریاح اور دافع تشنج ہے ۔ شخ ۲۰ بوند سے ۶۰ بوند تک ۔

سپرڈ رائی Spurred Rye یہ ارگٹ کا دوسرا نام ہے ۔ پس اس کا بیان دیکھو ۔

سپر فیٹیشن Superfœtation اس سے مراد وہ نادرالوقوع پیدایش ہے کہ جس میں ایک حمل قرار پا جانے سے کچھ عرصہ بعد دوسرا حمل قرار پا جائے اور پہلے ایک بچہ ہو کر دوسرا بچہ پیدا ہو ۔ یا ہر دو اکٹھے پیدا ہوں جن میں سے ایک کم اور دوسرا پوری عمر کا معلوم ہو ۔

سپرمے ٹوریا Spermatorrhœa جریان ۔ جریان منی ۔ دھات جاری رہنا ۔ کثرت درور منی و مذی و ودی ۔ سیلان منی ۔ چونکہ اس مرض کی شکایت خراب عادات کے نوجوانوں میں بکثرت دیکھی جاتی ہے اس واسطے ہم اس کا حال کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں ۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اصل جریان منی یعنی وہ جریان کہ جس میں منی کے حیوانات خارج ہوں شاذو نادر نوجوانوں میں ۱۸ ۔ اور ۳۰ برس کی عمر کے درمیان دیکھا جاتا ہے ۔ عوام الناس مفصلۂ ذیل امراض کو علی العموم جریان منی تصور کرکے اُس کے علاج کے درپے ہو جاتے

اور دربدر شوریدہ وار نسخہ باز طبیبوں اور عطاروں کی طرف پھرتے رہتے ہیں۔ (۱) فسادات ہاضمہ کی وجہ سے پیشاب کھارا ہوکر فاسفیٹوں کا تلچھٹ اور ادرار کے بعد خارج ہونا (۲) سوزش مجری پیشاب یا غدود پراسٹیٹ کی وجہ سے اخراج رطوبات ہونا (۳) تند اور گرم مزاج نوجوانوں میں تیزی جوش کی وجہ سے گاہے بگاہے خود بخود انزال ہو جانا۔ (۴) متقی اور پرہیزگار نوجوانوں میں قضائے حاجت کے وقت مذی یا ودی کا خارج ہو جانا (۵) کثرت احتلام۔ بعض اوقات احتلام میں کچھ حصہ منی کا وہی کلی سمی نیلزا ور پراسٹیٹ میں باقی رہجاتا ہے۔ جو بیداری میں پیشاب کے ساتھ خارج ہوکر جریان کا شبہ ڈالتا ہے۔ ان تمام امراض کا علاج محض اسی قدر کافی ہے کہ شروع میں دو تین روز میگنیشیا سلفاس کا مسہل دیکر اصل حالت کی طرف توجہ کریں یعنی اگر فساد ہاضمہ کی وجہ سے فاسفیٹ پیشاب کیساتھ خارج ہوتے ہیں تو کچلہ۔ چرایتہ۔ جنشین۔ نائیٹرو ہائیڈرو کلورک ایسڈ وغیرہ سے اُس کی اصلاح کریں۔ دیکھو بیان انڈی جیسچن یعنی بدہضمی کا۔ اگر سوزش مجری پیشاب یا غدود پراسٹیٹ کی وجہ سے اخراج رطوبت ہوتا ہے۔ تو مسکن سوزش ادویہ مثلاً شربت نیلوفر۔ شربت عناب و شربت بنفشہ میں لعاب السی یا اسپغول ملاکر پلائیں۔ یا بیخ کاسنی و کشنیز۔ تخم خیارین اور تخم خرفہ بطور ٹھنڈائی استعمال کرائیں۔ عانہ و قطن پر چھالہ اُٹھانا۔ یا رائی کا پلستر لگانا بھی مفید ہیں۔ تند مزاج نوجوانوں کے لئے دھنیا۔ کافور۔ بیلاڈونا۔ اٹروپیا۔ ہایوسایمس اور پوٹاسیم برومائیڈ نہایت عمدہ ادویہ ہیں۔ متقی نوجوانوں کے دردِ مذی و ودی کا سب سے عمدہ علاج یہی ہے کہ اُن کو شادی کرنے کی صلاح دیں۔ یا فصد لینے و فاقہ کشی اور مضعف باہ ادویہ مثلاً کافور۔ پوٹاسیم برومائیڈ اور دھنیا سے اُن کے جوش شہوت کو کم کریں۔ آب کاہو اور آب کشنیز تر کا پینا۔ ایسے مریضوں کے واسطے مفید ہے۔ سرد پانی سے غسل کرنا۔ سرد پانی میں بیٹھنا۔ کھلی ہوا میں سیر گشت اور مناسب ورزش۔ نیک صحبت۔ اور یاد الٰہی ایسے مریضوں کا خاص علاج ہے۔

اس قدر تمہیدی بیان کے بعد ہم خاص سیلان منی کی طرف جو شاذ و نادر نوجوانوں میں ۱۸۔ اور ۲۰ سال کی عمر کے درمیان واقع ہو جاتا ہے توجہ کرتے ہیں۔ سیلان منی کے اسباب عموماً حسب ذیل ہوتے ہیں (۱) جلق کی عادات (۲) ضعف اعضائے تناسل جو سوزاک یا کسی اور پرانی سوزش مجری پیشاب وغیرہ کی وجہ سے واقع ہو (۳) زہد و تقویٰ کے سایہ میں ہمیشہ شہوات نفسانی کو حد اندازہ سے زیادہ دبانے کی کوشش کرتے رہنا۔ ان اسباب کی وجہ سے اعضائے مخصوصہ کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ خفیف تحریک کے ساتھ برانگیختہ ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کوئی ذکر شہوت یا محض خیال یا غیر عورت پر نظر پڑنا۔ یا جانوروں کو جفتی ہوتے دیکھنا یا سرد خوشگوار ہوا یا فضا میں سیر کرنا۔ یا گرم غذا و محرک ادویہ کھانا۔ یا سوتے ہوئے محض کپڑے کی رگڑ لگنا۔ یا اپنے سے دور شدہ محبوبہ کا خیال آجانا وغیرہ خفیف اسباب سے ہی شہوت برانگیختہ ہوکر دوررسی کا باعث ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات منی زور کے ساتھ اُچھل کر خارج ہوتی۔ اور بعض اوقات بوجہ ضعف قطرہ قطرہ ٹپکتی یا بہتی ہے۔ شروع میں تو یہ حالت خواب میں بطریق احتلام ظاہر ہوتی رہتی ہے اور رفتہ رفتہ بیداری میں ہونے لگجاتی ہے۔ جب یہ صورت خواب سے بیداری میں منتقل ہوتی ہے تو شروع میں خفیف شہوت اور استادگی ظاہر ہوتی ہیں۔ مگر بعد میں یہ شہوت اور استادگی بھی نہیں ہوتی

بلکہ معمولی حالت اعضا میں ہی انزال ہونے لگتا ہے۔ یہ اصل جریان ہے جو مریض کو نہایت جلد کمزور کر دیتا ہے۔ چہرہ پھیکا نیلگوں یا زردی مائل ہو جاتا ہے سخت مایوسی اور تفکرات کے آثار اس کے چہرہ پر نمایاں ہوتے۔ تمام کاروبار کی روح مُردار پڑ جاتی۔ اور مریض کا تمام وقت سست بیٹھے یا پڑے رہنے۔ یا واہیات توہمات میں بہکتے پھرنے۔ اور جمائیاں لینے میں گذرتا ہے۔ جماع تو ایسے اشخاص کے لیے ایک خیال محال اور باعث خوف و ملال ہوتا ہے۔ کیونکہ عضو تناسل کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ اول تو بخوبی استادہ نہیں ہوتا۔ اور اگر استادہ ہوتا بھی ہے تو اول تو مساس فرج سے پیشتر یا حد دخول ہوتے ہی منزل ہو کر ایسا سست ہو جاتا ہے کہ گویا روح نکال بیٹھتا ہے۔ اُدھر عورت کی شہوت افروختہ ہو کر کچھ اور رنگ چاہتی ہے۔ مگر میاں صاحب مُردار پڑے ہیں۔ کیا کریں۔ قوت و حرکت تو درکنار۔ جان ہی باقی نہیں۔ عورت کی تیزیاں تیزاب کا کام اُن کے دل پر کرتی ہیں۔ اور میاں دُم دبا کر بھاگنا اور پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں۔ اس ماجرہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ میاں صاحب پر عورت کا رعب طاری ہو جاتا۔ اپنی نامردی کا ثبوت مل کر سخت مایوسی دامنگیر ہو جاتی۔ اور خیال جماع نہ محض محال بلکہ باعثِ خوف و ملال ہو جاتا ہے۔ یہی جریان منی ہے جس کا علاج تمام اطبا کو نہایت ہمدردی اور توجہ کے ساتھ کرنا چاہیئے۔

سیلان منی کے علاج کے لیے مفصلۂ ذیل اصول ہیں۔ اول مریض کی عام صحت و طاقت کو عمدہ غذاؤں۔ مقوی دواؤں اور مناسب ورزش سے ترقی دینا۔ دوئم۔ تیزی اعضائے تناسل کو مناسب ادویہ و تدابیر سے کم کرنا۔ ان اصول کی تکمیل کے واسطے مفصلۂ ذیل تدابیر ہیں۔ (۱) **غذائیں**۔ دودھ۔ بیضہ خام یا نیم برشت گوشت۔ مچھلی۔ روغن۔ بادام۔ مغزیات وغیرہ جس جس طرح رنگارنگ صورتوں میں مریض پسند کرے بکثرت کھلائیں یا پلائیں۔ حلوا۔ پلاؤ۔ ہریسہ۔ کباب۔ کوفتہ یخنی۔ بریانی وغیرہ جس طرح مریض پسند کرے اس کے لئے مہیا کریں۔ (۲) **مناسب ورزش**۔ کھلی ہوا میں سیر گشت یا کسی قسم کی ورزش مثلاً کرکٹ کھیلنا۔ دوڑنا۔ بھاگنا۔ ڈنڈ پیلنا مگدر پھیرنا (۳) **سرد پانی سے غسل** کرنا ہمیشہ سرد پانی سے غسل کرنا جلد کو خاص طاقت بخشتا اور تیزی و سرعت تاثر کو کم کرتا ہے۔ تمام مریضان سُرعت انزال احتلام و جریان کو اس کی طرف خاص توجہ دلانی چاہیئے (۴) **مقوی ادویہ**۔ مقوی باہ ادویہ کی تفصیل تو بہت طوالت چاہتی ہے۔ لیکن اُن تمام میں جو اعلیٰ درجہ پر قابل اعتبار ادویہ ہیں وہ تعداد میں چند ہی ہیں۔ یعنی فولاد کچلہ سنکھیا۔ ڈمیانہ۔ فاسفرس تیلنی مکھی۔ مشک۔ ساپالمیٹو۔ جروبیا۔ سنترے نیلا اور ہائیڈراسٹس کینا ڈینسس **نسخہ جات** (۱) فاسفرس ایک گرین۔ اکسٹراکٹ ڈمیانہ ۵ ڈرام۔ اکسٹراکٹ کچلہ [illegible] گرین مدری سلفاس اکسی کنیٹا ۵ گرین۔ ان سب کو باہم ملا کر سو عدد گولیوں میں تقسیم کریں۔ اور تین گولی روزانہ استعمال کریں (۲) اکسٹراکٹ ڈمیانہ ۲۳ گرین۔ اکسٹراکٹ کوکا ۲۴ گرین۔ اکسٹراکٹ نکس وامیکا [illegible] کوئی سلفاس اکسی کنیٹا ۸ گرین۔ ان سب کو ملا کر ۲۴ عدد حبوب میں تقسیم کریں۔ اور ۲ حبوب روزانہ [illegible] (۳) ارگوٹین ۲۴ گرین۔ اکسٹراکٹ کینے بس انڈیکا ۲ گرین۔ اکسٹراکٹ نکس وامیکا ۲ گرین۔ ان سب کو [illegible] میں تقسیم کر کے ایک گولی تین دفعہ روزانہ استعمال کریں (۴) پل فاسفرس مالس ۱/۲ گرین

آدسی نیٹ آف آیرن پانچ گرین - ارگوٹین ایک گرین - الیسی تین حبوب - روزانہ (۵) پوست کیکر ۵ تولہ - گل مغیلان ۵ تولہ - ثمر کیکر تخم نارسیدہ ۵ تولہ - گوند کیکر ۵ تولہ - کوفتہ بیختہ در مصری ہموزن آمیختہ یک تولہ روزانہ بشیر گاؤ خورند (۶) موسلہ سنبھل ۵ تولہ - موچرس ایک تولہ - بھینڈ ایک تولہ - کھانا تین تولہ (بریان در روغن زرد) کوفتہ بیختہ در مصری ہموزن آمیختہ با شیر گاؤ بخورند - از ۹ ماشہ تا یکتولہ - یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر مریض ظاہرا قوی اور تندرست ہے اور مقویات و مہیجات کے استعمال سے اُس کے جریان میں زیادتی ہوتی ہے تو اُس کے برعکس علاج کریں یعنی پوٹاسیم برومائڈ - کافور - ہایوسائمس - کشنیز اور کاہو سے تیزی شہوت کو کم کریں - عانہ اور قطن پر جمالہ اٹھا دیں ہمیشہ سرد پانی سے غسل کرنے کی ترغیب دیں اور ریاضت اور فاقہ کشی اختیار کرائیں - اور اُس کے اکل و شرب میں معمول کی نسبت کمی کر دیں -

سپرمے سٹی Spermaseti یہ ایک قسم کی چربی ہے - جو سپرم ویل کے سر میں سے حاصل ہوتی ہے - سپے شیم آئنٹمنٹ اسی سے بنتا ہے - عمدہ مقامی ملین ہے -

سپرمین Spermine براؤن سیکرڈ صاحب کا عرق انثیین -

سپرمین ہائیڈروکلوریٹ Spermine Hydrochlorate ڈاکٹر براؤن سیکرڈ صاحب کا کچھ مدت تک یہ خیال رہا کہ کہن سالی کا ضعف دو وجہ سے ہوتا ہے - اوّل تو تمام اعضا اور ساختوں میں قدرتی زوال واقع ہونے کی وجہ سے - دوم اُن غدود کے ضعف کی وجہ سے جو تولید منی کرتے ہیں اس بنا پر اُن کی یہ رائے ہوئی کہ اگر بوڑھوں کے خون میں منی کی پچکاری کیجائے - اور اُس پچکاری سے کوئی نقصان پیدا نہ ہو تو ضرور اُن کے جسمانی اور دماغی قوای میں جوانی کی قوت و تیزی پیدا ہو سکتی ہے - تب اُنہوں نے پہلے دو بوڑھے خرگوشوں پر اس بات کا تجربہ کرکے چند بار اُس کو آزمایا - اور معلوم کیا کہ اس عمل سے کوئی نقصان نہیں ہوتا لیکن بہت سے عمدہ نتائج ضرور مترتب ہوتے ہیں - حیوانوں پر تجربہ کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف نے خود اپنے اوپر اس عمل کو آزمانا چاہا - اور تھوڑے سے پانی میں مفصلہ ذیل تین اجزا شامل کرکے جلدی پچکاریاں کیں - اوّل - انثیین کی وریدوں کا خون - دوئم منی - سوئم کسی کتے یا گینی پگ کا خصیہ نکال کر اور اُس کا پانی نچوڑ کر - اُنہوں نے ان ہر سہ اشیا میں پانی محض اصل شئے سے تین یا چار گنا ملایا اور فلٹر پیپر میں چھان کر صاف کیا - اور پھر اُس عرق کو پاسچر فلٹر میں گذار کر ایک کیوبک سینٹی میٹر فی پچکاری کے حساب سے استعمال کرتے رہے - کُل دس پچکاریاں کیں - دو پچکاریاں داہنے بازو میں اور باقی تمام ٹانگوں میں - ان پچکاریوں کا نتیجہ وہ حسب ذیل بیان کرتے ہیں - پہلے روز ہی اُن کو اپنی توانائی میں ترقی محسوس ہو کر دوسرے روز ایک قطعی تغیر معلوم ہوا کہ گویا کہ عمر کے چند سال کم ہو کر جوانی کی تازگی اور قوت حاصل ہو گئی ہے - کام معمول کی نسبت زیادہ بلا تکان کرنے لگے - اپنی لیبوریٹری میں گھنٹوں بلا کسی قسم کی تکان کے کھڑے کام کرتے رہتے - غرضیکہ تمام کاموں کے واسطے اُن کو اس قدر ہمت و قوت حاصل ہو گئی کہ بیس سال گذشتہ میں کبھی نہیں ہوئی تھی - پیشاب قدرے موٹی دھار کے ساتھ آنے لگ گیا - اور براز زیادہ فراغت کے ساتھ خارج ہونے لگا - ان نتائج سے یہ ظاہر ہوا کہ خصیوں کا عرق دوران خون کو ترقی دیتا - تمام جسمانی و دماغی قوٰی کی قوت زیادہ کرتا - اور نخاعی مرکزوں کو قوت بخش کر فعل مثانہ و روده کو ترقی دیتا ہے - خلاصۂ مطلب

یہ کہ مقوی اعضاء و تولی۔ مدر اور قبض کشا ہے۔ منی میں بعض اجزا ایسے ہیں جو دوبارہ خون میں شامل ہو کر نظام عصبی اور تمام اعضا کو قوت دیتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ خو جون کے تولیے جسمانی اور دماغی کمزور ہو کر طاقت جسمی کم ہو جاتی اور فہم و ادراک میں فتور آجاتا ہے۔ کثرت جماع۔ زنا اور جلق سے منی کا زیادہ نقصان ہو کر قوت جسمی و دماغی زایل ہو جاتی اور بعض اوقات جنوں تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ ڈاکٹر براؤن سیکرڈ صاحب کے بعد اوروں نے بھی عرق خصیوں کو مختلف امراض عصبی و دماغی ضعف۔ نامردی۔ فتور دماغ۔ ذیابیطس اور فالج مزمنہ میں آزمایا۔ اور اُن کے تجربات میں مفید ثابت ہوا ہے۔

سپریشن آف یورین Suppression of Urine احتباس البول کا بیان دیکھو۔

سپلین Spleen طحال۔ تلی۔ اس کے امراض کی مختصر فہرست حسب ذیل ہے

اول۔ طحال میں اجتماع خون ہو جانا۔ یعنی سپلین کا کن جیسچن یا ہائی پریمیا۔ **اسباب**۔ تیز بخار جن میں اکثر یعنی شریانی اجتماع خون ہو جاتا ہے۔ پورٹل وین پر کسی قسم کا دباؤ جس سے وریدی اجتماع خون ہو جانا۔ احتباس الطمث۔ **علامات و کیفیت**۔ طحال کسی قدر معمول سے بڑھ کر نرم یا سخت ہو جاتی ہے۔ دبانے سے دُکھنی اور خون پھیکا پڑ جانا ہے رنگت زیادہ سُرخ یا زیادہ سیاہ ہو جاتی۔ تلی کا غلاف تنکر برابر صاف ہو جانا۔ خون کے سرخ ذرات تعداد میں بڑھ جاتے اور مدت تک اجتماع خون رہنے سے تلی بڑھ جاتی اور سخت ہو جاتی ہے۔ اجتماع خون کی حالت میں خفیف اسباب سے خون خارج ہو جانے اور انفارکشن کا اندیشہ رہتا ہے جس کا بیان آیندہ آتا ہے۔ **دوم ہیمورہیجک انفارکشن**۔ یہ ایک خانہ کی شکل کا سُرخ مضبوط ٹکڑہ ہے جو طحال میں اجتماع یا ایمبالزم یا اخراج خون سے بنجاتا ہے جو قامت میں مٹر کے دانہ سے انڈے کی برابر تک ہوتا ہے۔ ابتدا میں گہرے سیاہ رنگ کا ہوتا اور بعد میں رنگتیں جذب ہو کر زردی مایل سفید رنگ کا ہو جاتا ہے بعض اوقات یہ تمام حصہ گل کر جذب ہوتا اور سکڑا ہوا داغ باقی رہ جاتا ہے۔ کبھی اس میں چونہ پڑ جاتا ہے۔ اگر پائی ایمیا کی وجہ سے ہوا ہے۔ تو اس کا پھوڑا بن کر پیپ کا تھیلا ہو جاتا ہے۔ جو کبھی باہر اور کبھی شکم یا معدہ یا انتڑی یا سینہ کے اندر منھ کر لیتا ہے۔ کبھی اس پر غلاف تنکر صحت کا باعث ہو جاتا ہے۔ اس مرض کی علامات نہایت مشتبہ ہوتی ہیں۔ تلی دردناک ہو جاتی معمول سے بڑھ جاتی اور اکثر بخار ہو جاتا ہے۔ **اسباب**۔ ایمبالزم۔ تھرامبوسس۔ میلیریا۔ ضرب۔ **سوم تلی کا بڑھ جانا عظم طحال**۔ **اسباب**۔ میلیریا۔ پورٹل وریدوں میں رُکاوٹ رہنا۔ لیوکوسائی تھیمیا۔ ٹائیفائیڈ بخار۔ البیومی نائڈ ڈیز **علامات و کیفیت**۔ تلی جسم اور وزن میں بڑھ جاتی ہے شکم کو ٹٹولنے سے صاف طور پر معلوم ہو سکتی ہے خون پھیکا اور بدن لاغر ہو جاتا اور چہرہ خاص رنگ کا ہوتا جاتا ہے۔ تلی کے دباؤ سے ہاضمہ خراب اور سانس بھاری رہتا ہے۔ **چہارم لیوکوسائی تھیمیا۔ یا لیوکیمیا**۔ اس مرض میں خون کے اندر لیوکوسائیٹس یعنے سفید ذرات بکثرت بنتے جسم کے جوفوں اور جوڑوں کی جھلیوں پر لمف بکثرت جمتا اور ہڈیوں کے گودے میں ملٹڈ سیلز اور لمفائیڈ سیلز بکثرت ہو جاتے ہیں **اس کی چار قسمیں ہیں اول** وہ جس میں ابتداءً تلی ماؤف ہوتی ہے اس کو **سپلینک لیوکوسائی تھیمیا** کہتے ہیں۔ دوئم وہ جو غدود سے شروع ہو اس کو **لمف اڈینوما** یا **ہاجکن** صاحب کی بیماری کہتے ہیں۔ سوم **لمفی ٹیکو سپلینک**۔ جس میں غدود اور طحال سے برابر شروع

چہارم مائیلوجینک ۔ جو مغز استخواں سے شروع ہو۔ **اسباب** ۔ خاص مزاج ملیریا۔ ایام حمل ۔ چالیس ۔
پچاس سال کی درمیانی عمر۔ کثرت محنت اور ترددات ۔ ضرب ۔ مردوں میں عورتوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے
کیفیت ۔ خون کے سفید ذرات نہایت کثرت سے بنکر بعد میں جمع ہوجاتے ہیں ۔ تلی بڑھ کر پندرہ پونڈ تک وزن میں
ہوجاتی اور غلاف موٹا اور چسپیدہ ہوجاتا ہے ۔ تلی کا جال موٹا اور اُس کا پلپ زیادہ ہوجاتا ہے اسی طرح غدود بھی
بڑھجاتے ہیں ۔ قلب اور گردوں میں چربی پڑجاتی اور مفصلہ ذیل اعضا میں لمفائیڈ ٹشو کی نئی ساختیں بنجاتی ہیں
لوزتین ۔ زبان اور انتڑیوں کے غدود ۔ پھیپھڑوں کی نئی ساختیں گلجانے کے بعد غدود رہجاتے ہیں ۔ کبھی مختلف
اعضا میں ہیموریجک انفارکشن ہوجاتا ہے ۔ پلیورا ۔ پیری کارڈیم ۔ اور پیری ٹونیم میں پانی پڑجاتا ہے ۔ خون پھیکا
اور ہلکا ہوجاتا ہے ۔ اُس کی قوت انجمادی کم ہوجاتی ہے ۔ سفید ذرات کی تعداد بہت بڑھ جاتی ہے ۔ اگر یہ عارضی
ہو تو اس کو **لیوکوسائی ٹوسس** کہتے ہیں اور اگر بہت زیادہ اور پائدار ہو تو **لیوکوسائی تھیمیا** کہلاتی ہے
چھوٹے چھوٹے ذرات مثلاً **گلابیولین ۔ ہیمے ٹوبلاسٹ ۔ مائیکرو سائٹیس ۔ پوائی کلوسائٹیس**
اور **مثلاً کوزکرسٹلز** بھی خون میں دیکھے جاتے ہیں ۔ چربی اور ریشہ زیادہ ہوجاتے ہیں ۔ سُرخ ذرات تعداد میں بہت
کم ہوجاتے ہیں ۔ ہڈیوں میں **لمفائڈ** ساختیں بکثرت بنتی ۔ اُن کے مغز میں **بلڈ کارپسلز** اور **لمفائڈ سیلز**
بکثرت ہوتے ہیں ۔ عروق خون تعداد میں کم ہوجاتے ۔ اور ہڈیوں کی سخت تہیں پتلی پڑجاتی ہیں اور ان کا اسفنجی حصہ
اور زیادہ کھوکھلا ہوجاتا ہے ۔ **علامات** ۔ تلی بڑھجاتی ۔ چہرہ کا رنگ روپ میلیریا زیادہ ہوجاتا اور غدود دیگر بھی
بڑھ جاتے ہیں ۔ خون پتلا اور پھیکا اور انجمادی طاقت کم ہوجانے سے جریان خون زیادہ ہوتا رہتا ۔ مسوڑھے
کھوکھلے اور سوجے ہوئے رہتے ۔ ہاضمہ عموماً خراب ۔ پسینہ بکثرت ۔ پیشاب گہرا اور ثقیل ۔ یہ مرض مدتوں رہتا ہے
چھ مہینے سے سات سال تک دیکھا گیا ہے ۔ **عوارضات** ۔ پلیورا ۔ پیری کارڈیم ۔ پیری ٹونیم ۔ اور پھیپھڑوں
میں پانی پڑجاتا ۔ نیومونیا ۔ برانکائی ٹس ۔ وریدوں کا تھرامبوسس ۔ گردہ کے امراض ۔ ماشرہ ۔ پھوڑے ۔ فرسوس
انجام ۔ موت کبھی خاص اس مرض سے اور کبھی دیگر عوارضات غشی ۔ جریان خون ۔ اسہال ۔ نیومونیا ۔ استسقا
حجاب القلب وغیرہ سے **پنجم** ۔ **متفرق امراض** جو ابتداءً یا ضمنی طور پر طحال میں ہوجاتے ہیں ۔ البیومی
نائیڈ ڈزیز ۔ آتشک ۔ سرطان ۔ ہائیڈیٹڈ ۔ ٹیوبرکل ۔ رکٹس ۔ ہزال ۔ **علاج** ۔ اس جگہ ہم پہلے چار اقسام کے امراض کا علاج
درج کرتے ہیں (۱) **کن جیسچن یا ہائی پریمیا** ۔ یعنی اجتماع خون ۔ اس کا علاج عام اُصول کے مطابق کرنا چاہیئے ۔
یعنی طحال کے مقام پر سینک دیں ۔ ہیارائی ۔ آیوڈین لینیمنٹ کروٹن ۔ لینیمنٹ ٹارٹار ایمیٹک وغیرہ سے خون کو جلد
کی طرف جذب کریں ۔ گلاس یا جونکیں لگائیں ۔ میگنیشیا یا املتاس سے امعا کو صاف رکھیں ۔ اگر بخارات موسمی
کی وجہ سے کن جیسچن ہوا ہے تو کونین اور آرسنک کا استعمال ضروری ہے (۲) **ہیموریجک انفارکشن** ۔
جمود الدم فی الطحال اس کا علاج بھی اجتماع خون کے طریق پر ہے ۔ (۳) **ہائی پرٹروفی ۔ عظم الطحال** ۔
اس میں داخلی طور پر مقویات کونین ۔ فولاد ۔ سنکھیا اور کچلہ مفید ہیں ۔ ان کے ساتھ ارگٹ شامل کرنا بہتر ہوتا ہے

خارجی طور پر ٹنکچر آیوڈین سب خارجی ادویہ سے اعلیٰ درجہ پر ہے - پارہ کے مرکبات - مثلاً ریڈ امینٹ وغیرہ نہایت احتیاط کے ساتھ استعمال کرنے چاہئیں **نسخجات** (۱) ارگوٹین یا فلوئڈ اکسٹراکٹ آف ارگٹ کی جلدی پچکاری ایک دفعہ روزانہ کرنا (۲) فیری سلفاس ایک ڈرام - کونین سلفاس ایک ڈرام - ارگوٹین ۲ ڈرام - اکسٹراکٹ نکس وامیکا ۱۰ گرین - اکسٹراکٹ جنشین حسب ضرورت - ان سب کو ملاکر ۶۰ عدد حبوب میں تقسیم کرکے دو حبوب روزانہ کھانے کے بعد استعمال کرائیں (۳) آرسینک ایسڈ ۲ گرین - فیرم ریڈیکٹم ۴ ڈرام - سٹرکنیا ۱ گرین - اکسٹراکٹ جنشین حسب ضرورت ان سب کو ملاکر ۱۰۰ گولیوں میں تقسیم کرکے دو حبوب روزانہ استعمال کریں (۴) **لیوکو سائی تھیمیا یا لیوکیمیا** اگر ملیریا کی وجہ سے ہو تو کونین اور آرسینک زیادہ مقدار میں دینے سے آرام حاصل ہو جاتا ہے - دس سال کے بچے کو ۲۰ گرین روزانہ تک کی خوراک میں کونین دے سکتے ہیں - ساتھ اس کے دوسرے مقویات مثلاً روغن ماہی - سرپ آف آیوڈائڈ آف آئرن اور فاسفرس بھی استعمال کرنے چاہئیں - سنکھیا اور اُس کے مرکبات بھی اس مرض میں اعلیٰ درجہ پر مفید ثابت ہوئے ہیں - مگر اس کو بھی کونین کی طرح معمول سے دو چند مقدار میں دینا چاہیے - فاسفرس ۱/۵۰ گرین فی گولی کی مقدار میں مفید ہے - بعض ڈاکٹر خالص آکسیجن کا سنگھانا اس مرض میں مفید بیان کرتے ہیں - طحال کے مقام پر برف لگانا اور بجلی گذارنا اُس کے حجم کو کم کرتے ہیں - مریض کو کھلی ہوا میں ہلکی ورزش کرتے رہنا چاہیے - مثلاً سیر گشت - گاڑی کی سواری - گھوڑے کی سواری وغیرہ - غذا لطیف سریع الہضم دیتے رہیں - تغیرات موسم اور شدت گرمی وسردی سے مریض کو محفوظ رکھیں (۵) **پنجم متفرق امراض** مثلاً ایبوی نائڈ سرطان - آتشک - ہائڈے ٹڈ - سل - رکٹ - ہزال - جب یہ امراض طحال میں ظاہر ہوں تو اُن کا وہی علاج ہے جو عام طور پر ان امراض میں درج ہو چکا ہے - پس دیکھو بیان ان امراض کا -

سپنڈل ٹری Spindle Tree یہ ایونی مس اٹرو پرپیوریس کا دوسرا نام ہے - پس اُس کا بیان دیکھو -

سپوجیل سیڈز Spogel Seeds یہ اسپغول کا انگریزی نام ہے - پس دیکھو بیان اسپغول کا -

سپوریس پریگننسی Spurious Pregnancy حمل کاذب - رجا کا بیان دیکھو

ستاور - شقاقل - دودھائی - مقوی باہ - مغلظ منی - مزید شیر - قاطع بلغم اور منتج سدد ہے ضعف باہ - جریان اور سوزاک میں مفید ہے - خوراک تین ماشہ سے ایک تولہ تک -

سٹار گراس Star Grass یہ الیسٹرس فیری نوزا کا دوسرا نام ہے - پس اُس کا بیان دیکھو -

سٹارچ - نشاستہ - یہ غذا کا ضروری جز ہوتا ہے - تمام اناجوں میں کم و بیش نشاستہ پایا جاتا ہے چاول گیہوں - چنا - آلو - ساگو دانہ اور جو میں نشاستہ بکثرت ہوتا ہے - تفصیل کے لئے دیکھو بیان غذا کا -

سرسام۔ یہ نام دماغی اجتماع خون۔ سری برائیٹس اور منجائیٹس پر شامل ہے۔ اس لئے اس کا بیان دماغی امراض کے ذیل میں کیا گیا ہے۔ پس دیکھو بیان دماغ کے امراض کا۔

سٹامک Stamach معدہ۔ لاطینی زبان میں معدہ کو گیسٹرو کہتے ہیں۔ اس کے امراض کی تفصیل کے واسطے دیکھو بیان گیسٹرک ڈزیز کا۔

سٹامک سٹی مولنٹس۔ محرکات معدہ۔ اس سے مراد وہ تمام ادویہ ہیں، جو معدہ کے غدود اور لحمی ریشوں کو تحریک دیکر اشتہا اور قوت ہاضمہ کو تیز کریں۔

سٹامک ٹانکس۔ مقویات معدہ۔ اس سے مراد وہ تمام ادویہ اور تدابیر ہیں جو قوت، اور فعل معدہ کو ترقی دیں۔ محرکات و مقویات معدہ مختلف اقسام کی ہوتی ہیں۔ ذیل میں قسموار ایک مختصر فہرست اُن ادویہ کی درج کیجاتی ہے جو معدہ کے لحمی ریشوں اعصاب اور غدود کو تحریک دیتی اور ہاضمہ کو تقویت یا امداد بخشتی ہیں (۱) **کھاری مقویات معدہ** مثلاً سوڈا بائی کارب۔ سوڈا واٹر۔ امونیا کاربوناس۔ میگنیشیا کاربوناس۔ پوٹاسی کاربوناس۔ لائکوار پٹاسی۔ نوشادر۔ نمک سیاہ وغیرہ۔ ان ادویات کے کھانے سے معدہ کے غدود کو تحریک ہو کر ترشی زیادہ خارج ہوتی اور اشتہا و ہاضمہ کو امداد ملتی ہے (۲) **تلخ ادویہ** مثلاً کچلہ۔ چرائتا۔ سنکونا۔ صبر۔ کلمبا۔ کواشیا۔ یوینڈ چینی جنشین۔ گلو۔ شاہترہ۔ بربرس اکوئی فولیم۔ بربرس ارسٹاٹا۔ رسوت۔ بربرین ہکلنڈ۔ ڈاکا کیکر پوست بیج نیم۔ برگ نیم۔ ببولی وغیرہ (۳) **خوشبودار ادویہ** مثلاً لونگ۔ زیرہ۔ اجوائن۔ دارچینی۔ سونف۔ دھنیا۔ سویا۔ سونٹھ۔ جائفل۔ الائچی خورد و کلاں۔ زعفران۔ پودینہ۔ پیپر منٹ۔ آئیل کیجوپٹ۔ روزمیری۔ سپیرمنٹ۔ ایو کے لپٹس آئیل۔ لیونڈر سپرٹ۔ گلاب۔ مشک۔ عنبر۔ تمام خوشبودار ادویہ خارجی اور داخلی طور سے اشتہا کو تحریک دیتی اور ہاضمہ کو تقویت بخشتی ہیں۔ اوّل تو ان کی خوشبو سے ہی منہ میں لعاب بھر آتا ہے۔ جو بذات خود محرک اور ممد ہاضمہ ہے، دماغ پر ان کا تیز اثر محسوس ہو کر فوراً اشتہا محسوس ہونے لگجاتی ہے۔ جب در اصل یہ تیز خوشبودار ادویہ کھائی یا پی جاتی ہیں تو ان کی تیزی سے معدہ میں تیزآب اور پیپسین بکثرت پیدا ہوتے۔ بھوک تیز ہو جاتی اور ہاضمہ قوی ہو جاتا ہے (۴) **تیز بودار ادویہ**۔ ہینگ۔ امونائے کم۔ سرپنٹیریا۔ ویلرین (۵) **تلخ خوشبودار ادویہ** مثلاً کیسکریلا۔ گل بابونہ۔ جنشین۔ چرائتا۔ لوپولس۔ لیموں۔ رنگترہ۔ کسپیریا۔ کینلا وغیرہ (۶) **مرکبات شراب** ہر قسم کی شراب۔ ایتھر۔ کلوروفارم (۷) **ترش مقویات معدہ**۔ مثلاً ایسڈ سلفیورک ڈایلوٹ۔ ایسڈ ہائیڈرو کلورک ڈایلیوٹ۔ ایسڈ نائیٹرو ہائیڈرو کلورک ڈایلیوٹ۔ ایسڈ نائیٹرک ڈایلیوٹ۔ ایسڈ فاسفورک ڈایلیوٹ ایسڈ ایسیٹک۔ سرکہ۔ عرق لیموں۔ آب سنگترہ (۸) **تیز ادویہ** مثلاً مرچ سرخ۔ مرچ سیاہ۔ کباب چینی۔ رائی۔ آرموریشیا۔ عقر قرحا۔ (۹) **مویدات معدہ**۔ یعنی وہ اشیا جو معدہ کے قدرتی عروق ہاضمہ کی قائم مقام ہو سکتی ہیں۔ مثلاً پیپسین۔ انگلووین۔ ایسڈ ہائیڈرو کلورک ڈایلیوٹ۔

سٹائی Stye پلکوں کے امراض میں ہارڈیولس کا بیان دیکھو۔

سٹائی لوسنتھیز ایلے ٹیور Stylosanthese elature پنل فلور آفر برتھ ویڈیسکن وسقوی رحم ہے۔حاملہ عورتوں کو اگر کھلایا جاوے تو درد کاذب کو موقوف کرتا۔ اور رحم کے لحمی ریشوں کو تقویت دیکر ولادت آسان کردیتا ہے۔ چونکہ تقویت رحم کے ساتھ اُس کی تقویت بھی کرتا ہے۔اس لئے اسقاط عادی کا مانع ہے مقدار سفوف نبات ۲۰ گرین سے ۶۰ گرین تک۔ فلوئیڈ اکسٹرکٹ ۱۰ بوند سے ۳۰ بوند تک۔

سٹپٹک Styptic مقامی حابس الدم یعنی وہ ادویہ وتدابیر جو کسی مقام پر عمل کرنے سے جریان خون کو بند کریں۔ مثلاً الیہ ٹینک میسٹی کا ۔پھٹکری ۔ مازو ۔کتھہ۔ ہماٹاکسی لین ۔فولاد کے نمک۔ ایسی ٹیٹ آف لڈ۔ سلور نائیٹریٹ۔ ہیما میلس ۔برف لگانا ۔ یا کسی اور طریق سے مقام جریان خون کو سرد کرنا ۔ داغ دینا تفصیل کے لئے دیکھو ہیموریج کا بیان

سٹرابیری ٹیٹو Straberry Tomato الکے کینجی کا بیان دیکھو۔

سٹرافنتھس کومبی	**Strophanthus kombe**	یہ ہر دو ایک ہی قسم کے درخت ہیں
سٹرافنتھس ہسپی ڈس	**do. Hispidus**	

سٹرافنتھیلین	**Strophanthal in**	یہ ہرسہ ایک ہی جوہر کے نام ہیں جو سٹرافنتھس ہسپی ڈس
سٹرافنتھین	**Strophanthin**	کے بیجوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ سٹرافنتھس ایک
سٹرافےنین	**Strophanin**	نہایت عمدہ مقوی قلب اور مدر ہے ۔ ہر قسم کے

ضعف قلب و دوران خون میں جو اثنائے بخارات شدید مثل سل ۔ ذات الصدر۔ ٹائیفس ورٹائیفائڈ فیور ۔ یا ہزال القلب میں واقع ہو یا کہ ہسٹیریا ہوا ہے ۔ امراض قلب کی دھڑکن میں بھی خاص کر مفید ہے ۔ انجائنا پکٹورس میں شدت درد ۔ دھڑکن اور خوف کو دور کرکے صورت نجات پیدا کردیتا ہے ۔ فولاد کے ساتھ استعمال کرنے سے دوران خون کو تقویت دیتا اور انیمیا میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے ۔ ڈائی لے ٹیشن آف دی ہارٹ یعنی قلب کے کشادہ ہوجانے میں جو اکثر ذات الجنب ۔سل اور ٹائیفائڈ فیور کے ضمن میں واقع ہوکر قلب کی دیواریں پتلی اور کمزور ہوجاتی ہیں ۔ سٹرافنتھس اس ضعف اور لاغری کو یقینی طور پر رفع کردیتا ہے اپنے مدر اثر کی وجہ سے استسقا میں جو امراض قلب و دوران خون کی وجہ سے ہو نہایت مفید ثابت ہوا ہے ۔ سلفیورک ایتھر کے ساتھ ملکر اس کا مدر اثر زیادہ قوی ہوجاتا ہے ۔ برائیٹس ڈزیز میں جبکہ استسقا کے ساتھ یوریمیا کی علامات بھی پیدا ہوجائیں ادرار کرکے تمام علامات و تکالیف میں تخفیف کردیتا ہے ۔ مقامی طور پر اس کا قدرے مخدر اثر بھی ہوتا ہے ۔ جیساکہ دیگر مقویات قلب کا نتیجہ سٹرافنتھین آنکھ میں لگانے سے پچیس تیس منٹ کے اندر کامل بے حسی حاصل ہوجاتی ہے ۔ جو دو گھنٹے سے بارہ گھنٹے تک قایم رہ سکتی ہے ۔ سٹرافنتھین میں تمام تاثیرات ٹنکچر سٹرافنتھس کی موجود ہیں ۔ لیکن اُس کی برابر سریع اور یقینی اثر نہیں رکھتا۔ مقدار ٹنکچر سٹرافنتھس ۲ بوند سے ۱۰ بوند تک ۔ سٹرافنتھین ۱/۲۰۰ گرین سے ۱/۱۰۰ گرین تک ۔ جلدی پچکاری میں ۱/۵۰۰ گرین سے ۱/۲۰۰ گرین تک

سٹرافیولس Strofulus سٹرائی ڈولس لیرنجائٹس ۔ تشنج حنجرہ ۔ لیرنکس کے امراض کا بیان دیکھو۔

سٹرکچر آف دی انٹیسٹنز Stricture of the Intestines انٹسٹائنل ابسٹرکشن کا بیان دیکھو

سٹرکچر آف دی ریکٹم do. do. Rectum ریکٹم کے امراض کا بیان دیکھو

سٹرکچر آف دی گلٹ Stricture of the Gullet — اسافیگس کے امراض کا بیان دیکھو

سٹرکچر آف دی نیزل ڈکٹ do. do. Nasal Duct — لیکریمل ڈزیزز کا بیان دیکھو

سٹرکچر آف دی یورتھرا do. Urethra — یورتھرا کے امراض کا بیان دیکھو

سٹرکنس گال تھیرینا Strychnos Gaultherina ⎫
سٹرکنس میلاکینسس do. Melakensis ⎭ ہونگ نن کا بیان دیکھو

سٹرکنین Strychnine — یہ کچلہ کا جوہر ہے - دیکھو بیان کچلہ کا

سٹرکولیا اکیومی نیسٹا Stercolia Acuminata — کولانٹ کا بیان دیکھو -

سٹرنوٹے ٹریز Sternutatories — ارہائنز - چھینک لانیوالی ادویہ - معطش - وہ ادویہ جن کے سونگھنے سے چھینکیں آویں - مثلاً تمباکو - سفوف یخ مدار - اپی کے کوانا - کیسنلا بارک - ہائیڈرارجرائی سب سلفائیڈ - آیرس ورسی کولار - لوبی لیا - پائیری تھرم - سینگوئی ناریا - ویلیرین - ورے ٹریا - ورے ٹرم البم - بے بری بارک - برگ بولڈو - آرنی نیریا - سٹرنوٹے ٹرم - ایوفاربیم - ہیلی بورم البم -

سٹرومس کرے ٹاٹیٹس Strumous Keratitis — کارنیا کے امراض کا بیان دیکھو -

سٹرے بسمس Strabismus — سکوانٹ - حول - بھینگاپن - اس کا علاج بموجب اقسام اور اسباب سکوانٹ کرنا چاہیے (۱) **کنورجنٹ** - یعنی اندرونی حول جس میں آنکھ اندر کی جانب پھری رہتی ہے - اگر یہ مرض ہائی اوپیا یعنی قریب نظری کیوجہ سے ہو تو مناسب عینک لگا کر نقص بصارت کو رفع کریں - اگر دونوں آنکھوں میں تفاوت بصارت ہونیکی وجہ سے حول ہو تو ہر ایک آنکھ کے واسطے علیحدہ علیحدہ آئینہ تجویز کریں - اگر حول محض عارضی ہو یعنی کسی عارضی سبب مثل ارکان تنجیری خراش دکرم امعا - اور اخراج دنداں وغیرہ کی وجہ سے یا کسی شے پر دیر تک تاک لگانے کی وجہ سے پیدا ہو تو آنکھ کو چند روز تک دوا سے آرام دیں - کرم امعا کو مناسب ادویہ سے صاف کریں - اگر کسی دانت کا اخراج شروع ہو تو شگاف سے اُس کا نکلنا آسان کردیں - اگر حول کا کوئی خاص سبب ایسا معلوم نہو سکے جس کو مناسب ادویہ یا تدابیر سے رفع کر سکیں تو آخر اپنا دستکاری اُس کا علاج ہے جس کا طریق حسب ذیل ہے - آنکھ کو کوکے این کے ساتھ بحس کرکے بذریعہ سپیکولم کھولیں - اور اندرونی ریکٹس عضلہ کی نس کے قریب کن جنکٹائیوا کو فارسپس کے ساتھ پکڑ کر قینچی سے کتریں - پھر ایک گُند ہُک، کن جنکٹائیوا کے نیچے سے گذار کر نس میں پھنسا کر باہر کی طرف کھینچیں - اور قینچی کے ساتھ عین ڈیلے کے قریب نس کو کاٹ دیں - اس عمل میں دو احتیاط ضروری ہیں - اوّل تو یہ کہ نس عین ڈیلے کے قریب کاٹی جائے - دویم یہ کہ حتی الوسع کم از کم ساختیں قطع کی جائیں (۲) **ڈائی ورجنٹ سٹرے بسمس** - یعنی بیرونی حول جس میں ڈیلہ باہر کی جانب پھرا رہتا ہے - اسکی وجوہات عموماً حسب ذیل ہیں ۱ - غلطی سے بجائے ایک عضلہ کے ہر دو اندرونی جانب کے ریکٹس عضلوں کو اوپریشن کے وقت کاٹ دینا - ۲ - اندازہ سے زیادہ ساختوں کو قطع کر دینا - ۳ - نس کو ڈیلہ سے فاصلہ پر کاٹنا - ۴ - قطع کرنیکے بعد اندرونی عضلہ کی نس کا ڈیلے کے ساتھ محض کمزور لچکدار ریشوں کے ذریعہ وصل پانا - اس کا علاج یہ ہے کہ ہر دو بیرونی ریکٹس

عضلوں کی نسوں کو کن جن کٹا یوا کے نیچے کاٹ دیا جاوے۔ لیکن اگر یہ حول صرف ایک آنکھ میں انداز سے زیادہ سا حول کے کٹ جانے کی وجہ سے ہے تو اُسی آنکھ کا بیرونی رکٹیس کاٹ دینا چاہئے۔ اگر اس عمل سے حول دور نہو تو اندرونی رکٹیس کھینچ کر قطع کر کے سامنے کی جانب کر دینی چاہئے (۲) **بعض اوقات** حول ایک عصب کے مفلوج یا مسترخی ہونے سے واقع ہو جاتا ہے۔ جب حول اس طرح سے واقع ہو تو اُس کا علاج مناسب مقویات اور عام علاج فالج کے مطابق کرنا چاہئے اگر عام علاج فالج سے حول دور نہ ہو تو مخالف عضلہ کی ٹیناٹومی کرنی چاہئے۔

سٹرینگوری **Stranguary** عسر البول۔ دکھنوتا۔ پیشاب کا قلت اور دقت کے ساتھ خارج ہونا۔ یہ تکلیف دیگر امراض مثلاً پتھری یعنی سنگ مثانہ۔ سوزش گردہ و مثانہ و مجری پیشاب و سوزاک و دبیلہ قطن۔ امراض رحم۔ سوزش مقعد اور ورم بواسیر وغیرہ کے ضمن میں پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا علاج اصل مرض کا علاج ہے۔ دیکھو ان امراض کا بیان۔

سٹگمیٹا میڈیز **Stigmata Maides** ریشم کی۔ ریشم کی بلاشبہ ایک قوی مدر۔ مزلق اور دافع عفونت ہے۔ تمام مجری بول کی سطح پر اس کا اثر مسکن اور مقوی ہوتا ہے۔ گردہ مثانہ و مجری بول اور تمام غشا کی سوزش حادہ و مزمنہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ ورم کلیہ۔ قولنج کلیہ۔ دبیلۃ الکلیہ۔ عسر البول۔ حصاۃ الکلیہ و مثانہ بول الدم۔ سوزاک۔ اور استسقاء میں اعلیٰ درجہ کا مفید بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ اس کے مدر اثر کے ساتھ کسی قسم کا ضرر شامل نہیں ہے بلکہ میوکس سطح کو تقویت اور تسکین بخشتا ہے۔ اس لئے اس کو استسقائے قلبی و کلیہ اور البیومنی نوریا میں بلاتامل روزانہ استعمال کر سکتے ہیں۔ سوزش مثانہ و مجری بول۔ ریگ۔ حصاۃ۔ عسر البول تعفن بول۔ حبس البول وغیرہ امراض و تکالیف اس کے استعمال سے بہت جلد کم ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پیشاب کھلی دھار کے ساتھ بآسانی زیادہ مقدار میں خارج ہونے لگ جاتا اور تعفن پیشاب دور ہو جاتا ہے۔ نسخہ فلوئیڈ اکسٹراکٹ ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔ سرپ سٹگمیٹا میڈیز ½ اونس سے ایک اونس تک۔

سٹل برتھ **Still Birth** بچہ مُردہ پیدا ہونا۔ اسفکسیا نیونٹورم کا بیان دیکھو۔

سٹلنجیا سلویٹیکا **Stillingia Sylvetica**
سٹلنجین **Stillingin**
اس کے دوسرے نام کوئینز روٹ۔ کوئینز ڈلائٹ مارکوری اور یاروٹ بھی ہیں۔ مصلح خون دافع آتشک و سکرافیولا۔ مسہل۔ مفتح۔ مدر۔ محلل۔ معرق۔ اور محرک تاثیرات رکھتا ہے۔ زیادہ مقدار میں مقئی اور مسہل ہے۔ خنازیر۔ آتشک اور امراض جگر و جلد میں مفید ہے۔ نیز سرفہ۔ ذات الریہ۔ وجع مفاصل سیلان الرحم سلسل بول ضعف باہ اور عقر میں مستعمل ہے۔ دویم درجہ آتشک۔ سافٹ شنکر۔ سوزاک۔ آبلہ دہن۔ گلیٹ۔ استسقائے کبدی یرقان اور بواسیر کبدی میں مفید ثابت ہوا ہے۔ نسخہ سفوف بیخ سٹلنجیا ۱۵ گرین سے ۳۰ گرین تک۔ فلوئیڈ اکسٹراکٹ ۱۵ بوند سے ۶۰ بوند تک۔ سالڈ اکسٹراکٹ ۲ گرین سے ۵ گرین تک۔ سٹلنجین ایک گرین سے ۳ گرین تک۔

سٹنک بش **Stink Bush** رہس ایپیسٹک کا بیان دیکھو۔

سٹنگز Stings نیش۔ ڈنک۔ زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا بیان دیکھو۔

سٹومے ٹائی ٹس Stomatitis سوزش دہن۔ منہ آنا۔ منہ پک جانا۔ منہ میں چھالہ پڑنا۔ ثبور دہن۔ چونکہ سوزش دہن کی اقسام نہایت مختلف ہوتی ہیں۔ اس لئے اُن کا علاج علیحدہ علیحدہ اقسام کے مطابق ذیل میں درج کیا جاتا ہے (۱) **سمپل کٹاریل سٹومے ٹائیٹس**۔ منہ کا نزلہ۔ زکام دہن۔ سوزش کا اصل سبب دریافت کرکے حتی الوسع اُس کا دفعیہ کریں پس اگر کسی خراب دانت کا کنارہ گلنے اور کھرنے کے بعد تیز ہوکر خراش کرتا۔ اور باعث سوزش معلوم ہوتا ہو اُس کو کھرچکر یا نائیٹرک و کاربالک ایسڈ وغیرہ سے کند کریں کثرت حقہ و چرٹ نوشی سے منع کریں۔ اور اگر خور و نوش کے متعلق کوئی بے اعتدالی ثابت ہو اُس کی اصلاح کریں۔ قبض کی شکایت ہو تو میگنیشیا۔ جلپ۔ گلقند۔ ہلیلہ۔ املتاس وغیرہ سے مسہل کراکر صبر۔ سونٹھ۔ اجوائن کی گولی صفائی امعا کیواسطے کھلاتے رہیں۔ اگر معدہ میں خراش ثابت ہو تو بسمتھ اور کھاری ادویہ سے اُس کا علاج کریں۔ دیکھو بیان گیسٹرک کٹارکا۔ ان ضروری تدابیر کے ساتھ مریض کو ملین۔ مصفی۔ اور دافع تعفن ادویہ سے غرغرہ کرائیں مثلاً (۱) آش جو ایک پائنٹ۔ سوڈا بائی کارب ڈیڑھ ڈرام۔ سہاگہ ۲ ڈرام (۲) کلوریٹ آف پوٹاشش ایک ڈرام۔ بورک ایسڈ ۲ ڈرام۔ نیمگرم پانی ایک پائنٹ (۳) پوٹاسی پرمینگناس ۴ گرین۔ پانی ایک پائنٹ (۴) پوست درخت کیکر یا بیری پانی میں جوش دیکر ان غرغروں کے بعد خالص گلیسرین یا گلیسرین آف بورک ایسڈ یا ٹنین یا آیرن یا ایلم وغیرہ کا منہ کے اندر لگانا مفید ہوگا (۲) **ویسی کلر سٹومے ٹائیٹس**۔ ثبور دہن۔ منہ میں چھالہ پڑجانا۔ آبلہ دہن۔ اس کو افتھس سٹومے ٹائیٹس۔ افیتھی اور ہرپیز آف دی ماؤتھ بھی کہتے ہیں۔ شروع میں ریوند چینی اور میگنیشیا کا جلاب دیں۔ لیکن اگر پہلے سے ہی اسہال موجود ہوں تو بسمتھ۔ کانیو اور سوڈا سے اُس کا علاج کریں پوٹاسیم کلوریٹ ایسی حالتوں میں نہایت مفید ہے۔ مسکن سوزش اور انٹی سیپٹک ادویہ سے غرغرہ کراکر مفصلہ ذیل نسخجات منہ میں لگائیں (۱) کاسٹک لوشن ۱۵ گرین سے ۴۰ گرین تک کی طاقت کا (۲) نیلا طوطیا ۱۰ گرین۔ پانی ایک اونس (۳) سفید طوطیا ۱۰ گرین۔ پانی ایک اونس (۴) دار چکنا ایک گرین۔ پانی ایک اونس (۵) آیوڈوفارم ایک حصہ۔ ٹینک ایسڈ ۲ حصہ (۶) پھٹکری۔ نیلا طوطیا اور قلمی شورہ ہموزن لیکر سب کو اکٹھا پگھلا دیں۔ اس مرکب کا چھالوں پر لگانا نہایت مفید بیان کیا گیا ہے۔ (۳) **پیراسی ٹک سٹومے ٹائیٹس**۔ اس کو تھرش اور افیتھی بھی کہتے ہیں چونکہ اس مرض میں ایک باریک نباتی حیوان جس کا نام اوڈیم البی کنس ہے۔ منہ کے اندر جگہ کرلیتا ہے۔ اس لئے منہ کو انٹی سیپٹک لوشنوں سے کامل طور پر صاف کرنا انسداد اور علاج مرض کیلئے نہایت ضروری ہے۔ ایک انگشت پر صاف کپڑا لپیٹ کر اُس سے منہ کے تمام سفید داغوں کو رگڑ کر روزانہ صاف کردینا اور بعد میں مناسب ادویہ کے غرغرے کراکر ادویہ لگانا خوب کارگر ہوتا ہے **نسخجات برای غرغرہ**۔ ۱۔ سوڈی سلفو کاربولاس ۳ ڈرام سوڈی بائی کارب ڈیڑھ ڈرام۔ عرق گلاب ۸ اونس۔ ۲۔ غرغرہ ہائے جو نمبر ۱ و ۲ میں بیان کیے گئے۔ **نسخجات منہ میں لگانے کیواسطے**۔ ۱۔ سلور نائیٹریٹ ۴ گرین سے ۱۰ گرین تک فی اونس کی طاقت کا۔

۲۔کاربالک ایسڈ ۲ گرین۔ پانی ایک اونس (۳) دیکھو بیان نمبر ۲ کا۔ اگر اسہال موجود ہوں تو شروع میں کیلول سے اُس کی تائید کر کے بسمتھ۔ چاک۔ اور کائنو وغیرہ سے اُس کا علاج کریں۔ یہ مرض عموماً بے احتیاطی اور عدم صفائی دودھ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے دودھ کے برتن کامل طور پر صاف رکھنے میں زیادہ سے زیادہ احتیاط رکھنا چاہئے۔ جہانتک ہوسکے عورت ہی دودھ پلانیکے واسطے تجویز کریں۔ دوسرے بچوں کو مریض بچہ کے برتنوں سے محتاط رکھیں۔ کیونکہ یہ مرض متعدی ہے۔ اور میلے کچیلے برتنوں کے ذریعہ ایک بچہ سے دوسرے بچہ کو لگتا ہے۔ **(۴) السریٹو سٹومے ٹائیٹس**۔ اس کا دوسرا نام سیوڈو میمبرینس سٹومے ٹائی ٹس ہے۔ قروح دہن منہ میں زخم پڑ جانا۔ یہ مرض عموماً سخت ضعف اور نقاہت کی حالت میں طاری ہوتا ہے۔ اس لئے عام صحت و طاقت کو مقویات کونین۔ فولاد۔ کاڈلور آئیل اور عمدہ غذاؤں مثلاً دودھ۔ یخنی۔ بیضہ خام وغیرہ اور پابندی اُصول صحت سے ترقی دیں۔ مقامی استعمال کے لئے کلوریٹ آف پوٹاش مخصوص معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے منہ کو اینٹی سیپٹک لوشنوں سے صاف کرنے کے بعد کلوریٹ آف پوٹاش اور بورک ایسڈ گلیسرین میں حل کر کے متواتر ایک ایک یا دو دو گھنٹہ بعد لگانا چاہئے۔ کلوریٹ آف پوٹاش اور ٹنکچر فیری پر کلورائیڈ کا داخلی استعمال بھی اس حالت میں نہایت مفید ہے۔ **(۵) گنگرینس سٹومے ٹائیٹس**۔ اس کے دوسرے نام کنکرم اورس اور نوما ہیں۔ اس مرض کی اصل بنا یہ ہوتی ہے کہ سخت ضعف کی حالت میں کوئی زہریلا مادہ رخسار میں سرایت کر کے ورم شدید پیدا کر دیتا اور منہ کو نہایت سُرعت کے ساتھ گلا جاتا ہے۔ پس اس مرض کے اُصول علاج اور تدابیر حسب ذیل ہیں۔ **۱۔ مقویات کونین**۔ فولاد۔ سٹرکنیا اور عمدہ غذاؤں سے عام طاقت کو قایم رکھنا۔ نسخہ۔ کونین سلفاس ۵ گرین۔ ٹنکچر فیری پرکلورائیڈ۔ ۲ بوند۔ کلوریٹ آف پوٹاش ۔ ۱ گرین۔ گلیسرین ایک ڈرام۔ پانی ایک اونس۔ ایسی تین خوراک روزانہ کھانے کے بعد پلائیں۔ **۲۔ مقامی تدابیر سے زہریلہ مادہ کو ہلاک کرنا۔** اور پھیلنے سے روکنا۔ اس کے لئے مفصلہ ذیل تدابیر ہیں (۱) مریض کو کلوروفارم سے بیہوش کر کے تمام فاسد ساختوں کو چاقو سے قطع کر کے دور کر دیں۔ اور بعد ازاں بطریق مزید احتیاط تمام مشتبہ حصّہ کو کاٹری یا نائیٹرک ایسڈ یا زنک کلورائیڈ سے کامل طور پر جلا دیں۔ بعد میں مریض کے منہ کو پرمینگنیٹ آف پوٹاش لوشن ۴ گرین فی پائینٹ یا کاربالک لوشن ۲ ڈرام فی پائینٹ سے صاف کرتے رہیں۔ غذائیں رقیق مثل دودھ یخنی۔ شوربا دیتے رہیں۔ اندرلب نگلنے سے مریض کو سخت ممانعت کر دیں۔ (۲) شروع مرض میں تمام ورم خوردہ جگہ کے گرد خالص کاربالک ایسڈ کی جلدی پچکاری کرنا ترقی مرض کو روک دیتا اور فاسد ساختیں جلد درست ہو جاتی ہیں۔ ابتدائے مرض میں جبکہ رخسار کے اندر محض ایک چھالہ نظر آتا ہے۔ اور اُس کے فساد سے ورم زیادہ نہوا ہو تو اُس آبلہ کو نائیٹرک ایسڈ سے جلا کر پرمینگنیٹ آف پوٹاش لوشن ۵ گرین فی پائینٹ کے غرغرہ متواتر تمام دن رات کرنا کافی ہوسکتا ہے۔ **(۶) مرکیوریل سٹومے ٹائیٹس**۔ پارہ سے منہ آجانا۔ اس کا خاص علاج یہ ہے کہ مریض کو سفیدی و زردی بیضہ مرغ بکثرت کھلائیں۔ داخلی طور پر پوٹاسیم کلوریٹ۔ افیون اور بیلاڈونا در م اللثہ۔ سیلان و کثرت لعاب دہن اور ورم زبان و گلو کے لئے جو فساد پارہ سے ظاہر ہو جایا کرتے ہیں۔ نہایت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ پوٹاسیم کلوریٹ ۳۰ گرین سے ۹۰ گرین تک روزانہ دے سکتے ہیں۔ افیون اور بیلاڈونا کی مقدار حسب اندازہ درد و کثرت سیلان و لعاب تجویز کرنا چاہیئے۔ منہ کو ٹینین۔ پھٹکری۔ مِیلا طوملیا۔ ٹنکچر آیوڈین۔ ایسی ٹیٹ آف لیڈ وغیرہ کے

لوشنوں سے صاف اور خشک رکھیں۔ ان ادویہ کے لوشنوں کی طاقت فی پائنٹ حسب ذیل ہے ٹیننین ایک ڈرام پھٹکری ۲ ڈرام۔ نیلا طوطیا ۵ یا ۲۰ گرین۔ ٹنکچر آیوڈین ایک اونس۔ ایسی ٹیٹ آف لڈ ۲ گرین۔

سٹون ان دی بلیڈر Stone in the Bladder وسائیکل کیلکیولس۔ سنگ مثانہ وسائیکل کیلکیولس کا بیان دیکھو۔

سٹون ان دی کڈنی do. do Kidney رینل کیلکیولس۔ سنگ گردہ۔ حصاۃ کلیہ۔ گردہ کے امراض کا بیان دیکھو۔

سٹون ان دی یورتھرا do. do Urethra یورتھرا کے امراض کا بیان دیکھو۔

سٹون روٹ do. Root کالنسونیا کینا ڈنسس کا بیان دیکھو۔

سٹون کراپ do. Crop سیڈم ایکر کا بیان دیکھو۔

سٹے ٹک براسی لی انسس Static Brassiliensis بے کرو کا بیان دیکھو۔

سٹے راپٹین آف اجواین Stearoptene of Ajowan اپنی تاثیرات میں تھائیمال کے مشابہ ہے۔ پس تھائیمال کا بیان دیکھو۔ خ ½ گرین سے ۲ گرین تک۔

سٹیری لٹی Sterility عقر۔ بانجھ پن۔ مرد یا عورت میں قوت تولید کا نہونا۔ بعض حالتوں میں یہ مرض علاج پذیر ہوسکتا ہے اور بعض میں نہیں۔ اس کے اسباب ذکور واناث میں نہایت مختلف ہوتے ہیں بیشتر اس سے کہ ہم عقر کے اسباب وعلاج بیان کریں اعضائے ولادت کی مختصر تشریح اور حمل رہنے کی کیفیت پیش نظر ناظرین کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ **اوّل عورتوں کے اعضائے ولادت** ۔ یہ دو قسم کے ہوتے ہیں بیرونی اور اندرونی۔ بیرونی اعضا کا مجموعی نام ولوا یعنی اندام نہانی یا شرمگاہ زنان ہے۔ اس کے دو لب ہیں۔ ایک بیرونی جو عانہ سے سیون تک ہر دو جانب شرمگاہ کے نظر آتے ہیں۔ انکو لیبیا میجورا کہتے ہیں۔ ان کی سطح جلد اور میوکس جھلی سے بنی ہوئی ہے۔ ان کے اندر کی طرف ہر دو جانب چھوٹے لب ہیں۔ جو لعابدار جھلی سے بنے ہوتے اور جن کی ساخت میں عروق۔ اعصاب اور غدود بکثرت ہوتے ہیں۔ ان لبوں کو لیبیا مائی نورا کہتے ہیں۔ اگر ان کو کھول کر دیکھا جائے تو اُن کے آغاز کے قریب بالائی جانب ایک نہایت قوی الحس لمبی عضو سا نظر آتا ہے۔ جو عورتوں میں عضو تناسل کا قایم مقام ہے۔ عضو تناسل کی طرح اس میں استادگی کی قوت موجود ہے۔ بعض عورتوں میں ایک دو انچ کا لمبا ہو کر کثرت شہوت اور خرابی عادات کا باعث ہوجایا کرتا ہے۔ اس کو انگریزی میں کلی ٹرس کہتے ہیں۔ اس کے نیچے اور ہر دو لیبیا میجورا کے درمیان ایک اُبھری ہوئی نازک حس دار سطح نظر آتی ہے۔ جس کے اندر وریدوں کے جال نہایت کثرت سے ہوتے ہیں۔ اس کا نام ویسٹی بیول یا بلب آف کا بلیٹ ہے۔ پھر اسکے نیچے ویجائینا یعنی فرج کا سوراخ ہے۔ جس کے اندر جماع کے وقت دخول ہوتا ہے۔ اس کے ہر دو جانب دو غدودکی نالیاں

کھلتی ہیں جو ایک قسم کی رطوبت لزج پیدا کرکے دہان فرج کو تر رکھتی ہیں۔ کلیٹورس کے نیچے ایک سخت سوراخدار ابھار نظر آتا ہے جو انگشت کو بھی محسوس ہو سکتا ہے۔ یہ مجری پیشاب کا بیرونی سوراخ ہے۔ دہان فرج پر اکثر باکرہ لڑکیوں میں ایک جھلی ہائمن تمام مختلف صورتوں اور مقدار کی ہوتی ہے۔ اکثر ہلالی شکل کا نصف حصہ سوراخ کو بند کئے ہوئے کبھی مدور چھلے کے طور پر کبھی محض ایک رباط کے طور پر اور کبھی سخت۔ دبیز۔ تمام سوراخ فرج کو بند کئے ہوئے ہوتی ہے کبھی بالکل ہی نہیں ہوتی جبکہ تمام سوراخ پر پردہ کے طور پر چھائی ہوئی ہو تو دراصل حیض جماع اور حمل کی مانع ہو جاتی ہے۔ کبھی اس پردہ میں ایک دو سوراخ موجود ہوتے ہیں جن سے خون حیض خارج ہو سکتا اور جماع سے سپرمے ٹوزوآ یعنی حیوانات منی اندر داخل ہو کر حمل کا باعث ہو سکتے ہیں۔ پیدائش بچہ کیوقت ایسی جھلی میں جراحی عمل ضروری ہو جاتا ہے۔ اندرونی اعضا بتفصیل ذیل ہیں۔

(۱) **وجائنا** یعنی فرج (۲) **یوٹرس** یعنی رحم (۳) **فلوپین ٹیوب**۔ یہ دو باریک نالیاں ہیں۔ جو رحم سے شروع ہوکر ہر دو طرف انثیین تک پہنچتی ہیں (۴) **انثیین**۔ یہ دو غدودی اعضا ہیں۔ جو پیڑو میں رحم کے ہر دو جانب واقع ہیں۔ اُووم بیضے عورت کے بیضے اسی میں بنتے ہیں۔ ان اعضا کی اضافی جگہ کے لئے دیکھو تصویرات صفحہ ۶۶ جلد اول۔

اس صفحہ کی پہلی تصویر میں مثانہ رحم۔ رودہ مستقیم۔ اور فرج کی اضافی جگہ دکھائی گئی ہے اور دوسری تصویر میں رحم اور اووری کے باہمی تعلقات اور اضافی جگہ دکھائی گئی ہے۔ فلوپین ٹیوب کا بیرونی سرا چند شاخوں میں تقسیم ہوکر ختم ہوتا ہے جن میں سے ایک شاخ یعنی فمبری اووری کے ساتھ ملتی ہے اور اووم پختہ ہونے کے بعد اسی شاخ کے راستہ سے رحم میں پہنچتا ہے۔ **دویم۔ مردوں کے اعضائے ولادت**۔ ان میں عضو تناسل۔ مثانہ۔ پراسٹیٹ گلینڈ۔ وسی کلی سمی نلے لیزواس ڈفرینس اور فوطے شامل ہیں۔ پراسٹیٹ گلینڈ ایک غدہ ہے جو گردن مثانہ پر محیط ہے۔ بوڑھوں میں یہ غدہ اکثر بڑھ جاتا۔ اور حبس البول۔ عسر البول وغیرہ جانکاہ تکالیف کا باعث ہو جاتا ہے۔ اس میں سفید ترشی مائل لیسدار رطوبت خارج ہوتی ہے۔ ٹیسٹیز یعنی بیضوں میں اصل منی پیدا ہوتی ہے۔ ان کی ساخت میں باریک پیچ درپیچ نالیوں کے گچھے جو تعداد میں ڈھائی سو سے چار سو تک ہوتی ہیں۔ شامل ہیں۔ ان نالیوں کا قطر ۱/۱۵۰ انچ سے ۱/۲۰۰ انچ تک ہوا کرتا ہے۔ واس ڈفرینس ایک باریک لعابدار نالی ہے جس کے رستہ منی بیضوں میں پیدا ہوکر عضو تناسل تک پہنچتی ہے وسی کلی سمی نلیز دو پیچیدہ نالیوں کے غدود ہیں۔ جو قاعدہ مثانہ کے متصل اُس کے اور مقعد کے درمیان واقع ہیں ان میں منی جمع رہتی اور ایک لزج رطوبت بھی خارج ہوتی ہے۔ وسی کلی سمی نلیز اور واس ڈفرینس گردن مثانہ کے قریب باہم ملکر ایک ہو جاتے اور اسے کولیٹری ڈکٹ کے نام سے موسوم ہوتے ہیں۔ منی ایک سفید غلیظ رطوبت ہے۔ جو اصل بیضوں میں پیدا ہوتی ہے۔ مگر انزال کے وقت وسی کلی سمی نلیز اور پراسٹیٹ کی رطوبات بھی اس میں ملجاتی ہیں یہ دو حصوں سے مرکب ہے۔ ایک رقیق جس کو لائکوار سمی نِلس کہتے ہیں۔ اور دوسرا کثیف جس میں ایک قسم کے باریک ذرات اور سپرمے ٹوزوا یعنی حیوانات منی ہوتے ہیں۔ ذرات منی قطر میں ۱/۵۰۰۰ انچ ہوتے ہیں۔

سپرمے ٹوزوا یعنی حیوانات منی پہلے پہل ۱۶۷۷ء میں ایک جرمنی کے فلاسفر وان ہیمن نام نے دریافت کئے تھے اگر تازی منی کا ایک قطرہ لیکر شیشہ پر رکھکر خوردبین سے ملاحظہ کریں۔ تو چھوٹے چھوٹے اجسام سانپ کی طرح مختلف

سمتوں میں حرکت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں جن کا سر صنوبری شکل کا اور باقی تمام جسم لمبا دم کے طور پر نظر آتا ہے۔ کچھ دیر کے بعد یہ حیوانات بیجان ہو کر مُردے کی طرح بے حرکت ہو جاتے ہیں۔ لیکن فرج۔ رحم اور فلوپین ٹیوب کے اندر ان کی حرکت بہت دنوں قایم رہتی ہے۔ انہیں حیوانات پر قرار حمل کا تمام دارومدار ہے جس شخص کی منی میں یہ حیوانات موجود نہوں اُس کا نطفہ اس قابل نہیں ہوتا کہ کسی عورت کو حاملہ کر سکے۔ کثرت جلق و جماع سخت ضعف۔ مرض آتشک۔ سوزاک اور بہت سے پُرانے امراض میں ان حیوانات کا پیدا ہونا مسدود ہو کر قطع تناسل کا باعث ہو جاتا ہے۔ بعض اشخاص کی منی شروع سے ہی ان حیوانات سے محروم ہوتی ہے جس قدر عمر جوانی سے گذر کر زیادہ ہوتی جاتی ہے اُسی قدر ان حیوانات کی تعداد بھی کم ہوتی جاتی ہے حتی کہ ۶۰ سال کی عمر کے بعد منی میں ان کا وجود نہایت ہی نادر الوقوع ہے۔ جماع کے وقت جب منی خارج ہو کر فرج میں گرتی ہے تو بعض سپرمے ٹوزوآ اپنی حرکت سے رحم کے اندر داخل ہو کر فلوپین ٹیوب سے گذرتے ہوئے انثیین میں پہنچ جاتے اور اُوْوَم کے ساتھ ملکر اُس میں قوت بالیدگی پیدا کر دیتے ہیں۔ اس اتصال کا نام قرار حمل ہے۔ چونکہ سپرمے ٹوزوآ میں ایک قوت حرکت ہے جس کی وجہ سے وہ ایک فاصلہ طے کر سکتے ہیں۔ اس لئے قرار حمل کے لئے ذکر کا دخول فرج کے اندر ضروری نہیں ہے۔ بلکہ اگر اندام پر ہی انزال ہو گیا ہے تو حیوانات منی اپنی اپنی حرکت سے خود بخود انثیین تک پہنچ جاتے ہیں بعض اوقات ایسا ہی دیکھا گیا ہے کہ ہائمن جھلّی سخت اور مضبوط ہونیکی وجہ سے مانع دخول رہی۔ مگر کسی سوراخ کے راستہ سپرمے ٹوزوآ انثیین تک پہنچ کر باعثِ حمل ہو گئے۔ اور پیدایش کے وقت ایک جھلی کو نشتر کے ساتھ کاٹنا پڑا۔ لیکن اگر کسی وجہ سے رحم یا فلوپین ٹیوب میں کوئی ایسی قطعی روک واقع ہو جائے کہ سپرمے ٹوزوآ بالکل اندر گذر نہ سکیں تو قرار حمل ناممکن ہو جاتا ہے۔ پس بانجھ ہونیکے اسباب حسب ذیل ہیں:-

اول عورتوں میں بانجھ پن کے اسباب۔ یہ دو قسم کے ہوتے ہیں پیدایشی اور غیر پیدایشی۔ **اسباب پیدایشی حسب ذیل ہیں** (۱) فرج یا رحم یا انثیین یا فلوپین ٹیوب کا معدوم ہونا (۲) فرج۔ رحم یا فلوپین ٹیوب کا بند ہونا (۳) ہائمن جھلّی کا سالم اور بے سوراخ رہنا۔ **اسباب غیر پیدایشی حسب ذیل ہیں**۔ فرج۔ رحم۔ یا فلوپین ٹیوب کا کسی وجہ سے بند ہو جانا (۲) اندام نہانی یا فرج یا رحم یا فلوپین ٹیوب میں رسولی پیدا ہو کر رستہ بند ہو جانا (۳) رحم۔ انثیین یا فلوپین ٹیوب کا بیجگہ گر پڑنا (۴) رحم۔ انثیین یا فلوپین ٹیوب میں سوزاک یا کسی اور وجہ سے سوزش و ورم رہنا (۵) کثرت طمث و بواسیر الرحم۔ (۶) عسرت الطمث (۷) جماع میں کسی وجہ سے عورت کو سخت تکلیف معلوم ہونا جس کی وجہ سے دخول اور انزال مناسب طور پر نہو سکے (۸) آتشک کی وجہ سے بیضہ ہائے عورت کا مُردار ہو جانا۔ **دویم مردوں میں عقر کے اسباب** (۱) کثرت جلق و عیاشی سے سپرمے ٹوزوآ یعنی حیوانات منی کا ضعیف یا مریض ہو جانا۔ جس وجہ سے اُنکی حاملہ کرنے کی قوت زایل ہو جائے (۲) آتشک جس سے حیوانات منی فاسد ہو جائیں (۳) انثیین کا پیدایشی طور پر ناقص ہونا (۴) مجری پیشاب کا کسی وجہ سے بند ہو جانا (۵) مجری پیشاب میں ناصور ہو کر منی کا بے طرح خارج ہونا۔ (۶) ذیابیطس (۷) نامردی و ضعف باہ (۸) کسی پیدایشی یا غیر پیدایشی وجہ سے اصل منی کا پیدا نہونا۔ یعنی منی سے سپرمے ٹوزوآ کا غایب اور نابود ہونا۔

ان اسباب کی تشریح سے یہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ جب تک عقر کا خاص سبب صاف طور پر معلوم نہ ہو جائے اُس وقت تک تمام علاج بے معنے ہوگا۔ اگر کثرت جلق و جماع کی وجہ سے ضعف باہ ہو گیا ہے اور سپرمے ٹوزا آبھی نہایت قلیل التعداد اور ناقص پیدا ہوتے ہیں تو اُس کا علاج کرنا چاہیئے۔ دیکھو بیان امپوٹینسی کا۔ اگر آتشک و سوزاک یا جریان کہنہ یا امراض رحم و فرج و انثیین اس کا سبب ہیں تو اُن کا علاج قواعد کلیہ کے مطابق کرنا چاہیئے۔ دیکھو ان امراض کا بیان۔

سٹیفی سیگریا Staphiaagria سٹیوی سیگر۔ اس کے درخت کا نام ڈیلفی نیم سٹیفی سیگریا ہے خواص میں اکونائیٹ کے مشابہ لیکن اُس کی نسبت زیادہ مضعف قلب ہے۔ خارجاً اس کے تخم بطور مرہم جوؤں کو ہلاک کرنے کے واسطے استعمال کیئے جاتے ہیں۔

سٹیگر ویڈ Stagger Weed کاریڈے لس فارموزا کا بیان دیکھو۔

سٹی مولنٹ Stimulant محرک۔ اس سے مراد وہ ادویہ ہیں جو داخلی یا خارجی استعمال سے کسی عضو یا نظام یا کسی حصۂ جسم کے خاص فعل کو تیز کریں۔ مثلاً (۱) گیسٹرک سٹی مولنٹ یعنی محرک معدہ ادویہ۔ اس سے مراد وہ ادویہ ہیں جو معدہ کے خاص فعل یعنی اخراج عروق ہاضمہ اور اُس کی حرکت کو تیز کریں (۲) کارڈیک سٹی مولنٹ یعنی محرکات قلب۔ اس سے مراد وہ ادویہ ہیں جو کھلانے سے قلب پر اثر کر کے اُس کی حرکات کو تیز اور قوی کر دیں۔ (۳) سری برل سٹی مولنٹ یعنی محرک دماغ ادویہ۔ اس سے مراد وہ ادویہ ہیں جو کھلانے سے دماغ کے خاص افعال کو تیز اور قوی کر دیں (۴) لوکل سٹی مولنٹ یعنی مقامی محرک ادویہ۔ اس سے مراد وہ ادویہ ہیں جو کسی جگہ پر لگانے سے اُس مقام کے دوران خون کو تیز کریں۔ ذیل میں ہم چند اقسام سٹی مولنٹس کی تمثیلات درج کرتے ہیں۔

(۱) **اکسٹرنل سٹی مولنٹس** یعنی خارجی محرکات۔ اس سے مراد وہ مقامی محرکات ہیں جو ضعیف پُرانے زخموں پر لگانے سے اُن کے انگور کو اصلاح پر لاتے اور جلد کے نشو و نما کو ترقی دیکر اندمال زخم میں تائید کرتے ہیں مثلاً نیلا طوطیا سفید طوطیا۔ سلور نائیٹریٹ اور کاربالک ایسڈ کے کم طاقت کے لوشن (۲) **انٹسٹائینل سٹی مولنٹ** یعنی محرکات امعا۔ یعنی وہ ادویہ جو امعا کے لحمی ریشوں یا غدود کو حرکت و قوت دیکر باعث تلئین یا اسہال ہوں۔ اکثر مسہلات اسی کے تحت نام ہیں۔ دیکھو بیان اپیری انٹس کا (۳) **ڈیوڈینل سٹی مولنٹس**۔ محرکات اثنا عشر مثلاً نائیٹرک ایسڈ۔ ہائیڈرو کلورک ایسڈ۔ فاسفورک ایسڈ وغیرہ (۴) **رسپریٹری سٹی مولنٹ**۔ محرکات تنفس یعنی وہ ادویہ جو حرکت تنفس کو تیز اور قوی کریں۔ مثلاً کافور۔ بیلاڈونا۔ دھتورہ۔ سٹرکنیا۔ ہایوسایمس۔ امونیا۔ الکحال۔ ایتھر (۵) **رینل سٹی مولنٹس**۔ محرکات گردہ۔ یعنی مدرات۔ دیکھو ڈایوریٹکس کا بیان (۶) **سرکولیٹری سٹی مولنٹس** محرکات دوران خون۔ یعنی وہ ادویہ جو دوران خون کو تیز کریں۔ دیکھو دوران خون کا بیان (۷) **سری برل سٹی مولنٹس**۔ محرکات دماغ۔ مثلاً کافی۔ چائے۔ شراب۔ کافور۔ افیون۔ بھنگ۔ لافنگ گیس۔ بیلاڈونا۔ (۸) **کارڈیک سٹی مولنٹس**۔ محرکات قلب۔ وہ ادویہ جو حرکات قلب کو تیز اور قوی کریں مثلاً ڈیجی ٹالس

سٹروفنتھس - اڈونس ورنےلس - سلا - کنو لیریا - شراب - ایتھر - امونیا - سٹرکنیا - افیون (۹) گیسٹرک سٹی مولنٹس محرکات معدہ - دیکھو ڈسپیپسیا اور ہاضمہ کا بیان (۱۰) لوکل سٹی مولنٹس - مقامی محرکات یعنی وہ ادویہ جو کسی مقام پر لگانے سے اُس جگہ کے دوران خون کو تیز کریں - مثلاً رائی - سرخ مرچ - آیوڈین - آرنیکا - کافور - جائیفل - شراب - ٹارٹریٹیڈ انٹی منی - روغن جمال گوٹہ - ٹرپن ٹائین - کیجوپٹ - ہنستھال - تھائی مال - میزیرین - تیلنی مکھی - امونیا وغیرہ (۱۱) ہیپے ٹک سٹی مولنٹس - یعنی محرکات جگر - مخرج صفرا - کالے گاگز کا بیان دیکھو -

سٹی نوکارپین Stenocarpine یہ جوہر اکیشیا سٹی نوکارپس کے پتوں سے حاصل ہوتا ہے - کوکے این کی طرح مقامی انیستھیٹک ہے - لحباب دو فیصدی پانی میں حل کر کے آنکھ میں ٹپکایا جاوے تو پانچ منٹ کے اندر قرنیہ اور کن جنکٹائیوا بالکل بےحس ہو جاتے ہیں - پندرہ بیس منٹ میں تپلی کشادہ ہو کر ۲۴ گھنٹہ تک کشادہ رہتی ہے - آنکھ کی سختی کو بھی سٹی نوکارپین کم کرتا ہے - اس لئے گلاکوما میں مفید ہے - اگر کسی مقام جلدی کو بےحس کرنا ہو تو کوکے این کی طرح جلدی پچکاری کے طور پر اس کو استعمال کرنا چاہیئے -

سجی - شخار - قلی - اس میں سوڈا کاربوناس بکثرت ہوتا ہے - اور اسی پر اس کی طبی تاثیرات منحصر ہیں - مقامی استعمال میں محرق واکال ہے - کھلانے سے معدہ کو تقویت دیتی - کھانا ہضم کرتی - بھوک بڑھاتی اور قے کو روکتی ہے - شخ ایک رتی سے ۴ رتی تک -

سحج جلد - رگڑ - جلد کا کھر چا جانا - ابریزن کا بیان دیکھو -

سدر - مسی والی ٹینیٹیز - آنکھ کے آگے بھنور پھرنا - تخیلات - یہ دو قسم کے ہوتے ہیں مستقل اور غیر مستقل - مستقل تخیلات میں ذرات ہمیشہ اُسی سمت میں حرکت کرتے نظر آیا کرتے ہیں - اور اُن کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وٹریس ہیومر یعنی رطوبات زجاجیہ میں سیاہ نقاط پیدا ہو جاتے ہیں - غیر مستقل تخیلات کی کوئی حد اور جانب مقرر نہیں - ان کی وجہ محض ضعف دماغی ہوتا ہے - ہر دو قسم سدر کا علاج ایک ہی طرح پر ہے - یعنی اصلاح غذا - تقویات دماغ اور پابندی اصول حفظ صحت سے اُس کی صحت اور طاقت کو ترقی دینا - اگر کوئی خاص مرض مثلاً انیمیا - آتشک - ڈسمینوریا - ڈسپیپسیا موجود ہو اُس کا مناسب علاج کرنا چاہیئے - دیکھو ان امراض کا بیان -

سدر و دوار - ورٹائی گو - دوران سر - دیکھو بیان ورٹائی گو کا -

سدہ قضیب - ری ٹینشن آف یورین - احتباس البول کا حال دیکھو -

سدہ کبد - سدہ جگری - یرقان کا بیان دیکھو -

سڈےٹو Sedative مسکن - اس سے مراد وہ ادویہ ہیں جو داخلی یا خارجی استعمال میں کسی عضو یا نظام یا کسی حصہ جسم کی تیزی - گھبراہٹ یا تکلیف کو دور کر کے اُس کو تسکین دیں - ذیل میں ہم چند اقسام مسکن ادویہ مع تمثیلات بیان کرتے ہیں (۱) انٹسٹائنیل سڈےٹو - مسکن امعا - یعنی وہ ادویہ جو کھلانے سے امعا کی قوت دافعہ کو کم کریں - اگر کسی قسم کا درد موجود ہو اُس کو تسکین دیں - اگر اسہال بار بار ہوتے ہوں تو

مسکن اثر کیوجہ سے اُن کی تعداد کو کم کریں۔ مثلاً افیون۔ بسمتھ سب نائیٹراس۔ بیلاڈونا۔ مرکبات سکہ۔ چاک۔ چونہ کے نمک اور دیگر کھاری ادویہ (۲) **پلمانری سڈیٹوز** مسکن شش یعنی وہ ادویہ جو پھیپھڑے کی حرکت تنفس کو کم اور سست کریں۔ اور خراش موجودہ کو کم کرکے کھانسی میں تخفیف پیدا کریں۔ مگر افیون۔ کلورا فارم۔ ایتھر تمام مخرج بلغم ادویہ کی یہی تاثیر ہے (۳) **سری برل سڈیٹوز** مسکن دماغ مثلاً برومائیڈز۔ انیٹی منی۔ پوٹاسیم اور لی تھیم کے نمک۔ ایسڈ ہائیڈروسائنک ڈایلیوٹ۔ بھقیوبردما۔ آئیل ٹرپن ٹائین۔ حبت۔ (۴) **کارڈیک سڈیٹوز** مسکنات قلب۔ مثلاً ڈجی ٹیلس۔ سلا۔ بیلاڈونا۔ افیون۔ تمباکو۔ شراب۔ ایتھر۔ کلورل۔ ہائیڈراس۔ ایسڈ ہائیڈرو سائنک ڈایلیوٹ۔ اکونائیٹ۔ فائی ساس ٹگما۔ انیٹی منی۔ اپیکاک۔ کونایم۔ امل نائیٹرس۔ نائیٹرائیٹس۔ (۵) **لوکل سڈیٹوز**۔ مقامی سکنات۔ یعنی وہ ادویہ جو کسی مقام پر خارجاً استعمال کرنے سے اُس جگہ کے درد اور سوزش کو کم کریں۔ مثلاً افیون۔ بیلاڈونا۔ گلیسرین۔ پولٹیس لگانا۔

سرپنٹیریا Serpentaria یہ لوکل اور جنرل سٹی مولنٹ اور مقوی اعصاب ہے۔ اپنے خواص میں ویلیرین اور کسکریلا کے مشابہ ہے۔ گاہے گاہے اختلاج القلب۔ خفقان اور اضطراب دماغی کیحالت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ شخ۔ انفیوزن سرپنٹیری نصف اونس سے ایک اونس تک۔ ٹنکچر سرپنٹیری ½ ڈرام سے ایک ڈرام تک۔ لائیکوار سرپنٹیری کنسنٹریٹس ½ ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

سرخ باد۔ اری سی پلس کا بیان دیکھو۔

سرس۔ درخت زکریا۔ سلطان الاشجار۔ سرسہ۔ اس کی چھال جوش کرکے غرغرے کرنا مسوڑھوں کو قوت دیتا اور دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اس کی چھال ایک ماشہ باریک پیس کر پانچ تولہ روغن میں ملاکر کھانا خارش۔ داد زخموں۔ جذام اور سن بہری۔ فالج اور درد مفاصل میں مفید بیان کیا گیا ہے۔ اس کا ضماد دمل۔ پھنسیوں اور خارش تر و خشک میں سودمند ہے۔ تخم سرس مغلظ منی اور رافع سُرعت انزال بیان کئے گئے ہیں۔ شخ برگ سرس نصف تولہ سے ایک تولہ تک۔ چھال نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک۔ تخم ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ تک۔

سرسام۔ دماغ یا دماغ کے پردوں کا ورم۔ دیکھو بیان منجائیٹس اور سری برائیٹس کا۔

سرسوں۔ اس کے پتے ملطف۔ مخرج ریاح و کرم اور محلل بلغم ہیں۔ تخم سرسوں محرک باہ و مدر بول۔ اور قاتل جنین ہیں۔ شخ ۲ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک۔

سرطان۔ کنسر کا بیان دیکھو۔

سرطان الرحم۔ کنسر آف دی یوٹرس۔ یوٹرس کے امراض کا بیان دیکھو۔

سرعت انزال۔ یہ عموماً ضعف باہ کا نتیجہ یا جریان کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ اس کے اسباب وہی ہوتے ہیں جو جریان کے اسباب ہیں۔ علاج بھی اس کا بعینہ جریان و ضعف باہ کے مطابق ہے۔ پس دیکھو بیان احتلام۔ امپوٹینسی اور سپرمے ٹوریا کا۔ اگر مریض میں غلبہ برودت و رطوبت کے آثار نمایاں ہوں مثلاً امراض نزلہ و زکام میں خفیف اسباب سے

مبتلا ہوجانا۔ منی کا سفید رقیق ہونا طبیعت میں کسل و سردی کی برداشت کم ہونا وغیرہ۔ ایسی حالتوں میں لنسخجات فولاد مثل ٹنکچر سٹیل۔ معجون خبث الحدید مفید ہوتے ہیں۔ کونین۔ سٹرکینیا۔ فاسفرس۔ ڈمیانا اور ساپالمیٹو بھی مفید ہیں۔ اگر مریض میں غلبۂ خوں ثابت ہو تو حیوانی غذاؤں میں کمی کریں۔ ہر قسم کی گرم محرک ادویہ سے پرہیز کرائیں۔ ایسی حالتوں آب انارین و شربت نارنج مفید ہیں۔ اگر ضعف اعضائے رئیسہ کی وجہ سے سرعت انزال ہو تو عام اصول کے مطابق اُس کا علاج کریں۔ مفصلۂ ذیل مالش ہر قسم کے سرعت انزال میں مفید بیان کی گئی ہے۔

مسکہ تازہ گاؤ ایک سو بار پانی میں دھوئیں۔ اور تین ماشہ مکھن میں ایک ماشہ افیون خالص اور سفیدی و زردی بیضہ چڑیا ملا کر خوب حل کریں۔ کہ ایک ذات ہو جائے۔ جماع سے ایک گھنٹہ پہلے کف پا پر ملیں جس قدر زیادہ مالش کریں بہتر ہے۔ لیکن پاؤں کو زمین پر نہ رکھیں۔ اور مشغول بجماع ہوں۔ یہ مالش نہایت امساک پیدا کرتی ہے۔

سرمہ۔ مانع سوزش اور مجلی بصر ہے۔ اس کا ہمیشہ کا استعمال پلکوں کی روہوں سے حفاظت کرتا ہے۔ رسوت اور سماق کیساتھ دمعہ اور آنکھ کی خارش کیلئے مفید ہے۔

سروکس Cervix گردن فم رحم

سرہوسس آف دی لور Cirrhosis of the liver جگر میں زائد ریشہ بنکر اُسکی ساخت کا سخت ہو جانا۔ جگر کے امراض کا بیان دیکھو۔

سری برم Cerebrum دماغ۔ بھیجا۔ مغز۔ لفظ سری برم میں حجاب دماغی یعنی مینجیز بھی شامل ہیں۔ دماغ اور اُس کے پردوں کے امراض حسب ذیل ہیں (۱) **اکیوٹ سمپل منینجائیٹس۔ دماغی پردونکا سادہ ورم حاد علامات** اصل مرض کے شروع ہونے سے پہلے سر میں درد۔ گرانی اور دوران معلوم ہوتے ہیں جو بڑھتے جاتے۔ حواس خمسہ میں خلل آجاتا۔ اور تمام بدن بےچین ہو جاتا ہے۔ لرزہ کیساتھ سخت بخار ہو کر اصل مرض شروع ہو جاتا ہے جس کی علامات حسب ذیل ہیں **اوّل بھلے اور تیزی کا درجہ**۔ اس میں آنکھیں سرخ۔ چہرہ بھرا ہوا درد سر دوران۔ گرانی۔ بیقراری۔ گھبراہٹ بےخوابی۔ اور ہذیان شدت کیساتھ ہوتے ہیں۔ تمام جسم دردناک ہو جاتا اور خود بخود تیز چبک یا سوئیوں کا چبھنا۔ چیونٹیوں کا رینگنا محسوس ہوتا ہے۔ آنکھوں کو روشنی کی برداشت نہیں رہتی اور طرح طرح کے نظارے سامنے آتے ہیں۔ عضلات میں متفرق طور پر جھٹکے آتے اور تشنج ہوتے ہیں۔ بخار سخت رہتا جس کی وجہ سے ضعف بڑھتا جاتا ہے نبض تیز اور سخت ہو جاتی۔ زبان سفید اور خشک رہتی ہے۔ قے بار بار آتی ہے جو کھانے اور پینے کے بغیر بھی اُٹھتی رہتی ہے **دوم درجہ درمیانی**۔ اس میں تمام گھبراہٹ اور بہک وغیرہ کی شدت کم ہو کر ضعف گرانی اور بیہوشی کی علامات طاری ہونی شروع ہوتی ہیں۔ بہک خفیف اور اندرونی ہوتی ہے عضلات میں لرزہ رعشہ اور تشنج کی حرکات زیادہ ہو جاتی یا فالج ہو جاتا ہے **سوم درجہ** میں مریض مطلق بیہوش پڑا رہتا سانس کھینچکر خراٹوں کے ساتھ آتا۔ جلد بےحس ہو جاتی عضلات مفلوج ہو کر ڈھیلے پڑ جاتے اور پاخانہ و پیشاب از خود خارج ہو جاتے ہیں۔ چہرہ پژمردہ اور خوفناک ہو جاتا ہے جس سے موت کے آثار برستے ہیں **اسباب**

ضرب۔ دھوپ لگنا۔ کھوپری کی ہڈیوں کا دبجانا دماغی محنت کی کثرت۔ ماشرہ۔ مقامی خراش سخت بخارات۔ دفعتاً سرد و مرطوب ہوا کا جھونکا لگنا۔ جلدی انجرات کا دفعتاً غائب ہوجانا۔ برائیٹس ڈزیز۔ کثرت شراب۔ بھنگ وغیرہ۔ قواعد حفظ صحت کی پابندی نہ کرنا۔ **کیفیت**۔ عموماً سپل منسنجائی ٹس میں ورم بہت وسیع ہوتا ہے۔ مگر دماغ کے محدب حصہ میں زیادہ نمایاں۔ پہلے اجتماع خون ہوکر دماغی حجب متورم ہوجاتے۔ پھر اخراج رطوبت ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ اس اجتماع خون اور ورم اور اخراج رطوبت سے دماغ اور اُس کے اعصاب پر خراش ہوکر تمام علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ کبھی ورم وریدوں کے استخوانی نالیوں میں دوڑکر اُن کے خون کو جما دیتا ہے جس سے ایبالزم یا سیپٹی سیمیا ہوسکتا ہے۔ اریکنا ئڈ جھلی میں باقیوں کی نسبت یہ ورم زیادہ کثرت سے ہوتا ہے۔

(۲) **اکیوٹ ٹیوبرکلر منجائیٹس**۔ یعنی حجاب دماغی کا وہ ورم حاد جو مادہ سل کی وجہ سے پیدا ہو۔ یہ بچوں میں ہوتا ہے۔ **علامات**۔ اصل مرض کی ابتدا سے پیشتر عام ٹیوبرکلوسس کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ مریض بچہ نیم خوابی کی حالت میں اکثر پڑا رہتا اور سوتا ہوا اکثر چونک اُٹھتا۔ چلاتا۔ اور خواب میں دانت پیستا ہے۔ سر درد کرتا اور گھومتا اور ڈگمگاتا ہوا چلتا ہے۔ اصل مرض کبھی تو دفعتاً اور کبھی بتدریج شروع ہوجاتا ہے۔ پہلے سخت قے ہوتی درد سر کی شدت بڑھ جاتی اور لرزہ ہوکر تیز بخار ہوجاتا ہے۔ بچہ گھبراہٹ کے ساتھ تڑپتا۔ اور کبھی تشنج۔ ہذیان۔ غشی یا فالج ہی ہوجاتے ہیں۔ عموماً اس مرض کے تین درجہ ہوتے ہیں **درجہ اوّل**۔ شدت درد سے بچہ چیختا رہتا۔ سر گھومتا۔ چہرے پر کبھی سُرخی اور کبھی نیلک چھاتی۔ تمام جسم دُکھتا اور خود بخود سوئیوں کا چبھنا۔ چیونٹیوں کا رینگنا۔ گرمی اور سردی محسوس ہوتے ہیں۔ مزاج نہایت ہی تلخ اور چڑچڑا رہتا۔ نیند نہیں آتی۔ اور سخت تشنگی رہتی ہے۔ پیٹ شکم سُکڑا ہوا اور قبض سخت رہتا ہے۔ بخار عموماً ۱۰۴ درجہ کے قریب رہتا ہے **درجہ دوم** اس میں دماغ پریشان ضعف کا ہذیان۔ حول۔ ڈیلہ کا پھڑکنا یا اُبھر آنا۔ آنکھوں کے آگے شعلہ اور کانوں میں شور وشر رہتا اور چہرہ پر جھریاں پڑجاتی تشنج ہوتے ہاتھوں کی نسیں اکڑکر سخت دردناک ہوجاتی اور کبھی محدود فالج ظاہر ہوتے ہیں۔ پتلیاں کشادہ اور بےحرکت رہتی ہیں **سویم درجہ**۔ اس میں کل جسم بےحس ہوجاتا۔ عضلات ڈھیلے پڑجاتے اور بچہ بیہوش پڑا رہتا ہے۔ بچوں میں اُس کی میعاد ۷ دن سے ۲۱ دن تک ہے۔ جوانوں میں یہ مرض عموماً پلمانری تھائی سس کے بعد ہوتا ہے۔ علامات وہی ہیں جو بچوں میں ہوتی ہیں **اسباب** وہی ہیں جو سل کے اسباب ہیں۔ دیکھو بیان تھائی سس کا۔ **کیفیت**۔ حجب دماغی میں ملیری ٹیوبرکلز پیدا ہوجاتے ہیں۔ خاص کر دماغ کی بیس۔ سلوین فشر اور اُس کی شریانوں کے ساتھ ساتھ اریکنائڈ کی سطح لیسدار ہوجاتی اور پایا میٹر موٹا ہوجاتا ہے۔ ان دونوں جھلیوں کے درمیان رطوبت خارج ہوکر کہیں کہیں پیپ پڑجاتی ہے۔ دماغ کے جوفوں میں جھاگ دار رطوبت جمع ہوجاتی ہے۔ جو کئی اونس تک ہوسکتی ہے جس سے عصبی ساختیں نرم پلپلی اور رقیق ہوجاتی ہیں۔ **اس حالت کو اکیوٹ ہائڈروکیفی لس بھی کہتے ہیں** (۳) **اکیوٹ سری برائیٹس** یا انکفی لائیٹس سری برل البیس۔ دماغ کے ورم حاد اور دماغی پھوڑا۔ **اسباب**۔ ضرب۔ کھوپری کی ہڈیوں کا مر دار پڑجانا منجائیٹس کی تمام علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ غنودگی۔ ربودگی۔ بیہوشی۔ جیسی تشنج اور فالج جلدی سے شروع ہوجاتے ہیں۔ بخار عموماً منجائیٹس کی نسبت کم رہتا ہے۔ **امراض متشابہ**۔ سخت بخارات مثلاً نیوموینا۔ ٹائیفس۔ سکارلیٹ فیور۔ ڈفتھیریا وغیرہ جن میں اور اعصاب کے متعلق علامات زور کے ساتھ ظاہر ہوں۔ دماغ اور منجیز کا اجتماع خون۔ ہذیان الخمر۔ اکیوٹ مانیا۔ سری برائیٹس

اور منینجائٹس میں بھی باہمی تشخیص کرنا بعض اوقات مشکل ہوتا ہے۔ مگران امراض کی علامات کا علیحدہ علیحدہ مقابلہ کرنے
سے تشخیص باسانی ہو سکتی ہے **انجام** ۔ دماغی اورام کا انجام بہت خطرناک ہوتا ہے **کیفیت** ۔ ورم دماغ کبھی تو محدود
ہوتی ہے۔ اور کبھی منتشر کبھی عام اور کبھی خاص۔ عموماً ورم کے بعد پھوڑا بنجاتا ہے۔ پھوڑے کبھی بہت سے ہوتے ہیں۔ اور کبھی
محض ایک۔ جو جسامت میں رائی کے دانہ سے لیکر اخروٹ کی برابر ہو سکتے ہیں۔ متعدی پھوڑے عموماً سطح کے قریب ہوتے ہیں
پھوڑوں کی دیوار پہلے ناہموار اور ٹوٹی پھوٹی ہوتی ہے۔ بعد میں ایک ہموار غلاف بنجاتا ہے۔ یہ پھوڑے دماغ کے جوفوں یا دماغی
سطح یا وسطی کان میں کھل جاتے ہیں۔ اور شاذ و نادر طور پر باہر بھی آ کھلتے ہیں۔ کبھی اندر ہی اندر ان کی پیپ خشک ہو کر پنیر کے
مشابہ ہو جاتی۔ اور اس میں چونہ پڑ کر مضبوط سخت غلاف بنجاتا ہے (۴) **سری برل کن جیسچن** دماغی اجتماع خون **اسباب**
جسم میں خون کی کثرت جس کو پلے تھورا کہتے ہیں۔ اختلاج القلب بکثرت محنت سے دماغی شریانوں کا فالج ہو جانا۔ شدت اور
کثرت جذبات۔ لو لگجانا۔ شراب۔ دلکشی۔ شدید کھانسی۔ استفراغ کے وقت زور سے کنچنا۔ گردوں کی وریدوں پر دباؤ
رہنا **کیفیت** ۔ پایا میٹر اجتماع خون سے موٹا اور کثیف ہو جاتا۔ گرے میٹر خلاف معمول سرخ ہو جاتی۔ کنوالیوشنز دب کر
دماغی بطن سکڑ جاتے ہیں۔ دماغ میں شگاف دینے سے خون بہت خارج ہو جاتا ہے **علامات** ۔ ہمیشہ خفیف درد گھمیر
قوائے عقلیہ اور حواس خمسہ میں فتور رہنا خود بخود جسم میں طرح طرح کے احساس محسوس ہونا۔ چلنا پھرنا دشوار ہو جانا۔ کبھی
اجتماع خون سے اپوپلیکسی کی ایک صورت ہو جاتی ہے جس میں دفعتاً ہوش کا زوال شروع ہو کر بیہوشی ہو جاتی ہے۔ جسم کے
دونوں جانب کا جزوی فالج ہو جاتا ہے۔ عضلات میں سختی کبھی ظاہر نہیں ہوتی مگر غیر مسلسل تشنج ضرور کبھی کبھی ظاہر ہوتے
ہیں۔ سانس خراٹوں کے ساتھ نہیں آتا۔ آنکھیں اور چہرہ سرخ رہتے ہیں۔ نبض کمزور اور آہستہ چلتی ہے۔ پیشاب اور پاخانہ
بے اختیار خارج نہیں ہوتے۔ مریض بحال بھی دفعتاً اور کامل طور پر ہو جاتا ہے (۵) **سری برل انیمیا** دماغ میں خون
کم ہو جانا **اسباب** عام انیمیا۔ ضعف قلب۔ گردن کی شریانوں پر دباؤ رہنا یا تشنج سے رک جانا۔ ایمبالزم یا تھرامبوسس
علامات ۔ غشی۔ بیہوشی۔ چہرہ پھیکا۔ سفید ہو جانا۔ پتلیاں کشادہ رہنا۔ صداع۔ ضعف۔ گھمیر۔ نقص بصارت۔ کانوں
میں شور رہنا۔ بچوں میں اسہال ہو جاتے ہیں (۶) **دماغ اور اس کے حجابوں میں خون جاری ہو جانا۔ خونی
اپوپلیکسی** ۔ **اسباب** ۔ پیری۔ وراثت۔ عیاشانہ حالت۔ جسمانی ورزش نہ کرنا۔ جسم فربہ اور خون کثرت سے ہونا۔ شریانوں
کے امراض۔ مثلاً ان کی دیوار میں چونہ یا چربی پڑ جانا۔ یا اینورزم ہو جانا۔ قلب کا بڑھ جانا۔ اختلاج القلب۔ گردہ کے امراض
شریانوں کی رسولیاں۔ یہ تو اسباب بعیدہ ہوئے۔ اسباب قریبہ حسب ذیل ہوتے ہیں۔ ضرب۔ دفعتاً زور کرنا۔ زور سے
کھانسنا۔ یا چھینکنا۔ شدت کا جذبہ۔ سر کو نیچے لٹکانا۔ گردن کی رگوں کا دب جانا۔ دھوپ لگنا۔ شراب کی بیہوشی۔
گرم پانی سے غسل کرنا۔ سردی لگنا۔ **علامات** ۔ دفعتاً حواس پراگندہ ہو کر ہوش زایل ہو جاتی اور بہت جلد مریض مطلقاً
بیہوش ہو جاتا ہے۔ چہرہ سرخ یا نیلا پڑ جاتا۔ سانس آہستہ آہستہ خراٹوں کے ساتھ آتا ہے۔ گردن کی شریانیں تڑپتی
اور نبض سست بھری ہوئی نرم اور سریع ہو جاتی ہے۔ مخالف سمت کا ہیمی پلیجیا ہو جاتا ہے۔ کبھی ہذیان اور تشنج ظاہر
ہوتے ہیں۔ جب مریض ہوش میں آتا ہے تو ایک جانب کا فالج اور کلام کا نقص باقی رہجاتا ہے۔ جلد بھی کبھی بحسن ہوجاتی

اگر ورم شروع ہو جائے تو اُس کی علامات یعنی گھبراہٹ بہک۔ صداع۔ آنکھوں میں شعلہ اور کانوں میں بھنبھناہٹ وغیرہ ظاہر ہوتی ہیں۔ شدید ورم کے بعد سافننگ یا پھوڑا ہو سکتا ہے۔ اگر خارج شدہ خون جلدی جذب ہو جاوے تو فالج بھی رفع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ تو عام علامات ہوئیں۔ مگر ان میں بلحاظ مقدار اور مقام اخراج خون کے بہت اختلاف ہوتا ہے۔

اگر کارپس سٹرائی اے ٹم یا انٹرنل کیپسیول میں خفیف اخراج خون ہوا ہے تو اُس سے ہی پلپلا ہو جاتا اور اگر خون کی مقدار زیادہ ہے تب یہ فالج ہمیشہ رہتا ہے۔ اگر دماغ کے کارٹیکس میں اخراج خون ہوا ہے۔ تب تشنج بہت ہوتے۔ اور قوائے عقلیہ بھی فاسد پڑ جاتے ہیں مینجائی ٹس کی علامات بھی شروع ہو سکتی ہیں۔ اگر دماغ کا بہت سا حصہ ٹوٹ پھوٹ گیا ہے تو عضلات اکڑ جاتے اور اُن میں دردناک کھنچاؤ ہوتے ہیں۔ اگر بطن دماغی یعنی وینٹریکلز میں خارج ہوا ہے۔ تب سخت بیہوشی۔ عام فالج تشنج اور عضلات کی سختی اور کھنچاؤ ظاہر ہوتے ہیں۔ اگر پانس کے اندر زیادہ خون خارج ہوا ہے تب سخت بیہوشی اور عام فالج ہو کر موت جلد آ جاتی ہے۔ تشنج اور عضلات کی سختی۔ پتلیاں سکڑی ہوئی رہتی ہیں۔ مڈلا کے اندر اخراج ہونے سے دفعتًا سانس اور دوران خون بند ہو کر فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔ اگر ایرکنائڈ جھلی کے اندر خون خارج ہوا ہے تب علامات خفیف اور بہت آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں۔ **کیفیت**۔ دماغ کے کئی حصوں میں اخراج خون ہو سکتا ہے۔ کبھی تو یہ اخراج ایک جگہ ہوتا اور کبھی دو تین جگہ۔ کبھی چند قطرہ اور کبھی کئی اونس تک ہو سکتا ہے۔ جب زیادہ ہو تو قریب کے دماغ کو پھاڑ دیتا اور متصلہ حصہ کو نرم کر دیتا ہے۔ اُس کے دباؤ سے دماغ کے افعال مارے جاتے ہیں۔ بعد میں جذب ہو کر ریشوں کی ایک گرہ باقی رہجاتی ہر جو رنگدار ہو جاتی۔ اور کبھی پیپ بن کر پھوڑا بن جاتا ہے۔ **(۷) سری برل ایمبالزم اور تھرامبوسس۔ سری برل سافننگ**۔ ایمبالزم اور تھرامبوسس کے وہی اسباب ہیں جو ان الفاظ میں علیحدہ بیان کئے جا چکے ہیں۔ سری برل سافننگ کے اسباب حسب ذیل ہو سکتے ہیں (۱) شریان یا ورید کا ایمبالزم یا تھرامبوسس سے رُکجانا (۲) دماغ میں ورم ہو جانا (۳) دماغ کے کسی حصہ کی نشو و نما میں فرق آ جانا (۴) اخراج خون (۵) دماغ کی کیمیائی خواص میں خلل آ کر فاسفین اور فیٹی ایسڈز کا علیحدہ ہونا (۶) دماغ میں پانی پڑ جانا۔ **کیفیت**۔ جب دماغ کی کوئی شریان ایمبالزم یا تھرامبوسس سے رُک جاتی ہے تب اس قدر حصہ دماغ میں خون کم ہو کر پانی پڑ جاتا اور دماغ نرم ہونا شروع ہو جاتا ہے جس کو سافننگ کہتے ہیں۔ (سافننگ کے معنے ہیں نرم ہونا) قریب کی باریک عروق شعریہ میں دوسری شریانوں سے خون زیادہ آ کر اجتماع خون ہو جاتا۔ بلکہ بعض اوقات جریان خون ہو جاتا ہے۔ جوانوں کے ایمبالزم میں یہ تمام فسادات علاج پذیر ہو سکتے ہیں۔ مگر تھرامبوسس میں عروق کا بہت سا حصہ ایسا خراب ہو جاتا ہے کہ پھر اصلاح پذیر نہیں ہو سکتا۔ وریدی نالیوں یعنی سائی نسز کا تھرامبوسس ہڈیوں کے ورم اور مُردار پڑنے سے ہوتا ہے۔ سافننگ کے یہی دو بڑے اسباب ہیں۔ سافننگ کی تین قسمیں ہیں۔ جو فی الحقیقت ایک ہی حالت کے مختلف درجے ہیں۔ **اوّل**۔ سُرخ سافننگ جس میں دماغ خون کے ساتھ ملکر نرم اور سُرخ ہو جاتا ہے۔ **دوئم** یلو سافننگ جس میں سُرخی جذب ہو کر رنگت پر آ جاتی ہو **سوم**۔ سفید سافننگ جس میں تمام رنگ جذب ہو کر نرم شدہ دماغ سفید ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت زیادہ تر دماغ کے مفصلہ ذیل حصوں میں دیکھی جاتی ہے۔ کارپس سٹرائی ایٹم۔ آپٹک تھیلمس سنٹرل وہائیٹ میٹر نرم ہو کر عصبی ذرات اور ریشہ بالکل زائل ہو جاتے اور نرم شدہ حصہ پلپلا یا

رقیق پانی کی طرح ہو جاتا ہے۔ **علامات** جب دماغ کی کوئی رگ ایمبالزم سے رک جاتی ہے تو دفعتاً صدمہ ہو کر سکتہ کا عالم ہو جاتا ہوش جاتا رہتا۔ اور نصف جانب کا فالج ہو جاتا ہے کبھی تو مریض اس حالت میں فوت ہو جاتا ہے۔ اور کبھی ہوش میں آجاتا ہے۔ مگر ہمی پلیجیا باقی رہتا ہے۔ اکثر افیزیا بھی ہو جاتا ہے ہمی پلیجیا کلی طور پر تو کبھی رفع نہیں ہوتا۔ مگر قوت حرکت کسی قدر بحال ہو جاتی ہے۔ تھرامبوسس عموماً اُن ضعیف القویٰ اور دایم المرض لوگوں میں ہوتا ہے۔ جن کو گردہ یا قلب کے امراض سے شریانیں خراب ہو گئی ہوں پہلے قوائے عقلیہ پریشان ہو کر بیہوشی یا ہذیان تک نوبت پہنچ جاتی ہے کبھی اس حالت کے دورہ بار بار ہوتے ہیں۔ وقفہ کے زمانہ میں مریض ہوش میں آجاتا۔ اور دورہ کے وقت بیہوش ہو جاتا ہے۔ آخر کار قطعی بیہوش ہو کر فنا ہو جاتا ہے۔ اگر مریض بحال بھی ہو جائے تو بعد میں فتور دماغ ہمی پلیجیا اور افیزیا اکثر باقی رہتے ہیں۔ تھرامبوسس میں اکثر ہمی پلیجیا بیہوشی کے بغیر بھی ہو جاتا ہے۔ اور بتدریج وسعت اور درجہ میں بڑھتا ہے **تشخیص** دیکھو بیان اپوپلیکسی کا (۸) **کرانک منسنجائیٹس** جب دماغی کا ورم مزمنہ **اسباب** کھوپری کی ضرب۔ گھبراہٹ کیساتھ دماغی محنت کی شدت۔ شراب۔ رسولیوں اور فاسد مادوں سے خراش رہنا۔ ایکوٹ منسنجائی ٹس کے بعد **کیفیت**۔ دماغی جھلیاں سوجکر موٹی گندھلی۔ اور مضبوط ہو جاتی اور آپس میں جابجا چپک جاتی ہیں بہت سے عروق ہمیشہ کیلواسطے موٹے ہو جاتے ہیں یا پامیٹر کے خانوں میں پانی بھر جاتا بطن دماغی کی سطح موٹی کرخت ہو جاتی اور اُن کے اندر پانی بھر جاتا ہے۔ کبھی ورم خوردہ جھلی کے بعض بعض حصوں میں چونہ کی تہیں جم جاتی ہیں۔ پیکونین بادیز بڑھ جاتے اور کنوالیوشنز چھوٹے پڑ جاتے ہیں **علامات** خفیف اور غیر معین ہوتی ہیں۔ سر بھاری رہتا۔ اور کچھ درد ہوتا ہے۔ مزاج تلخ اور کشیدہ۔ قوائے عقلیہ خراب آنکھوں میں شعلہ۔ کانوں میں زاید آوازیں جلد میں جلن چبک۔ بعد ملاحظہ تشنجات میں سختی یا تشنج اور بعض حصوں میں فالج۔ قے اکثر ہوتی اور قبض سخت رہتا ہے (۹) **کرانک سری برل ساٹننگ** **علامات**۔ سر میں درد۔ گرانی اور دوران۔ قوائے عقلیہ میں فتور جو رفتہ رفتہ ڈمینشیا یا امینیا میں بدل جاتا ہے۔ جلد میں مختلف احساس خود بخود ہوتے بعض حصوں کا جزوی فالج ہو جاتا۔ اور قبض ہمیشہ رہتا ہے (۱۰) **دماغ کے اندر رسولیاں ہو جانا یا فاسد مادوں کا پڑ جانا** مثلاً سرطان۔ ٹیوبرکل۔ آتشک۔ سارکوما۔ مکسوما۔ گلائی اوما۔ کولیسٹریٹ ڈرمیٹ سسٹی سرکس۔ اینوزرم۔ لائی پوما۔ ڈرماٹڈ سسٹ۔ عروقی رسولیاں۔ استخوانی رسولیاں وغیرہ **علامات**۔ ان امراض کی علامات بلحاظ قسم و مقام وضع اور جسامت کے نہایت مختلف ہوتی ہیں۔ عام علامات یہ ہیں سر میں درد رہنا۔ دماغی سقے بد افتھیلما سکوپ سے اپٹک ڈسک کا اجتماع خون یا آپٹک نیورائیٹس ظاہر ہونا۔ دماغ اور منسنجیز کے خراش کی علامات کے بعد رفتہ رفتہ فالج ہونا۔ اگر کارٹیکس کے موٹا حصہ میں رسولی واقع ہے۔ تب مرگی کے مشابہ دورہ ہوتے ہیں جن میں ہوش عموماً قایم رہتا ہے۔ اگر سنٹرم اوویلی یا انٹرنل کیپسول کے قریب رسولی ہے تو رفتہ رفتہ ہمی پلیجیا بڑھتا جاتا ہے جس میں تشنج نہیں ہوتے تاوقتیکہ کارٹیکس کے موٹا حصہ میں بھی کچھ فساد نہو۔ اگر کسی دماغی عصب کے مخرج پر رسولی ہے تو اس کے متعلقہ علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ سری بیلم کی رسولیوں میں سر چکراتا ہوا معلوم ہوا کرتا ہے۔ (۱۱) **کرانک ہائیڈروکیفیلس**۔ استسقاے حجاب الدماغ مزمنہ۔ پانی یا تو دماغی یا سب ایرکنائڈ جوفوں یا دونوں میں جمع ہو جاتا ہے۔ یہ مرض اکثر پیدایشی ہوتا ہے۔

اس کی وجہ بطن دماغی کی جھلیوں کی پرانی سوزش بیان کیگئی ہے۔ بعد پیدایش بچوں اور جوانوں میں وینی کیلی ٹی پر دباؤ پڑنے سے ہو سکتا ہے۔ پانی کی مقدار چند اونس سے چند پائنٹ تک ہو سکتی ہے۔ یہ عموماً پانی کی طرح صاف بیرنگ ہوتا ہے۔ اس میں کسی قدر البیومن بھی ہوتا ہے۔ سطح دماغ کی جھلی موٹی اور کرخت ہو جاتی اور دماغ کی شکل بدلجاتی ہے۔ کھوپری کی ہڈیاں پھیلکر پتلی پڑجاتی اور اس کے جوڑ کھل جاتے ہیں۔ **علامات** بچوں میں سر بڑا ہو جاتا اور ادھر ادھر گرتا رہتا ہے سہارے کے بغیر قایم نہیں رہ سکتا شکل میں گول اور پیشانی بہت اونچی ہو جاتی ہے بھنوؤں کی ہڈیاں آگے کو ابھر آتی ہیں۔ مگر چہرہ بہت چھوٹا اور سکڑا ہوا نظر آتا ہے جس سے سادہ لوحی اور ناتوانی مترشح ہوتی ہے۔ سر درد کرتا اور گھومتا ہے۔ دماغی قولے ناقص رہجاتے ہیں۔ نیند نہیں آتی اور بچہ تمام دن سست نیم خفتہ حالت میں رہتا ہے۔ مزاج چڑچڑا اور حواس خمسہ کمزور رہتے ہیں جسم لاغر کمزور اور دوران خون ضعیف رہتا ہے۔ سردی زیادہ لگتی ہے تے اکثر ہو جاتی اور قبض رہتا ہے بھوک عموماً اچھی لگتی ہے۔ **ہائی پرٹروفی آف دی برین**۔ دماغ کا بڑھجانا۔ یہ عموماً رکٹس یا پیدایشی آتشک کے ساتھ ہوتا ہے۔ بڑھنے کی وجہ البیومی نائیڈ مادہ کا بڑھجانا۔ یا نیورو گلیا کا بڑھنا ہوتا ہے۔ سر رفتہ رفتہ بڑھتا جاتا ہے۔ مگر جوڑ نہیں کھلتے۔ سر آگے سے پچھلی طرف کو بڑا ہو جاتا ہے۔ آنکھیں اندر کو گھسی رہتی ہیں۔ مگر اور علامات خفیف یا معدوم ہوتی ہیں۔ **علاج**۔ خاص دماغی امراض کا بیان ذیل میں بترتیب حروف تہجی درج کیا جاتا ہے (۱) **سری برل السبیس یعنی دماغی پھوڑا**۔ جب تشخیص سے یہ معلوم ہو جائے کہ دماغ کے اندر کسی مقام میں ورم ہو کر پیپ پڑگئی ہے تو اس کا علاج سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ جس طرح ممکن ہو سکے اس پیپ کے اخراج کی کوشش کی جائے۔ اینٹی سیپٹک احتیاط بدرجہ غایت کرنی چاہئیں۔ جبتک پیپ کا غار بھر کر کامل طور پر مندمل نہو جائے۔ مریض کو قطعی آرام سے رکھیں۔ اس کے نزدیک کسی قسم کا شور وغل نہ ہونے دیں۔ روشنی سے علیحدہ رکھیں۔ امعا کو مناسب مسہلات اور قبض کشا ادویہ سے صاف کرتے رہیں (۲) **سری برل اٹروفی**۔ دماغ کا زایل اور کم ہو جانا۔ اس مرض کا در اصل کوئی علاج نہیں محض علامات و اسباب موجودہ کے مطابق تدابیر کر سکتے ہیں۔ مریض کو آرام سے رکھیں۔ اگر نبض ضعیف اور نرم ہو تو مقویات و محرکات قلب باحتیاط استعمال کرتے رہیں۔ امعا کو صاف رکھیں (۳) **سری برل اری ٹیشن**۔ خراش دماغ۔ سر پر ضرب لگنے کے بعد بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہڈی شکستہ ہو کر اس کا کوئی ریزہ دماغ کے اندر گھس جاتا اور خراش کرتا رہتا ہے۔ ایسی حالت میں اگر ممکن و مناسب معلوم ہو تو ریزہ شکستہ کے نکالدینے کی کوشش کریں۔ مریض کو تاریک مکان میں آرام سے لٹائے رکھیں کسی قسم کا شور وغل اس کے قریب نہونے دیں۔ غذائیں قلیل المقدار اور سریع الہضم دیتے رہیں۔ امعا کو وقتاً فوقتاً قبض کشا اور مسہل ادویہ سے صاف کریں۔ سر کو برابر ٹھنڈے پانی کی گدی یا برف کی تھیلی سے سرد رکھیں۔ قفا سے گردن اور اطراف پر رائی کا پلستر لگائیں۔ تاکہ خون کا رجحان سر سے کسی اور جانب کو ہو جاوے (۴) **سری برل انفلیمیشن**۔ ورم دماغ۔ سرسام۔ انکفلائٹس۔ اس کا علاج خراش دماغ کی طرح ہے۔ سر کو برابر ٹھنڈا رکھنا نہایت ضروری ہے۔ شروع درجہ میں فصد یا جونکوں سے خون نکالنا۔ مدرات و مسہلات سے امعا کو صاف کرنا۔ رائی کا پلستر قفا سے گردن و اطراف پر لگا کر خون کو سر سے اور جانب پھیر دینا۔ غذائیں خفیف اور قلیل المقدار دینا۔ ہر طرح مریض کو آرام سے رکھنا۔ اگر کوئی خاص مرض موجود ہو اس کا قواعد کلیہ کے مطابق علاج کرنا۔ سر کو باقی جسم کی نسبت برابر اونچا رکھنا مفید تدابیر

ہیں (۵) **سری برل انیمیا** - دماغ میں خون کم ہو جانا - اس کا علاج عام انیمیا کے مطابق ہے - دیکھو بیان انیمیا کا - دماغی انیمیا کی حالت میں سر کو باقی جسم کی نسبت اونچا رکھنا چاہیئے - تاکہ کشش ثقل کے قاعدے سے خون خود بخود دماغ کی طرف زیادہ پہنچے - اطراف پر پٹیاں بترتیب کھینچکر باندھنا بھی خون کو اطراف سے کم کرکے سر کی طرف زیادہ پہنچاتا ہے (۶) **سری برل اینیورزم** - دماغی انورسما - اس کے علاج کی وہی تدابیر ہیں جو اینیورزم میں بیان کی گئیں - دیکھو بیان اینیورزم کا (۷) **سری برل اڈیما** - استسقائے دماغی - چونکہ استسقائے دماغی محض عام استسقا کا ایک جزو ہوتا ہے - اس لئے اس کا علاج بھی وہی ہے جو عام استسقا کا ہے - پس دیکھو بیان استسقا کا (۸) **سری برل ٹیومرس** دماغ کی رسولیاں - جیسا کہ ٹیومر کے بیان میں ہم ظاہر کر چکے ہیں کہ رسولیوں کا علاج سوائے انقطاع اور کچھ نہیں ویسا ہی دماغی رسولیوں کی بابت سمجھنا چاہیئے - دیکھو بیان ٹیومرس کا (۹) **سری برل سافننگ** دماغ کا نرم اور رقیق ہو جانا - شروع مرض میں مریض کو آرام و چین کے ساتھ ایک تاریک کمرہ میں لٹائے رکھیں - سر کسی قدر باقی جسم کی نسبت اونچا رہے دوران خون کو یکساں کرنے کی غرض سے سطح جسمی کو گرم پانی کی بوتلوں کے ذریعہ حرارت پہنچاتے رہیں - ایک خفیف مسہل دیکر امعا کو صاف کریں - اگر قلب کی حرکات بہت ضعیف اور سست ہوں تو خفیف تحریک سے اُن کو اعتدال پر لائیں مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر دماغ کے اندر جریان خون یا کن جیسچن کا شبہ ہے تو کوئی محرک دوا نہ دیں - جب درجہ ضعف و نقاہت دور ہو کر علامات گھبراہٹ و خراش دماغ پیدا ہوں اور حرارت جسمی زیادہ ہو جائے تو اسہال - حجامت - جونک فصد وغیرہ سے حرارت کو اعتدال پر لائیں - اگر تشنجی حرکات نمایاں ہوں تو برومائڈ آف پوٹاسیم استعمال کرانا چاہیئے - زمانہ انحطاط میں مریض کی صحت و طاقت کو عام اُصول حفظ صحت کی پابندی اور مقویات کونین - سٹرکنیا - فولاد وغیرہ سے بتدریج ترقی دینی چاہیئے (۱۰) **سری برل سکلے روسس** - زاید ریشہ پیدا ہو کر دماغ کا سخت اور ناقص ہو جانا - اس مرض کا دراصل کوئی علاج نہیں ہے - جو علامات و اسباب موجودہ سے ہدایت ملے اُس کے مطابق طبیب کو علاج کرنا چاہیئے - (۱۱) **سری برل کارسی نوما** - سرطان دماغ - کنسر کا بیان دیکھو (۱۲) **سری برل کمپریشن** دماغ کا دب جانا - اس کے علاج کا لب لباب یہ ہے کہ جس طرح ممکن ہو سکے دباؤ کو دور کرکے علامات موجودہ کا علاج قواعد کلیہ کے مطابق کریں اگر ضرب سے ہڈی شکستہ ہو کر دب گئی ہے تو ٹریفاین کرکے ہڈی کو اُٹھا دینا چاہیئے - اگر خون یا پیپ کی وجہ سے دباؤ ہو تو اُس کو نکال کر دباؤ رفع کریں (۱۳) **سری برل کن جیسچن** دماغ میں خون جمع ہو جانا - دماغ کے عروق خون کا بھرا رہنا - اجتماع خون دماغی کے لئے اصول حسب ذیل ہیں (۱) سر کو باقی جسم کی نسبت اونچا رکھنا (۲) ٹھنڈے پانی کی گدی یا برف سے سر کو برابر سرد رکھنا (۳) شروع میں کیلومل اور جلیپ کا مسہل دیکر امعا کو صاف کرنا - اور بعد میں کیلومل ایک گرین خوراک میں تین چار دفعہ روزانہ دیتے رہنا - تاکہ استفراغ بخوبی ہوتا رہے - (۴) اگر مریض جوان اور قوی ہے تو فصد یا جونکوں سے خون نکالنا (۵) اطراف کو گرم پانی کی بوتلوں اور محرک مالشات مثلاً مالش رائی و جائفل سے گرم رکھنا (۶) قفائے گردن اور اطراف پر رائی کا پلستر لگانا - تاکہ خون کا رجحان اُس طرف زیادہ ہو جائے - (۷) مریض کو تاریک اور علیحدہ مکان میں رکھنا (۸) کسی قسم کا شور و غل اُس کے قریب نہ ہونے دینا (۹) جو علامات تیزی قلب یا بخار وغیرہ اس کے

ضمن میں پیدا ہوں اُن کا علاج حسب قواعد کلیہ کرنا۔ (۱۴) **سری برل کنکشن**۔ صدمہ دماغ۔ چونکہ اس میں ضعف اور نقاہت سخت طاری ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کے علاج میں سب سے مقدم یہ امر ہے کہ خفیف محرکات سے مریض کی ارواح اور قویٰ کو قایم رکھیں۔ مثلاً گرم پانی کی بوتلوں سے اطراف کو گرم کریں۔ گرم کمبل و لوئی وغیرہ سے جسم کو حرارت پہنچائیں اور اطراف پر ہلکی ہلکی مالش کریں۔ شراب اس حالت میں دینی ہرگز مناسب نہیں۔ اگر مریض قوی اور جوان عمر ہے تو فصد یا جونک سے خون کم کر دینا چاہیئے۔ مریض کو تاریک مکان میں ہر قسم کے شور و غل سے علیحدہ رکھیں (۱۵) **سری برل لیسریشن** دماغ کا ضرب سے پھٹ جانا۔ اس کا علاج انہیں عام اُصولوں کے مطابق کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ سری برل کن جیشن اور سری برل کن کشن میں بیان کئے گئے (۱۶) **سری برل ہیموریج**۔ دماغ کے اندر خون بہجانا۔ اپوپلکسی کا بیان دیکھو۔

سریسس سروٹینا Cerasus Serotina پرونس ورجیانیکا کا بیان دیکھو۔

سسٹائی ٹس Cystitis سوزش مثانہ۔ مثانہ کے امراض کا بیان دیکھو۔

سسٹس Cysts تھیلی دار رسولیاں۔ اصل علاج تمام تھیلی دار رسولیوں کا یہی ہے کہ جراحی عمل سے اُن کو سالم نکالدیا جائے۔ چھوٹی رسولیوں۔ رینولا اور ہائیڈروسیل میں یہ عمل کافی ہے کہ شگاف دیکر اور اُن کا تمام مافیہم صاف کر کے کرومک ایسڈ زیادہ مقدار میں پانی میں حل کر کے تمام اندرونی سطح پر لگا دیا جاوے۔ کلورائیڈ آف زنک بحساب ایک فیصدی کے پانی میں حل کر کے رسولی کے اندر پچکاری کرنا بھی نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ ایک دو دفعہ پچکاری کرنے سے تھیلی سخت اور پلپلی ہو کر چند روز میں غائب ہو جاتی ہے۔

سعال۔ سرفہ۔ کھانسی۔ مجاری ریہ یعنی ہوائی نالیوں میں سوزش ہو جانا۔ برانکائی ٹس کا بیان دیکھو۔

سفیدہ کاشغری۔ ملطف اور مجفف ہے لذع ہے۔ ورم۔ سوختگی آتش۔ خارش اور پھنسیوں میں اس کا خارجی استعمال مفید ہے۔ یہ ایک سکہ اور جست کا مرکب ہے۔

سفوکیشن Suffucation دم بند ہونا۔ اس سے مراد عموماً وہ دم بند ہونا ہوتا ہے۔ جو ناک و منہ کے بند ہونے یا نرخرہ و سینہ کے دبانے سے پیدا ہو۔

سقمونیا۔ سکیمنی کا بیان دیکھو۔

سقنقور۔ اس کا گوشت کھانا فالج۔ لقوہ۔ رعشہ۔ سن بہری۔ کزاز۔ نقرس۔ اور جوڑوں کے درد میں مفید بیان کیا گیا ہے۔ مقوی باہ اور مغلظ منی ہے۔ زردی بیضہ۔ نرہ تیزک اور نمک اسود کے ساتھ کھانا نہایت مقوی باہ بیان کیا گیا ہے۔ خوراک ۴½ ماشہ سے ۱½ تولہ تک۔

سقوط اللہات۔ کوے کا گر جانا۔ نرم تالو کا استرخا۔ حلق کے امراض کا بیان دیکھو۔

سکارپین Scorpion بچھو۔ بچھو کا کاٹنا۔ اس کا علاج زہریلے جانوروں کے بیان میں دیکھو۔

سکارلیٹ فیور Scarlet [illegible] ایک قسم کا سخت متعدی بخار ہے۔ جس کی علامات [illegible] ہو جاتی۔ جلد پر سرخ داغ

عموماً بخار سے دوسرے روز نمایاں ہو کر پانچویں یا چھٹے روز مرجھانے اور غائب ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اُس وقت بخار بھی کم ہو جاتا اور جلد کی تہ باریک جھلی کے طور پر چھوٹے یا بڑے ٹکڑوں میں اُترنے لگتی ہے۔ زمانہ الخطاط میں وجع مفاصل اور ورم گردہ بھی ظاہر ہو جاتے ہیں اور جلد کے نیچے یا سینہ و شکم کے اندر پانی جمع ہو جاتا ہے۔ بخار کبھی لرزہ اور کبھی سردی کے ساتھ شروع ہو کر چہرہ پھیکا پڑ جانا۔ عام ضعف۔ دوران سر غنودگی بے چینی۔ خواب میں چونکنا۔ اطراف میں درد۔ ہذیان اور حلق میں کھرکھری عام علامات ہیں۔ اکثر قے ہوتی۔ اور بچوں میں تشنج ہو کر بیہوشی بھی ہو جاتی ہے۔ کبھی ایک دو روز پیشتر حلق میں خراش ہوتی اور دفعتاً بخار ہو کر یہ سب علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ بخار کی شدت ہو کر چہرہ اور آنکھیں سُرخ ہو جاتی منہ خشک رہتا۔ اور نگلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ گردن اکڑی ہوئی رہتی ہے۔ جبڑے کے نیچے گوشوں کے قریب دو ایک غدود بڑھے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ سُرخ نشان عموماً بخار سے دوسرے روز باریک سُرخ نقاط میں چہرہ اور گردن پر شروع ہوتے ہیں اور پھر باقی جسم پر بھی ظاہر ہو جاتے ہیں۔ یہ داغ مرکز میں صاف روشن ہوتے اور کناروں پر ایک دوسرے میں ملے جلے ہوتے ہیں۔ اسی طرح پر اُن کے درمیان صاف جلد نہیں ہوتی۔ اور نہ سطح سے اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اُنگلی کے ساتھ دبانے سے یہ نشان غائب ہو جاتے ہیں اور دباؤ اُٹھانے کے بعد پھر فوراً ظاہر ہو جاتے ہیں۔ بعض حصوں میں یہ سُرخ داغ آپس میں بہت قریب ہوتے اور مل جُلکر علیحدہ قطعات بناتے ہیں۔ اگر ناخن سے دبا کر اس قطع میں خط کھینچا جائے تو سفید لکیر ہو جاتی ہے۔ چوتھے روز یہ نشانات انتہا کو پہنچکر پانچویں یا چھٹے روز مرجھانے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور چھٹے دن سے نویں دن تک جلد کی تہیں بُور یا جھلی کے طور پر اُترتی ہیں۔ پہلے تین روز میں حلق کے اندر سُرخی اور خراش رہتے ہیں۔ اور جب سکارلیٹ کے داغ جلد پر نمودار ہو جاتے ہیں تب حلق کی تکالیف کم ہو جاتی ہیں۔ اکثر تو اجتماع خون تک ہی محدود رہتی ہے۔ مگر کبھی ورم ہو کر زخم اور پھوڑے تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اُدھر ناک اور کان کی طرف سوزش پھیلکر سخت نزلہ آشوب چشم اور جریان الاذن ہو جاتے ہیں۔ تمام زبان سُرخ اور کھُرچی ہوئی نظر آتی ہے۔ بخار پہلے تین چار یوم تک تیز رہتا اور بڑھتا جاتا ہے۔ اس کے بعد چوتھے یا پانچویں دن دفعتاً کم ہو کر پھر زیادہ ہو جاتا اور رفتہ رفتہ دوسرے ہفتہ میں حالت صحت پر آ جاتا ہے۔ کبھی شدت بخار میں ہذیان بھی ہو جاتا ہے۔ بچوں میں منیجز کا اجتماع خون یا ورم ہو کر کوما اور ہمی پلیجیا بھی ہو جاتا ہے۔ سوزش حلق کی وجہ سے خشک کھانسی اکثر رہتی۔ کبھی یہ سوزش پھیلکر ایڈیما گلاٹس کر دیتی اور کبھی پلیوریسی اور نیومونیا بھی ہو جاتے ہیں۔ اینڈو کارڈائٹس بھی کبھی اس مرض کے ضمن میں ہو جاتے ہیں۔ گردوں میں خراش ہو کر البیومی نوریا۔ ہمی ٹونوریا۔ استسقا اور ورم گردہ ہو جاتے ہیں۔ پیری کارڈیم۔ پیری ٹونیم اور پلیورا کے اندر کبھی امراض گردہ کے ساتھ اور کبھی اُس کے بغیر پانی بھر جاتا ہے۔ چھٹے ساتویں روز اکثر ریہومی ٹزم بھی ہو جاتا ہے۔ بورا اور جھلی کا اُترنا عموماً چھٹے یا ساتویں روز شروع ہوتا ہے۔ اور کبھی دسویں روز تک تاخیر ہو جاتی ہے۔ اور تین ہفتہ سے چھ ہفتہ تک اُترتا رہتا ہے۔ اسی طرح سے جلد کی سطحی تہ ایک دو دفعہ کامل طور پر اُتر کر از سر نو بنتی ہے۔ تب یہ مرض متعدی نہیں رہتا۔ ہاتھوں اور پاؤں سے ثابت چھلکی دستانوں کے طور پر اُترا کرتی ہے۔ **اقسام** اوّل خفیف جس میں تمام علامات خفیف طور پر ظاہر ہوتی۔ بخار نہیں ہوتا

حلق میں [illegible]

فیور کا گمان ہوتا ہے۔ عوارضات بھی خفیف حالت میں نہیں ہوتے۔ دویم شدید جس میں تمام علامات شدت کیساتھ ہوں اور وہ عوارضات جو عام بیان میں مذکور ہوچکے ظاہر ہوں۔ مثلاً شدت بخار۔ البیومی نوریا۔ ہی ٹی نوریا۔ پلیوریسی۔ پیری کارڈائی ٹس اینڈو کارڈائی ٹس۔ رہیومی ٹزم وغیرہ۔ عوارضات کے ساتھ بخار کی شدت بڑھ جاتی اور مدت تک رہتا ہے

اسباب - یہ مرض ہمیشہ دوسرے مریض کی چھوت سے ہوتا ہے۔ چھوت کا مادہ جلد کی پوراہ جھلّی حلق اور ناک کے بلغم پیشاب۔ پاخانہ اور سانس کی ہوا میں ہوتا ہے۔ برتنوں۔ کپڑوں۔ کاغذوں۔ خطوط اور زارات۔ مکھیوں کے ذریعہ سے پھیل سکتا ہے۔ کوئی شئے مریض کے کمرہ میں سے دوسری جگہ جائے وہ چھوت کا مادہ ساتھ لیجا سکتی ہے۔ کمبل۔ دری۔ اور قالین لپٹا ہوا مہینوں تک یہ مادہ زندہ رہ سکتا ہے۔ اور موقع پر سرایت کرکے نئی وبا پھیلا سکتا ہے۔ اس کی حقیقت ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہوئی۔ بچوں میں یہ مرض زیادہ کثرت سے ہوتا۔ اور جس قدر چھوٹی عمر ہو اُسی قدر زیادہ مہلک ثابت ہوتا ہے فیصدی موت اوسطاً ۱۵ اور ۲۹ کے درمیان شمار کی گئی ہے۔ موسم خزاں میں زیادہ ہوتا ہے۔ انگلستان اور امریکہ میں یہ مرض نہایت کثرت سے ہوتا اور پانچ چھ سال کے بعد نئی ایپی ڈیمک میں اُس کے دور ہوتے رہتے ہیں۔ ایک دفعہ ہوکر دوبارہ اُس شخص کو نہیں ہوتا۔ یا بہت خفیف ہوتا ہے۔ زمانہ سرایت ۳ یوم سے ۵ یوم تک شمار کیا گیا ہے۔ کبھی تین گھنٹہ کے اندر بھی سرایت کر جاتا ہے۔ عموماً پہلے حلق کی سطح میں سرایت کرکے خون میں پہنچتا ہے۔ زخموں کے رستہ بھی اثر کر سکتا ہے۔

علاج - چونکہ اس مرض کا مادہ سخت متعدی ہوتا ہے اس لئے جب کوئی شخص اس مرض میں مبتلا ہوجائے تو یہ امر نہایت ضروری ہوتا ہے کہ اس کے پھیلنے کا انسداد کیا جائے۔ ہوا میں اس کا زہر کم ہوتا۔ اور ہوا کے رستہ پھیلتا بھی کم ہے لیکن اور تمام اشیا مثلاً برتن۔ کپڑے۔ کاغذ وغیرہ پر اس کا زہر ایک دفعہ لگ کر مدتوں چمٹا رہتا ہے۔ ان اشیا کے ذریعہ دوسری جگہ پہنچکر اس مرض کا باعث ہوجاتا ہے۔ خطوط کتابوں۔ کپڑوں۔ اور برتنوں کے ذریعہ ایک مقام سے دوسرے مقام اور ایک شہر سے دوسرے شہر میں پھیل جاتا ہے۔ پس ایسے مریض کے کمرہ کی ہر ایک شئے کو اوّل تو جلا دینا ورنہ احتیاط کے ساتھ بذریعہ کاربالک ایسڈ یا دار چکنا وغیرہ کامل طور پر ڈس انفیکٹ کرلینا نہایت ضروری ہے۔ مریض کے کمرہ کی ہوا کو ادویہ کی بھاپ سے شب و روز برابر اینٹی سیپٹک رکھنا چاہئے۔ تاکہ طبیب اور مریض کے رفیق و آشنا جو اُس کمرہ میں آئیں اس ظالم مرض کے پنجہ سے محفوظ رہ سکیں۔ اینٹی سیپٹک بھاپ برابر قایم رکھنے کی ایک آسان ترکیب یہ ہے کہ ایک برتن جس میں تین چار سیر پانی آسکے اُس میں پانی بھر کر برابر ایسی آنچ پر رکھیں کہ بھاپ نکلتی رہے اور اس پانی میں ایک ڈرام کافور یا ۲ ڈرام کاربالک ایسڈ یا ایک ڈرام ایوکے لپٹس آئیل یا ایک ڈرام کریسوٹ ملا دیں۔ جب ان ادویہ کی بو بھاپ سے غائب ہو جائے تو پھر ملاتے رہیں۔ زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو انہے لیشنز کے ضمن میں بیان اینٹی سیپٹک انہے لیشنز کا۔ مریض کے تمام بدن کو اینٹی سیپٹک روغنوں سے برابر تر رکھنا چاہئے۔ تاکہ مرض کے ذرات اُڑنے سے پیشتر وہیں کے وہیں ہلاک ہوجایا کریں۔ آٹھ اونس گلیسرین میں دو ڈرام کاربالک ایسڈ ملا کر تمام بدن پر برابر لگائے رہنا کافی اینٹی سیپٹک ہے۔ سُرخی اور ورم گلو کے لئے کلورین[۱] مکسچر کے غرغرے کرنا نہایت مفید ہیں۔ مفصلہ ذیل نسخہ بھی

---

[۱] اس کی ترکیب ٹائیفائڈ فیور میں بیان ہوگئی ۱۲

بار بار حلق کے اندر لگانا چاہئے۔

نسخہ گلیسرین آف بورک ایسڈ ایک اونس ٹنکچر مرچ ½ ڈرام - بخار اس مرض میں عموماً تیز رہتا ہے - جو سخت ضعف اور نقاہت پیدا کرتا ہے - اس کے لئے سب سے عمدہ علاج یہ ہے کہ کونین جوشندہ ترکیب سے بار بار دیجائے - مثلاً سوڈی بائی کاربوناس ۱۰ گرین - پوٹاسی کاربوناس ۵ گرین - پوٹاسی کلوراس ۵ گرین لیکر ایک اونس پانی میں حل کریں - دوئیم کونین ۲ گرین - سائٹرک ایسڈ ۵ گرین - شربت لیموں ۲ ڈرام لیکر نصف اونس پانی میں حل کریں اور نسخہ اول میں ملادیں - ان ہر دو نخوں کے ملنے سے جوش پیدا ہوگا - پس جوش کھانیکی حالت میں اس کو پلادیں - کونین اور کلورین مکسچر بھی تمام متعدی بخارات میں مفید ہے - دافع بخار ادویہ مثلاً اینٹی پایرین - کیرین تھیلین - اینٹی نیبرین استعمال نہ کرنی چاہئیں - کیونکہ ان سے سخت ضعف ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے فینیسٹین اور کونین ہموزن ملاکر ایک ایک گرین خوراک میں ایک ایک دو دو گھنٹہ بعد کھلانا - گرم پانی اور سرکہ کیساتھ کل جسم کو سپنج کرنا تخفیف بخار کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئے ہیں - سر اور گردن کو ٹھنڈے پانی اور لیونڈر آئیل سے سپنج کرنا یا برف کیساتھ سرد کرنا مریض کو خوشگوار معلوم ہوتے اور حرارت کو بھی کسی قدر کم کرتے ہیں - قایمی ارواح اور دفع ضعف کے لئے سپرٹ ایتھر - سپرٹ امونیا - برانڈی - رم شمپین وغیرہ محرکات استعمال کرسکتے ہیں -

دیگر عوارضات اور بدنتایج جو سکارلیٹ فیور کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اُن کی نسبت یہ رائے قایم ہو چکی ہے کہ تمام زہر حلق کے اندر سے خون میں ملکر اور اعضا مثل گردہ و کان میں پہنچتا - اور اُن کی سوزش پیدا کرتا ہے - پس اگر ناف اور حلق کو کامل طور پر صاف اور اینٹی سیپٹک رکھا جاوے تو اُن تمام عوارضات سے حفاظت ہوسکتی ہے - بورک ایسڈ ۱۵ گرین سہاگہ ۱۵ گرین فی اونس پانی کے حساب سے حل کرکے اس کی پچکاری خوب زور سے ناک میں کرنی چاہئے - تاکہ ہر دو نتھنے اچھی طرح صاف ہوجائیں - حلق کے صاف اور اینٹی سیپٹک کرنیکی تدابیر اور ادویہ ڈفتھیریا میں مفصل بیان ہو چکی ہیں پس دیکھو بیان ڈفتھیریا کا - ورم الاذن اور ورم گردہ کا علاج قواعد کلیہ کے مطابق کرنا چاہئے - دیکھو بیان اٹوریا اور برائیٹس ڈزیز کا -

سکتہ - کیٹالیپسی کا بیان دیکھو -

سکتہ ضربیہ - کولیپس کا بیان دیکھو -

سکرافیولا Scrofula خنازیر - کنٹھ مالا - سکرافیولا ایک خاص قسم کا مزاج ہے جس کی وجہ سے جسم کی مختلف ساختوں اور اعضا میں خفیف اسباب سے ایک خاص قسم کی ورم ہوتی رہتی اور زخم ہو جاتے ہیں - مثلاً جلد میں چنبل پھوڑے اور زخم میوکس جھلیوں میں کن جنکٹی وائی ٹس - کارنی آئی ٹس بخیر الانف - جریان الاذن - مجری بول اور فرج کا جریان - ورم مفاصل - جوڑوں کے سفید ورم - (وہائیٹ سویلنگ) ہڈیوں میں ورم اور پیپ پڑجانا گردن بغل اور چڈوں کے غدود کا بڑھ جانا جس جگہ لمفائیڈ ٹشو ہے اُس کا زیادہ ہو جانا سکرافیولس مزاج والے میں ٹیوبرکلوسس بھی باسانی ہو جاتا ہے - مزاج سکرافیولا کی مفصلہ ذیل علامات ہیں - اس کی دو بڑی اقسام ہیں سیاہ اور سفید ہر ایک ان میں سے نفیس ہوتا ہے یا کثیف - عام قسم یہ ہے کہ جلد ملایم خوشنما اور نازک ہوتی - آنکھیں سیاہ پتلیاں کشادہ بال باریک

اُنگلیاں گاؤدم دانت چھوٹے چھوٹے نہایت نفیس اور خوشنما ہوتے ہیں۔ سیاہ قسم میں چہرہ غمناک بھاری اور منکر رہتا ہے۔ جلد سیاہ موٹی چکنی۔ بال چھوٹے موٹے گھنگرالو قد چھوٹا گٹھا ہوا اور بازو مضبوط ہوتے ہیں۔ طبیعت سُست اور بے خیال رہتی ہے۔ بعض اوقات سکرافیولا اور ٹیوبرکلوسس کے ایک ہی معنے لئے جاتے ہیں۔ فی الحقیقت سکرافیولا ایک مزاج ہے جس سے خفیف وجوہات سے ورم ہو کر زخم ہو جاتے ہیں۔ کسی مرض موجودہ کا نام نہیں ہے۔ مگر ٹیوبرکلوسس ایک مرض موجودہ کا نام ہے۔ ہاں سکرافیولا والے کو جیسے اور قسم کی ورمیں اور زخم بآسانی ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی ٹیوبرکلوسس بھی اُس کو بآسانی ہو سکتا ہے۔ دیکھو بیان ٹیوبرکلوسس کا۔ چونکہ سکرافیولا والے میں گردن کی گلٹیاں اکثر بڑھ جاتی ہیں جس کو خنازیر کہتے ہیں اس لئے اس کا نام خنازیر یا خنازیر یا کنٹھ مالا عام طور پر مشہور ہو گیا ہے۔ **علاج**۔ چونکہ سکرافیولا اور ٹیوبرکلوسس قریب قریب ایک ہی مرض ہیں۔ اس لئے اس کے علاج کے اُصول اور تدابیر بعینہ وہی ہیں جو تھائی سس میں بیان ہوئیں۔ پس تھائی سس کا بیان دیکھو۔ اس جگہ پر ہم محض سکرافیولا کے چند عوارضات کا علاج بیان کرتے ہیں۔ **خنازیر**۔ غدود کا بڑھ جانا۔ کنٹھ مالا۔ اگر غدود ورم خوردہ ہو کر پک گئے اور اُن میں پیپ پڑ گئی ہے۔ تو بہتر یہی ہے کہ شگاف دیکر اخراج پیپ کے واسطے راستہ کر دیا جائے چند روز ڈرینیج ٹیوب شگاف کے اندر رہنے دیں۔ تاکہ پیپ کامل طور پر خارج ہوتی رہے۔ اور غار تہ کی طرف سے کامل طور پر بھر آئے۔ بعض ڈاکٹروں کی یہ رائے ہے کہ جبتک اچھی طرح سے پک کر جلد کی طرف منہ نہ کر آئے تب تک شگاف دینا مناسب نہیں۔ خام حالت میں شگاف دینے کا یہ نقصان ہے کہ غار اچھی طرح سے پیوست نہیں ہوتا۔ اور زخم جلدی مندمل ہو کر پیپ کے دوبارہ سے پڑ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ لیکن اگر اخراج پیپ کا ڈرینیج ٹیوب کے ذریعہ پورا بند وبست کر دیا جائے تو اس قسم کا کوئی اندیشہ نہیں رہتا۔ یہ احتیاط ضرور رکھنا چاہئے کہ اگر ایک غدود اچھی طرح پک چکا ہے اور دوسرا اُس کے قریب ابھی خام ہے تو پہلے اچھی طرح پر ورم خوردہ میں شگاف دیں۔ اور اگر دوسرے میں بھی اُسی وقت شگاف دیا جائے تو پہلے غدود کا مواد اُس کی سطح پر نہ نکلنے دیں۔ اگر غدود معمول سے بڑھ گئے ہیں۔ لیکن کسی قسم کی سوزش اُن میں نمایاں نہیں۔ اور نہ پیپ پڑنے کے آثار نمایاں ہوئے ہیں تو ایسے غدود میں شگاف دینا [illegible] نہیں ہوتا۔ مناسب ورزش عمدہ غذاؤں اور ادویہ سے مریض کی صحت اور طاقت کو ترقی دیں۔ تفصیل کے لئے دیکھو بیان تھائی سس کا۔ آرسنک آیوڈائیڈ آف آئرن کیلسیم ہائپو فاسفاس کیلسیم سلفائیڈ کریوزوٹ۔ آئیوڈائیڈ بیٹس آئل۔ کاڈلور آئل۔ پوٹاسیم آیوڈائیڈ بربرس اکوی فولیم کا داخلی استعمال کرنا چاہئے۔ اور مقامی طور پر ٹنکچر آیوڈین۔ آیوڈائیڈ آف لیڈ۔ اولی ایٹم۔ ہائیڈرارجائی آیوڈائیڈ آف مرکری مفید ثابت ہوئے ہیں۔ **نسخجات** (۱) سرپ فیرائی آیوڈائیڈ ½ ڈرام۔ کاڈلور آئل ½ ڈرام۔ کریوزوٹ ۳ بوند۔ آیو کے لپٹس آئل ۴ بوند۔ گلیسرین ۲ ڈرام۔ پانی ایک اونس۔ ایسی دو خوراک روزانہ کھانے کے بعد (۲) سرپ کیلسیائی ہائپو فاسفس ½ ڈرام۔ کاڈلور آئل ایک ڈرام۔ کریوزوٹ ۳ بوند۔ روغن [illegible] پانی ایک اونس ایسی تین خوراک روزانہ مقامی طور پر ٹنکچر آیوڈین دو یا ایک دفعہ روزانہ مدت تک استعمال کرنا [illegible]۔ ایکسٹراکٹ بربرس اکوی فولیم ایکویئڈم ایک ڈرام خوراک میں تین دفعہ روزانہ استعمال کرنا نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اس کے استعمال سے عام صحت اور طاقت بہت جلد ترقی پکڑتی۔ رنگت خوشنما ہو جاتی۔ اور غدود کم ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔

اگر مفصلۂ بالا تدابیر سے صورت آرام پیدا نہ ہوا اور مریض روز بروز کمزور ہوتا جائے تو جراحی عمل سے ورم خوردہ غدود کا ثابت نکالدینا بہتر ہے۔ زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو بیان لمف اڈی نائٹس کا زخم **سکرافیولا** - ان کیواسطے مفصلۂ ذیل ادویہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ ایسڈ فاسفورک - ارسٹال - آیوڈول - آیوڈو فارم - بیٹا نیفتھال - کیمفر - پوٹاسی پرمینگناس - سوز و آیوڈول ج ڈسپیلہ **سکرافیولا** - سکرافیولس اسبیس - اس کا علاج بعینہٖ اسی طریق پر ہے جیسا کہ کرانک اسبیس میں بیان ہوا - دیکھو بیان اسبیس کا ۔

سکروی - گوشت خورہ علامات - رنگ پھیکا سست سکہ کے مشابہ ہوجاتا ہے - گویا کہ مریض بخاروں یا یرقان سے ذلت کے بعد نجات یافتہ ہوا ہے - آنکھیں سفید و شفاف نظر آتی - مسوڑھے سوجے ہوئے متخلخل - نرم نیلگوں اور پلپلے رہتے ہیں۔ بعض اوقات اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ دانتوں کو چھپا لیتے ہیں۔ خفیف رگڑ سے خون جاری ہو جاتا ہے دانت ہلنے لگجاتے ہیں - اور بہت سے گر پڑتے ہیں - عام ضعف غایت درجہ کا رہتا - پنڈلی کے عضلات سکڑ کر سخت اور دردناک ہوجاتے - چہرہ پر تسبیح رہتا - سانس کھنچا ہوا آتا - رانیں اور ٹانگیں سوجی ہوئی رہتی - گویا کہ سخت ضرب یا رگڑ پہنچی ہے ٹیبیا کی سطح پر استخوانی ابھار محسوس ہوتے ہیں - سانس کے ساتھ ایک خاص قسم کی بدبو آتی ہے - جلد کرخت اور خشک رہتی - اور اس کا بور کثرت سے اترتا ہے **اسباب** - ایک عرصہ تک تازہ پھل نہ ملنے سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے - اس لئے جنگ - خشک سالی - اور جہازوں کی تباہی کے موقعوں پر یہ مرض پھیل جاتا ہے - خون میں سرخ ذرات اور پوٹاش کے نمک کم ہو جاتے - مگر فائبرین اور البیومن بڑھ جاتے ہیں - فائبرینی رطوبتیں مسوڑھوں کی ساخت اور عضلات کے ریشوں کے درمیان خارج ہو کر ان کو کمزور کردیتی اور یہی رطوبت ہڈیوں کے غلاف کے نیچے جمع ہو کر ان کی سطح پر گٹھلیاں بنا دیتی ہے - جلد کے نیچے اخراج خون سے سرخ و سیاہ داغ ہو جاتے ہیں - مسوڑھے بعد میں گلنے شروع ہو کر زخمی ہو جاتے ہیں - **امراض متشابہ** - پارہ یا سکہ کا زہر پر پورا **التشخیص** - مقابلہ علامات سے تشخیص بآسانی ہو سکتی ہے -

علاج - اس مرض کی خاص علامات یہ ہیں کہ عام طاقت بہت کم ہو جاتی - ضعف اور سستی غایت درجہ کو رہتی - مسوڑھے پھول کر متخلخل اور نرم ہو جاتے - خود بخود یا خفیف رگڑ سے خون جاری ہو جاتا - جلد کے نیچے خود بخود خون بہکر سرخ داغ ہو جاتے ہیں - آنکھیں سفید شفاف نظر آتی - اور جلد کا رنگ زردی یا سبزی مائل یرقان کے مشابہ ہو جاتا ہے - مسوڑھے مجروح ہو کر دانت ہلنے لگجاتے ہیں - اس لئے اس مرض کو عام طور پر گوشت خورہ بھی کہدیتے ہیں - یہ مرض عموماً سفر دریا میں سبزی ترکاریاں میسر نہ آنیکی وجہ سے پیدا ہوتا ہے - اس لئے اس کے علاج کا خلاصہ مطلب صرف اس قدر ہے کہ تازہ پھل اور سبز ترکاریاں مثل لیموں سنگترہ - سیب - آلو - ناسپاتی - انبہ - گاجر - مولی - شلغم - آڑو - انگور - داکھ وغیرہ بکثرت کھلائے جائیں تازہ لیموں سب سے اعلیٰ درجہ پر مفید ہے - اگر تازہ پھل میسر نہ آسکیں تو سائیٹرک ایسڈ - لایم جوس - بکثرت استعمال کرانے چاہئیں مسوڑھوں کو تقویت دینے اور خون بند کرنے کے لئے کلوریٹ آف پوٹاش - پھٹکری اور ٹنین کے غرغرے مفید ہیں - اگر دانتوں سے بدبو آتی ہو تو کلورین واٹر یا پرمنگنیٹ آف پوٹاش کے غرغرے کرنے چاہئیں - کثرت لعاب و سیلان کے لئے ایٹروپین کی جلد میں پچکاری مفید ہے - اگر جریان الدم کی شکایات ہوں تو ارگٹ داخلی طور پر یا ارگوٹین جلد میں پچکاری کے

ذریعہ استعمال کریں۔ جب تک دانت بخوبی کام کرنے لگجائیں۔ اُس وقت تک کوئی سخت حیوانی غذا یعنی گوشت۔ کباب۔ کوفتہ وغیرہ نہ دینے چاہئیں۔ دودھ اس مرض میں نہایت مفید غذا ہے۔ اس مرض کے ضمن میں ہچکیاں اکثر ظاہر ہو جاتی ہے۔ اس کا علاج دراصل سکروی کا علاج ہے۔ زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو بیان انٹی سکاربیوٹکس کا۔ جب مریض روبصحت ہو تو مقویات کونین۔ فولاد اور آرسنک پینے چاہئیں۔

سکلے راٹک ایسڈ Sclerotic Acid دیکھو بیان ایسڈ سکلے راٹک کا۔

سکلے راٹک کوٹ کے امراض Sclerotic Coat دیکھو بیان کارنیا اور سکلے راٹک کے امراض کا۔

سکلے روڈرما Scleroderma جلد کا سخت اور کرخت ہو جانا۔ اس مرض کے علاج میں ہر قسم دوائی اور غذائی مقویات استعمال کرنے چاہئیں۔ آرسنک۔ کونین فولاد۔ فاسفرس۔ سٹرکنیا اور روغن ماہی مفید ثابت ہوئے ہیں بجلی سے جلد کو تحریک دینا بھی کسیقدر فائدہ بخشتا ہے۔

سکلے روسس ڈسیمی نیٹڈ Sclerosis Disseminated نخاع کے امراض کا بیان دیکھو

سکلے روسس سپائنیل do. Spinal نخاع کے امراض کا بیان دیکھو

سکوال Squil سلا کا بیان دیکھو

سکوانٹ Squint حول بھینگا پن۔ دیکھو بیان سٹرے بسمس کا۔

سکوپولیا جاپانیکا Scopolia Japonica
سکوپولیا کارنیولیکا do. Carniolica
سکوپولیا لوریڈس do. Luridus
سکوپولین Scopoleine

درخت سکوپولیا کی جڑ اور پتے اپنے خواص میں بیلاڈونا کے مشابہ ہیں۔ مگر حلق میں خشکی اور تنگی کم پیدا کرتے ہیں۔ سکوپولین اپنی تمام تاثیرات میں اٹروپین کے مشابہ ہے۔ مقدار ٹنکچر سکوپولیا ۵ بوند سے ۲۰ بوند تک۔ سکوپولین کا لوشن ایک گرین فی اونس کے حساب سے بنا کر آنکھ میں ٹپکانا پتلی کو پھیلاتا آنکھ کو آرام دیتا۔ اور قرنیہ کے زخموں میں مفید ثابت ہوا ہے۔

سکوپے ریس کیکومینا Scoparii cacumina بروم ٹاپس جھاڑو کی چوٹیاں خارجاً یہ کچھ اثر نہیں کرتے۔ کھلانے میں ادرار کرتے ہیں کیونکہ ان میں دو جوہر ہوتے ہیں۔ (۱) سپارٹین جو محرک قلب ہے (۲) سکوپے رین۔ اس لئے تمام اقسام استسقا میں مفید ہیں مقدار انفیوزن ایک اونس سے دو اونس تک۔ تازی چوٹیوں کا عرق ایک ڈرام سے دو ڈرام تک۔

سکے بیز Scabies خارش۔ کھجلی۔ پاؤں۔ چونکہ اس مرض کا خاص سبب یہ ہے کہ ایک قسم کا باریک حیوانات اچ انسیکٹ یا اکیرس سکیبی نام جلد میں جگہ کرکے خراش کرتے اور سوزش پیدا کرتے ہیں۔ پس تمام اینٹی سیپٹک اور ڈس انفیکٹنٹ ادویہ جو مقامی استعمال سے تمام کرم امراض کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ اس مرض میں کم و بیش مفید ہیں۔ ان

ادویہ کی تفصیل کیلئے دیکھو بیان اینٹی سپٹکس کا۔ مگر اُن سب میں گندھک سب سے اعلیٰ درجہ پر مفید ثابت ہوئی ہے۔ فی زمانہ گندھک کے مقابلہ پر دیگر تمام ادویہ کا نام اس مرض میں نابود ہوتا جاتا ہے۔ مفصلۂ ذیل طریقوں سے گندھک کا استعمال کیا جاتا ہے (۱) گندھک و چونہ کا لوشن بناکر تمام بدن پر سپنج یا کپڑے کی گدی کے ساتھ اُس کی مالش کرنا۔ اسکی ترکیب یہ ہے کہ دو اونس دانہ دار گندھک اور ایک اونس بجھا ہوا چونہ پانچ سیر تخمینہ پانی میں ملاکر کچھ دیر رکھ چھوڑیں جب صاف زرد رنگ پانی اوپر رہجائے اور کثیف ذرات کا تلچھٹ نیچے بیٹھ جائے۔ اُس وقت تمام صاف پانی نتار کر بوتلوں میں ڈال کر رکھ لیں۔ اس پانی کی جلد پر مالش کرنا دفع خارش کے لئے نہایت سریع الاثر ثابت ہوا ہے۔ ایک دفعہ مالش کے بعد جلد میں سے سلفیوریٹیڈ ہائیڈروجن گاس خارج ہوتی اور زردی مایل سفوف جلد کے شگافوں میں جو خارش سے پیدا ہوتے ہیں بیٹھ جاتا ہے۔ اور تمام کرم خارش بہت جلدی ہلاک ہوجاتے ہیں۔ بعدمیں بلا غسل کرنیکے کپڑے پہن لینے چاہئیں۔ تاکہ کرم یا اُ کے بیضے جو کپڑوں کے ساتھ لگے ہوئے ہوں ہلاک ہوجائیں (۲) گندھک کا باریک سفوف کرکے جلد پر مالش کرنا (۳) مرہم گندھک ½ طاقت کا تیار کرکے غسل کے بعد تمام جلد پر مالش کرنا۔ داخلی طور پر بھی گندھک۔ آرسنک۔ کیلیسیم سلفائیڈ اور پوٹاسیم آیوڈائیڈ کا کھلانا مفید ہے۔

سکیمنی Scammony سقمونیا۔ یہ امعاء کے غدود اور لحمی ریشوں کو سخت تحریک دیکر چند گھنٹوں میں پیچ وتاب پیدا کرکے دست لاتا ہے اور ساتھ ہی صفرا بھی خارج کرتا ہے۔ بچوں کے لئے بطور سریع الاثر مسہل اور مخرج کرم دوا کے اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ خم سکیمنی مکسچر ایک اونس سے تین اونس تک۔ سکیمنی ریزن ۳ گرین سے ۸ گرین تک کنفیکشن سکیمنی ۱۰ گرین سے ۳۰ گرین تک۔ پلویس سکیمنی کو۔ ۱۰ گرین سے ۲۰ گرین تک۔ پلولا سکیمنی کو ۵ گرین سے ۱۵ گرین تک۔

سل۔ دیکھو بیان تھائسس کا۔

سلا Scilla سکوال۔ ڈجی ٹیلس کی طرح یہ دوا قلب کی حرکات کو قوی مگر قلیل التعداد کرتی ہے۔ عروق شعری کو شروع میں سکیڑ کر آرٹیریل پریشر زیادہ کردیتی۔ مگر معدہ میں چھوٹی شریانوں کو ڈھیلا کردیتی ہے۔ گردہ کی شریانیں کشادہ ہوکر ادرار زیادہ ہوجاتا ہے۔ اکثر امراض میں ڈجی ٹیلس کی طرح تنہا اُس کے ساتھ بطور مدر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے استعمال میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ وقفہ سے استعمال کیا جاوے۔ ڈجی ٹیلس اور سلا کے خواص میں محض دو فرق ہیں۔ اوّل یہ کہ سلا معدہ اور امعاء پر ڈجی ٹیلس کی نسبت زیادہ خراش کرتا۔ اور پوری مقدار میں کھلانے سے قے اور اسہال پیدا کردیتا اور اکثر فساد ہاضمہ کا باعث ہوجاتا ہے۔ اس لئے اگر اس قسم کی کوئی تکلیف معلوم ہو تو فوراً اس کا استعمال بند کردینا چاہئے۔ دویم یہ کہ ہوائی نالیوں سے سلا جب بنکر خارج ہوتا ہوا مقامی خراش سے سنیگا اور اپی کے کوانا کی طرح مخرج بلغم اثر پیدا کرتا ہے۔ کرانک برانکائی ٹس میں اپنے مخرج بلغم۔ مقوی قلب اور مدر اثر کے باعث نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ مگر اکیوٹ برانکائی ٹس اور تھائی سس میں جبکہ اعضائے ہاضمہ پہلے ہی خراب ہوتے ہیں۔ اس کا استعمال جائز نہیں۔ تیز ایک فساد ہاضمہ کی حالت میں اس کا استعمال احتیاط سے کرنا چاہئے۔ سفوف

ایک گرین سے ۳ گرین تک - ایسیٹم سلی ۱۵ بوند سے ۳۰ بوند تک - آکسی مل سلی ½ ڈرام سے ایک ڈرام تک - سرپ سلا ½ ڈرام سے ایک ڈرام تک - پل سلا کو ۵ گرین سے ۱۰ گرین تک - پل اپی کےکوانی کم سلی ۵ گرین سے ۱۰ گرین تک - ٹنکچر سلا ۱۰ بوند سے ۲۰ بوند تک -

سلاق - آشوب چشم - سرخی چشم - آنکھ دکھنے آنا - آفتھیلمیا - دیکھو بیان کنجنکٹائیوا کے امراض کا -

سلاجیت - مقوی اعضاء اور سنگ مثانہ کو توڑنے والی ہے - اکثر بیماریوں کے لئے تریاق کا کام دیتی ہے - دمہ - دق - بواسیر - جریان - سیلان - بول - ضعف باہ - استسقا - تقویت معدہ - خنازیر اور ورم میں مفید بیان کیگئی ہے - خوراک ۲ رتی سے ۸ رتی تک -

سلسل بول - انکنٹی نینس آف یورین - پیشاب کا بار بار بے اختیار خارج ہوتے رہنا - چونکہ اس کی وجوہات مختلف ہوتی ہیں - اس لئے اس کا علاج بھی نہایت مختلف طریقوں سے کیا جاتا ہے - پس اس کے علاج میں سب سے مقدم یہ امر ہے کہ سبب کو کامل طور پر تحقیق کر کے اسی کے مطابق علاج کیا جاوے - یہ سخت غلطی ہو گی کہ بلا تحقیق سبب کے ادویہ بلانی شروع کر دیجائیں - ذیل میں ہم اس کا علاج مطابق اسباب درج کرتے ہیں (۱) **سنگ مثانہ** - یا پراسٹیٹ غدود کا بڑھجانا - اس کے علاج کے لئے دیکھو بیان ان امراض کا (۲) **احتباس البول کیوجہ سے مثانہ تنگ پیشاب قطرہ قطرہ خارج ہونا** - اس کے علاج کیلئے دیکھو بیان احتباس البول کا (۳) **کرم امعا** - بچوں میں اکثر کرم امعا کی وجہ سے سلسل بول رہتا ہے پس ان کا علاج کرنا چاہئے - دیکھو بیان اسقارس لمبریکائڈیز کا - (۴) **فائموسس** یعنی جلد حشفہ کا طویل اور تنگ ہوجانا - ایسی حالت میں ختنہ کر دینی چاہئے (۵) **رسوبات پیشاب** - تشخیص قارورہ کے بعد حسب حالت اس کا علاج کرنا چاہئے - (۶) **جب کوئی خاص سبب دریافت نہو سکے** تو بیلاڈونا و پوٹاسیم برومائیڈ زیادہ مقدار میں دینے چاہئیں - بچوں کے سلسل بول شبینہ میں یہ دویہ سوتے وقت پلادینی چاہئیں - ان کی نسبت صرف یہ امر قابل یادداشت ہے کہ ان کو زیادہ مقدار میں استعمال کرنا چاہئے - معمولی مقدار میں استعمال کرنے سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا - بچوں کو بیلاڈونا اور پوٹاسیم برومائیڈ کی بہت برداشت ہوتی ہے - غذا لطیف اور سریع الہضم اور قلیل المقدار دینی چاہئے - کروٹ پر لیٹنے کی مریض کو ہدایت کردیں - نرم بستر کی نسبت سخت بستر بہتر ہوتا ہے - اگر مریض کو عادت چت لیٹنے کی ہو تو اس کا یہ انتظام ہو سکتا ہے کہ اس کی پشت پر وسطی خط میں کوئی سخت شے باندھ دیں - تاکہ سوتے ہوئے جس وقت چت لیٹے اسی وقت بیدار ہو کر کروٹ بدل لے - دیگر ادویہ جو سلسل بول میں مفید ثابت ہوئی ہیں وہ حسب ذیل ہیں - اینٹی پایرین - کلورل ہائیڈریٹ لائی کوپوڈیم - رہوس ایرومیٹک - رہوس ٹاکسی کوڈنڈرن - کیو کنتھیریڈیز - ٹرپن ٹائین - ارگٹ - کریسوٹ - قلمی شورہ - لوپولین - سٹرکنین - بجلی لگانا بھی سلسل بول میں مفید بیان کیا گیا ہے - مگر اس کا فائدہ عارضی ہوتا ہے -

سلعہ - پھوڑی - سسٹ کا بیان دیکھو -

سلفائیڈ آف کیلسیم Sulphide of Calcium دیکھو بیان کیلسیم سلفائیڈ کا -

سلفر

سلفر پریسی پٹیٹ	Sulphur Precipitate	دیکھو بیان گندھک کا۔
سلفر سبلیمیٹ	do. Sublimate	
سلفر وجی ٹیبل	do. Vegetable	لائیکو پوڈیم کلاوٹیم کا بیان دیکھو
سلفنگ السرز	Sloughing Ulcers	چھیچھڑے دار زخم یعنی وہ زخم جس میں
سلفنگ سورز	do. Sores	ساختیں مردار پڑ کر چھیچھڑوں کے طور پر علیحدہ

ہوتی ہیں۔ دیکھو زخم کا بیان۔

سلفو اکتھیولیٹ آف امونیم	Sulphoicthyolate of Ammonium
سلفو اکتھیولیٹ آف زنک	do. of Zinc.
سلفو اکتھیولیٹ آف سوڈیم	do. of Sodium
سلفو اکتھیولیٹ آف لیتھیم	do. of Lithium

دیکھو بیان اکتھیال کا۔

سلفو کاربال Sulphocarbol اسپیٹال کا بیان دیکھو۔

سلفو کاربولیٹ آف زنک Sulphocarbolate of Zinc زنسانی سلفو کاربولاس کا بیان دیکھو۔

سلفو کاربولیٹ آف سوڈا do. of Soda سوڈی سلفو کاربولاس کا بیان دیکھو۔

سلفو کیلسین Sulphocalcine اینٹی سیپٹک۔ ڈس انفیکٹنٹ۔ جاذب اور دافع ورم ہر ڈفتھیریا میں فاسد جھلی کو بہت جلد حل کر لیتا اور تمام کرم کو مار دیتا ہے۔ لیکن صحیح ساختوں کو کچھ ضرر نہیں پہنچاتا۔ اس کو ڈفتھیریا میں تین طریق سے استعمال کر سکتے ہیں (۱) خالص سلفو کیلسین برش کے ذریعہ حلق کے اندر لگا سکتے ہیں (۲) بطور غرغرہ۔ اس طریق میں اس کو مساوی الوزن پانی ملا کر ہلکا کر لینا چاہیے۔ (۳) بطور سپرے یا فوارہ کے۔

سلفونل Sulphonal اس کا کیمیائی نام ڈائی اتھل سلفان۔ ڈائی میتھل میتھین ہے۔ یہ ایک نہایت عمدہ خواب آور دوا ہے۔ نہایت خوشگوار اور دیرپا نیند لاتی ہے۔ اس میں خاص خوبیاں یہ ہیں۔ کہ یہ ہاضمہ کو خراب نہیں کرتا دوران اور تنفس کا چنداں ضعف پیدا نہیں کرتا۔ اور کسی قسم کا خراب ذائقہ نہیں رکھتا۔ مگر نقص یہ ہے کہ سریع الاثر نہیں بہت دیر میں اثر کرتا ہے۔ اور بیدار ہونے کے بعد دیر تک غنودگی اور گرانی سر غالب رہتے ہیں۔ چونکہ سلفونل پانی میں حل نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کے کھلانے کا بہتر طریق یہ ہے کہ گرم دودھ یا شوربہ میں ملا کر اس کو سونے سے ۲ گھنٹہ پیشتر پلا دیا جاوے۔ عادات افیون اور مارفیا کے چھڑانے میں سلفونل سے نہایت کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ بہ تنہائی

درد وں۔ کثرت پسینہ اور ذیابیطس میں بھی مفید ثابت ہوئی ہے۔ شرخ ۱۵ گرین سے ۴۰ گرین تک۔

سلفولینک ایسڈ Sulpholenic Acid دیکھو بیان ایسڈ سلفولینک کا۔

سلفیٹ آف الیسرین Sulphate of Eserine الیسرین کا بیان دیکھو۔

سلفیٹ آف ایسپی ڈوسپرمین Sulphate of Aspidospermine
کیوبریکو کا بیان دیکھو۔

سلفیٹ آف پیلی ٹرین do. of Pelletrine
پیلی ٹرین کا بیان دیکھو۔

سلفیٹ آف تھیلین do. of Thalline
تھیلین کا بیان دیکھو

سلفیٹ آف ڈبوائی سین do. of Duboisine
ڈبوائی سین کا بیان دیکھو۔

سلفیٹ آف سپارٹین do. of Spartein
...پارٹین کا بیان دیکھو

سلفیٹ آف فائی ساس ٹگمین do. of Physostigmine
الیسرین کا بیان دیکھو

سلفیٹ آف کونین Sulphate of Quinine کونین کا بیان دیکھو۔

سلفیٹ آف ہایوسائمین do. of Hyoscyamine ہایوسائمین کا بیان دیکھو۔

سلفیورس ایسڈ Sulphurous Acid ایسڈ سلفیورس کا بیان دیکھو۔

سلفیورک ایسڈ Sulphuric Acid ایسڈ سلفیورک کا بیان دیکھو۔

سلگش السرز Sluggish Ulcers سست زخم۔ اس سے مراد وہ زخم ہیں جن کے کنارے مستعدی کے ساتھ اندر کی طرف ترقی نہیں کرتے۔ دیکھو بیان زخم کا۔

سلیپ لس نیس Sleeplessness انسا منیا۔ بےخوابی۔ دیکھو بیان انسامنیا کا۔

سلی کیٹ آف آیرن الیومنا اینڈ میگنیشیا Silicate of Iron Alumina and Magnesia
گل ارمنی

سلی کیٹ آف الیومنا اینڈ آکسائڈ آف آیرن do. of Alumina and Oxide of Iron
گیرو مٹی
دیکھو بیان کاؤلین کا

سمایا سیڈرن Sumaia Sedron دیکھو بیان سیڈرن کا۔

سمال پاکس Small-pox چیچک ماتا۔ یہ مرض سخت متعدی ہے۔ اس کا زہر تمام پھنسیوں اور آبلوں میں بکثرت ہوتا ہے۔ چھوت اور ہوا کے ذریعہ ایک مریض سے دوسرے مریض کو گرفتار کر لیتا ہے۔ پارچا ظروف۔ کاغذ وغیرہ ہر قسم کی شے پر جو مریض کے کمرہ میں تھوڑی بہت دیر رہی ہو جھٹ کر دوسروں کو پہنچ جاتا ہے۔ معالج اور خدمتگاران مریض اس کے زہر کو اپنے جسم یا پارچات پر چمٹا کر جا بجا لیجا سکتے اور چیچک کو وبائی طور پر پھیلا دینے کا باعث ہو سکتے ہیں۔ غرضیکہ ہر ایک شے جاندار یا بیجان جو مریض کے قریب سے دوسری جگہ جائے اس سے مرض کے دوسری جگہ پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ یہ ایک تیز متعدی بخار ہے جسمیں دفعتاً لرزہ کے ساتھ بخار ہو کر ۴۸ گھنٹہ کے بعد فرو ہو جاتا ہے۔ تیسرے روز بخار اُترنے کے بعد سُرخ داغ۔ چہرہ۔ گردن اور جسم اور اطراف پر ظاہر ہوتے ہیں جو اُبھر کر ایک دو روز میں سُرخ دانہ بنجاتے ہیں۔ تیسرے چوتھے روز ان دانوں میں پانی پڑ کر ویسی کل ہو جاتے۔ پانچویں روز اُن کے گرد سُرخ چھلّہ بن جاتا۔ اور ویسی کل وسط میں دب جاتا ہے۔ آٹھویں روز تک رطوبت غلیظ ہو کر اُس کی پیپ بنجاتی ہے۔ پانچویں دن سے آٹھویں دن تک جو دانوں کے پکنے کا زمانہ ہے اکثر دوبارہ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ آٹھویں دن سے گیارھویں دن تک یہ پیپ سے بھرے ہوئے دانہ ایک حال پر رہکر خشک ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور گیارھویں دن سے چودھویں دن تک اُس کا کھرنڈ بنجاتا ہے جو اکیسویں دن تک اُتر جاتا اور بعد ازاں جلد کا پور اُترتا ہے۔ یہی دانہ میوکس جھلیوں پر بھی ہو جاتے اور اکثر جلد کے نیچے خون بھی جاری ہو جاتا ہے۔ بلحاظ علامات کے **چیچک کی مفصلہ ذیل اقسام ہیں۔**

(۱) **ڈسکریٹ**۔ یعنی متفرق۔ اس میں دانہ علیحدہ علیحدہ نمودار ہوتے ہیں (۲) **کنفلو اینٹ** یعنی مجتمع۔ اس میں دانہ ایسے قریب قریب پیدا ہوتے ہیں کہ بہت سے ایک دوسرے میں ملکر ایک ہو جاتے ہیں۔ اس میں تمام علامات شدت کیساتھ ہوتی ہیں۔ چہرہ سوجکر ایک بدنما پھوڑے کی طرح ہو جاتا ہے۔ پہلا اور دوسرا بخار شدید ہو کر مریض بکنے لگ جاتا اور ہوش و حواس میں فرق آجاتا ہے۔ بعض اوقات جنوں ہو کر خودکشی کے ارادوں تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ کبھی غنودگی اور ضعف سخت درجہ کا ہو کر مریض بیجان پڑا رہتا ہے۔ گردن کے غدود بھی اکثر بڑھ جاتے ہیں۔ مرض یا تو اپنے معمولی درجے پورے کر کے رو بصحت ہو جاتا ہے یا پیپ پڑنی بند ہو کر چہرہ سوجا ہوا گندھلا رہتا آبلوں کے نیچے خون جاری ہو جاتا ہے یہ دونوں صورتیں مہلک ہیں (۳) **خونی چیچک** جس میں پانی پڑنے یا پیپ بننے کے درجے میں آبلوں کے نیچے خون جاری ہو جاتا ہے۔ یہ صورت بھی سخت مہلک ہے۔ (۴) **میلگننٹ**۔ اس کو کالی چیچک بھی کہتے ہیں۔ اس میں دانہ بقاعدہ طور پر پکتے اور بڑھتے ہیں۔ اور جلد کے نیچے خون خارج ہوتا ہے۔ قلب پر سخت بیچینی کمر میں درد اور اطراف میں سردی رہتی ہے۔ مرض کے تیسرے چوتھے دن کل جسم پر سکارلیٹ فیور کے مشابہ سُرخ دھبے نمودار ہو جاتے ہیں اور اصل دانہ غایب یا نہایت خفیف رہتے ہیں۔ بخار برابر ۱۰۲ - اور ۱۰۴ درجہ کے درمیان رہتا ہے (۵) **انا کولیٹیڈ**۔ یعنی وہ چیچک جو چیچک کا ٹیکا لگانے کے بعد ظاہر ہو۔ ٹیکے سے دوسرے روز ایک پھنسی اُٹھتی ہے جسمیں

چوتھے روز پانی پڑ کر ویسی کل بن جاتا ہے ساتویں آٹھویں دن رطوبت غلیظ ہو کر پیپ بنجاتی اور پھپھول بنجاتا ہے اُس وقت مریض کو لرزہ ہو کر بخار رہتا بغل کے غدود متورم ہو کر دردناک ہو جاتے۔ اور گیارھویں دن معمولی چیچک شروع ہو جاتی ہے جس کے واسطے ان تمام درجوں میں اُسی ترتیب سے گذرتے ہیں جو عام بیان میں مذکور ہے۔ چودھویں روز ٹیکے کے چھالے کا کھرنڈ بن جاتا ہے۔ اس طرح سے جو چیچک پیدا ہوتی ہے وہ نہایت خفیف ہوتی اور دوسرے حملوں سے حفاظت کرتی ہے۔ مگر اس میں قباحت یہ ہے کہ اصل چیچک کی طرح متعدی ہوتی اور کبھی مہلک ثابت ہوتی ہے۔

(۲) ویکسی نیشن کے بعد کی چیچک۔ کامیاب ویکسی نیشن کے بعد اول تو چیچک نہیں ہوتی اور اگر ہو تو بہت خفیف اور منفرد قسم کی جو کبھی مہلک ثابت نہیں ہوتی۔ چونکہ اس میں پیپ نہیں پڑتی اس لئے اُس کے دانوں کے داغ نہیں رہتے۔ اس کی تین قسمیں ہیں **اول** تو خفیف کپکپی درد سر اور بخار رہ کر تیسرے روز متفرق دانہ نمودار ہو جاتے جو جلدی غائب ہو جاتے ہیں **دوم** معمولی طور پر بخار وغیرہ ہو کر تیسرے روز دانہ نمودار ہو جاتے ہیں جنمیں مرض سے پانچویں روز پانی پڑ جاتا ہے۔ بعد ازاں ایک دو روز میں خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں **سوم** ابتدائی بخار کپکپی درد اطراف و کمر وغیرہ شدت کے ساتھ ہو کر تیسرے روز نہایت کثرت سے دانہ نکل آتے ہیں اور تمام چہرہ سوج جاتا ہے بظاہر تمام آثار کنفلوئینٹ چیچک کے نظر آتے ہیں۔ مگر تمام دانے جلدی غائب ہونے شروع ہو جاتے۔ یا یہ ہے کہ ان میں پانی پڑ کر چھالے بنجاتے اور ایک ہفتہ کے اندر اچھے ہو جاتے ہیں۔ تیسرے روز کے بعد پھر بخار کبھی نہیں ہوتا۔

(۳) **دوبارہ ویکسی نیشن کے بعد چیچک کبھی نہیں ہوتی** بشرطیکہ اُس کی کامیابی کے داغ نمایاں ہوں۔

اسباب۔ یہ مرض ہمیشہ ایک مریض سے دوسرے کو لگتا ہے۔ ہر قوم اور ملک کے مرد و عورت اور ہر ایک عمر میں ہو سکتا ہے حبشیوں اور گرم ملکوں میں زیادہ کثرت سے ہوتا ہے اصل سبب ایک خاص قسم کا زہر ہے جس کا زمانہ سرایت ۱۲ یوم شمار کیا گیا ہے **کیفیت**۔ چیچک سے پیشتر کبھی جلد پر اریتھیما یا رگ پتی کے مشابہ سُرخ دانہ اور دھبے نمودار ہو جاتے ہیں چیچک کے ابتدائی دانہ تو اس طرح سے بنتے ہیں کہ جلد میں اجتماع خون کے نقاط ہو کر اُن کے گرد ذرات جمع ہو جاتے ہیں اس طرح پر پہلے پیول بن جاتا ہے اس کے اندر بالائی تہ کے نیچے پانی جمع ہو کر اُس کو ویسی کل میں بدل ڈالتا ہے بعد ازاں ذرات میں پیپ پڑنی شروع ہو کر اُس کو پھپھول بنا دیتی ہے۔ کبھی تو یہ نقصان اصلی جلد تک پہنچتا ہے اور کبھی نہیں پہلی صورت میں ہمیشہ کیواسطے داغ باقی رہجاتا ہے دوسری صورت میں نہیں۔ ملاحظہ نعش سے حنجرہ کے اندر بھی چیچک کے دانہ دیکھے گئے ہیں۔ خونی قسم میں میوکس اور سیرس جھلیوں پر اور شش قلب گردہ اور جگر کے اندر خارج شدہ خون کے آثار دیکھے گئے ہیں۔ اکثر برانکو نمونیا اور پلیوریسی کے آثار بھی دیکھے گئے ہیں۔ **امراض مشابہ**۔ مسلسل بخارات۔ پائی ایمیا۔ گلینڈرس۔ اکیوٹ ریوماٹزم۔ آتشک۔ لنگنی پھنسیل۔ رگ پتی۔ اری تھیما۔ سکارلیٹینا فیور۔ میزلز۔ ٹائی فس۔ چیکن پاکس **تشخیص** ان امراض کا باہم مقابلہ کرنے سے بآسانی ہو سکتی ہے۔ **انجام** پانچ سال سے کم یا ۳۰ سال سے زیادہ عمر میں غیر ٹیکہ شدہ لوگوں میں زیادہ مہلک ثابت ہوتی ہے اسحالت میں پچاس فیصدی سے زیادہ اموات ہوتی ہیں ۵ سال سے ۳۰ سال تک عمر کے درمیان غیر ٹیکہ شدوں میں

اموات کی اوسط دس پندرہ فیصدی رہتی ہے۔ کنفلوانیٹ سمال پاکس میں پچاس فیصدی اور میلگنٹ میں کل فوت ہو جاتے ہیں۔ ایک سال سے کم بچے بھی سب مرجاتے ہیں۔ تمام اقسام کی اوسط مرگ غیر ٹیکہ شدوں میں پچاس فیصدی خراب ٹیکہ شدوں میں ۶۰ فیصدی اور کامیاب ٹیکہ شدوں میں ۳ و ۷ فیصدی ہے **علاج**۔ اس مرض کے انسداد کی تدابیر حسب ذیل ہیں (۱) مریض کے کمرہ میں حتی الوسع نہایت ہی کم اسباب رہنے دیں (۲) کوئی شے مریض کے گھر سے دوسری جگہ نہ لیجائیں (۳) مریض کا تھوک۔ بلغم۔ پیشاب۔ اسہال وغیرہ جو باہر گرائے جائیں تو اُن کو فینائیل یا دار چکنا یا بجھا ہوا چونہ یا پرمنگنیٹ آف پوٹاش یا پھٹکری وغیرہ ڈس انفیکٹنٹ ادویہ کافی مقدار میں ملا کر باہر لیجانا چاہیے تاکہ تمام مادۂ مرض ہلاک ہو جائے (۴) طبیب کو حتی الوسع نہایت کم وقت مریض کے پاس ٹھیرنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ ایک مریض کا علاج کرتے ہوئے اُس مرض کے وبائی طور پر پھیلا دینے کا باعث بن جائے (۵) دوسرے مریضوں کے معائینہ سے پیشتر اپنے پہلے پارچات ڈس انفیکٹ کر لینے چاہئیں (۶) کسی شخص کو سوائے ضروری خدمتگاروں کے مریض کے مکان میں جانے کی اجازت نہ دینی چاہیے (۷) جو مریض کے خدمتگار یا رفیق وغیرہ مریض کے قریب رہیں اُن کو دوسری جگہ آنے جانے سے سخت ممانعت کر دینی چاہیے (۸) تاوقتیکہ مریض پر پورے چار ہفتہ نہ گذر جائیں۔ اور تمام جلد کا پوراور کھرنڈ وغیرہ اُتر کر کامل طور پر صاف نہ ہو جائیں ہرگز ہرگز مریض کو باہر پھرنے کی اجازت نہ دیں (۹) صحت یابی کے بعد مریض کے کمرہ کی تمام کم قیمت اشیاء کو اوّل تو جلا دینا چاہیے۔ ورنہ کم از کم پورے طور پر ڈس انفیکٹ کر لینا چاہیے (۱۰) کمرہ کو بند کر کے اُس کے اندر گندھک ڈیڑھ سیر پختہ فی ہزار مکعب فیٹ جگہ کے حساب سے جلا دیں اور چھت و دیواروں کو پھٹکری۔ چونہ۔ یا پرمنگنیٹ آف پوٹاش سے دھو ڈالیں (۱۱) تمام کپڑوں۔ ظروف اور دیگر اشیاء کو جو مریض کے کمرہ میں رہی ہوں اوّل تو کھولتے پانی میں پکائیں اور بعد ازاں مناسب ادویہ سے ڈس انفیکٹ کریں (۱۲) خدمتگاری پر انھیں اشخاص کو مامور کرنا چاہیے جن کے ٹیکہ لگایا گیا ہو۔ یا چیچک نکل چکی ہو (۱۳) کمرۂ مریض کے دروازہ پر کاربالک لوشن ۱/۲۰ طاقت میں چادر بھگو کر اور نچوڑ کر لٹکانا زہر چیچک کو باہر جانے سے روک سکتا ہے (۱۴) کلورین گاس ایسی مقدار میں مریض کے کمرہ میں قایم رکھنا کہ تنفس میں دقت واقع نہ ہو ہوا کو صاف رکھ سکتا اور طبیب و ملاقاتیوں کو مادۂ مرض کے حملہ سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں دس پندرہ گرین کلوریٹ آف پوٹاش ڈال کر نصف ڈرام خالص ہائیڈرو کلورک ایسڈ ڈالیں۔ اور ان پیالیوں کو کمرہ کے گوشوں میں رکھ دیں۔ روغن ایو کے لپٹس میں جاذب کے ٹکڑے ترکر کے رکھنا بھی یہی کام دے سکتا ہے (۱۵) غسل صحت کیوقت مریض کے تمام بدن اور بالوں کو مرکری لوشن ۱/۲۰۰۰ طاقت سے خوب صاف اور ڈس انفیکٹ کرنا چاہیے (۱۶) ٹیکا لگانا اس مرض کی خاص حفاظت ہے۔ جن ملکوں میں ٹیکا علی العموم لگایا جاتا ہے اُن میں اب یہ مرض پہلی مہلک اور خطرناک وباؤں میں ظاہر نہیں ہوتا۔ بلکہ بہت کم اور نہایت خفیف صورتوں میں پیدا ہوتا ہے چیچک کے اصل علاج کو ہم مختلف درجوں اور اقسام کے مطابق ذیل میں بیان کرتے ہیں۔

(۱) **درجہ سرایت مرض** جس کی میعاد تین یوم سے ۱۵ یوم تک ہے۔ اس زمانہ میں ٹیکا لگانا مفید ثابت ہوا ہے

اگر شروع مرض سے پیشتر پیشتر سرخ چھلا آبلہ کے گرد نمودار ہو جائے تو مرض سے نجات ملجاتی ہے۔ اول تو چیچک رُک ہی جاتی ہے۔ ورنہ خفیف نکلتی ہے۔ اور خطرناک نتائج پیدا ہونے نہیں پاتے۔ پس جن ایام میں وبائے چیچک زور پر ہو تمام اطفال و اشخاص بے ٹیکہ یا بلا چیچک کے ضرور ٹیکہ لگا دینا چاہیئے۔ **(۲) درجہ ابتدائے مرض** جس میں بخار عموماً تین روز رہتا ہے۔ اس درجہ میں درد کمر بیخوابی۔ صداع۔ شدت حرارت اور غثیان اکثر لاحق ہو جاتے ہیں۔ بیخوابی کا علاج کلورل ہائیڈریٹ۔ سوڈیم برومائڈ۔ مارفیا اور افیون سے کر سکتے ہیں۔ اگر معدہ کسی دوا کو قبول نہ کرے تو مارفیا بذریعہ جلدی پچکاری یا حقنہ استعمال کرنا چاہیئے۔ درد کمر کے لئے حجامت اور سینک کرنا اور داخلی طور پر انٹی پائرین یا فیناسٹین دینا مفید ہیں۔ اگر غثیان سخت تکلیف دہ ہو تو اُس کا علاج کیجئے۔ ہائڈروسائنک ایسڈ اور جوشندہ شربتوں سے کرنا چاہیئے۔ مفصلہ ذیل نسخہ شدت بخار اور غثیان کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ **نسخہ**

(۱) امونیا کاربونا س ۵ گرین۔ پوٹاسی کاربوناس ۱۵ گرین۔ لائکو ار امونیا ایسی ٹاس ۲۰ بوند۔ پانی ایک اونس۔ (۲) سائیٹرک ایسڈ ۱۵ گرین۔ پانی ایک اونس۔ نسخہ اول و دویم کو ملا کر جوش کھانے کی حالت میں چار پانچ دفعہ روزانہ پلادیں رفع درد کے لئے رائی کا پلستر لگانا۔ یا آبلہ اُٹھانا ظہور انجرات کے وقت سخت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اس لئے جب چیچک پیدا ہونے کا شبہ ہو تو ہرگز ہرگز ایسا عمل نہ کرنا چاہیئے **(۳) درجہ ظہور چیچک کا علاج**۔ اس کی میعاد عموماً سات روز ہوتی ہے۔ اس درجہ کے علاج کا لب لباب صرف اس قدر ہے کہ داخلی اور خارجی طور پر انٹی سپٹک ادویہ کا استعمال بکثرت کیا جائے اور جو علامات و تکالیف ضمنی طور پر پیدا ہوں اُن کا علاج حسب قواعد کلیہ کیا جائے۔ پس ذیل میں ہم چند نسخجات خارجی و داخلی استعمال کے لئے درج کرتے ہیں (۱) **نسخجات خارجی استعمال کیلئے**۔ (۱) کاربالک ایسڈ ایک ڈرام۔ گلیسرین ۲ اونس۔ اس کا تمام بدن پر تین چار دفعہ طلا کرنا چاہیئے (۲) دارچکنا ۲ گرین۔ نوشادر ۳ گرین۔ پانی ۲ اونس۔ تین چار دفعہ روزانہ تمام بدن پر نرم برش کے ساتھ اس کو لگا دیا جاوے (۳) بورک ایسڈ ۴ ڈرام میگنیشیا کاربوناس ایک اونس۔ نشاستہ ایک اونس۔ ان تمام ادویہ کو باہم ملا کر تمام بدن پر تین چار دفعہ روزانہ چھڑکتے رہیں۔ (۲) **نسخجات پلانے کیلئے** (۱) کونین ۲ گرین کی خوراک میں تین چار دفعہ روزانہ دینا۔ اس کا بہترین طریق استعمال کلورین مکسچر اور جوشندہ مکسچر ہیں۔ جیسا کہ انفلوانزا کے بیان میں درج کیا گیا۔ (۲) گندھک ۱۵ گرین۔ گلیسرین ۲۰ بوند۔ شربت سنگترہ ایک ڈرام پانی ایک اونس۔ ایسی تین چار خوراک روزانہ۔ چیچک میں اکثر منہ اور حلق کے اندر سوزش ہو جاتی۔ اور بثور نکل آتے ہیں۔ اس کا علاج عام قواعد کے مطابق کرنا چاہیئے۔ دیکھو بیان سٹوماٹائیٹس کا۔ سہاگہ بورک ایسڈ اور کلوریٹ آف پوٹاش کے غرغرے کرنا۔ یا گلیسرین میں حل کر کے لگانا مفید ہیں۔ عام بیقراری۔ اعضا شکنی اور اوجاع کے لئے مارفیا اور ٹارٹار ایمیٹک ملا کر ایک۔ ½ گرین سے ½ گرین تک اکی جوب سودمند ہے۔ کلورل ہائیڈریٹ اور پوٹاسیم برومائیڈ بھی مفید ہیں۔ **(۴) درجہ سپوریشن کا علاج**۔ اس سے مراد وہ زمانہ ہے کہ جبکہ تمام بثور پختہ ہو کر پیپ سے پُر ہو جاتے ہیں۔ اس کی میعاد عموماً آٹھویں روز ظہور چیچک سے بارہویں روز تک ہے۔ یہی زمانہ چیچک کا اندیشہ ناک اور مہلک ہے۔ مختلف مقامات کے دمل اور دبیلہ۔ اوجاع اور اورام پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور بخار شدید ہو جاتا ہے۔

سخت حالتوں میں بخار ۱۰۵ یا ۱۰۶ درجہ یا اس سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے - اس درجہ میں یہ کوشش رکھنی چاہیئے کہ مریض کی ارواح اور قوی قایم رہیں - اور بخار کم ہوتا رہے - پس غذائیں مقوی سریع الہضم مثلاً - آشجو - یخنی - ماءالجبس - برانڈی مکسچر - بضیہ خام وغیرہ بکثرت دیتے رہیں - تخفیف بخار کیلئے کونین سب سے اعلیٰ درجہ پر ہے - اس کو دو یا تین گرین خوراک میں متواتر دینا چاہیئے - زیادہ مقدار میں دینے سے کچھ فائدہ متصور نہیں ہو سکتا - چھالوں میں پیپ پڑنے سے سخت خارش ہوتی - اور مریض کھجلا کھجلا کر اپنا بُرا حال بنا لیتا ہے - بچوں کے ہاتھ میں نرم روئی زیادہ مقدار میں باندھ دینی چاہیئے اور تمام جسم پر اینٹی سیپٹک و دافع خارش ادویہ کا لیپ کرتے رہیں - مثلاً (۱) کافور ۲ حصہ - نیتھال ۳ حصہ - ویسلین ۴۰ حصہ (۲) پیپرمنٹ آئیل ۴ بوند - ایوکے لپٹس آئیل ۱۰ بوند - روغن کنجد ایک اونس (۳) سہاگہ ۳ ماشہ - لونگ ۲ ماشہ - ان ہر دو کو خوب باریک پیس کر اور ایک چھٹانک مکھن یا بالائی میں ملا کر تمام جسم پر لیپ کریں سوزش دہن اور حلق کیواسطے غرغرہ کلورین و بورک ایسڈ با فراط استعمال کرائیں - اگر حنجرہ میں ورم ہو کر دم بند ہوتا معلوم ہو تو فوراً ٹریکیاٹومی یا لیرنگاٹومی کر دینی چاہیئے - اگرچہ اس دستکاری کے لئے یہ نہایت خراب موقعہ ہے - مگر حبس دم سے نجات ملنے کا بھی اور کوئی رستہ سوائے اس عمل کے نہیں ہے - اگر سخت ضعف قلب معلوم ہوتا ہو تو ڈجی ٹیلس - اسٹرفنتھس کیفین - ایتھر وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں -

(۵) زمانہ انحطاط مرض - یعنی جبکہ تمام بثور او رآبلہ خشک ہو کر بطور کھرنڈ اور سطح جلد بطور خشک جھلی اُترتی ہے - اس زمانہ کا علاج یہ ہے کہ مریض کی طاقت کو مقوی غذاؤں اور دواؤں سے قایم رکھیں - کونین - فولاد - اور سٹرکنیا استعمال کرائیں - جلد پر برابر روغنی اینٹی سیپٹک ادویہ کا لیپ کرتے رہیں - اور جو ضمنی تکالیف پیدا ہوں اُن کا قواعد کلیہ کیمطابق علاج کرتے رہیں - حفاظت چشم کیلئے بورک ایسڈ گلاب میں حل کر کے آنکھ میں دو دفعہ روزانہ ٹپکانا ضروری ہے - چیچک میں اکثر قرنیہ کے ورم یا زخم ایسے خوفناک اور مہلک ہوتے ہیں کہ دو روز کے اندر ہی نظر کو زایل کر دیتے - اور بعض اوقات تمام آنکھ کو گلا دیتے ہیں - اس سے بچاؤ کی ایک یہ تدبیر ہے کہ عمدہ گلاب لیکر اُس میں جس قدر بورک ایسڈ حل ہو سکے حل کر کے اس کے قطرات دو دفعہ روزانہ آنکھ کے اندر ٹپکاتے رہیں - اور اسی میں ایک کپڑے کی گدی بھگو کر متواتر آنکھ پر رکھیں اگر کوئی زخم قرنیہ پر نمودار ہو تو کاسٹک سے اُس کو جلا دیں - اور اٹروپین سے پتلی کو کشادہ رکھیں - دبیلہ - گنگرین - ذات الریہ - پائیوتھورکیس - زخم اور ماشرہ وغیرہ کا علاج قواعد کلیہ کے مطابق کرتے رہیں - دیکھو بیان ان امراض کا -

سماق - قابض - رادع مواد - مقوی معدہ واحشا - مانع قے - متلی - اسہال مراری اور مانع نفث الدم اور نزف الدم ہے - بھوک بڑھاتا اور اکثر بول کو رفع کرتا ہے - اسہال - سیلان الرحم اور قے و متلی میں استعمال کیا جاتا ہے اس کا منجن مقوی دندان اور اس کا گوند مقوی بصر ہے - مقدار خوراک ۴ ماشہ سے ۱½ تولہ تک -

سماک چائی نیز Sumach Chinese

الینتھس گلینڈلو کا بیان دیکھو -

سم الفار - سنکھیا - دیکھو بیان آرسنک کا -

سمائی لے سین Smilacine
سمائی لیکس چائینا Smilax China چوب چینی
سمائی لیکس سارساپریلا Smilax Sarsaprilla
سمائی لیکس مڈیکا Smilax Medica
} دیکھو بیان چوب چینی سارساپریلا سمائی لیکس اور ہیمیبو براپر روٹ کا۔

سمبل Sumbul سنبل ۔لطیف خوشبودار روغنوں کی طرح مفرح و محرک ہے۔ اپنے خواص میں ویلیرین اور مشک کے مشابہ ہے۔ دیکھو بیان ان ادویہ کا ۔ خر ۱۰ بوند سے ۳۰ بوند تک۔

سمبلی فیران Symblepharon پلک کا آنکھ کے ساتھ پیوست ہوجانا۔ دیکھو بیان پلکوں کے امراض کا۔

سمبوکس نائیگرا Sumbucus Nigra اس درخت کے پھول جو الڈر فلورز کہلاتے ہیں۔ خفیف معرق اور مدر ہیں۔ بذالیقہ ادویہ کے ذوالیقہ کی اصلاح کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ خر اکوا سمبوسی ایک اونس سے ۲ اونس تک۔

سمٹ رائی ۔ ارگٹ کا بیان دیکھو۔

سمر ڈایاریا Summer Diarrhœa اسہال گرما۔ اسہال کا بیان دیکھو۔

سمک فریگرنٹ Sumach Fragrant
سمک ویڈ do. Weed
} رہوس ایرومیٹک کا بیان دیکھو۔

سمفی سیاٹومی Symphisiotomy سمفی سس پیوبس یعنی عانہ کا درمیان میں شگاف دیکر علیحدہ کرنا۔ پیوستکاری بعض حالات عسر الولادت میں پیلوس کو کشادہ کرنے کی غرض سے کی جاتی ہے۔ مگر چونکہ اس پیستکاری سے پیڑو چنداں کشادہ نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ عمل متروک ہو چکا ہے۔

سمولائیٹ Cimolite طلرس ارتھ ۔ یہ ایک نہایت عمدہ باریک اور ہلکا میدہ ہوتا ہے۔ اس میں سلیکیٹ آف میگنیشیا زیادہ تر پایا جاتا ہے۔ زخموں۔ کھرنڈوں وغیرہ پر چھڑکنے سے نشاستہ۔ میگنیشیا کاربوناس۔ زنک آکسائیڈ اور بسمتھ سب نائیٹراس سے بڑھکر تسکین بخش اثر پیدا کرتا ہے۔

سمی سی فیوگا ریسی موزا Cimicifuga Racemosa
سمی سی فیوجین Cimicifugine
} اس کے دوسرے نام بلیک کوہوش اکٹیا ریسی موزا۔ سنیک روٹ اور بلیک سنیک روٹ ہیں۔ اس درخت کی جڑ مستعمل ہوتی ہے جو بنام بلیک سنیک روٹ مشہور ہے جڑ میں سے ایک جوہر سمی سی فیوجین نام حاصل ہوتا ہے۔ یہ تلخ مقوی معدہ۔ مقوی قلب۔ محرک اعضا۔ دافع تشنج۔ حیض۔ مسقط۔ مخدر۔ معرق اور ذہبی ہے۔ وجع مفاصل۔ اوجاع عصبی۔ سرفہ۔ جریان۔ رعشہ۔ کوریا۔ سیلان الرحم۔ صرع۔ اختناق الرحم۔ نزلہ۔ زکام۔ احتباس الطمث۔ عسرت الطمث۔ بواسیر الرحم۔ وغیرہ میں

استعمال کیجاتی ہے۔ چیچک۔ سکارلیٹ۔ خسرہ کنپیڑے وغیرہ میں اگر انبخرات متعدی کیساتھ باہر نمودار نہ ہوتے ہوں۔ یا ایکبار ظاہر ہو کر غایب ہو جائیں۔ اس کے استعمال سے باہر آجاتے ہیں۔ ہر قسم اور ہر مقام کے اعصابی دردوں میں نہایت مفید ہے **خوراک** ۔ فلوئیڈ اکسٹراکٹ ۱۰ بوندسے ۳۰ بوند تک۔ ٹنکچر ۱۵ بوندسے ۶۰ بوند تک۔ خشک اکسٹراکٹ ۳ گرین سے ۸ گرین تک۔ سمی سی فیوجین یا مارکوٹین ایک گرین سے ۴ گرین تک۔

سنا ۔ (۱) برگ سنا۔ عموماً اس کے برگ بطور مسہل استعمال کئے جاتے ہیں۔ چار پانچ گھنٹہ بعد امعا کو تحریک ہو کر اسہال شروع ہو جائے۔ اور دست، زرد رنگ خارج ہوتے ہیں۔ زیادہ مقدار میں کھلانے سے شکم میں پیچ و تاب پیدا ہوتا۔ اور اجابتیں بار بار آتی ہیں۔ بعض اوقات پیڑو کے اعضا میں اجتماع خون ہو کر بواسیر اور سیلان الرحم ہو جاتے ہیں۔ اس کے استعمال کے بعد قبض نہیں ہوتا۔ اس لئے قبض دایمی اور ڈسپپسیا میں بطور ہلیو گلائی سی رہیزا کو نہایت مفید ہے برگ سنا میں کیتھارٹک ایسڈ اور کرائی سوفینک ایسڈ ہوتے ہیں۔ کیتھارٹک ایسڈ شیر کے ساتھ خارج ہوتا ہوا شیر خوار بچہ کے اسہال کا باعث ہو جاتا ہے۔ اور کرائی سوفینک ایسڈ براہ پیشاب خارج ہو کر اُس کو سُرخ رنگ کر دیتا ہے (۲) **سنا کی پھلیاں** ۔ یہ اپنی مسہل تاثیرات میں برگ سنا کی نسبت قدرے کمزور ہیں۔ کسی قسم کی خراش و سوزش۔ بواسیر۔ سیلان الرحم وغیرہ جو برگ سنا سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان سے پیدا نہیں ہوتے۔ پتوں کے بدذائقہ اور بدبو سے بھی بری ہیں۔ آٹھ دس گھنٹہ میں ان کا اثر ہو کر اسہال آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ امعا اور رودوں پران کا اثر برابر ہوتا ہے۔ کیسٹر آئیل اور کیسکرا کی طرح سراسر بے ضرر ہیں۔ ماں کو پلانے سے شیر خوار بچہ پران کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ چونکہ ان کے استعمال کے بعد قبض نہیں ہوتا اس لئے دائمی قبض اور بدہضمی میں مفید ہیں۔ خر کنفیکشن آف سنا ۶۰ گرین سے ۱۲۰ گرین تک۔ خیسا ندہ سنا نصف اونس سے ایک اونس تک۔ مکسچر سنا کمپاونڈ ایک اونس سے ڈیڑھ اونس تک۔ سرپ سنا ایک ڈرام سے ۴ ڈرام تک۔ ٹنکچر سنا ۲ ڈرام سے ۸ ڈرام تک۔ ہلیو گلائی سی رہیزی کو ۶۰ گرین سے ۱۲۰ گرین تک۔ سنا کی پھلیاں ۶ عدد سے ۱۲ عدد تک سرد پانی میں بھگو کر آٹھ گھنٹہ بعد چھان کران کا پانی پلاتے ہیں۔ فلوئیڈ اکسٹراکٹ ½ ڈرام سے ایک ڈرام تک۔ سلائیکوار سنا کنسنٹریٹس ½ ڈرام سے ایک ڈرام تک

سنبل دیکھو بیان سنبل کا۔

سنبھالو ۔ اثلق۔ رینکا۔ قابض محلل و ملطف ہے۔ جنوں۔ خفقان۔ اور بواسیر کو مفید ہے سفوف برگ سنبھالو ½ ماشہ سے ۴ ½ ماشہ تک۔

سن سٹروک Sunstroke اس کے دوسرے نام انسولیشن اور ہیٹ سٹروک ہیں۔ دیسی زبان میں اس کو غلط العام طور پر سرسام۔ گرمی اور لو لگجانا کہدیتے ہیں۔ اس کی تین بڑی اقسام ہیں۔

(۱) سخت ضعف ہو کر غشی ہو جانا۔ اس میں تمام عضلات بیجان ڈھیلے پڑجاتے۔ بدن پسینہ پسینہ ہو جاتا۔ نبض بہت پتلی اور کمزور ہو جاتی اور دل کی حرکتیں نہایت خفیف ہو جاتی ہیں۔ اس حالت میں مریض فوت ہو جاتا ہے یا رفتہ رفتہ بحال ہو جاتا ہے۔

(۲) اعصابی مرکزوں کو صدمہ پہنچکر تنفس اور دوران خون نہایت سُست اور ضعیف ہو جاتا جس سے دم بہت جلد بند ہو کر مریض ہلاک ہو جاتا ہے یا بتدریج بحال ہو کر صحتیاب ہو جاتا ہے (۳) سخت بخار ہو جاتا جو ۱۰۸ یا ۱۱۰ یا اس سے بھی زیادہ درجہ کا ہو کر تنفس دوران اور تمام قوی کو پست کر دیتا۔ انتہا درجہ کی بیچینی ہو جاتی۔ پیاس نہایت شدید لگتی اور پیشاب باربار آتا ہے۔ بہت جلد ہذیان تشنج اور بیہوشی غالب ہو کر مریض کا خاتمہ ہو جاتا ہے کبھی مریض بحال بھی ہو جاتا ہے۔ مگر اکثر بعد میں منینجائی ٹس۔ نیومونیا وغیرہ امراض رہجاتے ہیں اور آیندہ کیواسطے دھوپ کی برداشت نہیں رہتی۔

اسباب۔ آفتاب کی دھوپ یا مصنوعی گرمی کا پہنچنا۔ جبکہ مریض کی عادات پہلے سے سخت محنت یا شراب یا بھنگ پینے کی ہوں اور عام صحت بہت خراب ہوگئی ہو اُس وقت شدت گرمی کا جلدی اثر ہوتا ہے۔ خشک گرم لو اس قدر جلدی نقصان نہیں پہنچاتی جیساکہ مرطوب گرمی۔ کیونکہ خشک ہوا میں جسم کی تبخیر بخوبی ہو کر سردی پہنچتی رہتی ہے۔ کبھی تو شدت گرمی کا اثر خواہ آفتاب سے پہنچی ہو خواہ مصنوعی حرارتوں سے اُسی وقت ہو جاتا ہے ..... اور کبھی بہت دیر کے بعد۔ مگر درمیانی وقت میں عام ضعف بیچینی۔ پیاس۔ کثرت ادرار بیخوابی۔ حبس دم۔ دردسر غثیان۔ قے وغیرہ گھنٹوں یا دنوں ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ حتیٰ کہ خاص علامات غشی یا حبس دم۔ یا ہائی پرپائی ریکشیا کی شروع ہو جاتی ہیں۔ **اندرونی کیفیت**۔ دماغ اور دیگر اعضا میں اجتماع خون اور اخراج رطوبات ہو جاتا ہے وریدیں پُر رہتی۔ خون زیادہ رقیق ہو جاتا اور قلب سُکڑا ہوا رہتا ہے۔ **علاج**۔ اس کا علاج کیفیت مختلفہ کے مطابق مختلف طور پر ہوتا ہے (۱) اگر شدت تموزت آفتاب کی وجہ سے محض ضعف اور غشی طاری ہوئے ہیں تو اُن کا علاج بھی اسی قدر ہے کہ فوراً مریض کو ٹھنڈی جگہ میں لیجائیں۔ ٹھنڈے پانی کے تریڑے سر پر دیں۔ اور مقویات و محرکات قلب مثلاً امونیا و ایتھر پلائیں سنگھائیں یا جلدی پچکاری کریں۔ اگر کسی قسم کا تنگ لباس سینہ و شکم پر پہنا ہوا ہو تو اُس کو کھولدیں۔ اور عام قواعد کیمطابق غشی کا علاج کریں۔ دیکھو بیان غشی کا۔ بعد میں دھوپ۔ سخت محنت و ریاضت سے چندروز پرہیز کرائیں (۲) اگر شدت گرمی کے صدمہ سے مریض دفعتاً ہوش باختہ ہو کر گرپڑا ہے۔ اور تنفس و دوران خون سخت ضعیف ہو کر قریب العدم ہوتے جاتے ہیں۔ تو مریض کو فوراً سایہ میں لیجاکر ٹھنڈا پانی با فراط مشک سے اُس کے سر پر بہائیں۔ تاکہ حرارت کم ہو۔ اور صدمہ رسیدہ اعضا کو تحریک ہو کر تازگی حاصل ہو۔ اطراف پر پلیستر لگانا اور مسہل حقنہ دینا بھی مفید ہے۔ چندروز تک مریض کو کلی آرام دیں۔ اندھیرے مکان میں علیحدہ رکھیں۔ ہر قسم کے شور و غل سے لوگوں کو منع کریں۔ غذا لطیف زود ہضم مثل دودھ و آشخورہ دیتے رہیں۔ جو علامات مابعد پیدا ہوں اُن کا علاج حسب قواعد کلیہ کرتے رہیں۔ مقویات و محرکات کا استعمال نہایت احتیاط سے کریں (۳) اگر گرمی پہنچکر بخار شدید ہو گیا ہے جس کیوجہ سے تمام ساختیں بہت جلدی زائل ہوتی جاتی ہیں۔ تو سب سے مقدم یہ امر ہے کہ بخار کی تیزی کو کم کیا جائے۔ اس کے لئے کونین و مارفیا کی جلدی پچکاری مفید ہے۔ سر پر برف لگانا۔ اطراف اور قفا سئے گردن پر پھپالہ اٹھانا۔ روده کو حقنہ کے ذریعہ صاف کرنا۔ اور نخاع کو سرد کرنا مفید ہو سکتے ہیں۔ اگر مریض قوی اور دموی مزاج کا ہے تو کسی قدر خون کم کر دینا چاہئے۔ لیکن خون نکالنے میں سخت اندیشے ہیں

اس لئے بلاسخت ضرورت اور کافی تامل کے اس کا ہرگز ارادہ نہ کریں۔ یہ بھی خیال رکھیں کہ حرارت مصنوعی طور پر ۱۰۱ و ۱۰۲ درجہ سے کم نہ کی جائے۔ اعتدال سے کم درجہ حرارت ہو جانے میں خفیف بخار کی نسبت سخت اندیشے ہیں۔

مریض کو چند روز برابر ہموار سطح پر چت لٹائے رکھیں۔ سر کا اونچا یا نیچا کرنا مضر ہے۔ مریض کو دھوپ سے سایہ میں لاتے وقت بھی یہ بات برابر یاد رکھنی چاہئے کہ سر باقی جسم کی نسبت اونچا ہونے نہ پائے۔ اگر دکھشی زیادہ ہو کر حبس الدم کا اندیشہ ہو تو کلوروفارم اور امل نائیٹرائیٹ کا سنگھانا مفید ہو سکتا ہے۔ جبتک مریض کی حالت پورے طور پر قابل اطمینان نہ ہو جائے اُس وقت تک حیوانی غذا مثل گوشت یخنی و بیضہ نہ دیں۔ دودھ و آشجو آزادانہ طور پر دے سکتے ہیں۔ رفع گھبراہٹ اور بےچینی کے لئے برومائیڈز کا استعمال کر سکتے ہیں۔

سنکپی Syncope دیکھو بیان غشی کا۔

سنکونا فبری فیوج Cinchona Febrifuge دیکھو بیان کونین کا۔

سنکھیا۔ سم الفار۔ مرگ موش۔ دیکھو بیان آرسنک کا۔

سنگترہ۔ رنگترہ۔ نارنج۔ پختہ شیریں پھل مفرح۔ مدہاضمہ۔ مسکن عطش۔ مسکن صفرا۔ دافع خفقان و وحشت ہے۔ اس کا چھلکا بطور بٹنے کے رنگ چہرہ کو کھولتا اور سیاہی و چھائیں کو دور کرتا ہے۔ ادویہ میں زیادہ تر اس کی چھال مستعمل ہوتی ہے۔ جو تلخ۔ خوشبو۔ مقوی معدہ۔ مفرح۔ دافع ریاح اور مدہاضمہ ہے۔ اس میں کلمبا اور لونگ کے خواص جمع ہیں پس تفصیل کیلئے اُن کا بیان دیکھو۔ خر انفیوزن۔ آرنشیائی ایک اونس سے ۲ اونس تک۔ انفیوزن آرنشیائی کمپاونڈ ایک اونس سے ۲ اونس تک۔ ٹنکچر آرنشیائی ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔ سرپ آرنشیائی ایک ڈرام۔ الیکسیر آرنشیائی ایک ڈرام۔ سرپ آرنشیائی فلورس ½ ڈرام سے ایک ڈرام تک۔

سنگ جراحت۔ تمام اعضا اور ساختوں سے خون بہنے کا مانع ہے۔ گل ارمنی اور گل ملتانی کے ساتھ خونی دستوں اور استحاضہ میں مفید ہے۔ منہ سے خون آنے کا مانع اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ آنتوں کی خراش کو رفع کرتا۔ اور منہ کے دانوں اور چھالوں کو مفید ہے خر ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک۔

سنگ جھوداں۔ حجر الیہود۔ پیشاب کثرت سے لاتا۔ پتھری کو توڑ کر نکالتا۔ اور پتھری کے پیدا ہونے کو روکتا ہے۔ اس کا طریق استعمال یہ ہے کہ قریب ماشہ دو ماشہ کے پانی کے ساتھ پتھر پر گھس کر ۴ ماشہ روغن بادام تلخ اور پاؤ بھر پانی ملا کر نوش کریں۔

سنگ دانہ۔ خالصہ۔ گزرڈ۔ اس میں سے ایک جوہر انگلووین نام جو نہایت عمدہ مقوی معدہ ہے نکلا جاتا ہے اُسی پر اس کے طبی فواید منحصر ہیں۔ دیکھو بیان انگلووین کا۔

سنگ گردہ۔ دیکھو بیان گردہ کے امراض کا۔

سنگ مثانہ۔ دیکھو بیان وسائی کل کیلکولس کا۔

سنگھاڑا۔ کھانسی۔ تپ صفراوی۔ دق۔ اسہال الدم۔ سنگ گردہ و مثانہ۔ پیاس اور خشکی حلق میں

مفید ہے۔ مغلذا منی اور سمن بدن ہیں۔ بقدر حاجت مراتیں۔

سنو بلائنڈنس Snow blindness برف سے اندھا ہو جانا۔ چند روز مریض کی آنکھوں کو آرام دینا۔ اور تاریک مکان میں رکھنا چاہیے۔ آنکھ پر سینک کرنا اور محرک و مفرح ادویہ کا استعمال کرانا مفید ہے غذا لطیف سریع الہضم دیتے رہیں۔

سنو وائی ٹس Synovitis دیکھو بیان سائی نو وائی ٹس کا۔

سنیزنگ Sneezing چھینکیں آنا۔ اگر بکثرت ہوں تو اس کا علاج یہ ہے کہ سر کو بذریعہ برف یا ٹھنڈے پانی کے سردی پہنچائیں۔ قفائے گردن پر رائی کا پلستر یا پولٹیس لگائیں۔ اگر معدے کے متعلق کوئی شکایت نفخ۔ بدہضمی۔ ثقالت وغیرہ موجود ہوں تو قے کرا کر مسکن ادویہ دیں۔ کریے زوٹ اور آیوڈین کے انجرات سنگھائیں۔ دیکھو بیان انفے لیئنزا کا۔ سنکھیا اور کونین کا داخلی استعمال دیرپا حالتوں میں مفید ہے۔ ناک کے اندر مخدر اور مسکن ادویہ لگانا بھی مفید ہے مثلاً (۱) ٹنکچر اکونائیٹ (۲) کوکے این لوشن ۴ فیصدی طاقت کا (۳) بسمتھ سب نائیٹراس۔ چاک اور مارفیا ملا کر بطور نسوار استعمال کرنا۔

سنیک بائیٹ Snake bite سانپ کا کاٹ جانا۔ دیکھو بیان سانپ کا۔

سنیک ویڈ Snake Weed دیکھو بیان ایوفاربیا پلولی فرا کا۔

سنیگا Senega اگر بطور نسوار سونگھی جائے تو مقامی خراش کر کے ناک کی اندرونی سطح کو سرخ کر دیتی اور چھینکیں لاتی ہے۔ اور بلغم بکثرت خارج کرتی ہے۔ کھلانے سے معدہ پر خفیف خراش کرتی اور زیادہ مقدار میں جلن معدہ۔ غثیان اور اسہال پیدا کر کے ہاضمہ کو خراب کر دیتی ہے۔ معدہ و امعاء سے خون میں جذب ہو کر تمام ساختوں میں پہنچتا اور اپنے خاص اثر پیدا کرتا ہے۔ قلب کی حرکات کو ڈجی ٹیلس کی طرح قلیل التعداد مگر قوی کر دیتا ہے۔ الغرض ہوائی نالیوں کے رستہ خارج ہوتا ہوا تولید بلغم کو تحریک دیتا۔ نالیوں کی پرورش اور حرکت اخراجی میں ترقی دیکر اخراج بلغم با فراط اور آسان کرتا اور بلغم کو کثیر المقدار مگر رقیق الکیفیت کر دیتا ہے۔ الغرض ہر طرح سے نہایت عمدہ مخرج بلغم ہے۔ اس لئے برانکائی ٹس کے درجہ دویم۔ سرفۂ مزمنہ۔ اور برانکی اکٹے سس میں نہایت مفید ہے۔ کیونکہ بلغم کو رقیق کر کے زیادہ مقدار میں کمال تندی کے ساتھ خارج کرتا ہے جس سے تمام نالیہا کی صفائی بخوبی ہو سکتی ہے اور ساتھ ہی میوکس جھلی کو ترقی دوران سے تقویت بخشتا ہے جس سے وہ بزودی رو بصحت ہو جاتے ہیں۔ مگر اس کو شروع درجہ اکیوٹ برانکائی ٹس۔ سل اور فساد ہاضمہ کی حالت میں نہ دینا چاہیے۔ سیپونن جو سنیگا کا ایک خاص جوہر ہے گردہ اور جلد کے راستہ خارج ہوتا ہوا ان اعضا کے فعل کو تحریک دیتا یعنی مدر اور معرق اثر پیدا کرتا ہے۔ خوراک انفیوزن سنیگا ایک اونس سے ۲ اونس تک ٹنکچر سنیگا ½ ڈرام سے ایک ڈرام تک۔ سالیکوا سنیگا کنسنٹریٹس

سو آز ایبسیس Psoas Abscess یہ ایک طول طویل دنبل ہے۔ جو شکم کے اندر سو آز عضلہ کے نیچے شروع ہو کر ران کی اندرونی سطح اور بعض اوقات ٹانگ میں جا نکلتا ہے۔ عام دنبلوں کا علاج

مفصل السیس کے بیان میں درج ہو چکا ہے۔ انھیں قواعد و اصول کے مطابق اس کا علاج ہے۔ پس دیکھو بیان السیس کا۔

سوپاری فکس Soporifics خواب آور ادویہ۔ ہپناٹکس۔ ایسی ٹال۔ ایسی ٹوفینان۔ امونیم برومائڈ۔ امائی لین ہائڈریٹ۔ ال ویلیریےنیٹ۔ افیون۔ برومائڈز۔ پارالڈیہائڈ جیلیسی میم۔ جائفل جمپٹ ڈاگ وڈ فینیسی ٹین رسارسین۔ سالےنین۔ سانئل یسلفونیل۔ کونین سلفاس۔ کچلہ۔ کاچاماچا پیستھیا۔ بروہائڈ۔ لیکٹوکالیفی کا ہو مارفیا۔ نارسین۔ ہایوسامیس۔ ہایوسین ہائیڈروبروماس۔ ہپال۔ یورال۔ نیز تیجیین تفصیل کے لئے دیکھو بیان النسا مینا یعنی بیخوابی کا۔ نیز دیکھو بیان ان ادویہ کا۔

سوپ ٹری Soap tree کولالا یا سیپونیریا کا بیان دیکھو۔

سوڈاری فکس Sudorifics پسینہ آور ادویہ۔ ڈایا فریٹکس معرق ادویہ۔ دیکھو بیان ڈایا فریٹکس کا

سوڈا۔ یا۔ سوڈیم Soda (or) Sodium خالص سوڈیم کھلایا نہیں جاتا۔ گاہے گاہے خارجاً بطور کاسٹک استعمال کرتے ہیں۔

سوڈی آرسینیاس Sodii Arsenias خ ۱/۴ گرین سے ۱/۱۶ گرین تک۔

سوڈی آیوڈائڈم do. Iodidum خ ۵ گرین سے ۲۰ گرین تک۔

سوڈی اتھیلیٹس do. Ethylatis Liquor یہ پلایا نہیں جاتا۔ محض چھوٹی رسولیوں اور پھنسیوں کے واسطے خارجاً مستعمل ہوتا ہے۔

سوڈی بائی بوراس do. Biboras بوراکس۔ سہاگہ۔ خ ۵ گرین سے ۴۰ گرین تک۔

سوڈی بائی کاربوناس do. Bicarbonas خ ۵ گرین سے ۳۰ گرین تک۔

سوڈی بروما ئڈ do. Brumide خ ۵ گرین سے ۳۰ گرین تک۔

سوڈی بنزواس do. Benzoas خ ۵ گرین سے ۱۵ گرین تک۔

سوڈی بوروبنزواس do. Borobenzoas خ ۵ گرین سے ۱۵ گرین تک

سوڈی تھائی مولاس do. Thymolas خ ۵ گرین سے ۲۰ گرین تک۔

سوڈی تھیوسلفاس do. Thiosulphas اس کا دوسرا نام سوڈی ہیپو سلفس ہے۔ خ ۱۰ گرین سے ۶۰ گرین تک

سوڈی پرسلفاس خ ایک گرین سے ۳ گرین تک۔ پانی میں حل کر کے کھانے سے پیشتر۔

سوڈی ٹارٹریٹا do. Tartarata ٹارٹریٹ آف سوڈیم اینڈ پوٹاسیم روشل سالٹ۔ خ بطور مسہل ۲ ڈرام سے ۴ ڈرام تک۔ بطور مدر ۳۰ گرین سے ۶۰ گرین تک۔

سوڈی ٹاروکولاس Sodii Taurocolas خ ۳ گرین سے ۱۰ گرین تک۔
سوڈی سائیٹروٹارٹراس افروی سنس Sodii Citrotar taras effervescens خوراک ۶۰ گرین سے ۱۲۰ گرین تک۔
سوڈی سائیٹراس sobiisitras خ ۱۰ گرین سے ۲۰ گرین تک۔
سوڈی سلفاس do. Sulphas خ ¼ اونس سے نصف اونس تک۔ بار بار کی خوراک میں ۶۰ گرین سے ۱۲۰ گرین تک۔
سوڈی سلفاس اکسی کیٹا sodisulphasExicata خ ½ ڈرام سے ۲ ڈرام تک
سوڈی سلفس do. Sulphis خ ۵ گرین سے ۲۰ گرین تک
سوڈی سلفوا کتھیولاس do. Sulphoicthyolas خ ۱۰ گرین سے ۳۰ گرین تک۔
سوڈی سلفوبنزوآس do. Sulphobenzoas یہ کھلایا نہیں جاتا۔
سوڈی سلفوکاربولاس do. Sulphocarbolas خ ۳ گرین سے ۱۵ گرین تک۔
سوڈی سنٹوناس do. Santonas خ ۵ گرین۔
سوڈی سوزوآیوڈول do. Sozoiodol یہ محض خارجاً استعمال ہوتا ہے۔
سوڈی سیلی سلاس do. Salicylas خ ۵ گرین سے ۲۰ گرین تک۔
سوڈی سیلی سلیٹ آف کیفین do. Salicylate of Caffein خ ½ گرین سے ۴ گرین تک۔
سوڈی فاسفاس do. Phosphas خ ¼ اونس سے نصف اونس تک بار بار کی خوراک میں ۳۰ گرین سے ۱۲۰ گرین تک۔
سوڈی فاسفاس افروسنس sodiphosphas effrosens خ ۳ گرین سے ۶۰ گرین تک۔ بار بار کی خوراک میں ۱۲۰ گرین سے ½ اونس تک ایک ہی خوراک میں۔
سوڈی فاسفاس اکسی کیٹا sobiiPhosphasExicata... خ ۱۰ گرین۔
سوڈی کاربوناس do. Carbonas خ ۵ گرین سے ۳۰ گرین تک
سوڈی کاربوناس اکسی کیٹا do. do. Exicata خ ۳ گرین سے ۱۰ گرین تک۔
سوڈی کریزوٹی ناس do. Creasotinas خ ۲۰ گرین سے ۴۰ گرین تک۔

سوڈی کلورائیڈم Sodii Chloridum نمک ۔ سفید عام نمک خ ۱۰ گرین سے ۴۰۔۱ گرین تک

سوڈی کلوراس Sodii Chloras کلوریٹ آف سوڈیم خ ۱۰ گرین سے ۳۰ گرین تک۔

سوڈی کلوری نیٹی لائیکوا Sodii Chlorinatæ Liquor خ ۱۰ بوند سے ۲۰ بوند تک

سوڈی کوسی ناس do. Koussinas خ ایک گرین سے ۳ گرین تک۔

سوڈی کیکوڈی لاس do. KaKolas خ ۱/۲ گرین سے ۱/۴ گرین تک

سوڈی لائیکوار do. Liquor خ ۱۰ بوند سے ایک ڈرام تک۔

سوڈی نائیٹراس do. Nitras خ ۲ گرین سے ۵ گرین تک۔

سوڈی نائیٹرس do. Nitras خ ایک گرین سے ۲ گرین تک

سوڈی ویلیرے ناس do. Valerianas خ ۱ گرین سے ۵ گرین تک۔

سوڈی ہائیپو سلفس do. Hyposulphis تھیوسلفیٹ آف سوڈیم ۔ خ ۱۰ گرین سے ۶۰ گرین تک۔

سوڈی ہائیپو فاسفس do. Hypophosphis خ ۳ گرین سے ۱۰ گرین تک ۔

سوڈی ہپوراس do. Hippuras خ ۵ گرین سے ۳۰ گرین تک۔

مرکبات سوڈا کے عام خواص ۔ خارجی استعمال میں سوڈا اپنے خواص و افعال میں پوٹاش کے مشابہ ہے لیکن اس کا کاسٹک اثر اس کی نسبت خفیف ہوتا ہے۔ لائیکوار سوڈی اتھیلیٹس گاہے گاہے چھوٹی رسولیوں اور ثبور کے جلانے میں مستعمل ہوتا ہے۔ کاربونیٹ اور بائی کاربونیٹ پانی میں حل کئے جا کر سوختہ جگہ پر لگانے سے نہایت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ خارش اور اوجاع کو بھی اُن کے مقامی استعمال سے تسکین حاصل ہوتی ہے جب کوئی ترش تیزاب (حموض) جلد پر گر پڑے تو کاربونیٹ کا حل اُس کی تیزی کو اعتدال پر لا سکتا اور تمام ضرر سے بچا سکتا ہے۔ بشرطیکہ فوراً اُس کا استعمال کیا جائے۔

داخلی استعمال میں بھی سوڈا اپنے خواص و افعال میں پوٹاش کے مشابہ ہے۔ مگر چونکہ یہ پوٹاش کی نسبت دیر میں جذب ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا اثر معدہ اور امعاپر زیادہ قوی ہوتا ہے۔ اگر دس پندرہ گرین کی خوراک کھانے سے تھوڑی دیر پیشتر استعمال کیا جائے تو معدہ کے عروق ہاضمہ کو تحریک دیکر زیادہ خارج کرتا۔ سوڈیم کلورائیڈ میں بدل کر البیومن کے انہضام میں تائید کرتا۔ اور لعاب معدہ کی غلظت کو کم کر کے اُس کو غذا کے ساتھ کامل طور پر ملنے کا باعث ہوتا ہے۔ گویا کہ محرک معدہ و موید ہاضمہ ہے۔ کھانے کے بعد بھی بعض اوقات زیادتی ترشی کو رفع کرنے کیلئے کاربونیٹ یا بائی کاربونیٹ آف سوڈا استعمال کیا جاتا ہے۔ فساد ہاضمہ سے جب غذا گل کر زیادہ ترشیاں پیدا کر

تو اُن کی اصلاح کیلئے سوڈا نہایت عمدہ شے ہے۔ دیکھو بیان انڈی جیسچن کا۔ نمک یعنی سوڈیم کا رائیڈ اپنی مقدار میں نہایت بے ضرر شے اور ہے۔ سلفیٹ آف سوڈا۔ ٹارٹریٹ آف سوڈا اور فاسفیٹ آف سوڈا زیادہ مقدار میں امعا میں ہیچکر مسہل اثر پیدا کرتے ہیں۔ بہت سے قدرتی چشموں میں جنکا پانی بطور مسہل استعمال کیا جاتا ہے۔ سلفیٹ آف سوڈا موجود پایا جاتا ہے اور اسی پر اُن کی قوت مسہلہ منحصر ہے۔ مثلاً ہنیادی اور کارلس بیڈ میں۔ ان سالٹوں سے رقیق اجابتیں پانی کے مشابہ خارج ہوتی ہیں۔ اس لئے پورٹیل کنجیشن اور استسقا میں یہ خاص کر مفید ہیں۔ فاسفیٹ اور ٹارٹریٹ آف سوڈا اپنے اثر میں اس قدر قوی نہیں معلوم ہوتے جیسا کہ سلفیٹ آف سوڈا معلوم ہوتا ہے۔

خون میں سوڈیم کے نمک بطور بائی کاربونیٹ اور فاسفیٹ آف سوڈیم رہتے ہیں۔ انھیں سالٹوں پر خون کا کھاراپن منحصر ہے۔ تمام غذاؤں میں یہ سالٹ کم و بیش موجود ہوتے ہیں اور اس طرح سے خون کا کھاراپن قایم رہتا ہے۔ اطبور دوا یہ زیادہ مقدار میں کھانے سے خون کا کھاری پن زیادہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے سوڈیم کے نمک خاص کر کاربونیٹ۔ بائی کاربونیٹ اور فاسفیٹ آف سوڈا نقرس۔ اور وجع مفاصل میں مفید ہیں۔ اگرچہ سوڈا کے نمک پوٹاش کی نسبت خون کے اندر دیر میں جذب ہوتے۔ اور زیادہ مقدار میں مسہل اثر پیدا کر کے خارج ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان امراض میں پوٹاش کے نمک ہی موزون و بہتر ہیں۔ ساختوں کے زوال اور نمو پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ آخر کار امعا دار سطح اور جلد کے رستہ خارج ہوتا ہوا اپنے خاص اثر ظاہر کرتا ہے۔ سوڈا کے مختلف نمکوں کی تاثیرات مختلف ظاہر ہوتی ہیں۔ فاسفیٹ۔ سلفیٹ۔ ٹارٹریٹ اور سائیٹرو ٹارٹریٹ آف سوڈا امعا کی سطح اور غدود پر اثر کر کے پانی کے مشابہ رقیق دست لاتے۔ بار بار جذب اور خارج ہو کر تمام امعا اور روده پر اپنا وہی اثر کرتے جاتے ہیں۔ فاسفیٹ اور سلفیٹ باقی دو نمکوں کی نسبت زیادہ قوی الاثر ہیں۔ جگر کو تحریک دیکر اخراج صفرا زیادہ کرتے۔ گویا کہ ہائیڈریٹ گاگ اور کالے گاگ مسہل ہیں۔ گردہ کے رستہ خارج ہوتے ہوئے کاربونیٹ۔ بائی کاربونیٹ۔ فاسفیٹ اور ٹارٹریٹ آف سوڈا قدرے مدر اثر پیدا کر سایل اور خفیف اجزا زیادہ خارج کرتے۔ اور پیشاب کے کھاری پن کو بھی زیادہ کرتے ہیں۔ مگر اس خواص میں پوٹاسیم کے نمک سوڈیم کی نسبت زیادہ قوی اور سریع الاثر ہیں۔ ہوائی نالیوں کی سطح پر کاربونیٹ اور بائی کاربونیٹ اور کلورائیڈ آف سوڈیم کا یہ اثر ہوتا ہے کہ زیادہ مقدار میں کھلانے سے اخراج بلغم اور آمد خون کو کم کر دیتے ہیں۔ لیکن کم مقدار میں بلغم کو زیادہ اور رقیق کرتے۔ اس لئے شروع درجہ برانکائٹس میں مفید ہیں۔

اس قدر عام بیان کے بعد ہم ذیل میں تمام نمکہائے سوڈا کا بیان علیحدہ علیحدہ بترتیب حروف تہجی بیان کرتے ہیں۔

سوڈی آرسی نیاس - اس کی تاثیرات آرسنک یعنی سم الفار پر منحصر ہیں۔ پس دیکھو بیان آرسنک کا۔

سوڈی آیوڈائیڈم - اس میں زیادہ تر خواص آیوڈین ہی پائے جاتے ہیں۔ پس دیکھو بیان آیوڈائیڈ کا۔

سوڈی ایسٹیٹس - یہ پلایا نہیں جاتا۔ محض چھوٹی پھنسیوں اور بثور کے جلانے کے لئے خارجاً استعمال کیا جاتا ہے۔ نیوس پل۔ ستہ۔ اور تمام چھوٹی عروقی رسولیوں کے لئے نہایت سودمند ثابت ہوا ہے۔ اده اور لوپس میں بھی۔ اس کا خارجی استعمال مفید ہے۔

سوڈی بائی بوراس - سہاگہ - اس کی تاثیرات زیادہ تر ایسڈ بورک پر منحصر ہیں - پس ایسڈ بورک کا بیان دیکھو - **سوڈی بائی کاربوناس** - بائی کاربونیٹ آف سوڈا - عام طور پر اس کو سوڈا ابھی کہدیتے ہیں - دراصل سوڈیم ایک عنصری دھات ہے جو خالص حالت میں عملی طور پر استعمال نہیں کیجاتی - بائی کاربونیٹ آف سوڈا کے خواص کی تفصیل عام بیان میں کیجاچکی ہے جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ایک نہایت عمدہ مؤید ہاضمہ اور محرک معدہ ہے - زیادہ مقدار میں مخرج صفرا اور مسہل اثر پیدا کرتا ہے - بخارات تونچی میں دو تین ڈرام روزانہ خوراک میں کھلانے سے نہایت مفید ثابت ہوا ہے بعض اوقات جبکہ کونین آرسنک - ایپی کیکوانا وغیرہ سے ناکامی رہی - اس کے استعمال سے بخار رک گیا ہے - وجع مفاصل - نقرس - ترش بدہضمی ضعف گردہ میں مفید ہے - ایک دو ڈرام سوڈا بائی کارب ایک گلاس نیم گرم پانی میں حل کر کے پلانا صفراوی کنکریوں کو جلد خارج کر دیتا ہے - پانی میں ملا کر سوختہ جگہ پر فوراً لگا دینا جلد کو تمام نقصان سے بچا لیتا ہے - ٹانسلائی ٹس یعنی ورم لوزتین میں اس کا سفوف حلق کے اندر چھڑکنا بہت جلد آرام بخشتا - اور شروع درجہ میں مرض کا انسداد کر دیتا ہے - **سوڈی برومایڈ** - اسمیں زیادہ تر تاثیرات برومین کی پائی جاتی ہیں - پس دیکھو بیان برومائیڈ آف سوڈیم کا - **سوڈی بنزوآس** - اس میں زیادہ تر تاثیرات بنزواین کی پائی جاتی ہیں - پس دیکھو بیان بنزوایٹ آف سوڈیم کا - **سوڈی بوروبنزوآس** - یہ مقویات کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے - **سوڈی تھائی موڈاس** - نہایت عمدہ مخرج ریاح اور اینٹی سیپٹک ہے **سوڈی تھیوسلفاس** - یا **سوڈی ہایپوسلفس** یہ نمک سوداء زہروں - ثبور دہن - کثرت دنبل - ڈفتھیریا - پیوپرل فیور اور خنازیر میں مفید ہے - خارجاً جلد کے متعدی امراض میں اس کا لوشن بحساب ایک ڈرام فی پائنٹ استعمال کرنا فائدہ کرتا ہے - ہائیڈروفوبیا یعنی گزند سگ دیوانہ میں اس کو مفید بیان کیا گیا ہے - کہتے ہیں کہ انسداد علاج وحشت کے لئے جو گزند سگ دیوانہ کے بعد پیدا ہو مفید ہے - اس کا طریق استعمال حسب ذیل بیان کرتے ہیں پہلے چار روز میں ۵ گرین سے ۱۰ گرین کی خوراک میں چھ دفعہ روزانہ - پھر ایک ہفتہ اُسی مقدار میں تین دفعہ روزانہ - پھر ایک ہفتہ برابر اُسی مقدار میں ایک دفعہ روزانہ صبح کیونکہ ... اگر مرض شروع ہو جاوے تو دو دو گھنٹہ بعد سوڈی ہایپوسلفس ۱۰ گرین خوراک میں کھلانا چاہئے **سوڈی ٹارٹراس** - زیادہ مقدار میں مسہل اور تھوڑی مقدار میں مدر ہے - تفصیل کے لئے دیکھو عام بیان - **سوڈی ٹاروکلوراس** یہ ایک نیا سالٹ ہے جو صفرا یعنی آب مرارہ میں سے نکالا جاتا ہے - صفراوی قلت ورقت خون - فساد ہاضمہ - زاید فربہی اور نقرس میں مفید ہے - خاص کر ایسی بدہضمی میں جو قلت صفرا سے ہو مفید ہے - **سوڈی سائیٹروٹارٹراس افروسینس** مسہل اور مدر ہے تفصیل کے لئے دیکھو عام بیان - **سوڈی سلفاس** مسہل خفیف مخرج صفرا اور مدر ہے تفصیل کیلئے دیکھو عام بیان **سوڈی سلفس** - اس میں زیادہ تر تاثیرات سلفیورس ایسڈ کی پائی جاتی ہیں - پس دیکھو بیان السیڈ سلفیورس کا - **سوڈی سلفواکتھیولاس** دیکھو بیان اکتھیال کا - **سوڈی سلفوبنزوآس** یہ اینٹی سیپٹک فائدہ کے لحاظ سے زخموں کے دھونے میں اور ڈریس کرنے میں آیوڈوفارم - مرکری اور کاربالک ایسڈ سے بڑھکر ہے سافٹ شنکر کیلئے آیوڈوفارم کی برابر مفید ہے -

سوڈی سلفو کاربولاس - اس کی تاثیرات زیادہ تر کاربالک ایسڈ پر منحصر ہیں۔ پس کاربالک ایسڈ کا بیان دیکھو۔ **سوڈی سنٹوناس** - یہ سنٹونین کی طرح قاتل کرم امعاء ہے۔ **سوڈی سوزو آیوڈول** سوزو آیوڈول کا بیان دیکھو۔ **سوڈی سیلی سلاس** - اس میں زیادہ تر سیلی سلک ایسڈ کی تاثیرات موجود ہیں۔ پس دیکھو بیان سیلکس البا کا۔ **سوڈی سیلی سلیٹ آف کیفین** - کیفینا کا بیان دیکھو۔ **سوڈی فاسفاس** - مسہل مخرج صفرا مدرا اور دافع بخار ہے۔ تھوڑی مقدار میں بار بار دینا ایک ہی دفعہ دینے سے بہتر ہے۔ **سوڈی کاربوناس** یہ اپنی تاثیرات میں سوڈی بائی کاربونیٹ کے مشابہ ہے۔ پس سوڈی بائی کاربوناس کا بیان دیکھو۔ **سوڈیم کلورائڈ** نمک۔ دیسی نمک۔ سپید ھا نمک۔ کامن سالٹ۔ اس میں تاثیرات و فوائد سوڈی کاربوناس کے موجود ہیں۔ زیادہ مقدار میں پانی میں حل کرکے پلانا ایک نہایت عمدہ بصورتے آور ہے۔ بطور حقنہ استعمال کرنے سے مخرج کرم فائدہ بخشتا ہے۔ **سوڈی کلوری نیٹی لائیکوار** - اس میں زیادہ تر کلورین کی تاثیرات ظاہر ہوتی ہیں۔ پس کلورین کا بیان دیکھو۔ **سوڈیم کوسی ناس** مخرج و قاتل کرم ہے۔ ٹینیا سولیم یعنی کدو دانوں کے اخراج کے لئے خاص کر استعمال کیا جاتا ہے۔ **سوڈی لائیکوار** - لائیکوار سوڈا۔ اب بہت کم داخلی طور پر اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں تمام تاثیرات سوڈی بائی کارب کی موجود ہیں یعنی کھارا۔ موید ہاضمہ۔ محرک معدہ۔ مخرج صفرا۔ مدرا اور قدرے مخرج بلغم ہے۔ **سوڈی نائیٹراس** - یہ ادویہ کے طور پر استعمال نہیں کیا جاتا۔ **سوڈی نائیٹرس** - اس میں نائیٹرائٹ کی تاثیرات غالب ہیں۔ پس دیکھو بیان امل نائیٹرائٹ اور نائیٹرو گلیسرین کا۔ نائیٹرائٹ آف سوڈیم اُن کی نسبت بطی الاثر ہے۔ اس کا اثر بھی اُن کی نسبت زیادہ دیر تک رہتا ہے۔ اس سے اختلاج درد اور دوران سر بھی جو نائیٹرو گلیسرین کے استعمال سے پیدا ہو جاتے ہیں ظاہر نہیں ہوتے۔ وجع القلب۔ دمہ۔ نیورلجیا۔ گھمبیر۔ وجع مفاصل۔ مرگی۔ برائیٹس ڈزیز اور تشنج شریانوں میں نہایت مفید ہے۔ **سوڈی ولیریناس** - اس میں زیادہ تر ویلیرین کی تاثیرات موجود ہیں۔ پس ویلیریٹ آف سوڈیم کا بیان دیکھو۔ **سوڈی ہائپوسلفس** دیکھو بیان تھیو سلفیٹ آف سوڈیم کا۔ **سوڈی ہائپو فاسفس** - اس میں خواص و فوائد فاسفرس کے غالب ہیں۔ پس دیکھو بیان فاسفرس کا۔ **سوڈی ہپیوراس** - ہپیوریٹ آف سوڈیم اُن تمام امراض میں مفید ہے کہ جن میں یورک ایسڈ خون میں زیادہ ہو کر مختلف امراض مثل نقرس۔ ریگ۔ حصاۃ وغیرہ پیدا کرتا ہے۔ اُس کو لیتھیم اور پوٹاسیم کے نمکوں کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔

سوراے سس Psoriasis کھوبہ۔ اس مرض کے علاج کا خلاصہ مطلب صرف اس قدر ہے کہ داخلی طور پر سنکھیا چار پانچ مہینے تک باستقلال کھلادیں۔ اور خارجی طور پر کرائی سے روبین یا کرا سوفینک ایسڈ گوا پاؤڈر پانی میں ملاکر یا مرہم بناکر استعمال کریں۔ غذاؤں میں کسی خاص احتیاط کی ضرورت نہیں ہے۔ کبھی کبھی مسہل دیکر امعا کو صاف رکھیں۔ مدرات و معرقات بھی بشرط ضرورت استعمال کر سکتے ہیں۔ بیشمار ادویہ داخلاً و خارجاً اس مرض میں استعمال کی جا چکی ہیں۔ اُن تمام میں سنکھیا و گوا پاؤڈر سب سے اعلٰے درجہ پر ہیں۔ جب ان سے ناکامی حاصل ہو تبھی دیگر ادویہ کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ ورنہ نہیں۔ آرسنک یعنی سم الفار کی نسبت یہ امر قابل یاد داشت

ہے کہ تھوڑی مقدار سے شروع کرکے بتدریج اُس کی خوراک زیادہ کرتے جائیں اور چار پانچ ماہ تک برابر جاری رکھیں۔ اگر مادۂ آتشک موجود ہو تو پارہ یا پوٹاسیم آیوڈائیڈ اس کے ساتھ شامل کر دیں۔ اگر قلت و رقت خون ہو تو مرکبات فولاد ملا دیں۔ دیگر بیشمار ادویہ جو داخلاً یا خارجاً مرض سوزاک سس میں مستعمل ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) **ادویہ برائے استعمال داخلی**۔ فاسفرس۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم۔ کرائی سوفینک ایسڈ۔ ٹرپن ٹائین کوپائیوا۔ کاربالک ایسڈ۔ کالچی کم۔ اینٹی منی۔ کریے زوٹ۔ گندھک۔ تیلنی مکھی۔ کھاری ادویہ۔ روغن ماہی۔

(۲) **ادویہ برائے استعمال خارجی**۔ انتھرے روبین۔ پائیروگیلک ایسڈ۔ وارچکنا۔ شنگرف۔ رسکپور۔ گندھک آیوڈائیڈ آف لڈ۔ پوٹاسیم آیوڈائیڈ۔ آئیل آف کیڈ۔ جونی پر ٹار۔ کریولین۔ تھائی مال۔ نیفتھے لین۔ کریزوٹ اکتھیال۔ بٹیانیفتھال۔ آیوڈائیڈ آف سلفر۔ آیوڈین۔ ٹرپن ٹائین۔ ہائیڈروکلوریٹ آف ہائیڈراکسل امین سیلی سلک ایسڈ۔ ہائیڈرے زین۔ **نسخجات کھانے یا لگانیکے لئے**۔

(۱) سوڈی بائی کاربٓ ۴ اونس۔ یسم الفار ۲ گرین۔ اجوائن ایک اونس نمک ولیسی ایک اونس۔ ان سب کو ملا کر باریک پیس کر سفوف بنا رکھیں خ ڈیڑھ ماشہ سے تین ماشہ تک۔ دو دفعہ روزانہ کھانے کے بعد (۲) پوٹاسی آیوڈائیڈ ۲ اونس۔ لائکوار پوٹاسی آرسی نائیٹس ۴ ڈرام۔ گلیسرین ڈیڑھ اونس۔ آب کافور ۸ اونس۔ خ ۲ ڈرام روزانہ کھانے کے بعد (۳) فاولرس سالیوشن ۵ بوند۔ پانی ایک اونس ایسی ۲ خوراک روزانہ کھانیکے بعد **نسخجات خارجی استعمال کیلئے** (۱) گواپاؤڈر حسب ضرورت پانی میں ملا کر کھرنڈوں کی جگہ پر مالش کریں۔ یہ احتیاط رہے کہ جلد سالم پر لگنے نہ پاوے (۲) ایسڈ پائی روگیلک اور ایسڈ سیلی سلک ہموزن لیکر ایتھر اور ریکٹی فائڈ سپرٹ میں حل کریں۔ پھر ماؤف جگہ پر باحتیاط لگائیں (۳) گندھک آنولہ سار ایک چھٹانک۔ بجھا ہوا چونہ نصف چھٹانک۔ لونگ چھ ماشہ۔ ان سب کو باریک پیسکر مکھن میں ملا کر جائے ماؤف پر بآہستگی مالش کریں۔ یا پانی میں ملا کر دیں اور بعد ازاں سٹکنگ پلاسٹر اُس پر لگا دیں۔ تاکہ دوا ایک ہی جگہ لگی رہے (۴) کرائی سوفینک ایسڈ ایک حصہ گٹا پرچہ ایک حصہ۔ کلوروفارم ایک حصہ۔ ان سب کو باہم ملا کر اور حل کرکے جائے ماؤف پر لگاؤ (۵) گواپاؤڈر ۱۰ حصہ۔ ایسڈ سیلی سلک ۱ حصہ۔ ایتھر ۱۵ حصہ۔ کلوڈین ۷۰ حصہ ان سب کو ملا کر جائے ماؤف پر لگاؤ۔ (۶) ارسٹال ۱۰ حصہ۔ روغن زیتون ۲۰ حصہ۔ لینولین ۷۰ حصہ۔ (۷) گندھک ایک چھٹانک۔ نیلا طوطیا ایک چھٹانک۔ مردا رسنگ ۲ اونس۔ ان سب کو باریک پیس کر روغن خشخاش میں ملا کر جائے ماؤف پر مالش کریں۔

تمام خارجی ادویہ کے استعمال میں مفصلۂ ذیل امور قابل یادداشت ہیں۔ اوّل یہ کہ پہلے گرم پانی میں بیٹھکر کپڑے یا تولیہ کے ساتھ حتی الوسع تمام نرم کھرنڈوں کو صاف کر دیں۔ اگر پانی میں چار پانچ اونس سوڈا ملا لیا جائے تو اور بہتر ہے۔ غسل کرنیکے بعد مریض کو چاہیے کہ ایک گرم کمبل میں لپٹ کر بیٹھ جائے حتی کہ اُس کا تمام بدن خشک ہو جائے۔ دوئم سبز صابون کے ساتھ ملکر غسل کرنا بھی کھرنڈوں کو اُتار سکتا ہے۔ سوئم اگر غسل دینا کسی وجہ سے نامناسب یا غیر ممکن ہو تو مفصلۂ ذیل مرہم روزانہ لگانے سے وہی مطلب حاصل ہو سکتا ہے۔

نسخہ مرہم امونیا کاربوناس ۱ حصّہ - لینولین ۲۵ حصّہ - بالائی ۵۰ حصّہ - چہارم حتی الوسع ادویہ محض ماؤف حصّہ جلد پر لگانی چاہئیں - اسی میں تمام خوبی اور کامیابی منحصر ہے - چونکہ روغنی مرکبات پھیلتے رہتے ہیں - اس لئے ادویہ مطلوبہ کو کلوڈین یا گٹاپرچہ میں حل کرکے لگانا بہ نسبت مرہموں یا طلا کے بدرجہا بہتر ہے - پانی میں ملاکر جائے ماؤف پر ضماد کرنا اور اس کے اوپر سٹکنگ پلاسٹر لگا دینا بھی فائدہ بخشتا ہے -

سوپرائمری Sore Primary اس کے لفظی معنے ابتدائی زخم کے ہیں - مگر اصطلاحاً اس سے مراد آتشک کا ابتدائی زخم یعنی ہارڈ شنکر ہوتی ہے - اس کا علاج آتشک میں مفصل درج ہو چکا ہے - بس اس کا بیان دیکھو -

سور تھروٹ Sore Throat حلق کی خراش یا سوزش - دیکھو بیان فیرنکس کے امراض کا -

سورج مکھی - محلل - جالی - مقوی اعصاب و دماغ - مبہی - مدر بول و حیض - مسقط جنین اور مخرج سنگ گردہ و مثانہ ہے - ام الصبیان - یرقان - استسقا - اور امراض قلب میں مفید ہے - ضماد اس کا درد کمر اور مفاصل کا دافع اور کمر پر مقوی باہ ہے - اس کی جڑ کا حمول مسقط حمل ہے شربت جرم ۲ ماشہ سے ۴ ½ ماشہ تک آب برگ و گل ۶ ماشہ سے ۱½ تولہ تک -

سورنجان تلخ - بوجہ سمیت کھلائی نہیں جاتی - اس کا لیپ ورموں کو تحلیل کرتا - دردوں کو سکون دیتا - اور جوڑوں کے درد کو نہایت مفید ہے - لکھا ہے کہ حمول اس کا گائے یا بکری کے پرانے گھی کے ساتھ بواسیر کے مسوں کو گرا دیتا اور درد کو کم کر دیتا ہے

سورنجان شیریں - تمام اقسام بلغم کی مسہل ہے - ایلوے کے ساتھ عرق النسا و نقرس میں نہایت مفید ہے - سونٹھ و سیاہ مرچ کے ساتھ مبہی ہے - ضماد اس کا درد مفاصل و استخوان کو مفید اور ورموں کا محلل ہے - شربت ایک ماشہ سے ۴ ماشہ تک -

سوریلیا کوری لی فولیا Sorelia Corylifolia بھاوچی کا بیان دیکھو -

سوزش غشائے مفاصل - سائی نووائی ٹس کا بیان دیکھو -

سوزوآیوڈول Sozoiodol یہ دوا مین اینٹی سپٹک ادویہ یعنی کاربالک ایسڈ آیوڈین اور گندھک سے مرکب ہے - اس میں کسی قسم کی بدبو نہیں - اس لئے بجائے آیوڈوفارم تمام حالتوں میں اس کا استعمال بہتر ہے - ٹیوبرکلر اور سکرافیولس زخموں میں اس کا استعمال آیوڈوفارم کی نسبت زیادہ قوی الاثر ہے -

سوزوآیوڈول آف پوٹاسیم Sozoiodol of Potassium خالص سوزوآیوڈول پانی میں حل نہیں ہوتی لیکن اس کا یہ مرکب پانی میں کسی قدر حل ہو جاتا ہے - اس لئے اس کی نسبت اس کا استعمال سریع الاثر ہے - بجز الانف اور ورم حنجرہ میں اس کی نسوار مفید ہے -

سوزوآیوڈول آف زنک Sozoiodol of Zinc بجز الانف اور عظم الانف میں

اس کا مرہم بحساب دس فیصدی کے بنا کر لگانا نہایت مفید ہے - دو فیصدی کی پچکاری سوزاک - جریان اور سیلان الرحم میں مفید ہے

سوزوآیوڈول آف سوڈیم Sozoiodol of Sodium مقامی استعمال میں سوزو آیوڈول آف پوٹاسیم کی طرح یہ کسی قسم کی خراش یا سوزش پیدا نہیں کرتا - ناک - حلق اور حنجرہ کی سوزش اور زخموں میں نہایت مفید ہے -

سوزوآیوڈول آف مرکری Sozoiodol of Mercury مقامی استعمال میں خراش وسوزش پیدا کرتا اور نیز ساخت کو جلا دیتا ہے - اس لئے اُس کو دس یا بیس حصہ کسی بدرقہ میں ملا کر استعمال کرنا چاہئے زخمہائے سل وسکرافیولا - خنازیر اور زائد سختیوں میں مفید ثابت ہوتا ہے -

سوزولک ایسڈ Sozolic Acid یہ اسپٹال کا دوسرا نام ہے - پس اُس کا بیان دیکھو -

سونٹھ - جنجر - سُنٹھ - زنجبیل - دیکھو بیان زنجبیل کا -

سونف - بادیان - انائیس - دیگر لطیف خوشبودار اشیا مثلاً لونگ - اجواین - سونٹھ - زیرہ - دھنیا - سویا - وغیرہ کی طرح سونف بھی ممد ہاضمہ - محرک معدہ - محلل ریاح - مفرح قلب - اور عام محرک ہے - ہوائی نالیوں کی جھلی پر اس کا یہ خاص اثر ہے کہ خارج ہوتے وقت اخراج بلغم کرتی - اور اُس کی عفونت کو رفع کرتی ہے - گویا کہ مخرج بلغم اور برانکیل اینٹی سیپٹک کا کام دیتی ہے - اس لئے کف مکسچروں میں عموماً شامل کی جاتی ہے - اس کا جوشاندہ گل گاؤزبان کے ساتھ غشی اور خفقان میں - اور انجیر و پرسیاؤشان کے ساتھ کھانسی اور دمہ میں مفید ہے - اس کی جڑ مفتت حصاۃ ہے - خوراک روغن سونف ایک بوند سے ۴ بوند تک - آب سونف نصف اونس سے ۲ اونس تک اسنسیا انائیس ۱۰ بوند سے ۲۰ بوند تک - سپرٹ انائیس ۵ بوند سے ۲۰ بوند تک

سوءالقینیہ - جنرل اڈیما - تمام جلد کے نیچے پانی جمع ہو جانا - دیکھو بیان اناسارکا اور استسقا کا -

سویا - دیکھو بیان کوری اینڈر کا -

سوءالہضم - بدہضمی - ڈسپیپسیا - دیکھو بیان انڈی جیسچن کا -

سوہاگہ - دیکھو بیان بوریکس کا

سہر - بیخوابی - نیند کا نہ آنا - دیکھو بیان انسامینا کا -

سیب - ایپل - دیکھو غذا کا بیان -

سیبل سیرولاٹا Sabal Serrulata یہ ساپالیٹو کا دوسرا نام ہے - پس اُس کا بیان دیکھو *

سیبےڈلا Sabadilla اس کو سیویڈلا بھی کہتے ہیں - یہ ایک درخت کے بیج ہیں - ان میں ایک نہایت تیز جوہر ویراٹرین ہوتا ہے -

جب کسی جگہ سیبیے ڈلا یا اُس کا جوہر ورے ٹرینا لگایا جائے تو سخت جلن اور سوزش پیدا کرکے آبلہ اُٹھا دیتے ہیں۔ بعد میں وہ جگہ سن اور بے حس ہو جاتی ہے۔ اس لئے مرہم سیبیے ڈلا وجاع مفاصل و اعصاب میں مفید ہے۔ بعض اوقات جذب ہو کر اندرونی علامات مثلاً قے۔ اسہال۔ عسر البلع جلن معدہ وغیرہ پیدا کر دیتا ہے۔ اگر ورے ٹرین کی نسوار لی جائے تو ناک کے اندر نہایت تیز جلن پیدا کرکے بیشمار چھینکیں لاتی ہے۔ مگر اس مطلب کے لئے اس کا استعمال کم کیا جاتا ہے۔ اگر ورے ٹرین پوری مقدار میں کھلایا جائے تو سخت غثیان۔ قے اور اسہال کے علاوہ ضعف عضلات۔ غشی۔ ضعف نبض و تنفس پیدا کر دیتا ہے۔ سرد پسینے آنے شروع ہو جاتے۔ عضلات میں خود بخود کھینچ اور مروڑ ہونے لگتا۔ اور جلد میں جابجا چیونٹیاں سی رینگتی معلوم ہوتی ہیں۔ عضلات کا فعل نہایت ہی ضعیف اور سُست ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی قلب پر اثر ہوتا ہے۔ پہلے پہل قلب کی حرکات کسی قدر تیز ہو کر پھر نہایت ضعیف اور سُست ہو جاتی ہیں حتیٰ کہ بخار میں بیس دفعہ فی منٹ تک حرکات قلب کی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ زہریلی مقدار میں کھلانے سے ضعف اور بیقاعدگی کا انجام یہ ہوتا ہے کہ حرکات قلب بند ہی ہو جاتی ہیں۔ تنفس بھی پہلے پہل تیز ہو کر بعد میں نہایت ضعیف اور سُست ہوتا ہوتا آخر کار بند ہو سکتا ہے۔ ضعف و سُستی دوران کی وجہ سے حرارت بہت کم ہو جاتی ہے۔ غرضیکہ ورے ٹرین نہایت قوی مضعف دوران و تنفس اور کم کنندہ حرارت ہے۔ اس لئے تیز بخارات مثلاً ذات الریہ و سل میں جبکہ جوان قوی اشخاص میں واقع ہو بطور دافع حرارت یعنی اینٹی پائریٹک استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن ایسی اندیشہ ناک مضعف قلب و تنفس ادویہ کے استعمال میں ہمیشہ احتیاط ہی لازم ہے۔ ورے ٹرین بہت جلدی پیشاب کے رستہ خارج ہو جاتا ہے۔ خ ورے ٹرین ۱/۱۲ گرین سے ۱/۶ گرین تک

سیبی نی کیکومنا Sabinae Cacumina سیون ٹاپس۔ جب خارجاً کسی جگہ پر لگایا جائے تو سخت خراش اور سوزش پیدا کرکے آبلہ اُٹھا دیتے ہیں کبھی کبھی آبلوں سے زیادہ پانی خارج کرنے کی غرض سے مقامی طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ آتشک کے موکوں اور کنڈی لوما کو سوخت کر دیتے ہیں۔ کھلانے سے معدہ و امعاء پر سخت خراش و سوزش پیدا کرتے ہیں۔ گردوں۔ مجری پیشاب اور رحم و انثیین پر بھی اس کا اثر خراش کنندہ ہوتا ہے۔ کبھی کبھی بطور مدر حیض و مسقط اس کو استعمال کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ اس سے امعاء میں سخت سوزش ہو جاتی ہے جو ہلاکت تک نوبت پہنچا سکتی ہے۔ اس لئے ایسی اندیشہ ناک اشیاء کے استعمال میں نہایت احتیاط لازم ہے۔ خ سفوف سیون ٹاپس ۴ گرین سے ۱۰ گرین تک ٹینکچر سیبی نی ۲۰ بوند سے ۶۰ بوند تک۔ اولیم سیبی نی ایک بوند سے ۴ بوند تک۔

سیپیا ۔ صدف۔ ملطف اور جالی ہے۔ دستوں کو بند کرتی۔ خون بہنے کو روکتی اور مسوڑھوں کو قوت دیتی ہے باریک پیس کر ناک میں پھونکنا نکسیر کو بند کرتا۔ اور آنکھ میں لگانا آنکھ کے زخم کو مفید ہے۔ اس کا لیپ پستوں اور بواسیر کو دور کرتا ہے۔ انڈے کی سفیدی کے ساتھ سوختگی آتش کو مفید ہے۔ سرکہ میں پیس کر کنپٹی پر لگانا درد سر و نزلہ کو مفید ہے۔ خ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک۔

سیپونین Saponin دیکھو بیان کوالایا سیپونارکا۔

سیپٹی سیمیا Septicoemia } خون میں تعفن خیز مادہ کا سرایت کرجانا خواہ وہ متعفن مادہ خود اُسی مریض
سیپرمیا Sapræmia } کے زخم یا پھوڑے وغیرہ کے متعفن ہونے سے حاصل ہو یا دوسرے مریضوں یا خارجاً حیوانی و نباتی اشیاکے سڑنے سے اس کی دو قسمیں ہیں۔

اوّل سیپٹک انٹاگزی کیشن جسمیں تعفن مادہ اس قسم کا ہوتا ہے کہ خون میں پہنچکر بڑھتا نہیں۔ بلکہ جس قدر جذب ہوا ہے اُسی قدر رہتا اور اپنی مقدار کیمطابق علامات پیدا کرتا ہے اس کو سیپٹک پوائزننگ بھی کہتے ہیں۔

دویم سیپٹک انفیکشن جس میں متعفن مادہ اس قسم کا ہوتا ہے کہ خون میں پہنچکر بیحد ترقی کرتا اور بڑھتا جاتا ہے۔ یہانتک کہ خفیف سے خفیف مقدار بھی ہزاروں لاکھوں گنی ہو کر مہلک نتائج پیدا کرتی ہے گویا کہ سیپٹک مادہ دو قسم کا ہوتا ہے انفیکٹو اور نان انفیکٹو یعنے بڑھنے والا اور نہ بڑھنے والا۔ ان انفیکٹو مادہ اگر تھوڑی مقدار میں جذب ہوا ہے تو بخار ہو جاتا۔ مگر اندرونی اعضا اور مفاصل وغیرہ میں ورم نہیں ہوتی۔ اس حالت کو سیپرمیا کہتے ہیں۔ اگر زیادہ مقدار میں جذب ہوا ہے تو بخار کے ساتھ اندرونی اعضا اور مفاصل میں ورم بھی ہو جاتی مگر پیپ پڑنے نہیں پاتی اور ورم کے بعد تحلیل ہو جاتی ہے اس حالت کو سیپٹی سیمیا کہتے ہیں۔ اور اگر نان انفیکٹو مادہ اس کثرت سے جذب ہو کہ بخار اور ورم کے بعد اندرونی اعضا اور مفاصل وغیرہ میں پیپ پڑنی شروع ہو جائے تو اس حالت کو پائی ایمیا کہتے ہیں۔ گویا کہ سیپرمیا۔ سیپٹی سیمیا اور پائی ایمیا محض سمپل سیپٹی سیمیا کے مختلف درجے ہیں۔ مگر انفیکٹو سیپٹی سیمیا میں تو جذب شدہ مادہ کی مقدار خواہ کیسی ہی خفیف ہو اُس سے شدت کا بخار اور اندرونی اعضا اور ساختوں میں متعفن ورم ہو کر ماؤف ساختیں گلنی اور سڑنی شروع ہو جاتی ہیں اور تمام ورم خوردہ ساختوں اور اعضا کا مواد سخت متعدی ہوتا ہے **سیپٹک انٹاگزی کیشن یا سیپرمیا کی علامات**۔ ضرب یا اپریشن سے دوسرے دن سردی یا لرزہ کے ساتھ ۱۰۳ یا ۱۰۴ درجہ کا بخار ہو جاتا ہے۔ جلد خشک اور گرم رہتی۔ پیاس زیادہ لگتی۔ سر درد کرتا۔ زبان خشک اور میلی ہو جاتی اور رات کو ہذیان ہو جاتا ہے۔ تیسرے روز قے اور دست شروع ہو جاتے ہیں سخت حالتوں میں ضعف انتہا درجہ کا ہو جاتا۔ زبان سیاہ بھوری اور خشک ہو جاتی نبض تیز کمزور اور بیقاعدہ چلتی دانتوں اور ہونٹوں پر زرد میل جمی رہتی۔ حرارت معمول سے کم ہو جاتی اور دکمشی اور بیہوشی بھی ہو جاتی ہے۔ ملاحظہ نعش سے خون سیاہ اور جزوی طور پر منجمد نظر آتا ہے۔ پیری کارڈیم پیری ٹونیم اور دیگر جھلیوں میں معمول سے زیادہ سیرم ہوتا۔ قلب کی دیوار کمزور اور نرم ہو جاتی۔ پھیپھڑوں میں اجتماع خون رہتا۔ جگر گردوں اور طحال میں ورم کے آثار نظر آتے ہیں **سیپٹک انفیکشن کی علامات** سخت لرزہ کے ساتھ بخار اور ۱۰۴ یا ۱۰۵ درجہ کا بخار ہو جاتا ہے۔ مریض بہت جلد نقیح اور پست پڑ جاتا ہے اور دکمشی ہو جاتی ہے۔ یہ زہر متعفن نعشوں یا زچہ کے بخار یا دوسرے مریض سے چھوٹے زخموں کے راستہ سے سرایت کرجاتا ہے۔ ملاحظہ نعش سے مختلف اعضا میں اجتماع خون اخراج رطوبت اور خون کی رنگتیں نظر آتی ہیں۔ **پائی ایمیا کی علامات** سخت اور دیر پا لرزہ کے ساتھ بخار زیادہ ہو جاتا اور دن میں دو تین دفعہ لرزہ ہو کر بخار زیادہ ہو جاتا ہے۔ پسینہ کثرت سے آتے ہیں۔ لرزوں سے مریض بہت نڈھال پڑ جاتا ہے۔ لرزوں کے ساتھ بخار بھی بیقاعدہ طور پر بڑھتا رہتا ہے۔ مگر خفیف بخار ہر وقت بنا رہتا ہے

کبھی کثرت تعرق کے بعد حرارت معمول سے بھی کم ہو جاتی ہے۔ سانس میں شکر کی بو آتی ہے۔ پیشاب پاخانہ اور عورتوں میں اخراج دودھ بند ہو جاتے ہیں۔ رات کو ہذیان ہو جاتا بدن جلدی لاغر ہوتا جاتا ہے۔ ضعف انتہا درجہ کا غالب ہوتا دوسرے اعضائے مفاصل عضلات جوفوں اور متفرق ساختوں میں پھوڑے بننے شروع ہو جاتے ہیں۔ پیپ پتلی پانی اور تیل کے مشابہ ہوتی ہے۔ کبھی گاڑھی ہو جاتی ہے۔ اعضا کے پھوڑے رائی کے دانہ سے لیکر اخروٹ تک ہو سکتے ہیں روز بروز مریض کی حالت خراب ہوتی جاتی ہے۔ عضلات پتلے اور نرم ہوتے جاتے۔ جلد پیلی پھیکی نرم جھریوں دار ہو جاتی۔ نفخ اور اسہال کی اکثر شکایت رہتی زایل ہوتے ہوتے دس بارہ روز میں مریض ہلاک ہو جاتا ہے **معائنہ نعش**۔ اگر بیرونی زخم موجود ہو تو بھوری زرد رنگت کا رہتا ہے۔ اس کی سطح پر چھیچھڑے چپکے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اردگرد کی ساختیں سوجی ہوئی رہتی ہیں۔ اگر جسم گہرا ہو تو گینگرین شروع ہو جاتا ہے۔ قریب کی وریدیں سوجکر ان کے اندر خون منجمد ہو جاتا ہے خون سیاہ اور رقیق ہو جاتا جسم کی بعض بعض وریدوں میں تھرامبوسس دیکھے جاتے ہیں مختلف اعضا میں ورم اور پیپ پڑ جانے کے آثار نظر آتے ہیں ابتدائی زخم وریدوں کی تھرامبائی اور مختلف پھوڑوں میں خوردبین کے ساتھ ملاحظہ کرنے سے مائیکروکاکائی دیکھے جا سکتے ہیں۔ **علاج** چونکہ ان امراض کا علاج بعینہ پائی ایمیا کا ابتدائی علاج ہے۔ پس اُس کا بیان دیکھو۔

سی جیسبیکیا اورینٹےلس Siegesbekia Orientalis

یہ دوا نہایت عمدہ مصفی خون مقوی معدہ۔ قاتل کرم اور محرک ہے۔ اس ایک میں گل بابونہ اور عشبہ کی تاثیرات جمع ہیں۔ نقرس سکرافیولا۔ آتشک اور جلدی امراض میں اس کا داخلی اور خارجی استعمال مفید ہے اس کے پتوں کی پولٹیس مُردار ساخت والے زخموں پر نہایت مفید ہے۔ مختلف اقسام ٹینیا کو اس کا ضماد یا طلا فائدہ کرتا ہے۔ **شربت** ۱۰ بوند سے ۳۰ بوند تک۔ سرپ ایک اونس سے ۲ اونس تک

سیڈرن Sedron / سیڈرین Sedrin

اس کے درخت کا نام سمایا سیڈرن ہے۔ تخم سیڈرن ملک نیو گرینیڈا میں زہریلے جانوروں مثل سانپ۔ عقرب۔ بھڑ وغیرہ کے نیش کے لئے نہایت مشہور دوا ہیں۔ وسطی امریکہ میں دیسی مسافروں کا یہ حال ہے کہ تخم سیڈرن ساتھ لئے بغیر جنگلات میں قدم نہیں رکھتے۔ جب کوئی زہریلا جانور کاٹ جائے تو اس کے تخم کے باریک قتلے کاٹ کر زخم پر لگاتے اور نیز کھاتے ہیں۔ نوبتی بخارات میں وقفہ کے وقت کھلانا کونین اور آرسنک کی طرح بخار کو روکتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات جبکہ کونین اور آرسنک سے بخار نہیں رکا اس کے استعمال سے رک گیا ہے۔ اس میں مزید خوبی یہ ہے کہ جو نقصانات کونین سے ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً گرانی سر گنجار۔ بہرہ پن وغیرہ وہ پیدا نہیں ہوتے۔ تمام امراض نوبتی۔ بدہضمی اور تشنج معدہ و امعا میں مفید ہے۔ اس میں سے ایک جوہر سیڈرین نام حاصل کیا جاتا ہے۔ **شربت** تخم سیڈرن ایک گرین سے ۱۰ گرین تک مقوی و مدہاضمہ ہے۔ ۱۰ گرین سے ۳۰ گرین تک دافع امراض نوبتی ہے۔ فلوئیڈ اکسٹراکٹ ایک بوند سے ۱۰ بوند تک۔

سیڈم ایکر Sedum Acre

اس کے دوسرے نام سٹون کراپ۔ وال پیپر اور سمال ہاؤس لیک ہیں۔

اگر کسی جگہ جلد پر لگایا جائے تو سخت سوزش پیدا کرکے آبلہ اُٹھا دیتا ہے ۔ شروع میں جلن پیدا کرتا ۔ لیکن بعد میں اُس جگہ کو سُن کرکے حس کم کر دیتا ہے ۔ کھلانے سے معدہ اور امعا پر سوزش پیدا کرکے سخت قے اور اسہال لاتا ہے ۔ اس درخت کے عرق سے قے خوب کھلکر ہو جاتی ہے ۔ مگر کسی قسم کا درد و تکان پیدا نہیں ہوتا ۔ ڈفتھیریا میں اس کی قے کرلنے سے فاسد جھلی بخوبی خارج ہو سکتی ہے ۔ خنازیر اور گلٹیوں پر اور نیز ٹیوبرکلر اور سکرافیولس زخموں اور سرطان پر اس کا عرق لگانا مفید ثابت ہوا ہے ۔ اگر اس کا عرق ڈفتھیریا کی فاسد جھلی پر لگایا جائے تو جذب ہو کر اُس کو گہری ساختوں سے علیحدہ کر دیتا ۔ اور بعد میں خوب زور سے قے لاکر صاف کر دیتا ہے خو ۔ سیڈم ایکر نباتات ۔ اگرین سے ۵ اگرین تک ۔ عرق سیڈم ایکر ۸ بوند سے ۲۰ بوند تک ۔ فلو ئیڈ اکسٹراکٹ ۱۵ بوند سے ۳۰ بوند تک ۔

سیر اسالویا Sera Solvia اس کا دوسرا نام آرٹی میزیا فریجیڈا ہے ۔ یہ نبات کونین کی طرح دافع امراض نوبتی مثلاً بخارات ۔ درد شقیقہ ۔ عرق النسا ۔ اوجاع مفاصل ۔ صداع وغیرہ ہے ۔ لیکن اُس کے ضرات سے بری ہے ۔ خو سفوف نبات ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک ۔ فلو ئیڈ اکسٹراکٹ ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک ۔

سی ریک Sea Wrack فوکس وسی کلوسس کا بیان دیکھو ۔

سیرم Serum ماءالدم ۔ خون کا پانی ۔ طبی طور پر زہریلہ مادہ جانوروں کے اندر پہنچا کر کئی قسم کے سیرم طیار کئے جاتے ہیں جن کا ٹیکا مختلف قسم کے زہروں میں مفید ثابت ہوتا ہے ۔ ان کا ذکر علیحدہ علیحدہ امراض کے ضمن میں کیا جا چکا ہے ۔ پس دیکھو بیان ڈفتھیریا ۔ زچہ کا بخار ۔ سانپ کا زہر ۔ سمال پاکس اور ہائیڈروفوبیا کا ۔

سی ریس گرینڈی فلورس Cereus Grandiflorus دیکھو بیان لیکٹس گرینڈی فلورس کا ۔

سیری آئی آگزیلاس Cerii Oxalas خو ایک گرین سے ۲ گرین تک
سیری آئی سائیٹراس do. Citras
سیری آئی سیلی سلاس do. Salicylas خو ½ گرین سے ۲ گرین تک
سیری آئی نائیٹراس do. Nitras
سیری آئی ویلیریناس do. Valerianas خو ½ گرین سے ۲ گرین تک

سیرم کے تمام نمک بدہضمی اور غثیان دیتے ہیں

خاص کر جبکہ حاملہ عورتوں میں واقع ہو مفید ہیں ۔ مقوی اعصاب ہونے کی وجہ سے امراض عصبی مثل مرگی و رعشہ میں بھی استعمال کئے جاتے ہیں ۔ چونکہ نائیٹریٹ اور سائیٹریٹ آف سیریم پانی میں حل ہو سکتے ہیں ۔ اس لئے ان کا استعمال آگزیلیٹ آف سیریم کی نسبت بہتر ہے ۔ آگزیلیٹ آف سیریم ۔ بدہضمی ۔ قرح معدہ اور سل کی کھانسی میں بھی مفید ثابت ہوا ہے ۔

سیراسینیا فلاوا Sarracenia Flava ٹرمپٹ پلانٹ کا بیان دیکھو ۔

سیریکا انڈیکا Saraca Indica اسوکا کا بیان دیکھو ۔

سیری نوا سیرو لاٹا Serenua Serrulata دیکھو بیان سا پالمیٹو کا۔

سیری وشیا لیکٹس دیکھو بیان کومیس کا

سیزیرین سیکشن Caesarian Section یہ ایک جراحی عمل کا نام ہے۔ جس میں شکم کھول کر اور رحم میں شگاف دیکر بچہ کو جبکہ قدرتی راستہ سے اُس کا اخراج محال ہو نکالا جاتا ہے۔ اس خوفناک عمل کی مفصلہ ذیل حالتوں میں ضرورت پڑتی ہے۔ (۱) جبکہ پیڑو نہایت کم وسعت کا ہو کہ اُس میں بچہ ہرگز نہ اُتر سکے۔ مثلاً پیڑو کی قطر ڈیڑھ انچ یا اس سے بھی کم ہو۔ تو بچّہ کو قتل کر کے نکالنا محال ہوجاتا ہے۔ پیڑو کی رسولیوں اور بدوضعگیوں میں یہ وقت واقع ہوجاتی ہے (۲) جبکہ وضع حمل کیوقت ماں کا انتقال ہوجائے۔ اُس وقت اس عمل سے بچہ کو نکالتے ہیں۔ یہ عمل پہلے درجہ پیدایش میں یعنی جبتک کہ جھلیاں پھٹکر پانی خارج نہیں ہوا کیا جانا مناسب ہے۔ مریضہ کو اتیھر سے بیہوش کریں اور مثانہ کے اندر کیتھیٹر پہنچا دیں۔ مریضہ کے شکم۔ تمام اوزات۔ اپنے اور معاونین کے ہاتھوں کو کامل طور پر انٹی سیپٹک کریں۔ شکم پر کاربالک لوشن کا فوارہ عمل کے وقت برابر جاری رکھیں۔ وسطی خط میں ایک شگاف ناف سے ایک انچ اوپر شروع کر کے تین انچ نیچے تک لیجائیں۔ جب شگاف پیری ٹونیم تک پہنچ جائے تو اُس کو بھی اُسی قدر یعنی چار انچ کھولیں تب معاون رحم کو دبا کر شگاف کی طرف دھکیلے رکھے۔ رحم میں بھی چار انچ لمبا شگاف اس احتیاط کیساتھ دیا جائے کہ حتی الوسع پلے سنٹا بچا رہے۔ اور جھلیاں بھی پہلے شگاف میں قطع نہ ہوں۔ پھر زخم رحم کو ہکوں کے ذریعہ شگاف شکم کی طرف کھینچے رہیں۔ تاکہ خون اور لائیکوار امنیائی پیری ٹونیم کے اندر نہ بہ سکے۔ تب بچہ کو پکڑ کر خواہ سر اور شانوں کی طرف سے یا پاؤں کی طرف سے باہر نکال لیں۔ جب بچہ باہر آجائے تب رحم کے اندر سے تمام پلے سنٹا اور خون کے لوتھڑے صاف کر ڈالیں زخم رحم کو ریشمی دھاگوں سے سیدیں۔ اور تمام جوف پیری ٹونیم کو کاربالک لوشن سے صاف کر کے کامل طور پر سپنجوں کے ذریعہ خشک کریں۔ شکم کے شگاف کو چاندی کے تار کے ذریعہ پیری ٹونیم سمیت سینا چاہیے۔ بعد میں عام قواعد کیمطابق انٹی سیپٹک ڈریسنگ کرتے رہیں۔

سی سکنیس Sea Sickness غثیان بحری سمندر میں مسافروں کو اکثر یہ شکایت پیدا ہوجاتی ہے۔ کہ سر گھومنے لگتا۔ دل ہر وقت متلاتا رہتا۔ اشتہا غائب ہوجاتی اور کوئی شے ہضم نہیں ہوتی ہے۔ سر میں بعض اوقات شدید اور بعض اوقات خفیف درد رہتا ہے۔ شروع میں تھوک بکثرت پیدا ہونے لگتا اور سیلان رہتا ہے۔ اگر اس ابتدائی درجہ میں اٹروپین تھوڑی مقدار میں کھلائیجائے۔ یا بذریعہ پچکاری جلد کے اندر داخل کی جائے۔ حتی کہ اس کی خاص علامات یعنی خشکی دہن وگلو وغیرہ پیدا ہوجائیں۔ تو محض کثرت لعاب وسیلان کو ہی اس سے آرام نہیں ملتا۔ بلکہ اصل مرض یعنی غثیان بھی رُک جاتا ہے۔ جب علامات متلی وقے وغیرہ شروع ہوجائیں۔ اُس وقت اٹروپین چنداں فائدہ نہیں کرتا بعض اوقات دفعتاً مرض ذیابیطس شروع ہوجاتا ہے۔ اس لئے آرسنک نہایت مفید ہے۔ جب اصل علامات مرض شروع ہوجائیں تو پہلے مسہل حقنہ دیکر امعا کو صاف کریں۔ برومائیڈ آف امونیم ابتدائے مرض سے اخیر تک نہایت مفید دوا ہے۔ بشرطیکہ زیادہ مقدار میں دی جائے۔ دیگر ادویہ جو اس مرض میں مفید بیان کی گئی ہیں وہ حسب

ذیل ہیں - برومائیڈ آف پوٹاسیم - برومائیڈ آف سوڈیم - ہائیڈروسائینک ایسڈ - بسمتھ - کوکے این - انگلووین - نائٹروگلیسرین ایمل نائیٹرائیٹ - کلورل ہائیڈریٹ - کولانٹ - اینٹی پائرین اور رسارسین - رفع غثیان کیلئے نائٹروگلیسرین یا ایمل نائیٹرائیٹ کا سونگھنا نہایت مفید بیان کیا گیا ہے - اس سے تمام متلی اور گھبراہٹ فوراً رفع ہو جاتے ہیں - کولانٹ کی نسبت ڈاکٹر ہیملٹن بیان کرتے ہیں کہ اس کے بیج نصف ڈرام سے ایک ڈرام تک آہستہ آہستہ چبانا چالیس منٹ کے اندر ہی تمام غثیان اور دوران کو رفع کر دیتا اور حرکات قلب کو اعتدال پر لے آتا ہے - عدم اشتہا - ثقالت اور تنفس غذا کے لئے انگلووین - بے نظیر ثابت ہوئی ہے - نخاع اور قفائے گردن پر برف لگانا - برف ملا ہوا لیمونیڈ اور شیمپین پلانا بھی بیقراری معدہ کو تسکین بخشتے ہیں - **نسخجات** (۱) سُرخ مرچ ایک اونس - نمک ۲ اونس - سرکہ ۴۰ اونس - ان سب کو ملا کر اس میں سے ۴ ڈرام پلانا غثیان اور قے کو رفع کرتا ہے - (۲) بسمتھ سب نائیٹراس - اگرین - سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ بوند - سپرٹ کلوروفارم ۲۰ بوند وائینم اپیکاک ۵ بوند - پانی ایک اونس ان سب کو ملا کر خوب ملا کر ایک دفعہ پینا معدہ کو تسکین بخشتا ہے - معدہ کے مقام پر گدی رکھکر پٹی باندھدینا جس سے معدہ پر قدرے دباؤ قایم رہے - غثیان اور قے کو روکتا ہے - چت لیٹے رہنا اور سر کو باقی جسم کی نسبت قدرے نیچا رکھنا بھی مفید ہیں -

سیفرال Saphrol یہ ایک قسم کا سٹیریپٹین ہے - جو روغن ساسافرس سے حاصل کیا جاتا ہے - صلع اور عرق النسا میں مفید ہے - شرخ ۲۰ بوند -

سیفرن Saffron زعفران کا بیان دیکھو -

سیکرڈبارک Sacred Bark یہ کیسکیرا سگریڈا کا دوسرا نام ہے پس اُس کا بیان دیکھو -

سیکروالیک جائینٹ ڈزیز Sacro-Illiac Joint Disease اس کے علاج کیلئے وہی اُصول اور تدابیر ہیں جیسا کہ ورم گھٹنہ اور ٹخنے میں - جن کا خلاصہ مطلب حسب ذیل ہے (۱) مدت دراز تک ماؤف جوڑ کو جس طرح ممکن ہو کلی آرام دینا (۲) جب پیپ پڑنے کی علامات ظاہر ہوں تو فوراً شگاف دیکر اُس کے اخراج کا مناسب انتظام کرنا (۳) اگر اس طرح صحت حاصل ہوتی معلوم نہ ہو تو تمام ناصورن کو علیحدہ علیحدہ کشادہ کرکے خراب ہڈی کو کھرچکر صاف کر دینا اور بعد میں معمولی طور پر ڈریس کرتے رہنا (۴) جو داخلی علاج اور عام تدابیر ایبسس کے بیان میں مذکور ہوئیں اُن کی پابندی کرانا ؛

سیکرین Saccharine اس کے دوسرے نام نیوسیکرین - بنزوال آرتھو سلفونک امائیڈ اور گلوکوسین ہیں - یہ عجیب شئے جو معمولی شکر سے تین سو چار سو گنی زیادہ میٹھی ہوتی ہے - تارکول میں سے حاصل کیجاتی ہے - کسی قسم کا ضرر نہیں کرتی - ۷۵ گرین تک روزانہ کھلائی گئی اور کسی قسم کا ضرر نہیں کیا - حالانکہ اس کا ایک گرین معمولی شکر کے قریباً ایک اونس کے برابر ہے پس اس کے ۷۵ گرین معمولی شکر کے ۷۵ اونس یعنی قریباً ساڑھے چار پونڈ کے برابر ہوئے جس قدر کھلائی جائے ایک دو گھنٹہ میں ہی پیشاب کے راستہ خارج ہو جاتی ہے - اس کے بڑے فائدے حسب ذیل ہیں (۱) اُن تمام امراض میں جبکہ شکر - قند - کھانڈ - مصری - شہد - گلیسرین وغیرہ شیریں اشیا ضرر کرتی ہیں - اس کو بلا تامل آزادانہ

طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ مثلاً مفصلہ ذیل امراض میں (ا) ذیابیطس (ب) بدہضمی۔ سوزش معدہ۔ گیسٹرک ڈائی ٹیشن وغیرہ میں جبکہ ہر قسم کی شیرینی معدہ میں بجائے ہضم ہونیکے متعفن اور فاسد ہوکر شکایات نفخ و ثقالت وغیرہ پیدا کرے۔ (ج) ضعف جگر۔ غلبۂ صفرا۔ ورم جگر وغیرہ میں جبکہ بوجہ قلت صفرا امعا کے اندر ہر قسم کی شیرینی اور اناج متعفن و فاسد ہوکر طرح طرح کے نقصانات و تکالیف کا باعث ہو (د) ورم گردہ اور ضعف گردہ میں (ہ) نقرس اور وجع مفاصل میں جبکہ خون کے اندر ترشی زیادہ ہوکر طرح طرح کے فسادات جلدی وغیرہ کا باعث ہوتی ہے (و) عام فربہی میں جبکہ چربی بیجد بڑھکر جسم کو زیادہ پھیلاتی جائے۔ (ز) بچوں کے بہت سے امراض میں مثلاً امراض جلدی۔ خنازیر۔ بدہضمی۔ اسہال۔ ضعف جگر وغیرہ میں (ح) کثرت دبل و ثبور وغیرہ (۲) تلخ اور بدذائقہ ادویہ کے ذائقہ کی اصلاح کے لئے۔ کونین کیسکرا سیگریڈا سیلی سین۔ کچلہ۔ سنا۔ المتاش وغیرہ بدذائقہ ادویہ سیکرین کے ملنے سے اصلاح پر آجاتی ہیں (۳) سیکرین۔ انیٹی سیپٹک اور انیٹی فرمینٹیو خواص بھی رکھتی ہے۔ پیشاب کو متعفن اور کھارا ہونے سے روکتی ہے۔ اس لئے پرانے امراض مثانہ میں جبکہ ورم کیوجہ سے پیشاب مثانہ کے اندر خراب ہوکر متعفن اور کھارا ہوجاتا ہے۔ سیکرین نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ جن نسخوں میں شکر اس غرض سے شامل کیجاتی ہے کہ اُن میں خمیر پڑکر خراب نہ ہوجائیں۔ اگر سیکرین اُن میں ملادیجائے تو زیادہ پائدار رہ سکتے ہیں۔ اور مقدار خوراک بھی اُن کی کم رہسکتی ہے۔ خ اکسیر سیکرین۔ حسب ضرورت۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ ۴۸ گرین سیکرین اور ۱۲ گرین سوڈی بائی کارب لیکر ایک ڈرام ریکٹی فائیڈ سپرٹ اور ۷ ڈرام پانی میں حل کر لیتے ہیں۔ اس حساب سے ۲۰ قطرہ اکسیر میں ایک گرین سیکرین کا موجود ہے خ ۵ بوند سے ۲۰ بوند تک۔ سیکرین ¼ گرین سے ۱ گرین تک۔ سائیوبل سیکرین۔ اس میں سوڈا بائی کارب ملا ہوا ہوتا ہے خ ½ گرین سے ۲ گرین تک۔ سیکرین ٹیبلائیڈز۔ خ ایک دو یا زیادہ حسب ضرورت۔

سیکرین ڈایابیٹیز Saccharine Diabetes شکر والا ذیابیطس۔ دیکھو بیان ڈایابیٹیز کا۔

سیکے رم لیکٹس Saccharum Lactis دودھ کی شکر۔ انگریزی میں اس کو ملک شوگر کہتے ہیں۔ دیکھو بیان لیکٹوز کا۔

سیکنڈری ہیموریج Secondary Hæmorrhage علم جراحی کی اصطلاح میں اس سے مُراد وہ جریان خون ہے جو کسی اوپریشن سے ۲۴ گھنٹہ گذرنیکے بعد واقعہ ہو۔ یہ واقعہ نہایت ہی خوفناک ہوتا ہے۔ مریض کو چند منٹ میں ہی ہلاک کر سکتا ہے۔ اگر ایسا اتفاق ہو تو طبیب کو فوراً چاہیے کہ اُس کے بند کرنے کی تدابیر کرے سیکنڈری ہیموریج کی وجوہات عموماً حسب ذیل ہوتی ہیں (۱) اوپریشن کے وقت شریانوں کے باندھنے میں کوئی نقص رہجانا جس کی وجہ سے شریان کشادہ ہوکر دفعتاً نہایت سرعت کیساتھ خون جاری ہوجانا شروع ہوجاتا ہے (۲) لگچر کا خراب ہونا (۳) کسی شریان متصلہ کا زخمی ہوجانا (۴) شریان کی دیوار کا خراب ہونا (۵) زخم میں کوئی فساد واقعہ ہوکر شریانوں کا گلجانا۔ (۶) برائیٹس ڈزیز یا امراض قلب یا فساد خون کیوجہ سے شریانوں کو نقصان پہنچنا۔ اکثر شروع میں خون باہستگی خارج ہوکر مریض کو تنبیہ اور خبردار کر دیتا ہے۔ اور کبھی دفعتاً بھی پھوٹ پڑتا ہے۔ الغرض

اوپریشن سے ۲۴ گھنٹہ گذرنے کے بعد جب کبھی جریان خون واقع ہو تو طبیب کو فوراً کمال مستعدی اور ہوشیاری کے ساتھ اُس کے بند کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اوّل تو فوراً ہی اوپریشن سے اوپر بازو یا ٹانگ وغیرہ کو خوب کھینچکر بندھن لگا دیں۔ تاکہ شریانوں میں خون پہنچنا بند ہوجائے۔ بعد ازاں تمام اوزارات ڈریسنگ ولوشن وغیرہ تیار کرکے اور زخم کو کھول کر جن شریانوں سے خون جاری ہوا ہے اُن کو پکڑ کر دیں۔ یا کاٹری سے اُن کا مُنہ جلا دیں۔ غرضیکہ جس طرح سے مناسب ہو پختہ طور پر خون کو بند کردینا چاہیئے۔ اگر جریان خون خود بخود ہی بند ہوجائے تب بھی زخم کو کھول کر اطمینان کرلینا چاہیئے۔

سیکےلین Secaline ٹرائی میتھل امین کا بیان دیکھو۔

سیلال Salol اس کا نام سیلی سلیٹ آف فینال ہے۔ یہ ایسڈ سیلی سلک کی طرح اینٹی سیپٹک اینٹی پایریٹک۔ دافع وجع مفاصل اور ڈِس انفیکٹنٹ ہے۔ لیکن کسی قدر اُس کی نسبت کمزور مگر سراسر بے ضرر ہے وجع مفاصل کا درد اور بخار رفع کرنے میں تمام ادویہ سے اعلیٰ درجہ پر معلوم ہوتا ہے۔ درد عضلات۔ وجع الصلب عرق النسا اور صداع میں نہایت مفید ہے عصبی دردوں۔ لوکاموٹار اٹیکسی۔ مگرین۔ شقیقہ۔ اور درد شدید میں پانچ گرین خوراک میں تین چار دفعہ روزانہ کھلانا درد میں تخفیف کردیتا ہے۔ چونکہ سیلال کی کیمیائی ساخت پر معدہ کے عروق کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ سالم معدہ سے امعاء اثنا عشر میں پہنچکر متعفن اسہال و سوزش امعا میں فائدہ کرتا ہے۔ نیز جبکہ سوزش ڈیوڈینم کی وجہ سے یرقان ہوجائے اُس کے لئے بھی بے نظیر علاج ہے۔ بچوں کے اسہال۔ گیسٹرو انٹرائی ٹِس۔ کالرا۔ کولائیٹس اور سچیش میں بھی یہ دوا علی ہذالقیاس مفید ہے۔ امراض حلق مثل ٹانسلائی۔ فیرنجائی ٹِس۔ ورم اللہات۔ عسر البلع وغیرہ میں سیلال بحساب ۱۵ یا ۲۰ گرین تین دفعہ روزانہ کھلانا بہت جلد سوزش اور درد کو موقوف کردیتا ہے۔ سوزش مثانہ و مجری بول۔ سوزاک اور جریان کہنہ میں پیشاب کے ساتھ خارج ہوتے وقت اپنے اینٹی سیپٹک و ڈِس انفیکٹنٹ تاثیرات سے بہت فائدہ کرتا ہے نازک مقامات کے زخموں اور اورام میں جبکہ آیوڈوفارم۔ کاربالک۔ پارہ وغیرہ سے زہرناک اثر پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ اس کو بلا تامل استعمال کرسکتے ہیں۔ کیونکہ یہ سراسر بے ضرر ہے۔ مگر اینٹی سیپٹک فوائد میں اُن کی برابر اس لئے امراض رحم و فرج میں سیلال کا لوشن آزادانہ طور پر استعمال کرسکتے ہیں۔ نشاستہ کے ساتھ ملاکر سیلال کا سفوف چہرہ پر چھڑکنا سُرخ باد کے لئے مفید ہے۔ بخر الانف۔ سیلان الاذن۔ شنکر اور ہر قسم کے زخموں میں آیوڈوفارم اور بورک ایسڈ کے بجائے سیلال استعمال کرسکتے ہیں۔ خ سیلال ۱۵ گرین سے ۴۰ گرین تک۔

سیلال نیفتھال Salol Naphthol یہ نیفتھےلال کا دوسرا نام ہے۔ پس اُس کا بیان دیکھو۔

سیلان الرحم۔ رحم کے امراض کا بیان دیکھو۔

سیلان اللعاب۔ مُنہ سے تھوک بکثرت جاری رہنا۔ سیلی ویشن کا بیان دیکھو۔

سیلان منی - جریان - دھات جاری رہنا - دیکھو بیان سپرمے ٹوریا -

سیلکس البا Salix Alba اس درخت کی چھال ہیں سے سیلی سین اور سیلی سلک ایسڈ حاصل ہوتے ہیں - انہیں پر اُن کے فوائد طبی منحصر ہیں - پس سیلی سلک ایسڈ کا بیان دیکھو -

سیلکس نائیگرا Salix Nigra اس کے دوسرے نام بلیک ولو اور پسی ولو ہیں - اس کی چھال اور شگوفہ کام آتے ہیں - یہ بروما ئیڈ - کونایم - اور ہائیڈراسٹین کی طرح اعضاے تو الد پر مسکن اور مضعف اثر پیدا کرتا ہے - مگر اُن کے ضررات سے بری ہے - خوطوں - انثیین - عضو تناسل اور فرج کی شدت شہوت اور گرمجوشی کو کم کرتا اور تسکین بخشتا ہے - اس لئے ان اعضا کے امراض میں جو شدت شہوت اور غلبہ خون سے پیدا ہوں مفید ہے مثلاً ورم اور گرمی انثیین - کثرت شہوت - عسرت الطمث - جریان - کثرت جلق - کثرت احتلام - سُرعت انزال - کارڈی اوجاع مثانہ و مجری بول - صداع وکھیر وغیرہ میں - نیز سیلی سین کی طرح مقوی اعضا - مخرج ریاح محرک اور دافع امراض نوبتی ہے - عادت جلق اور کثرت زنا کے باز رکھنے کیلئے ایک بینظیر دوا ہے - شہوت اور گرمی اعضاے تولد کو کم کر کے ان خبیث عادات کی طرف سے توجہ کو پھیر دیتا - اور ساتھ ہی اپنی قوت بخش تاثیرات سے ان عادات کے بدنتائج مثل ضعف اعضا و قوٰی وارواح کا مقابلہ کر کے مریض کو رو بصحت کر دیتا ہے - تخم شگوفوں کا فلوئیڈ اکسٹراکٹ ۳۰ بوند سے ۶۰ بوند تک مسکن شہوت و منضعف باہ ہے - چھال کا فلوئیڈ اکسٹراکٹ ۳۰ بوند سے ۶۰ بوند تک - مقوی و دافع امراض نوبتی ہے -

سیلپنجائی ٹس Salpingitis ورم فلوپین ٹیوب - فلوپین ٹیوب کے امراض کا بیان دیکھو

سیلولائی ٹس Cellulitis اس سے مراد اُن ساختوں کی سوزش ہے جو جلد کے نیچے یا عضلات کے درمیان یا اعضا کے گرد بطور پیکنگ یعنی بھرتی کے پھیلی ہوئی ہیں - چونکہ سیلولر ٹشو تمام اعضا - عضلات اور دیگر تمام ساختوں کے گرداگرد ہر جگہ چھایا ہوا ہے - اس لئے ہر ایک عضو اور ساخت کے ورم و سوزش میں یہ ٹشو ضرور شامل ہو جاتا ہے - لیکن سیلولائیٹس سے یہ مراد ہے کہ خاص اسی کا ورم ہو - بلحاظ مقام کے سیلولائیٹس کی مختلف اقسام کی گئی ہیں - جو محض برائے نام ہیں - اس جگہ پر ہم جلدی سیلولائیٹس کا علاج درج کرتے ہیں اور باقی اقسام کا علاج اُن کے علیحدہ علیحدہ ناموں کے ضمن میں دیکھو -

جلدی سیلولائی ٹس - اس سے مراد اُس سیلولر ٹشو کی ورم ہے جو تمام جلد کے نیچے گدی کے طور پر چھایا ہوا ہے - بعض اوقات یہ خفیف اور محدود ہوتا ہے - اور بعض اوقات شدید اور پھیلنے والا - ہر دو حالتوں میں یہ تو سب سے مقدم امر ہے کہ مقام ماؤف کو کلی آرام دیا جائے - خفیف حالتوں میں ٹنکچر آیوڈین تین دفعہ روزانہ لگاتے رہنا - جونکیں لگانا - برف سے جائے ماؤف کو ٹھنڈا رکھنا - لڈ لوشن کی گدی برابر رکھنا - کافی علاج ہو سکتے ہیں - لیکن جبکہ ورم شدید اور پھیلنے والی ہو تو جس جگہ اُبھار معلوم ہو فوراً شگاف دیکر خون یا خراب مادہ نکال دینا ضروری امر ہے - جس قدر توقف کیا جائے اُسی قدر زیادہ ساختیں زایل و فاسد ہوتی جاتی ہیں اور مرض

بڑھتا رہتا ہے۔ اگر مرض دور تک پھیل چکا ہے تو بجائے ایک وسیع شگاف کے تین چار چھوٹے چھوٹے شگاف دینے بہتر ہوتے ہیں۔ بعد میں جائے ماؤف کو گرم اینٹی سیپٹک لوشنوں یا بھانپ سے سینک دیتے رہیں اور اینٹی سیپٹک پولٹیس لگاتے رہیں۔ دیکھو بیان پولٹیس کا۔

سیلی سلک ایسڈ Salicylic Acid خ ۵ گرین سے ۳۰ گرین تک

سیلی سلیٹ آف امونیا Salicylate of Ammonia خ ۱۵ گرین

سیلی سلیٹ آف ایسرین do. of Eserine خ ۱/۶۰ گرین سے ۱/۲۰ گرین تک

سیلی سلیٹ آف بسمتھ do. of Bismuth خ ۵ گرین سے ۲۰ گرین تک

سیلی سلیٹ آف بیٹا نیفتھال اتھل Salicylate of Beta Nephthol Ethyl

سیلی سلیٹ آف سوڈا Salicylate of Soda خ ۱۰ گرین سے ۳۰ گرین تک

سیلی سلیٹ آف فائی ساس ٹگمین Salicylate of Physostigmine خ ۱/۶۰ گرین سے ۱/۲۰ گرین تک

سیلی سلیٹ آف فینال Salicylate of Phenol یہ سیلال کا دوسرا نام ہے پس اُس کا بیان دیکھو۔ خ ۱۰ گرین سے ۳۰ گرین تک

سیلی سلیٹ آف کونین do. of Quinine خ ایک گرین سے ۱۰ گرین تک

سیلی سلیٹ آف لیتھیم do. of Lithium خ ۵ گرین سے ۲۰ گرین تک

سیلی سلیٹ آف مرکری do. of Mercury خ ۱/۲ گرین۔

سیلی سین Salicine خ ۱۰ گرین سے ۲۰ گرین تک

سیلی سلک ایسڈ خارجی استعمال میں اینٹی سیپٹک۔ ڈس انفیکٹنٹ اور لوکل سٹی مولنٹ ہے۔ سیلی سلک وِل جو گلیشریٹ کی مدد سے تیار کی جاتی ہے۔ نہایت عمدہ اینٹی سیپٹک ڈریسنگ بناتی ہے۔ برعکس اس کے سوڈیم سیلی سلیٹ تاوقتیکہ کسی ایسڈ کے ساتھ شامل نہ کیا جائے۔ کوئی اینٹی سیپٹک فائدہ نہیں بخشتا۔ ٹالک کے ساتھ ملکر سیلی سلک ایسڈ بطور ڈسٹنگ پاؤڈر بغل گندہ اور تعرق دست و پا میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ سونگھنے سے سیلی سلک ایسڈ مقامی خراش کر کے چھینکیں لاتا ہے۔ معدہ میں پہنچکر خراش۔ گرمی۔ غثیان اور قے پیدا کرتا ہے۔ مگر سیلی سلیٹ آف سوڈیم چنداں خراش نہیں کرتا اس لئے جب زیادہ مقدار میں سیلی سلک ایسڈ کا کھلانا مطلوب ہو تو سیلی سلیٹ آف سوڈیم بہتر ہے۔ سیلی سین کا فعل تلخ مقوی معدہ کے طور پر مؤید ہاضمہ اور محرک معدہ ہے۔ سیلی سلک ایسڈ خون میں بطور سیلی سلیٹ آف سوڈیم پہنچکر کھارپن کو زیادہ کرتا ہے۔ ورم خوردہ ساختوں یا اعضا میں پہنچکر پلازما کے کاربالک ایسڈ کے مقابلہ میں آکر سیلی سلک ایسڈ میں پھٹ جاتا اور اینٹی سیپٹک فائدہ بخشتا ہے۔ چونکہ ساختوں میں سوڈیم سیلی سلیٹ بھی سیلی سلک ایسڈ بن کر پہنچتا ہے اس لئے ہر دو کا

ایک ہی فعل ہے ۔ تھوڑی مقدار میں کھلانے سے حرکات قلب قدرے تیز ہو جاتی ۔ چہرہ سُرخ اور پسینہ میں تر ہو جاتا ۔ سر بھاری ۔ کان بہرہ اور بصارت دُھندلی معلوم ہوتی ہے ۔ حرارت جسمی بھی کسیقدر کم ہو جاتی ہے ۔ زیادہ مقدار میں کھلانے سے ہذیان ہو جاتا ۔ آنکھوں کے آگے خود بخود طرح طرح کی خیالی صورتیں اور شعلے نظر آنے لگتے ۔ دم آنے میں دقت واقع ہوتی ۔ عروق ڈھیلے پڑ جاتے ۔ اور حرکات قلب تھوڑی دیر کے بعد سُست ہو جاتی اور پسینہ زیادہ آتا ہے ۔ سیلی سلک ایسڈ اور سیلی سلیٹ آف سوڈا قوی الاثر اینٹی پائیریٹک یعنی دافع بخار ہیں ۔ ٹائیفس ٹائیفائڈ ۔ نیومونیا اور نیز کونین کی نسبت سریع الاثر ہے ۔ لیکن اُس کی نسبت اس کا اثر جلدی زائل ہو جاتا ۔ اور نیز کونین کی نسبت ضعف بھی زیادہ کرتا ہے ۔ رہیومے ٹزم کے بخار میں مخصوص طور پر فائدہ کرتا ۔ اور بہت جلدی جوڑوں کے درد اور اورام میں تخفیف کر دیتا ۔ اور مرض کو ایک عضو سے دوسرے اعضا میں پہنچنے نہیں دیتا ہے ۔ مگر کرانک رہیومے ٹزم نقرس اور وجع النسا میں چنداں مفید نہیں ہے ۔ اس کا دافع بخار اثر دو طرح سے مترتب ہوتا ہے ۔ ایک تو دوران اور تنفس کے ضعیف اور پست ہو جانے سے ۔ دوئم بخاروں کے خاص اسباب اور جرموں پر مانع اور مہلک اثر ہونیسے ڈفتھیر اور ذیابیطس میں سیلی سلیٹ مفید ثابت ہوئے ہیں ۔ سیلی سین کا فعل بھی سیلی سلک ایسڈ اور سیلی سلیٹ کے مشابہ ہے ۔ مگر یہ اُن کی نسبت ضعیف الاثر ہے ۔ دوران خون و تنفس کو چنداں ضعیف اور پست نہیں کرتی اور اسی وجہ سے اس کی زیادہ برداشت ہو سکتی ہے ۔ پیشاب کے ساتھ خارج ہوتے وقت سیلی سلیٹ مولنٹ اور ڈس انفیکٹنٹ اثر پیدا کرتے ہیں ۔ اور پیشاب کی ترشی بھی زیادہ کر دیتے ہیں ۔ اس لئے سیلی سلیٹ اور سیلی سلک ایسڈ مثانہ کے پرانے امراض میں جبکہ پیشاب متعفن ہو کر کھارا اور فاسفیٹک تلچھٹ سے پُر رہتا ہو مفید ہیں ۔ مگر بعض اوقات گردہ پر خراش کر کے بول الدم اور البیومی نوریا کا باعث ہو جاتے ہیں ۔ اس عام بیان کے بعد ہم ذیل میں مختلف مرکبات سیلی سلک ایسڈ کی تاثیرات کا علیحدہ علیحدہ ذکر کرتے ہیں ۔

سیلی سلیٹ آف امونیا ۔ یہ اپنے خواص میں سیلی سلیٹ آف سوڈا کے مشابہ ہے ۔ پس دیکھو عام بیان ۔

سیلی سلیٹ آف الیسرین ۔ اس میں زیادہ تر الیسرین کے خواص غالب ہیں پس الیسرین کا بیان دیکھو

سیلی سلیٹ آف بسمتھ ۔ یہ ہر قسم کے اسہال میں ۔ اور ہیضہ اور سوزش امعاء و معدہ میں خاص کر مفید ہے

سیلی سلیٹ آف سوڈا ۔ اس کا بیان عام بیان میں مفصل آچکا ۔

سیلی سلیٹ آف فائی سناگمین ۔ اس کا دوسرا نام سیلی سلیٹ آف ایسرین ہے ۔ پس دیکھو الیسرین کا بیان

سیلی سلیٹ آف فینال ۔ یہ سیلال کا دوسرا نام ہے ۔ پس اُس کا بیان دیکھو ۔

سیلی سلیٹ آف کونین ۔ دیکھو بیان کونین کا ۔

سیلی سلیٹ آف لتھیم ۔ یہ سنگ گردہ و مثانہ اور وجع مفاصل و نقرس میں خاص کر مفید ہے ۔

سیلی سلیٹ آف مرکری ۔ دیکھو بیان ہائیڈرارجرائی سیلی سلیٹ کا ۔

سیلی سین ۔ اس کا ذکر بھی عام بیان میں ہو چکا ۔ پس اُس کا بیان دیکھو

سیلی ویشن Salivation سیلان اللعاب۔ کثرت اللعاب۔ منھ میں تھوک بکثرت پیدا ہونا اور بکثرت جاری رہنا۔ دیکھو بیان ٹایالزم کا۔

سینٹونیٹ آف اٹروپین Santonate of Atropine دیکھو بیان اٹروپین سینٹوناس کا۔

سینٹونیکا Santoniea
سینٹونین Santonin } سینٹونین قاتل کرم امعا ہے۔ خاص کر راؤنڈ ورم یعنی حیات پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ چلونوں پر اس کا چنداں اثر نہیں ہوتا

اس کا بہتر طریق استعمال دوسری قاتل کرم ادویہ کی طرح یہ ہے کہ ایک روز پیشتر مسہل کرا کر فاقہ کرائیں۔ اور صبح کے وقت اُس کو کھلا کر دو تین گھنٹہ بعد کوئی مسہل مثل کیسٹر آئیل یا پلو جلپ کھلا دیں۔ خون میں بطور سینٹونیٹ آف سوڈا داخل ہو کر بصارت میں یہ نقص پیدا کر دیتی ہے کہ ہر شے زرد رنگ نظر آنے لگ جاتی ہے۔ دماغ اور نخاع کے افعال اور قویٰ میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات نظر بالکل جاتی رہتی ہے۔ بیہوشی غالب ہوتی۔ اطراف میں رعشہ اور تشنج ظاہر ہوتے اور قوت گویائی زایل ہو جاتی ہے۔ تنفس ضعیف اور نبض قلیل التعداد ہو جاتی ہے۔ پیشاب کا رنگ زرد سبزی مایل ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات بطور مدر حیض مستعمل ہوتی ہے۔ خر سینٹونیکا ۔ اگرین سے ۶۰ گرین تک سینٹونین ۲ گرین سے ۶ گرین تک۔ ٹروچی سائی سینٹونیکا ایک عدد سے ۶ عدد تک۔

سینگوئی نیریا کیناڈنسس Sanguinaria Canadensis اس کے دوسرے نام بلڈ روٹ اور ریڈ پیوں ہیں۔

سینگوئی نیرین Sanguinarin خر ½ گرین سے ایک گرین تک۔

سینگوئی نیریا سلفاس Sanguinaria Sulpnas خر ½ گرین سے ½ گرین تک۔

سینگوئی نیریا نائیٹراس do. Nitras خر ½ گرین سے ½ گرین تک۔

سینگوئی نیرین مصلح خون۔ مقوی باہ۔ مدر بول۔ مدر حیض۔ چھینک آور۔ مخرج بلغم۔ دافع بخار۔ ملین۔ مسکن دماغ و اعصاب معرق اور محرک ہی۔ زیادہ مقدار میں کھلانے سے قے لاتی ہے۔ تمام لعابدار جھلیوں کے عروق شعریہ پر اس کا خاص اثر ہوتا ہے۔ جگر کے دوران اور اخراج صفرا کو اعتدال پر لانیکی طاقت رکھتا ہے۔ اس لئے مفصلۂ ذیل امراض میں سینگوئی نیریا اور اُس کے جوہر نہایت مفید ثابت ہوئے ہیں (۱) اعضائے تنفس کے امراض۔ نزلہ زکام۔ کروپ۔ ہوپنگ کف۔ سرفہ۔ دوئم درجہ نیومونیا۔ نیز فیور اور سل میں۔ ان تمام امراض میں یہ اس طرح سے فائدہ کرتا ہے کہ ماؤف سطح سے اخراج بلغم زیادہ کرتا۔ اور اُس کے عروق شعریہ کی حالت کو اعتدال پر لے آتا ہے۔ اور نیز غثیان کی حالت طاری کر کے قے کے ساتھ زاید بلغم اور رطوبات کی صفائی کر دیتا ہے۔

(۲) خسرہ، چیچک اور سکارلیٹ، ورد ہقن وغیرہ بخارات میں نرم مری کیلئے (۳) امراض معدہ وجگر مثلاً بدہضمی۔ یرقان۔ گرمی جگر اور سوزش امعا میں (۴) سرعت انزال۔ کثرت احتلام۔ ضعف باہ اور رقت منی میں جبکہ احتباس بطمث۔ قلت ورقت خون کی وجہ سے ہو مفید ہے (۵) خارجی استعمال میں سینگوئی نیریا کسی قدر سوزندہ ہے۔ اس لئے زائد انگور کے جلانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ سفوف بیخ سینگوئی نیریا۔ بطور مخرج بلغم ایک گرین سے ۳ گرین تک۔ بطور قے آور۔ ۱۰ گرین سے ۱۵ گرین تک۔ فلوئیڈ اکسٹراکٹ بطور مخرج بلغم ۲ بوند سے ۵ بوند تک۔ بطور قے آور ۱۰ بوند سے ۲۰ بوند تک۔ سالڈ اکسٹراکٹ ایک گرین سے ۵ گرین تک۔ ٹنکچر بطور مخرج بلغم ۲۰ بوند سے ۶۰ بوند تک۔ بطور قے آور ۲ ڈرام سے ۳ ڈرام تک۔ سینگوئی نیرین ۱/۴ گرین سے ایک گرین تک کی خوراک میں مصلح خون محرک جگر اور مخرج بلغم ہے۔ اور ایک گرین سے ۳ گرین تک کی خوراک میں قے آور ہے۔ سینگوئی نیرینا نائٹریٹس ۱/۸ گرین سے ۱/۲ گرین تک۔ سینگوئی نیرینی سلفاس ۱/۸ گرین سے ۱/۲ گرین تک

سینی ٹاس Sanitas

صنوبر۔ درختان صنوبر کے قریب رہنا نہایت صحت بخش ہے۔ ان کا لطیف روغن ہوائی آکسیجن کے ساتھ مل کر کافوری اور ٹرپینی مرکبات میں بدل کر نہایت قوی الاثر اینٹی سیپٹک اور ڈس انفکٹنٹ ہوائیں بنا دیتا ہے۔ جو امراض شش۔ برانکائی۔ اور زخرہ مثلاً سل۔ نیوسونیا۔ برانکائی ٹس۔ دمہ۔ برانکی اکٹے ٹس گینگرین۔ ٹریکائی ٹس۔ لیرنجائیٹس وغیرہ میں نہایت مفید ہیں۔

سینی ٹاس آئیل Sanitas Oil

یہ گھاڑا سُرخ زردی مائل روغن نہایت قوی آکسی ڈائزنگ اینٹی سیپٹک اور ڈس انفکٹنٹ ہے۔ دافع عفونت تاثیرات میں تھائی مال۔ آیوڈوفارم اور کاربالک ایسڈ کی برابر لیکن اُن کے تمام ضررات سے بری ہے۔ جلد پر لگانے سے کوئی کاسٹک یا خراش کنندہ اثر پیدا نہیں کرتا۔ اور نہ کسی قسم کا داغ پڑتا ہے۔ ہر قسم کی سمیت سے پاک ہے۔ علاوہ اینٹی سیپٹک خواص کے حابس الدم ہے۔ تمام جراحی ضرورتوں میں اس کو آزادانہ طور پر بجائے آیوڈوفارم کاربالک ایسڈ کرونسیلی سیٹ۔ بورک ایسڈ وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں۔ زخموں کے دھونیکے لئے اس کے لوشن بنائے جاتے ہیں۔ تیل میں بحساب ۵ فیصدی ملاکر کیتھیٹروں پر لگایا جاتا۔ یا لنت ترکرکے گہرے زخموں اور نواصیر میں داخل کیا جاتا۔ اور شکم و پیڑو کے جراحی عملوں کے وقت ہاتھوں پر لگایا جاتا۔ چونکہ یہ کم درجہ حرارت پر بھی اُسترا رہتا ہے اس لئے کسی کمرہ یا مکان کے اندر رکھنا ہر قسم کی عفونت کو دبا کر اُس کی ہوا کو سیپٹک مادوں سے پاک کر سکتا ہے۔ چونہ میں ملاکر بطور پاؤڈر کے چھڑکنا خراب مکانوں کی بدبو کو رفع کر دیتا ہے۔ اگر کسی مریض کے کمرہ کو ڈس انفیکٹ کرنا مدنظر ہو تو تمام طاقچہا بند کرکے اُس کے اندر لیمپ کی آنچ پر خالص سینی ٹاس آئیل اُڑائیں۔ یا پانی کے ساتھ جوش دیں تاکہ بھاپ کے ساتھ ملکر تمام کمرہ میں پھیلجائے۔ امراض بینی۔ حلق حنجرہ۔ زخرہ۔ برانکائی اور شش میں سینی ٹاس آئیل اعلےٰ درجہ کی مفید شے ہے۔ خالص ہوا یا بھاپ یا سپرے کے طور پر اس کو امراض شش میں استعمال کر سکتے ہیں۔ ناک۔ حلق اور حنجرہ کے اندر گلیسرین۔ روغن بادام وغیرہ میں بحساب پانچ فیصدی لگا سکتے ہیں

بخرالانف ۔ ورم الحلق ۔ ورم اللثات ۔ ورم حنجرہ ٹریکائیٹس ۔ برانکائی ٹس ۔ نیومونیا ۔ گینگرین ۔ سل ۔ دمہ ۔ امفی سیما وغیرہ میں اس کا سنگھانا نہایت مفید ہے ۔ پانچ حصہ روغن میں ملا کر مالش کرنا بھی امراض سینہ میں فائدہ بخشتا ہے اس کے سنگھانے سے بلغم اعتدال پر آکر اور بدبو سے پاک ہو کر صاف ہونا شروع ہو جاتا ہے ۔ آیوڈو فارم ۔ روغن تیسرے امراض شش میں بآسانی استعمال کر سکتے ہیں ۔ تمام متعدی امراض میں اس کا جلد پر لگانا مرض کو پھیلنے سے روکتا ہے ۔ زہریلے متعفن زخموں اور مُردار ساختوں پر سینی ٹاس آئیل کا لگانا نہایت مفید ہے ۔

سینی ٹاس فلوئیڈ Sanitas Fluid یہ بھی سینی ٹاس آئیل کی طرح اعلےٰ درجہ کی اینٹی سپٹک ڈس انفیکٹینٹ ۔ ڈی اوڈورنٹ اور حابس الدم ۔ نیز بالکل بے ضرر ہے ۔ آئیل کی طرح اس کو بھی تمام امراض سینہ میں استعمال کر سکتے ہیں ۔ تمام جراحی ضرورتوں میں بجائے کاربالک ایسڈ آیوڈو فارم اور مرکری وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں چونکہ اس کا تمام استعمال بعینہٖ آئیل کے مشابہ ہے ۔ اس لئے دوبارہ تفصیل غیر ضروری معلوم ہوتی ہے ۔

سیون ٹاپس Savin tops سیبنی کیکومنا کا بیان دیکھو ۔

باب الشین معجمہ

شاک Shock صدمہ ۔ کالیپس ۔ اس سے مراد وہ حالت ضعف اور ربودگی ہے جو دفعتاً کسی ناگہانی ضرب یا خطرہ سے پیدا ہو ۔ اس میں مریض کے ہوش و حواس دفعتاً باختہ ہو جاتے ۔ چہرہ زرد رنگ نبض اور تنفس نہایت ضعیف و سست اور تمام اعضا پست پڑ جاتے ہیں اس کے علاج کے لئے دو بڑے اُصول ہیں ۔ اوّل یہ کہ صدمہ رسیدہ اعضا کے ضعف اور پستی کو بتدریج رفع کیا جائے ۔ دویم یہ کہ انحطاط صدمہ کے وقت میں یہ احتیاط رکھی جائے کہ حرارت جسمی اعتدال سے نہ بڑھ جائے اور ضعف و پستی کے بجائے بعد گرمی اور گھبراہٹ نہ شروع ہو جائے ۔ سب سے مقدم قلب کی حرکات کا احتیاط ہے ۔ مریض کو آرام سے چت لٹائے رکھیں ۔ ہر قسم کی حرکت سے منع کریں ۔ کسی قسم کا شور و غل اُس کے قریب نہ ہونے دیں سر کو باقی جسم کی نسبت اونچا کر دینے میں غشی کا خوف ہوتا ہے ۔ پس اس امر کا لحاظ رکھیں ۔ سر اور چہرہ پر پانی کے چھینٹے دینا ۔ اطراف کو گرم پانی کی بوتلوں ۔ سینک اور گرم کملوں سے حرارت پہنچانا ۔ قفائے گردن اور نخاع پر رائی کے پلسٹر لگا کر دوران خون کو حرکت دینا ۔ فرینک عصب پر بجلی لگانا ۔ اطراف پر ربڑ کی پٹی باندھ کر خون اُس طرف سے کم کر دینا مفید تدابیر ہیں ۔ کیونکہ ان سے دوران خون کو تائید ملتی اور خون کا زور سر کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے ۔ رفع ضعف اور نقاہت کیلئے برانڈی یا رم وغیرہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں پلانی چاہئیں ۔ دوار المسک ۔ مفرح بارد ۔ عرق کیوڑہ ۔ مشک ۔ زعفران اور عنبر بھی تحریک دوران اور رفع پستی اعضا و قویٰ کے لئے استعمال کر سکتے ہیں ۔ لیکن یہ تمام ادویہ بطی الاثر ہیں ۔ ان کے

سینی ٹاس میں خفیف حرارت پر حل ہو جاتی ہے ۔ اس لئے اس طریق سے آیوڈوفارم کو بطور م

بجائے امونیا سنگھانا اور سپرٹ امونیا ایرو میٹک و سپرٹ ایتھر پلانا زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔ جبکہ مریض بیہوشی کی حالت میں اُن کے پینے سے مجبور ہو تو بذریعہ حقنہ یا جلدی پچکاری استعمال کرا سکتے ہیں۔ ۳۰ بوند ایتھر کی جلدی پچکاری نہایت سریع الاثر محرک قلب ہے۔ اگر کسی ضرب کیوجہ سے عمل جراحی کی ضرورت پڑے تو حتی الوسع اس عمل کا ملتوی رکھنا چاہیئے۔ حتی کہ صدمہ کے آثار رفع ہو کر صحت کی حالت قایم ہو جائے لیکن اگر عمل جراحی ایسا ضروری ہے کہ اُس کے بغیر جانبری کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو مجبوراً اوپریشن کر سکتے ہیں۔ ڈجی ٹیلس پٹرکینیا۔ سٹروفنتھس اور ایڈونی ڈین وغیرہ مقویات قلب بھی ساتھ ساتھ استعمال کرانے چاہیئیں۔ تاکہ قوت قلب قایم رہے۔ اگر ورم نبد ہوتا معلوم ہو تو مصنوعی طور پر سانس دینا چاہیئے۔ دیکھو آرٹی فیشل ریسپریشن کا بیان۔

اگر اکسٹرنل جوگولر ویں خون سے پُر معلوم ہو تو فصد لیکر خون کم کر دینا چاہیئے۔ ٹنکچر بیلاڈونا حالت صدمہ میں مفید بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس سے قلب کی حرکت و قوت قایم رہتی اور مفلوج شدہ شریانیں زیادہ کشادہ ہونے نہیں پاتیں۔ ایسرین اس بنا پر مفید بیان کی گئی ہے کہ شکم کی وریدیں اس سے منقبض رہکر اس طرف خون جمع ہونے نہیں پاتا ہے۔ اگر صدمہ سے ضعف دوران تنفس و دیگر اعضا واقع ہو کر گرمی اور گھبراہٹ بھی غالب ہو تو افیون یا بھنگ یا کلورل ہائیڈریٹ استعمال کرنی چاہیئیں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ جبکہ علامات ناتوانی و ضعف دماغ غالب ہوں تو کسی منشی دوا کا استعمال جایز نہیں ہے۔ اگر ضرب سے خون زیادہ خارج ہو چکا ہے جس سے غشی کا اندیشہ ہے تو نمک پانی یا دودھ یا انسانی خون کسی ورید کے اندر پہنچا دینا چاہیئے۔ اس عمل کی تفصیل کیلئے دیکھو بیان ٹرینس فیوزن کا۔ جب مریض حالت صحت پر آنے لگے اور مختلف اعضا میں علامات سوزش ظاہر ہوں تو انیٹی منی کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اس سے ورم رُک سکتی ہے۔

شامہ کے امراض۔ سونگھنے کی قوت کا نام شامہ ہے۔ اس کے امراض حسب ذیل ہیں۔

(۱) **ہائی پر آسمیا**۔ قوت شامہ کا حد سے زیادہ تیز ہو جانا۔ بعض اوقات اس کی یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ مریض محض سونگھنے سے اشخاص کو پہچان لیتا ہے۔ چیونٹیوں کی طرح دور سے اشیاء کو معلوم کر سکتا ہے۔

(۲) **جنون شامہ**۔ اس مرض میں مختلف قسم کی بو خود بخود مریض کو محسوس ہوتی رہتی ہیں۔ حالانکہ دراصل کوئی شے موجود نہیں ہوتی (۳) **پارآسمیا**۔ فسادات شامہ۔ اس مرض میں مریض کو ہمیشہ ایک قسم کی بو خود بخود محسوس ہوتی رہتی ہے (۴) **اناسمیا**۔ قوت شامہ کا زایل ہو جانا۔ اس میں کسی قسم کی بو محسوس نہیں ہوتی۔ چونکہ یہ تمام شکایات دوسرے امراض کے ضمن میں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اصل امراض کا علاج کرنا چاہیئے۔ پُرانے زکام بخرالانف۔ امراض دماغی و عصبی میں یہ فسادات شامہ ظاہر ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے اُن اصل امراض کا علاج ہی ان کا علاج ہے۔

شاہترہ۔ مقوی و محرک جگر و معدہ۔ ملین۔ مدر۔ دافع حدت صفرا و خون۔ مصلح خون اور مزید اشتہاء

پُرانی تپوں تے صفراوی - یرقان - خارش - دادہ اور کثرت شور و دنبل میں مفید ہے - خر بتیاں ۴ ماشہ سے ۹ ماشہ تک - آب مروق ایک تولہ سے ۴ تولہ تک -

شاے ٹیکا Sciatica عرق النسا کا بیان دیکھو -

شبو - اس کو فارسی میں شبو اور عربی میں خیری کہتے ہیں محلل - ملطف - مدر بول - مدر حیض - محرک رحم دافع ریاح ہے - ہچکی کو روکتا ہے - زیادہ مقدار میں کھلانا مسقط حمل ہے - خر ۳ ماشہ سے ایک تولہ تک

شخوص - دیکھو بیان کیٹالیپسی کا -

شراب - اس کے خواص کا بیان لفظ الکحال میں ہو چکا ہے - اس کی عادت کی نسبت بابت دیکھو عادات میں -

شرناق - مائ بومین سسٹ - کلیزین - یہ ایک چھوٹی تھیلی دار رسولی ہے - جو پلکوں میں پیدا ہو جاتی ہے پس دیکھو بیان پلکوں کے امراض کا -

شری - ولم - رگ پتی - دیکھو بیان آرٹی کیریا کا -

شریان - آرٹریز - عروق جہندہ - یہ عروق خون قلب سے شروع ہوتے اور شاخ در شاخ ہو کر تمام جسم کے ہر ایک عضو اور ساخت میں پھیلتے ہیں - ان میں خون تیزی کے ساتھ سیلاب کی طرح ہر وقت جاری رہتا جسم کی ہزار ہا شریانوں میں سے نبض بھی ایک شریان ہے جس طرح سے نبض تڑپتی اور اُچھلتی معلوم ہوتی ہے - اُسی طرح دیگر شرائین بھی تڑپتی اور اچھلتی ہیں - لیکن جو گہری ساختوں میں دبی ہوئی ہیں - وہ باہر سے حرکت کرتی محسوس نہیں ہو سکتیں - دیکھو بیان دوران خون اور مصنوعی تنفس کا - پھیپھڑوں سے خون صاف ہو کر پہلے قلب میں پہنچتا اور پھر قلب سے ان شریانوں کے ہی ذریعے تمام جسم میں پھیلتا ہے - اسی خون پر تمام ساختوں اور اعضا کی نشوونما منحصر ہے -

شریانوں کے امراض - شریانوں کے امراض سمجھنے کے لئے اُن کی تشریح معلوم ہونی نہایت ضروری ہے - اس جگہ پر ہم تسہیل فہم کے لئے مختصراً اُن کی تشریح درج کرتے ہیں - شریانوں کی اندرونی سطح پر ایک باریک جھلی ہوتی ہے - جس کا نام انڈو تھیلیم ہے - اس سے باہر شریان کا اندرونی کوٹ ہے جس کا نام ٹیونی کا انٹی ما ہے - یہ کوٹ لچکدار ریشوں سے بُنا ہوا ہوتا ہے - اس سے باہر درمیانی کوٹ ہے - جو زیادہ تر لچمی ریشوں سے بُنا ہوا ہوتا ہے اور سب سے باہر بیرونی کوٹ ہے - جو کنیکٹو ٹشو سے بنا ہوا ہوتا ہے - شریانوں کے امراض حسب ذیل ہیں -

(۱) **اکیوٹ آرٹرائی ٹس** - یعنی شریانوں کی سوزش حاد (۲) **کرانک آرٹرائی ٹس** - یعنی شریانوں کی سوزش مزمنہ (۳) **پیری آرٹرائی ٹس** - یعنی شریانوں کے غلاف کی سوزش (۴) **اتھی روما** - اس کا دوسرا نام انڈارٹرائی ٹس ڈفارمنس ہے (۵) **فیٹی ڈیجنریشن** - شریانوں کی چربی بن جانا (۶) **کیلسی فیکیشن** - شریانوں کی دیواروں میں چونہ پڑ جانا (۷) **گمیٹس ڈزیز** - شریانوں میں آتشک کی رسولیاں پیدا ہو جانا (۸) **البیومی نائیڈ ڈزیز** شریانوں کی دیواروں میں ومکسی ڈیجنریشن ہو جانا (۹) **کنٹرکیشن** - شریانوں کا سکڑ جانا (۱۰) **ڈائی لے ٹیشن** شریانوں کا کشادہ ہو جانا (۱۱) **انیورزم** - انورسما یا ابورسما - اس کا بیان انیورزم میں کیا گیا ہے -

(۱۲) آرٹیریو کیپلری فائبروسس - چھوٹی شریانوں اور عروق شعریہ کے غلاف میں زاید ریشے پیدا ہوکر اُن کا سخت اور تنگ ہوجانا۔ ان تمام امراض کا سوائے انیورزم اور اتھیروما کے تشخیص ہونا نہایت دشوار ہے۔ علیٰ ہذالقیاس احاطۂ تدابیر و علاج انسانی سے بھی یہ امراض ابتک باہر ہیں۔ انیورزم کا علاج اُس کے مقام پر بیان کیا جاچکا ہے۔ اتھیروما کا علاج مختصراً ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

اس مرض کا بھی دراصل کوئی علاج نہیں۔ لیکن اگر ابتدا میں تشخیص ہوسکے تو دفعیہ سبب سے انسداد ہوسکتا ہے۔ اس کے اسباب عموماً حسب ذیل ہیں۔ (۱) کثرت شراب نوشی (۲) نقرس (۳) سخت ریاضت جسمی (۴) کثرت محنت دماغی۔ قلت خواب۔ کثرت شہوت و جماع۔ چونکہ ان حالتوں میں عروق دماغ زیادہ کشادہ اور پُر رہتے ہیں۔ اس لئے دماغی شریانیں اتھیروما میں مبتلا ہوجاتی ہیں (۵) پانی میں غوطہ لگاکر دیر تک اندر رہنا۔ اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ دم بند رہکر پھیپھڑوں کا دوران خون بند ہوجاتا ہے۔ جس وجہ سے قلب اور شریانوں کے اندر خون رُکجاتا۔ اور اتھیروما کا باعث ہوجاتا ہے۔ پس ان مفصلہ بالا اسباب میں سے جو سبب مریض زیر علاج میں تشخیص ہوسکے اُس کے دفعیہ کی مناسب تدابیر کرنی چاہئیں۔ یہی اتھیروما کا انسداد ہے۔

شریانوں کا باندھنا - لگیچر آف آرٹریز۔ شریانوں کے باندھنے کیواسطے عام ہدایات حسب ذیل ہیں

(۱) شگاف ہمیشہ شریان کے اصلی خط پر دینا چاہئے اور سربکل ہما کے ساتھ ساتھ شریان کو تلاش کرنا چاہئے۔

(۲) نبض شگاف کے وسطی خط میں لگانی چاہئے (۳) پہلے شگاف اس قدر عمیق دیں جس سے محض جلد اور فیشیا قطع ہوں۔ اگر شریان سطح کے قریب ہو تو اُس کو لحمی ریشوں سے آہستہ آہستہ علیحدہ کریں۔ حتی الوسع کسی لحمی ریشہ کو شکستہ نہ کریں۔ بعض اوقات کسی شاخ شریانی یا عضلاتی وصل کے سفید خط سے کافی ہدایت ملسکتی ہے۔ (۴) جب شریان کا غلاف نظر آجائے تو اُس کو احتیاط کیساتھ کھولیں اور شریان کو ساتھ کی وریدوں سے علیحدہ کرلیں اور اعصاب یا نسوں سے۔ شریان کو کامل طور پر تشخیص کرلیں۔ شریان کو صاف کرتے وقت محض غلاف کو موچنے کے ساتھ پکڑنا چاہئے۔ شریان یا ورید کو ہرگز نہ پکڑنا چاہئے۔ غلاف کو کھولکر ¼ انچ طول میں شریان کو صاف کریں۔ اور صاف کرتے وقت چاقو کی دھار کو شریان سے دوسری جانب رکھیں تاکہ اُس کو نقصان نہ پہنچے (۵) شریان کو اُس کی اصل جگہ سے ہرگز نہ ہلا دیں (۶) انیورزم نیڈل اُس جانب سے پاس کریں کہ جس جانب پر ضروری ساختیں مثلاً اعصاب و ورید موجود ہوں (۷) نیڈل پاس کرتے وقت شریان کے غلاف کو موچنے کیساتھ اُس جانب پکڑیں کہ جس جانب پر ضروری ساختیں موجود ہیں۔ اور جس سمت سے نیڈل پاس کرنی ہے۔ (۹) انیورزم نیڈل میں پہلے سے دھاگہ ڈال رکھنا چاہئے۔ تاکہ وقت ضرورت پر فوراً کارآمد ہوسکے۔ (۹) شریان کو اُس کی کسی شاخ کے قریب نہ باندھیں۔ ورنہ سیکنڈری ہیموریج اور گنگرین کا اندیشہ ہے۔ (۱۰) شریان کے باندھنے میں ہمیشہ ریف ناٹ لگا دیں۔ باندھتے وقت شریان کو ہرگز ہرگز اُس کی اصل جگہ سے باہر نہ کھینچیں۔

(۱۱) **شریانوں کے باندھتے وقت مفصلہ ذیل اوزار موجود رکھنے چاہئیں۔** سکالپل یعنی چاقو ایک۔ فارسیپس ڈیسکٹنگ ایک۔ اینوریزم نیڈل اور ریشمی یا کیٹگٹ لیگچر۔ ریٹریکٹرس ۲ عدد۔ ڈائیریکٹر ایک۔ سپنج ایک۔ سپنسر ویلز فارسیپس تین چار عدد یا حسب ضرورت۔ اب ذیل میں ترتیب وار جسم کی بڑی بڑی شریانوں کے باندھنے کا عمل بیان کیا جاتا ہے (۱) **پاؤں کی ڈارسل آرٹری کا باندھنا۔** خط۔ ٹخنہ کے وسط سے اندرونی دو انگلیوں کے درمیانی فاصلہ تک۔ شگاف ٹخنہ کی لائین سے ایک انچ نیچے شروع کرکے دو انچ طویل شگاف دیں جس میں محض جلد اور فاشیا قطع ہوں۔ ٹخنہ کے اینولر لگیمنٹ کو بچا دیں۔ تعلقات۔ شریان اکسٹنسر لانگس ڈجی ٹورم کی اندرونی نس اور اکسٹنسر لانگس ہالی سس کی نس کے درمیان واقع ہوتی ہے (۲) **انٹی ریرئی بیل آرٹری کو ٹخنہ سے اوپر باندھنا۔** خط۔ ہیڈ آف دی فیبولا۔ اور ٹیوبرکل آف دی ٹی بیا کے درمیانی فاصلہ کے مرکز سے شروع کرکے ٹخنہ کے وسط تک سامنے سطح پر کھینچیں۔ شگاف۔ اینولر لگیمنٹ سے اوپر ۲ انچ لمبا شگاف دیں۔ تعلقات۔ شریان ٹی بیئے لس انٹائی کس اور اکسٹنسر لانگس ہالی سس عضلہ کے درمیان واقع ہوتی ہے (۳) **انٹی ریرئی بیل آرٹری کو ٹانگ کے بالائی حصہ میں باندھنا۔** خط نمبر ۲ کے مطابق۔ شگاف ۳ انچ لمبا۔ تعلقات۔ شریان انٹرآسیس میمبرین پر واقع ہے۔ اس لئے ٹی بیئے لس انٹائی کس اور اکسٹنسر لانگس عضلہ کے ریشوں کو چاقو کے دستوں اور ریٹریکٹرس کے ساتھ علیحدہ کرکے گہرائی تک اس کی تلاش کرنی چاہیئے (۴) **ٹی بیئے لس پوسٹائی کس کا ٹخنہ پر باندھنا۔** شگاف۔ [illegible] میلیولس سے ایک انگلی کے فاصلہ پر۔ میلیولس کی نوک سے ¾ انچ نیچے شروع کرکے ڈیڑھ انچ طویل شگاف دیں (۵) **ٹی بیئے لس پوسٹائی کس کا ٹانگ کے وسط میں باندھنا** ہڈی کے ساتھ ½ انچ [illegible] فاصلہ ... ۴ ½ انچ لمبا شگاف دیں۔ پہلے جلد اور فیشیا کو قطع کرکے سولیس عضلہ کو ہڈی سے قطع کر دیں۔ بہ خیال رہے کہ پیری آسٹیم کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ اب سولیس عضلہ کی زیریں سطح جو صاف چمکدار ہوتی ہے معلوم کرکے تمام سطحی عضلات کو ریٹریکٹرس کے ساتھ کھینچکر علیحدہ رکھیں اور شریان کی تلاش کریں عصب عموماً اندرونی جانب پر ہوتا ہے۔ اس لئے نیڈل اندرونی جانب سے پاس کرنی چاہیئے اور شریان کو ٹانگ کے وسط پر باندھنا چاہیئے (۶) **ہنٹرس کنال میں فیمرل آرٹری کا باندھنا۔** یہ عموماً زیریں اور درمیانی ثلث کے اتصال پر باندھی جاتی ہے۔ شگاف ۴ انچ طویل دیں جس میں محض جلد اور فاشیا قطع کیا جائے۔ خط پوپارٹس لگیمنٹ کے وسط سے فیمر کے اندرونی کنڈائل کے اندرونی کنارہ تک ایک خط کھینچیں۔ شگاف دینے کے بعد سارٹوریس عضلہ کی تلاش کریں۔ جو شریان کے اوپر سے گذرتا ہے اور جس کی شناخت اس کے ریشوں کے رخ سے با آسانی ہو سکتی ہے۔ یہ یاد رہے کہ اس عمل کے وقت ٹانگ اور ران کو خم دیکر باہر کی طرف پھیر لینا چاہیئے سارٹوریس عضلہ کو اندر کی طرف کھینچکر عروق کے غلاف کو کھولیں۔ انٹرنیل سفینس عصب غلاف سے باہر یا اندر ہوتا ہے۔ فیمرل وین شریان کی اندرونی جانب یا پیچھے ہوتی ہے اس لئے نیڈل مناسب سمت سے گذرنی چاہیئے (۷) **فیمرل شریان کا سکارپاز ٹرائنگل میں باندھنا۔** اس جگہ سارٹوریس بیرونی جانب

ہوتا۔ اس لئے اُس کو باہر کی طرف کھینچنا پڑتا ہے۔ شگاف تین انچ لمبا دیا جاتا ہے اور نیڈل اندرونی جانب سے پاس کیا جاتا ہے (۸) **اکسٹرنیل الیک آرٹری کا باندھنا**۔ شگاف۔ پوپارٹس لگمنٹ کے وسط سے ۱/۲ انچ اوپر اور باہر کی طرف شروع کر کے تین انچ لمبا شگاف دینا چاہیے۔ یہ شگاف نیچے کی طرف قدرے خمدار رہے اور کرسٹ آف الیم تک پہنچ جائے۔ جلدی شگاف کے بعد عضلات کو قطع کریں۔ جب ٹرینس ورسیلس فاشیا نظر آئے اُسکو موچنے کے ساتھ پکڑ کر اور چاقو کو سطح کے متوازی رکھکر اُس کو کاٹ دیں۔ بعدازاں فاشیا کے اندر ڈایریکٹر گذار کر اُسکی رہنمائی سے کمال احتیاط کے ساتھ کھول دیں۔ یہ خیال رہے کہ پیری ٹونیم کو کچھ ضرر نہ پہنچے۔ تب عضلات اور پیری ٹونیم کی تھیلی کو انتڑیوں سمیت اوپر اُٹھا کر شریان کو اُنگلی کے ساتھ معلوم کریں۔ الیک وین اندرونی جانب پر ہوتی ہے۔ اس لئے نیڈل اندرونی جانب سے گذارنی چاہیے (۹) **کامن الیک آرٹری کا باندھنا**۔ اس کے تعلقات داہنی اور بائیں طرف پر مختلف ہوتے ہیں یعنی بائیں جانب پر ورید اندرونی طرف اور قدرے پیچھے ہوتی ہے اور داہنی جانب پر پیچھے اور باہر کی طرف۔ اس لئے بائیں جانب پر نیڈل اندرونی طرف سے اور داہنی جانب پر بیرونی طرف سے پاس کرنی چاہیے۔ شگاف اینٹی ریرسپی ریر الیک سپائین سے شروع کر کے قدرے خم کھاتا ہوا آخری پسلی تک لیجائیں۔ باقی تمام عمل اکسٹرنیل الیک آرٹری کے طریق پر ہے (۱۰) **النر آرٹری کا پہونچے پر باندھنا**۔ خط۔ ہیومرس کے اندرونی کنڈائیل سے پسی فارم ہڈی کی بیرونی سطح تک۔ شگاف۔ ۱½ انچ سے ۲ انچ تک لمبا۔ اور پہونچے سے ایک انچ اوپر۔ تعلقات۔ فلیکسر کارپائی عضلہ کی نس کے باہر کیطرف۔ اور اس عضلہ اور النر عصب کے درمیان (۱۱) **النر آرٹری کا بازو کے بالائی حصہ میں باندھنا**۔ خط۔ اندرونی کنڈائیل سے پسی فارم ہڈی کے بیرونی سطح تک۔ شگاف۔ ۳ انچ لمبا۔ جلد اور فاشیا قطع کرنیکے بعد ڈیپ فاشیا میں ایک سفید دھاری کی تلاش کریں۔ اور پھر اُس کے ساتھ ساتھ گہرا شگاف لیجائیں۔ عضلات کو اس خط کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے سے علیحدہ کرتے جائیں۔ اور شریان کی تلاش کریں۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر اندرونی جانب پر زیادہ پہنچ گئے تو میڈین عصب کے باندھ دینے کا اندیشہ ہے۔ اور اگر باہر کی طرف زیادہ چلے گئے تو النر عصب کے باندھ دینے کا اندیشہ ہے (۱۲) **سنف باکس میں ریڈیل آرٹری کا باندھنا**۔ تعلقات۔ اس جگہ پر ایکسٹنسر آسس میٹا کارپائی اور ایکسٹنسر پرائمی انٹرنوڈی آئی پالی سس عضلات کی نسوں کے نیچے سے۔ اور رسٹ کے اکسٹرنیل لیٹرل لگمنٹ کے اوپر سے گذرتی ہوئی سنف باکس میں پہنچ جاتی اور پرائمی و سکنڈائی عضلوں کی نسوں کے درمیان واقع ہوتی ہے۔ شگاف۔ اس مثلثی نشیب کے قاعدے سے شروع کر کے سامنے کے زاویہ تک جلد اور فاشیا کو قطع کرتا ہوا لیجائیں۔ سطحی ورید اور لیٹرل لگمنٹ کا خیال رکھیں۔ کہ اُن کو کوئی نقصان نہ پہنچے (۱۳) **ریڈیل آرٹری کا پونہچے پر باندھنا**۔ اس جگہ شریان جلد کے نیچے سپائی نیٹر لانگس اور فلیکسر کارپائی ریڈیئےلس عضلات کے درمیان واقع ہے۔ فلیکسر کارپائی ریڈیئےلس کی راہنمائی سے شریان بآسانی معلوم ہو جاتی ہے۔ خط۔ کہنی کے وسط سے سٹائی لائڈ پروسیس آف ریڈیس کے اندرونی

کنارہ تک۔ شگاف۔ ۱½ انچ سے ۲ انچ تک لمبا۔ اور پونہچے سے ایک انچ اوپر دینا چاہیئے۔ تاکہ جوڑ کے اینولر لگیمنٹ کو نقصان نہ پہنچے **(۱۴) ریڈیل آرٹری کا کلائی کے بالائی حصہ میں باندھنا**۔ خط۔ کہنی کے وسط سے شروع کر کے ریڈیس کے سٹائلائیڈ پروسیس کی اندرونی سطح تک۔ تعلقات۔ اس جگہ شریان سپائی نیٹر لانگس عضلہ کے نیچے واقع ہوتی ہے۔ شگاف۔ تین انچ لمبا دیکر سپائی نیٹر لانگس عضلہ کو باہر کیطرف کھینچیں اور شریان کو معلوم کریں **(۱۵) کہنی پر بریکیل شریان کا باندھنا**۔ شگاف۔ اندرونی کنڈائیل کے بالائی سرے سے ½ انچ باہر کی طرف شروع کر کے ۱½ انچ سے ۲ انچ تک لمبا شگاف دیں۔ یہ شگاف ترچھا۔ نیچے اور باہر کی طرف آنا چاہیئے۔ جلدی شگاف کے بعد میڈین بیسلک وین کو ایک طرف کھینچیں اور پھر بریکیل فاشیا کو کھولیں۔ تعلقات۔ بائی سیپس عضلہ کی نس باہر کی طرف اور میڈین عصب اندر کی طرف ہوتے ہیں **(۱۶) بریکیل آرٹری کو بازو کے بالائی حصہ میں باندھنا**۔ رہنما۔ بائی سیپس عضلہ کا اندرونی کنارہ شگاف۔ ۲½ انچ سے ۳ انچ تک لمبا دینا چاہیئے۔ وسط۔ بازو کے قریب باندھنا چاہیئے **(۱۷) ایگزیلری آرٹری کا تیسرے حصہ میں باندھنا**۔ رہنما۔ کوریکو بریکیلس عضلہ۔ شگاف۔ آوٹ لیٹ آف اگزلا کے بالائی اور درمیانی ثلثوں کے اتصال پر دو انچ لمبا شگاف دینا چاہیئے۔ شریان اعصابوں کے درمیان واقع ہے۔ **(۱۸) کامن کراٹڈ آرٹری کا باندھنا**۔ خط۔ سٹرنو کلیوی کلار ن کلیشن سے میسٹائیڈ پروسیس اور ریمس آف دی جا کے درمیانی خط تک۔ کریکائیڈ کارٹیلیج کے مقابل شریان باندھی جاتی ہے۔ شگاف سٹرنو میسٹائیڈ عضلہ کے اندرونی کنارہ کے ساتھ ساتھ دو انچ طول میں دیں۔ پھر عضلہ کو باہر کیطرف کھینچکر شریان کو انگلی کیساتھ گردن کے مہروں پر دبا کر معلوم کرنا چاہیئے۔ بعدازاں غلاف عروق کو کھولیں۔ اس غلاف کے تین حصہ ہیں۔ سب سے بیرونی حصہ سب سے بڑا ہے جس کے اندر ورید ہوتی ہے۔ شریان ورید کے نیچے چھپی رہتی ہے۔ اندرونی حصہ میں شریان ہوتی ہے۔ پچھلے حصہ میں جو سب سے چھوٹا ہے۔ واگس عصب ہوتا ہے۔ نیڈل بیرونی جانب سے پاس کی جاتی ہے۔ ورید اور عصب کو کمال احتیاط کے ساتھ بچانا چاہیئے **(۱۹) لنگوئیل آرٹری کا باندھنا**۔ یہ شریان ہائی آئیڈ ہڈی سے اوپر باندھی جاتی ہے۔ سر کو دوسری جانب پر خوب کھینچکر چھوڑ دیتے ہیں۔ شگاف ۳½ انچ لمبا نیچے کی طرف خم کھاتا ہوا سمفی سس مینٹس سے شروع کر کے اینگل آف دی جا تک لیجاتے ہیں۔ شگاف کے زخم کا مرکز ہائی آئیڈ ہڈی پر ہونا چاہیئے۔ جلد فاشیا اور پلے ٹزما عضلہ پہلے شگاف میں کاٹے جاتے ہیں۔ سب میگزلری غدود کو ایک کند ہک کے ساتھ اوپر کی طرف کھینچتے ہیں۔ تاکہ سب میگزلری مثلث نمایاں ہو جائے۔ سامنے کی طرف مائی لو ہائی آئیڈ عضلہ ہوتا ہے۔ ہائپو گلاسل عصب اس کے اوپر سے گذرتا ہے اور اس عصب کے نیچے ہائپو گلاسل عضلہ ہوتا ہے۔ اس مثلث کا زاویہ ڈائی گاسٹرک عضلہ کی نس سے بنتا ہے۔ اب عصب کو اوپر کی طرف تیز ہک کے ذریعہ کھینچتے ہیں۔ ہائپو گلاسل عضلہ کے اوپر لنگوئیل ورید نظر آتی ہے۔ اگر ہائی آئیڈ ہڈی کے قریب ہائپو گلاسس عضلہ میں شگاف دیا جائے۔ تو شریان نظر آسکتی ہے۔

نیڈل ہر دو جانب سے گذار سکتے ہیں (۲۰) **اگزیلری آرٹری کا پہلے حصہ میں باندھنا** - یہ شریان پکٹورلیس میجر کے نیچے اور پیکٹورلیس مائی نر کے بالائی کنارہ کے قریب باندھی جاتی ہے - بازو کو جسم سے زاویہ قایمہ پر رکھکر ہنسلی کے درمیانی ثلث کے مقابل نصف انچ نیچے ایک خمدار شگاف ۳ انچ سے ۴ انچ تک طویل دیتے ہیں شگاف کا خم نیچے کی طرف رہتا ہے باہر کی طرف کا ریکائیڈ پروسس پر اور اندر کی طرف سٹرنم سے ½ انچ باہر ختم ہوتا ہے - کیفےلک وین کو جو ڈیلٹائیڈ اور پیکٹورلیس میجر عضلات کے درمیان واقع ہے شگاف کیوقت بچانا چاہئے - پہلے بجز جلد اور چربی کی تہ میں شگاف دیتے - بعد ازاں پیکٹورلیس میجر عضلہ کو تمام جلدی شگاف کے مقابل کاٹتے ہیں - اس زخم کے زیرین حصہ میں پیکٹورلیس مائی نر کا کنارہ نظر آئیگا اُس کو ریٹریکٹرس کیساتھ زور سے نیچے کی طرف کھینچنا چاہئے - کاسٹو کوریکائیڈ غلاف کھولنے کے بعد عروقی غلاف نظر آئیگا - غلاف کو کھولتے ہوئے اکرومیو تھوریسک شریان اور وریدکو بچانا چاہئے - اگزیلری وین جو شریان کے سامنے اور اندر کی طرف ہوتی ہے - عموماً پہلے نظر آتی ہے - اور بریکیل پلیکسس شریان کو گھیرے ہوئے ہوتا ہے - اس لئے نیڈل اندرونی جانب سے داخل کیجاتی ہے (۲۱) **سب کلیوین آرٹری کا تیسرے حصہ میں باندھنا** جس طرف کی شریان کو باندھنا ہے اُس طرف کے بازو کو ہم دیکر سر کے نیچے لیجانا - اور سر کو دوسری طرف گھمانا چاہئے جلد کو نیچے کی طرف بزور کھینچکر درمیانی ثلث ہنسلی کے مقابل شگاف دیں - تاکہ یہ شگاف ٹریپی زیس اور سٹرنومیسٹائیڈ عضلات کے درمیانی فاصلہ پر واقع ہو - جب جلد کو ڈھیلا چھوڑیں گے تو اُس کا شگاف خود بخود شریان کے مقابل پر جارہیگا - اب چاقو کو رکھکر شریان کو ڈایریکٹر اور فارسپس کی مدد سے تلاش کریں - اوموہائی آیڈ عضلہ کو ایک طرف کھینچ لیں - اور اُسی طرح گہری تلاش کرتے جائیں - ایک انگشت زخم میں ڈال کر شریان کو ٹٹولیں پہلی پسلی کی سکیلین ٹیوبرکل کو معلوم کریں - اس کے باہر کی طرف پسلی کے اوپر شریان رگڑتی ہوئی معلوم ہوگی - تب اُس کو صاف کرکے نیڈل بیرونی جانب سے پاس کریں - کیونکہ پلیورل سیک اور بریکیل پلیکسس بیرونی جانب پر ہوتے ہیں - اوپریشن کے وقت اکسٹرنل جوگولر وین کو ایک طرف کر دینا یا باندھنا چاہئے - سب کلیوین وین شریان کی اندرونی جانب پر اور بریکیل پلیکسس اور پلیورا بیرونی جانب پر ہوتے ہیں - اس لئے نیڈل پاس کرنے کے وقت ان ساختوں کا احتیاط ضروری ہے -

شریفہ - معدہ کو خراب کرتا اور مواد ساکن کو حرکت میں لاتا ہے - اس کے بیج ملین ہیں - اس کا زیادہ کھانا تپ - پھوڑے - خارش اور داد پیدا کرتا ہے - اس کے بیج پیس کر سر پر ملنا جوؤں کو مارتا ہے - اس کے بیجوں کا فرزجہ کرنا حمل کو گراتا ہے -

شعر زاید - ٹریکائی سس - ڈسٹی کائےسس - پلکوں کے بال زیادہ ہونا - پلکوں کے امراض کا بیان دیکھو -

شعر منقلب - انٹروپین - دیکھو پلکوں کے امراض کا بیان -

شعیرہ - سٹائی - ہارڈیولم - گہانجنی - دیکھو پلکوں کے امراض کا بیان

شقاق اطراف - ہاتھ پاؤں کا پھٹنا
شقاق شدقین - کنج دہن کا پھٹنا
شقاق القضیب - قضیب کی جلد کا پھٹنا

یہ امراض عموماً موسم سرما میں فساد ہاضمہ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں - ہاتھ منہ دھونے یا طہارت کے بعد تر جلد پر جو ٹھنڈی ہوا لگتی ہے - جلد کو پھاڑ دیتی ہے - اس کا علاج صرف اس قدر ہے کہ فسادات ہاضمہ کی اصلاح کریں - طہارت کے بعد جسم کو تولیہ کے ساتھ خوب خشک کرلیا کریں - اور ماؤف حصہ پر خالص گلیسرین یا گلیسرین آف بورک ایسڈ لگاتے رہیں -

شقاق الرحم - رحم کا پھٹ جانا - رپچر آف یوٹرس - رحم کا پھٹ جانا ایک نہایت خطرناک حادثہ ہے - جو بعض اوقات عسرالولادت کیوجہ سے واقع ہوجاتا ہے - عموماً مریضہ اس حادثہ کے بعد صدمہ یا جریان خون یا پیری ٹونائٹس سے فوت ہوجاتی ہے - اس کا علاج حفظ ماتقدم کے طور پر محض اس قدر ہے کہ جس مریضہ کا پیڈ وسنگ ثابت ہوچکا ہو تو مصنوعی تدابیر سے بچہ نکال لینا چاہئے - شقاق الرحم کے بعد اگر ممکن ہو تو بچہ کو فوراً طریق ٹرننگ یا فارسپس سے باہر نکال لیں - جبتک بچہ رحم کے اندر رہے یہ عمل کارآمد ہوتا ہے - لیکن اگر بچہ کا سر رحم کے شگاف سے باہر نکل چکا ہے تو بچہ کے پاؤں یا ٹانگیں پکڑ کر باہر کھینچ سکتے ہیں - بعدازاں آنول کو احتیاط کے ساتھ ہاتھ اندر داخل کرکے کامل طور پر نکالیں - اگر جسم بچہ کا بہت سا حصہ شگاف سے باہر نکل چکا ہے تو سوائے اس کے اور کوئی علاج نہیں ہوسکتا کہ شکم کھول کر بچہ اور آنول کو باہر نکالا جائے - بعدازاں رحم اور شکم کو سپنجوں کے ذریعہ کامل طور پر صاف کردیں - اس حادثہ کے بعد مریضہ کو سخت صدمہ پہنچتا ہے - اُس کا علاج قواعد کلیہ کے مطابق کرنا چاہئے دیکھو بیان شاک یعنی صدمہ کا -

شقاق اللسان - زبان کا پھٹ جانا - دیکھو بیان زبان کے امراض کا -

شقاق المعدہ - معدہ کے امراض کا بیان دیکھو -

شقیقہ - درد پیشانی - آدھی شیشی کا درد - دیکھو بیان سپرآربٹل نیورلجیا کا -

شنکر Chancre یہ دو قسم کا ہے - ہارڈ شنکر - اور سافٹ شنکر - پس دیکھو بیان آتشک و سوزاک کا -

شنگرف - ریڈ آکسائیڈ آف مرکری - ہائیڈرارجائی آکسائیڈم روبرم کا بیان دیکھو -

شورہ - قلمی شورہ - یہ پٹاسی نائیٹراس کا دوسرا نام ہے - پس اُس کا بیان دیکھو -

شوشہ - لمبے گو - وجع العصب - دیکھو بیان لمبے گو کا -

شوگران - یہ ہیملاک کا دوسرا نام ہے - پس اُس کا بیان دیکھو -

شوگر آف لڈ Sugar of Lead یہ پلمبائی ایسی ٹاس کا دوسرا نام ہے پس اُس کا بیان دیکھو -

شہتوت - ترش اور شیریں دو طرح کے ہوتے ہیں - مفرح - مسکن عطش اور مزلق ہیں -

شہتوت شیریں - ثبور دہن و گلو میں مفید ہیں - آب شہتوت تلخ ادویہ کے ذایقہ کی اصلاح کیلئے استعمال کیا جاتا ہے - خر حسب ضرورت -

شہد - انگبین - عسل - یہ منہ اور حلق کی رطوبت کو زیادہ خارج کرتا - مزلق اور مسکن اثر پیدا کرتا ہے - اس لئے دہن اور گلو کی خشکی - کھینچ - درد - کھانسی اور عسر البلع میں مفید ہے - اس لئے غرغرہ کرنے اور منہ و حلق میں لگانے کے نسخجات میں شہد بکثرت ملایا جاتا ہے - زیادہ مقدار میں ملین اور پرورش کنندہ جسم ہے - خوراک حسب ضرورت

شہوت کلبی - اس کو انگریزی میں بلیمیا کہتے ہیں - دیکھو بیان بھوک کے فسادات کا -

شیرخشت - یہ ملین اور مسہل ہے - چونکہ اس کا ذائقہ شیریں ہوتا ہے - اور دودھ میں بآسانی حل ہو جاتی ہے - اس لئے بچوں کے واسطے نہایت موزوں ہے - خر ۶۰ گرین سے ایک اونس تک -

شیری Sherry یہ ایک قسم کی شراب ہے - جو ہسپانیہ کی شراب کہلاتی ہے - اس میں الکحال ۲۰ فیصدی ہوتا ہے - اس کے خواص و فواید اور نقصانات کیلئے دیکھو بیان الکحال کا -

شیفرڈز پرس Shepherd's purse اس کا علمی نام کیپسیلا برسا پاسٹورس ہے - یہ نبات مدر - حابس الدم - محرک اور مقوی ہے - تمام امراض گردہ - اسہال مزمنہ - استسقا - اور مختلف امراض بواسیر میں مفید ہے - خوراک سفوف نبات ۱۵ گرین سے ۶۰ گرین تک - فلوئیڈ اکسٹراکٹ ½ ڈرام سے ایک ڈرام تک - ٹنکچر ایک ڈرام سے ۴ ڈرام تک -

شیکنگ پالسی Shaking Palsy رعشہ - اس کا دوسرا نام پیرے لی سس ایجی ٹنس ہے پس اس کا بیان دیکھو -

شیلزگرین Schele's Green اس کا دوسرا نام آرسنائیٹ آف کاپر ہے - اسکا بیان دیکھو -

باب الصاد المہملہ

صابون - صفائی جسم کے لئے صابون ایک نہایت عمدہ ذریعہ ہے - اس جگہ پر ہم چند اقسام صابون کا ذکر کریں گے جن میں ادویہ شامل کیجاکر خاص خاص قواعد طبی کی غرض سے استعمال کئے جاتے ہیں -

آرنیکا سوپ - اس میں آرنیکا ۱۰ فیصدی کے حساب سے شامل کیا جاتا ہے - رگڑ - خفیف زخم - تشقاق الیدین - تشقاق اطراف - تشقاق الشفتین - تشقاق المقعد وغیرہ میں مفید ہے -

ایوکے لپٹس سوپ - اس میں ایوکے لپٹس آئیل پانچ فیصدی کے حساب سے شامل کیا جاتا ہے - تعفن پسینہ اور متعفن زخموں میں مفید ہے -

آیوڈائیڈ آف سلفر سوپ - اکنی انڈیوریٹا - چھپاکیوں اور چھائیوں میں مفید ہے -

بوروگلیسرائیڈ سوپ ۔ اس میں بوروگلیسرین بحساب ۱فیصدی شامل کیا جاتا ہے۔ دافع عفونت اور قاتل کرم جلدی ہے۔ اس لئے زخموں کے دھونے کے لئے نہایت موزوں ہے۔ اور خارش خشک وتر۔ اکنی۔ سبوریا اور مختلف امراض جلدی میں مفید ہے۔ **سیلی سلک سوپ** ۔ اس میں سیلی سلک ایسڈ بحساب ۴فیصدی کے داخل کیا جاتا ہے۔ نہایت عمدہ اینٹی سپٹیک اور دافع عفونت ہے۔ ہاتھ پاؤں کی جلد کے سخت ہوجانے۔ بغل گند سائی کوسس اور تعفن پسینہ میں مفید ہے۔ **سیلی میٹ سوپ** ۔ اس میں کروزو سیلی میٹ یعنی دارچینا بحساب ایک فیصدی شامل کیا جاتا ہے۔ یہ قوی الاثر اینٹی سپٹیک اور قاتل کرم جلدی ہے۔ کثرت جوں۔ خارش۔ کلوزما داد اور تمام آتشک کے امراض جلدی میں مفید ہے۔ **کیمومائل و سلفر سوپ** ۔ اس میں گندھک بحساب ۱فیصدی شامل کیجاتی ہے کثرت شبور دکیل میں نہایت مفید ہے۔ **کاربالک سوپ** اینٹی سپٹیک اور دافع بو ہے۔ مختلف امراض جلدی میں مفید ہے **نیفتھال سوپ** ۔ اس میں نیفتھال بحساب ۵فیصدی شامل کیا جاتا ہے۔ محرک جلد ۔ اینٹی سپٹیک ۔ استرنجنٹ اور اینٹی سپٹیک ہے۔ اس کے استعمال سے جوئیں خواہ کپڑوں میں ہوں یا بالوں میں جلد ہلاک ہوجاتی ہیں۔ بھڑ۔ تتیا۔ کھٹمل وغیرہ جانوروں کے ڈنک پر ملنے سے ورم رک جاتا ہے۔ خارش۔ سورائی سس۔ اکتھیوسس۔ پٹی رائی سس اور تعفن پسینہ میں مفید ہے۔

صداع ۔ دردسر۔ کیفےلیلجیا۔ ہیڈایک۔ چونکہ دردسر اکثر دوسرے امراض کے ضمن میں پیدا ہوتا ہے جو بطریق سبب عمل کرتے ہیں پس ایسی حالتوں میں دردسر کا علاج اصل مرض کا علاج ہوتا ہے۔ منجائٹس۔ ٹائیفس۔ ٹائیفائڈ ایپے نوریا۔ ڈسمنوریا۔ برائٹس ڈزیز۔ بخارات۔ قبض۔ ڈسپیپسیا۔ یوریمیا۔ آتشک۔ وجع مفاصل۔ نقرس۔ کنٹوپی کائنکروسس یا کیریز۔ دماغی رسولیاں۔ دماغی ایبسس۔ دماغی ہیموریج۔ دماغی صدمہ وغیرہ۔ پس دردسر کے علاج کی تفصیل ان امراض کے علاج کی تفصیل ہے۔ جو اپنے اپنے موقع پر اس لغات میں بیان ہوچکی جو مرض موجود ہو اُس کا علاج اُسی کے ذکر میں دیکھنا چاہیئے۔ اس جگہ دوبارہ تفصیل درج کرنا بے فائدہ طوالت معلوم ہوتی ہے۔ ذیل میں ہم مختصر طور پر چند تدابیر اور ادویہ جو خاص صداع کے لئے مفید ہیں بیان کرتے ہیں۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جبتک اصل مرض کا علاج نہیں کیا جائیگا اُس وقت تک کوئی دوا یا کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوسکتی۔

صداع کا عام سبب یہ ہوتا ہے کہ خون میں کسی قسم کے مواد فاسد جمع ہوکر دماغی مرکزوں پر تکلیف دہ اثر پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے شروع میں جبکہ کوئی خاص سبب تشخیص نہو سکے تو مسہلات۔ مدرات اور معرقات سے خون کی صفائی کریں۔ اگر تنگ اور گنجان مکانات میں رہنے کیوجہ سے زیادہ کاربانک ایسڈ خون میں جمع ہوکر صداع کا باعث ہوگیا ہے تو کھلی اور تازی ہوا میں سیر گشت یا مناسب ورزش کرانا دردسر کو رفع کردیتا ہے۔ بخارات مسلسل کیحالت میں دردسر کو کوئی تدبیر فوراً رفع نہیں کرسکتی۔ کیونکہ ساتھ ہی ساتھ فضلات زیادہ بنتے رہتے۔ اور حرارت زیادہ رہتی ہے۔ جو درد کو قائم رکھتی ہے۔

جبکہ قلت ورقت خون موجود ہو جس کی پہچان یہ ہے کہ تمام جلد کا رنگ پھیکا۔ ناخون سفید۔ اور آنکھوں۔ لبوں اور مُنہ کی جھلی سفیدی مایل ہو جاتی اور ضعف و ناتوانی غالب رہتی ہے تو اُس کا علاج مقویات کونین فولاد اور آرسنک سے کرنا چاہئے۔ دیکھو بیان انیمیا کا۔ نقص بصارت کیوجہ سے بھی اکثر درد سر واقع ہو جاتا ہے پس اُس کی اصلاح مناسب عینک کیساتھ کرنی چاہیئے۔ جب ثقالت معدہ کیوجہ سے درد سر ہو تو قے کرا دینے سے فوراً آرام ملسکتا ہے۔ مفصلۂ ذیل عام تدابیر ہر قسم کے درد سر میں مفید ثابت ہوسکتی ہیں۔

(۱) **کنپٹیوں یا قفائے گردن پر چھالہ اُٹھانا**۔ یا سُرخ مرچ و نمک یا رائی وغیرہ سے سوزش پیدا کرنا (۲) **ٹانگوں اور باہوں کو گرم کرنا**۔ یا اُنپر رائی کے پلستر لگانا۔ (۳) **سر پر برف لگانا**۔ یا ٹھنڈے پانی کی گدی متواتر رکھنا (۴) **مسہلات دینا** (۵) **کنپٹی پر جونکیں لگاکر خون کم کردینا**۔ جبکہ درد سر غلبۂ خون کی وجہ سے ہو تو اس تدبیر سے فوراً آرام ملسکتا ہے (۶) **نمک پانی یا سرکہ میں ملاکر** اور کپڑے کی گدی اُس میں تر کرکے پیشانی پر رکھنا۔ خالص نمک کی نسوار دینا (۷) **دافع درد ادویہ**۔ مثلاً اینٹی پائرین۔ اینٹی فیبرین۔ فینیسی ٹین۔ برومائیڈز کیفین۔ کونین۔ پوٹاسیم آیوڈائیڈ۔ پسی ڈیا اری تھرائینا۔ مارفیا۔ بیلا ڈونا۔ ہینگ۔ امّل برومائیڈ۔ کروٹن کلورل ہائیڈریٹ۔ اکسیلجین۔ حنظل۔ نائیٹرو گلیسرین وغیرہ۔ میگریم یا مگرین جو ایک قسم کا نوبتی درد سر ہے۔ اُس کا بیان مگرین میں درج کیا جائیگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

صرع۔ مرگی۔ دیکھو بیان ایپی لیپسی کا۔

صریرالاسنان۔ سوتے ہوئے دانت بجنا۔ یہ بچوں میں اکثر بوجہ کرم امعا یا فساد ہاضمہ لاحق ہو جاتا ہے پس مطابق سبب اُس کا علاج کرنا چاہیئے۔

صفرۃ الظفر۔ زردی ناخن

صلابۃ الجفن۔ پلک کا موٹا اور سخت ہو جانا۔ دیکھو بیان پلکوں کے امراض کا۔

صلعہ۔ انتشارالشعر فرق۔ سر کے بال جھڑ جانا۔

صمم۔ حِس کان کا معدوم ہو جانا

صندل سُرخ } مفرح۔ مقوی معدہ و دل۔ قابض۔ رادع مواد۔ اور مقوی حافظہ و ذہن ہے۔
صندل سفید } اس کا لیپ گلاب اور کافور کیساتھ درد سر کا دافع ہے۔

صندل سفید میں سے روغن جو بنام روغن صندل یا اولیم سنٹے لی مشہور ہے نکالا جاتا ہے۔ جو تمام تاثیرات میں کوپائیوا کے مشابہ ہے۔ دیکھو بیان اولیم سنٹے لی اور کوپائیوا کا۔

صندل سُرخ سفید کی نسبت کمزور اور بطی الاثر ہے مقدار سفوف صندل ایک ماشہ سے چھ ماشہ تک۔ روغن صندل ۱۰ قطرہ سے ۳۰ قطرہ تک۔

صنوبر۔ دیکھو بیان سینی ٹاس اور فروڈ کا۔

بَابُ الضَّادُ الْمُعجمہ

ضربات - چونکہ یہ مضمون بہت طول طویل ہے۔ اس لئے ہم اس کو مختصراً علیحدہ علیحدہ حصوں میں بیان کرتے ہیں۔ **اوّل کل جسم پر سخت ضرب سے کیا کیا اثر پہنچتے ہیں** (۱) **صدمہ** جس کو سکتہ ضربہ کہتے ہیں۔ اور جس سے نظام عصبی میں خلل واقع ہوتے ہیں۔ یہ تین قسم کا ہے۔ **ایک وہ** جس میں دل ضعیف ہو کر غشی کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ **دوسرا وہ** جس میں عام ضعف انتہا درجہ کا ہو کر مریض نڈھال پڑ جاتا۔ تمام بدن ٹھنڈا ہو کر کانپنے لگتا ہے۔ سانس چھوٹا اور ضعیف ہو جاتا حرارت جسمی معمول سے کم ہو جاتی اور تمام قویٰ دماغی پست پڑ جاتے ہیں **سوم** وہ جس میں بےچینی اور جوش وخروش زیادہ ہو جاتے ہیں۔ (۲) **ضرب کا بخار**۔ جو سخت ضرب لگنے سے ہفتہ عشرے کے اندر ظاہر ہو یہ دو قسم کا ہوتا ہے (۱) سمپل ٹرامیٹک **فیور** جس کو ری ایکشنری فیور بھی کہتے ہیں یہ بخار صدمہ کی علامات فرو ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ بمعمول سے دو تین درجہ حرارت زیادہ ہو کر چار پانچ روز تک رہتا ہے اور تکالیف کچھ نہیں ہوتیں (۲) **سیپٹک ٹرامیٹک فیور** جو ضرب کے مقام سے متعفن مادہ جذب ہو کر پیدا ہو یہ فی الحقیقت ایک قسم کا سیپٹی سیمیا ہوتا ہے (۳) **ہذیان**۔ جس کو ہذیان ضرب یا ٹرامیٹک ڈلی ریم کہتے ہیں۔ یہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک **انفلیمیٹری** جو سیپٹی سیمیا کی وجہ سے ہوتا ہے اور ایک **منروس** جو شرابیوں میں ہوتا ہے یہ فی الحقیقت ڈلی ریم ٹری منس ہے جو ضرب کی وجہ سے شرابیوں میں ہو جاتا ہے (۴) **ضربات کے نتائج بعیدہ**۔ عام ضعف۔ انیمیا۔ فالج مقام ورم پردہ، ہڈیوں اور جوڑوں کا ورم۔

دویم مختلف ساختوں اور اعضا کی ضربات کا بیان - اوّل نرم ساختوں کی ضرب۔ یہ دو طرح کی ہو سکتی ہے (۱) کلنٹیوژن جس میں جلد سالم رہتی۔ مگر نیچے کی ساختیں کم وبیش کچلی جاتی یا پھٹ جاتی ہیں جن سے بہت سا خون خارج ہو کر ورم ہو جاتی ہے۔ عضلات رباط۔ عروق عشا اور ہڈی وغیرہ متورم ہو سکتے ہیں (ب) زخم جس میں جلد کٹ جاتی یا پھٹ جاتی یا کچلی جاتی ہے اس لحاظ سے زخم کی مفصلہ ذیل اقسام ہیں (۱) **کاٹ کا زخم** جس کو انسایزڈ ونڈ کہتے ہیں۔ یہ تیز اوزار سے واقع ہوتا ہے۔ کبھی ہڈی کے مقابل بھاری کُند آلہ لگنے سے ہی ایسا زخم ہو جاتا ہے۔ اس میں کاٹتا ہوا یا جلاتا ہوا ٹیس کا درد شدید ہوتا ہے خون زیادہ خارج ہوتا اور زخم کے کنارے متوازی ہوتے ہیں جو آپس میں باسانی ملائے جا سکتے ہیں۔ زخم کے کنارے صاف ہوتے ہیں (۲) **کچلے ہوئے اور پھٹے ہوئے زخم**۔ یہ کند آلوں مثلاً لاٹھی یا پتھر وغیرہ لگنے سے پیدا ہوتے ہیں ان کے کنارے بیقاعدہ طور پر پھٹے ہوئے اور کچلے ہوئے ہوتے۔ اردگرد کی ساختیں سُرخی مایل یا نیلگوں نظر آتی اور خون کم خارج ہوتا ہے۔ درد میٹھا میٹھا رہتا ہے۔ ساختوں کا کچھ حصہ کچلے جانے سے مُردار پڑ جاتا ہے۔ جو چیچھڑے کے طور پر اُتر کر صاف زخم نکل آتا ہے اور اُس کی سطح پر انگور پیدا ہو جاتا ہے۔ عروق کے منہ کچلے جانے کے بعد سکڑ جاتے اور زور سے بند ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ایسے زخموں میں خون کچھ بھی جاری نہیں ہوتا ہے (۳) **سوراخ دار زخم**۔ جن کو پنکچرڈ وونڈز کہتے ہیں۔ یہ زخم نوکدار آلوں مثلاً سنگین نیزہ وغیرہ سے یا گولی وغیرہ سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان کا منہ چھوٹا

اور طول میں زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ جو سب داخل کرنے سے دونلک۔ جاسکتا ہے ان سے خون بکثرت نکلتا ہے جس کا بند کرنا
دشوار ہوتا ہے۔ گولی کا ادخال کی طرف چھوٹا اور اس کے کنارے اندر کی طرف مڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ اخراج
کی طرف چھوٹا اور اس کے کنارے باہر کی طرف نکلے ہوئے ہوتے ہیں۔ ساتھ ہی ہڈی کے ٹکڑے یا نرم ساختوں کے
کے ریشے اس سوراخ سے باہر آجاتے ہیں۔ ان میں خون اور رطوبتوں کے رک جانے سے ورم بہت سخت ہو جاتا ہے۔
دوئم وریدوں کی ضرب۔ ان میں چار خطرے اندیشہ ہوتے ہیں۔ کہ خون کثرت سے خارج ہو جائے یا ہوا ورید کے
اندر داخل ہو کر قلب میں چلی جائے اور پھر قلب کے خون میں جھاگ پیدا کر کے دوران خون اور تنفس کو بند کر دے اور
مریض تڑپ تڑپ کر آناً فاناً میں مر جائے یا کھلی ہوئی ورید کے اندر خون میں جم کر تھرامبوسس ہو جائے یا پھیلنے والا ورم
ہو جائے **سوئم شریانوں کی ضربات۔** تیز اوزار سے شریان درمیان سے کٹ کر خون بعید جاری ہو سکتا ہے۔ کبھی شریان
پھٹ جاتی ہے تب بھی اس کا خون بمشکل بند ہوتا ہے۔ کچلی ہوئی شریان کا خون بہت جلد بند ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کچلا ہوا ریشہ
کچلے ہوئے سرے کو اندر کی طرف کھینچ لیتے۔ اور کبھی ریشہ سکڑ کر سوراخ قطعاً بند کر دیتے ہیں کچلے جانے کے بعد اس کے اندر
تھرامبوسس بھی ہو سکتا ہے اور اگر محض اندرونی ایک دو تہ پھٹی ہے تو انیورزم ہو جاتا ہے۔ **چہارم ہڈیوں کی ضربات**
ضرب سے ہڈی کچلی جا کر متورم ہو جاتی ہے۔ کبھی اس میں خم آجاتا ہے۔ کبھی تیز اوزار کے ساتھ درمیان سے کٹ جاتی
ہے اور کبھی ٹوٹ جاتی ہے۔ ہڈیوں کے ٹوٹ جانے کو فریکچر کہتے ہیں جس کا بیان فریکچر میں کیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ
پنجم جوڑوں کی ضربات۔ یہ چار قسم کی ہو سکتی ہے (۱) کنٹیوژن یعنی کچلا جانا (۲) سپرین یعنی کھنچ یا مروڑا جانا
(۳) زخم (۴) اُکھڑ جانا جس کو ڈسلوکیشن کہتے ہیں تفصیل کے لئے دیکھو بیان ڈسلوکیشن کا۔ **ششم۔ سر کی ضربات۔**
(۱) **سکالپ کا کچلا جانا۔** سکالپ میں وہ تمام نرم ساختیں شامل ہیں۔ جو کھوپری کی ہڈیوں پر ملفوف ہیں۔ اس کا
کنٹیوژن خواہ کیسا ہی شدید ہو چھپچھڑے نہیں بنتے بلکہ عروق خون کی کثرت کی وجہ سے پرورش کافی ہو کر جلدی بحال ہو
جاتی ہیں۔ کبھی اپونیوروسس کے نیچے اور کبھی پیری آسٹیم کے نیچے خون بکثرت خارج ہو کر جمع ہو جاتا ہے۔ (۲) **سکالپ
کے زخم۔** یہ تین قسم کے ہو سکتے ہیں ایک وہ جو محض جلد کو قطع کریں۔ دوم وہ جو جلد اور اپونیوروسس کو قطع کر دیں
سوم وہ جو پیری آسٹیم کو کاٹ کر ہڈی کو برہنہ کر دیں۔ سر کے زخموں میں اریسی پلس پھیلنے والی ورم سیپٹی سیمیا۔ پائی ایمیا۔
اور اسٹیو مائی لائٹس کا اندیشہ رہتا ہے۔ (۳) **کھوپری کی ہڈیوں کا دبجانا۔** بچوں میں ضرب لگنے سے
ایسا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان کی ہڈیاں نرم ہوتی ہیں (۴) **کھوپری کی ہڈیوں کا شکستہ ہو جانا۔** یہ تین طرح
سے ہو سکتا ہے۔ اول اس طرح پر کہ ضرب لگ کر اسی جگہ ہڈی شکستہ ہو جاوے۔ دوئم اس طرح پر سر کے ایک مقام پر چوٹ
لگ کر اس کا صدمہ دوسری طرف پہنچے اور دوسری جانب کی ہڈی شکستہ ہو جاوے۔ سوم اس طرح پر کہ پاؤں کے بل
گرنے سے کھوپری کی بنیاد شکستہ ہو جاتی ہے۔ **اقسام۔** کھوپری کا فریکچر سمپل ہو سکتا ہے۔ یا کمپاؤنڈ۔ پھر شکستہ
ٹکڑا کبھی دب جاتا ہے اور کبھی نہیں دبتا۔ پھر شکست ایک خط میں ہو سکتی ہے۔ یا ہڈیوں کے تڑخ جانے سے کئی خطوط ان
واقع ہو سکتی ہے۔ کبھی سوراخ کی طرح ہوتی ہے۔ کبھی ہڈیوں کا محض اندرونی پلیٹ ٹوٹ جاتا ہے اور کبھی دونوں

سمپل فریکچر میں ہڈی ٹوٹ جانے کے بعد دماغ اور نخاع کا پانی سکالپ کے نیچے آ کر جمع ہو جاتا ہے جس سے اخراج خون کا اشتباہ ہو سکتا ہے (ا) **کھوپری کی بنیاد کا شکستہ ہو جانا** - اس کی علامات مقام اور وسعت شکست کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں - مثلاً اگر انٹی ریر فاسا میں شکست واقع ہوئی ہے تو خانہ چشم میں خون جمع ہو جاتا - پلکیں پھول کر نیلی اور سرخ ہو جاتی ہیں اور نکسیر چل پڑتی ہے - اگر مڈل فاسا میں فریکچر واقع ہوئی ہے تب کان سے پانی یا خون جاری ہو جاتا ہے - اگر پوسٹی ریر فاسا میں شکست واقع ہوئی ہے تب علامات نہایت مشتبہ رہتی ہیں - کبھی کان کے پیچھے قفائے گردن میں اخراج خون سے نیلگوں نشان ہو جاتا ہے - رقیق پانی جیسے مشابہ رطوبت کثرت کیساتھ دماغ سے خارج ہونا کھوپری کے شکستہ ہونیکی قطعی علامت ہوتی ہے - یہ پانی اُبالنے یا نائیٹرک ایسڈ ملانے سے نہیں جمتا ہے - اعصاب دماغی کا فالج بھی اکثر ہو جاتا ہے - عصب کے ٹوٹ جانے یا ہڈی کے شگاف میں آ کر دب جانے سے اُس کا فالج ہو سکتا ہے (ب) **کھوپری کی ہڈی کا فریکچر کے بعد دب جانا** اس کو ڈیپریسڈ فریکچر کہتے ہیں - اسکی مفصلہ ذیل اقسام ہو سکتی ہیں (۱) سمپل (۲) کمپاونڈ (۳) کمی نیوٹڈ (۴) ایک یا دونوں پلیٹ شکستہ ہو سکتے ہیں (۵) سوراخدار جب ایسا ہو تو بیرونی سوراخ چھوٹا ہوتا اور اندرونی بہت بڑا ترخا ہوا اور بے قطع ہو جاتا ہے - ایک تو اس وجہ سے کہ بھالے کی نوک یا گولی وغیرہ داخل ہوتے وقت پورے زور پر ہوتی ہے اور دوسری پلیٹ تک پہنچتے ہوئے اُس کا زور کم ہو جاتا ہے - دوئم - بیرونی پلیٹ کو اندرونی پلیٹ کا سہارا ہوتا ہے سوئم - بیرونی پلیٹ کے ٹکڑے بھی ساتھ ہی زور کر کے اندر کو جاتے ہیں - (۶) چھری یا چھڑی کی نوک خانہ چشم میں لگ کر فرنٹل یا ایتھما ئیڈ ہڈی کو بلا بیرونی زخم کے توڑ سکتی ہے - **علامات** - ڈیپرسیڈ فریکچر کی علامات دو قسم کی ہوتی ہیں **اوّل** وہ جو ہڈی کے شکستہ ہونے سے پیدا ہوتی ہیں **دوسری** وہ جو دماغ کے دب جانے سے اور اس کے ٹوٹنے پھوٹنے یا خارج شدہ خون کے دباؤ سے پیدا ہوتی ہیں - کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دبا ہوا ٹکڑا بالکل علیحدہ ہو جاتا ہے - تب کوئی دباؤ کی علامات ظاہر نہیں ہوتیں - ہڈی کے دب جانے سے بہت بڑا اندیشہ یہ ہوتا ہے کہ دماغ کے پردوں پر خراش رہنے سے پھیلنے والا ورم ہو جائے اور پھر سیپٹک مادہ سرایت کر جائے - اس لئے حتی الامکان دباؤ کے دور کرنے اور تعفن سے بچانے کی بڑی کوشش کرنی چاہیئے -

ہفتم - سر کی ضربات میں دماغ کا مبتلا ہو جانا - یہ تین طرح سے ہو سکتا ہے (۱) کنکشن یعنی صدمہ - (۲) اری ٹیشن یعنی خراش (۳) کمپریشن یعنے دب جانا (۹) **کنکشن** - صدمہ ضرب - اس سے مراد دماغ کی ایسی ضرب ہے جس میں نہ تو دماغ پھٹنے یا ٹوٹنے پائے اور نہ شکستہ ہڈی یا اخراج خون سے دباؤ پہنچے - بلکہ محض اُس کے دوران میں خلل آ کر افعال میں نقصان آ جائے - جس سے حرکات قلب و تنفس ضعیف پڑ جائیں - شریانیں مفلوج ہو جائیں جس سے شکم اور عضلات کی رگوں میں خون جمع ہو کر دماغ میں خون کم ہو جائے - بعض اوقات دماغ میں خفیف زخم یا اجتماع بھی دیکھے گئے ہیں - **علامات** - خفیف حالتوں میں چند منٹ کے واسطے مضروب کا سر چکرانا اور قوائے عقلیہ پریشان ہو جاتے ہیں - کبھی دماغ صاف رہتا - مگر ضعف اور غشی غالب ہو کر کھڑے ہونا یا چلنا پھرنا

محال ہو جاتا ہے۔ سخت حالتوں میں جسم سرد حرارت ۹۷ یا ۹۶ درجہ تک رنگ پھیکا یا زرد ہو جاتا اور مضروب بحِس و حرکت پڑا رہتا ہے۔ اگر زور سے بلایا جائے تو جواب دیکر پھر بیہوشی کی حالت میں چلا جاتا ہے۔ نبض کمزور اور تنفس سست اور چھوٹا ہو جاتا ہے۔ پتلیاں عموماً سکڑی ہوئی اور اندھیرے روشنی کے ساتھ حرکت کرتی ہیں۔ پیشاب پاخانہ از خود خارج ہو جاتے۔ عضلات نرم ہو کر اطراف ڈھیلے پڑے رہتے ہیں۔ یہ حالت چند منٹ یا چند گھنٹہ رہکر مریض بحال ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ دوران خون بحال ہوتا نبض تیز ہو کر چلتی جسم گرم ہو جاتا۔ حرارت معمول سے قدرے زیادہ ہو جاتی اور عموماً قے ہوتی ہے اور زیادہ سخت حالتوں میں مریض مطلق بیجان نیم مردہ حالت میں پڑا رہتا ہے تمام جسمانی اور عقلی قولے بالکل پست پڑ جاتے ہیں۔ جسم پسینہ سے تر بتر اور ٹھنڈا ہو جاتا۔ نبض نامعلوم اور پتلیاں تنگ یا کشادہ ہو جاتی ہیں۔ **انجام** مفرد کنکشن میں مریض بالکل بحال ہو جاتا یا دو چار روز تک بعد میں صداع یا دوار رہتا ہے مرکب حالتوں میں جبکہ دماغ کا زخم یا خراش ساتھ ہو دفعتاً موت آ سکتی ہے یا اگر بحال ہو جائے تو ہمیشہ کیواسطے مزاج تلخ ہو جاتا یا قوٰی عقلیہ یا سامعہ یا بصارت یا نطق وغیرہ ناقص رہجاتے یا جسمانی طاقت اور رجولیت ضعیف رہجاتی یا عرصے کے دور ہوتے رہتے ہیں (ب) **کمپریشن آف دی برین** دماغ کا دب جانا۔ دبی ہوئی ہڈی۔ اخراج خون۔ اجتماع رطوبت یا پیپ یا غیر جنس اشیا کے دخال سے دماغ دب سکتا ہے **علامات** نہایت مختلف ہوتی ہیں مریض عموماً غنودگی بیہوشی یا نیم مردگی کی حالت میں پڑا رہتا ہے جسم کے مختلف حصّوں کا فالج ہو جاتا سانس سست گہرا اور خراٹوں دار ہو جاتا ہے لہات کے فالج کیوجہ سے سانس خراٹوں کے ساتھ آتا ہے ایک یا دونوں پتلیاں کشادہ ہو جاتی اور روشنی کا حس مارا جاتا ہے۔ نبض بھری ہوئی سست اور محنت کیساتھ چلتی ہے پاخانہ از خود خارج ہو جاتا۔ مگر مثانہ کی فالج کیوجہ سے پیشاب بند رہتا ہے۔ بدن کبھی ٹھنڈا رہتا اور کبھی بخار ہو جاتا ہے۔ ضرب سے ۲۴ گھنٹے کے اندر دباؤ کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ اگر دباؤ کو جلدی نہ اُٹھایا جاوے تو مریض کا خاتمہ ہو جاتا ہے (ج) **اریٹیشن آف دی برین**۔ دماغی خراش۔ اس میں مریض ایک پہلو پر اکٹھا ہوا اور دبکا ہوا پڑا رہتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کے پھیلانے یا بات چیت کرنے سے اُس کے دماغ کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اس لئے ہاتھوں اور ٹانگوں کو سکیڑ کر چپ چاپ پڑا رہتا ہے بے چینی کے مارے جسم کو ادھر اُدھر ضرور پلٹتا مگر ہاتھ اور ٹانگوں کو سیدھا نہیں کرتا اور نہ چت لیٹتا ہے۔ پلکوں کو بھینچے رکھتا اور پتلیاں سکڑی ہوئی رہتی ہیں۔ نبض پتلی کمزور اور سست چلتی۔ عموماً ۶۰ فی منٹ سے کم رہتی ہے بیہوشی غالب رہتی اور اگر زور کے ساتھ بلایا جاوے تو کھجکر جواب دیتا ہے۔ تیوڑیاں چڑھاتا۔ دانت پیستا۔ جلدی سے منہ پھیر لیتا اور کسی کی کچھ پرواہ نہیں کرتا ہے۔ سوتے ہوئے کوئی خراٹوں کی آواز نہیں نکلتی۔ اس کیوجہ عموماً یہ ہوتی ہے کہ پڑپڑی پیشانی یا گدی پر ضرب لگنے سے دماغ کسی قدر پھٹ جاتا ہے۔

ششم۔ دماغ اور اُس کے پردوں کا کچلا جانا اور پھٹ جانا۔ کبھی یہ خفیف ہوتا ہے اور کبھی اس قدر وسیع کہ دماغ کا بہت سا حصّہ برہنہ ہو کر خارج بھی ہو جاتا ہے **اسباب** دماغی کنکشن ایسی صورت میں دماغ ضرب سے دوسری جانب پر چھٹتا ہے۔ کیونکہ ضرب لگنے سے کل دماغ میں ایک زور کی حرکت پیدا ہوتی ہے جس سے کل دماغ

دوسری طرف جا کر ٹکراتا اور پھٹ جاتا ہے۔ نہایت سخت ضربات مثلاً بھالے یا گولی سے دماغ اُسی جانب پھٹتا ہے
جس جانب پر ضرب لگی ہے۔ (۲) ہڈی کا ٹکڑا شکستہ ہو کر دب جانا (ب) غیر جنس شے کا دماغ میں گھس جانا۔
(ج) بھالے یا گولی وغیرہ کی ضرب سے پھٹنے کے ساتھ خون خارج ہو کر اور دباؤ کی علامات پیدا کر کے خراش کی علامات
کو چھپا سکتا ہے۔ **علامات**۔ ان میں وسعت اور مقام ضرب کے لحاظ سے بہت اختلاف ہوتا ہے عموماً پہلے تو
کنکشن کی علامات ظاہر ہوتی ہیں اور بعد میں کمپریشن کی کیونکہ خاص دماغ یا منجیل آرٹری یا کسی سائنیس سے خون خارج
ہو کر دماغ کو دبا لیتا ہے۔ جس سے بارہ گھنٹہ کے اندر سخت تشنج شروع ہو جاتے ہیں۔ اور دماغی قویٰ میں خلل آ جاتا
ہے دوسرے روز سو درجہ کا بخار ہو جاتا اور تیسرے روز ۱۰۱ یا ۱۰۲ درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔ اس میں سیپٹک منجائی ٹس
انکفی لائیٹس اور پیپ پڑ جانیکا اندیشہ ہوتا ہے۔ بعض حصوں میں فالج بعض میں تشنج ہونا۔ مریض کا بیحس و حرکت
پڑے رہنا۔ بیہوشی کا کامل طور پر نہ ہونا۔ دماغ پھٹ جانیکے علامات شمار کئے جاتے ہیں۔ دماغی اری ٹیشن کی علامات
بھی پھٹ جانیکی طرف دلالت کرتی ہیں۔ پونس۔ کرورا۔ مڈلا اور بنیاً دماغ کا پھٹ جانا سخت ہی مہلک ہوتا ہے۔
جلدی سے سخت تشنجوں۔ وسیع فالجوں۔ گہری بے ہوشی۔ شدید بخار اور بےچینی کا ہونا خراب علامات ہیں۔

نہم۔ دماغ اور اُس کے پردوں کے زخموں میں کیا کیا عوارضات لاحق ہو سکتے ہیں

(۱) **اخراج خون**۔ یہ چار جگہ ہو سکتا ہے۔ کھوپری اور ڈیورا میٹر کے درمیان۔ ڈیورا میٹر اور اریکنائڈ کے درمیان
اریکنائڈ اور پایا میٹر کے درمیان۔ دماغ کے اندر جوف یا سخت حصہ میں۔ جب جوف دماغی کے درمیان اخراج خون
ہو تب علامات حسب ذیل ہوتی ہیں۔ کنکشن کی علامات کچھ دیر رہکر بحال ہو جانا۔ پھر ایک دو گھنٹہ کے بعد بیہوشی طاری
ہو کر فالج ہو جانا۔ اور دیگر علامات کمپریشن کی ظاہر ہونا۔ جب دماغ کے اندر خون خارج ہو تب کنکشن کی علامات
شروع ہو کر ساتھ ہی کمپریشن کی علامات شروع ہو جاتی ہیں۔ کوئی زمانہ بحال ہونے یا وقفہ کا نہیں ملتا فالج نامکمل
ہوتا ہے (۲) **منجائیٹس اور سانکفی لائیٹس**۔ اس کا بیان علیحدہ کیا جائیگا۔ دیکھو بیان سری برم
کے امراض کا (۳) **سری برل ہرنیا**۔ دماغ کا پردہ ہیئت باہر نکل آنا۔ یہ نہایت ہی مہلک حالت ہے۔ ڈیورا
کھلے جانے اور کھوپری میں سوراخ ہونیکے بعد کمزور ہو جاتا ہے۔ اس لئے بھیجا اپنے دباؤ سے باہر آنا شروع ہو جاتا اور
بڑھتا جاتا ہے۔ یہانتک کہ گوبھی کے مشابہ اُبھار ہو جاتا ہے۔

نخاع کی ضربات۔ نخاع کا کنکشن۔ اس میں چار حالتیں شامل ہیں۔ **اوّل** تو ایک سخت جھٹکا
پہنچ جانا جس سے اُس کے افعال میں فتور آ جائے۔ مگر ساخت میں ظاہراً کچھ فساد نظر نہ آ سکے۔ **دوم**۔ اخراج
خون ہو کر نخاع پر دباؤ پڑ جائے **سوم** ورم کے بعد اخراج رطوبت یا ریم ہو کر نخاع کو دبا لے **چہارم** نخاع
کی پرورش میں خلل آ کر اُس کی ساخت میں تغیر آ جائے۔ یہ حالتیں سپائین پر ضرب لگنے یا سپائین کے
بل گر جانے یا سپائین مسکوڑ آ جانے یا کسی اور حصہ جسم پر گرنے سے پیدا ہو سکتی ہیں۔ **علامات** گردن
کے پہلے دو تین مہروں میں سخت کنکشن سے دفعتاً موت واقع ہو سکتی ہے۔ یا اطراف کا فالج۔ یا سپائنل

[illegible] کی خراش سے تشنجی ترتیب [illegible] ورسٹرنو میسٹائیڈ عضلات کا تشنج - ٹریپیزیس عضلہ کی خراش سے ہچکی اور درد اور [illegible] کی خراشوں سے نبض دھیمی ضعف قلب اور قے ہوتی ہیں - اگر گردن کے آخری مہروں کو صدمہ پہنچا ہے تو ایک یا دونوں بازوؤں کا فالج ہو سکتا ہے - پشت اور کمر کے مہروں کے صدمے سے نصف اسفل کا فالج ہو سکتا ہے - نخاع اور اس کے پردوں میں ورم ہو کر ان کی علامات ظاہر ہو سکتی ہیں تفصیل کے لئے دیکھو [illegible] اور مائی لائٹس - نخاع کے دیگر امراض ہو کر ان کی علامات پیدا ہو سکتی ہیں - دیکھو بیماریان نخاع کے امراض کا [illegible] مریض اسی وقت [illegible] کے بعد شروع نہیں ہو جاتے بلکہ عارضی تکالیف میں بہت تخفیف ہو جاتی ہے - مگر پوری صحت حاصل نہیں ہوتی - چلنے پھرنے سے درد اور ضعف زیادہ ہو جاتے ہیں [illegible] ہر وقت آزردہ اور نڈھال رہتی ہے - دو تین مہینے یا زیادہ ایسی ہی حالت رہنے کے بعد کوئی پرانا مرض شروع ہو جاتا ہے تب روز بروز ضعف بڑھتا جاتا ہے - فالج کے آثار شروع ہو جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ [illegible] وغیرہ امراض پورے طور پر ظاہر ہو جاتے ہیں (۲) نخاع کے زخم - مقام زخم سے نیچے [illegible] کا فالج ہو جاتا اور [illegible] کی علامات ظاہر ہوتی ہیں یعنی اگر [illegible] یا [illegible] زخم واقع ہوا ہے تو [illegible] تمام حصہ میں [illegible] جاتے ہیں اگر [illegible] زخم ہوا ہے تو [illegible] علاوہ [illegible] کیونکہ [illegible] عضلات تنفس ہیں [illegible] اگر [illegible] زخم ہوا ہے تو [illegible] علاوہ بازوؤں اور [illegible] خون ضعیف ہو کر [illegible] واقع ہو تو [illegible] اور دیگر عضلات تنفس کے فالج [illegible] واقع ہو جاتی ہے [illegible] نمایاں نہیں ہوتیں - (۳) [illegible] اور [illegible] ان دونوں صورتوں میں علامات [illegible] کی پیدا ہوتی ہیں - ایک تو [illegible] کی ضربات [illegible] کے صدمہ یا دباؤ پہنچانیکے متعلق جو ان [illegible] میں واقع ہو جاتی ہیں - بچوں میں گردن کے مہرے [illegible] اپنی جگہ سے [illegible] جاتے ہیں - **یازدہم - گردن کی ضربات (۱) حنجرہ کی مریوں کا شکستہ ہو جانا** - (۲) گردن کے زخم تین قسم کے ہوتے ہیں اول وہ جو ہوا یا خوراک کی نالی تک نہ پہنچیں ان میں مہلک جریان خون ہونے یا وریدوں میں ہوا کے داخل ہو جانے یا واگس نرو اور دیگر اعصاب کے کٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے - **دوم و سوم** وہ زخم جن میں ہوائی نالی کٹ کر مری بچی رہے یا ساتھ ہی کٹ جاوے - اگر یہ زخم ہائی آئیڈ ہڈی کے اوپر ہے تو خون بہت خارج ہوتا اور نگلنا ناممکن ہو جاتا ہے - اگر حنجرہ اور ہائی آئیڈ ہڈی کے درمیان واقع ہوا ہے تب عسر البلع یا حنجرہ کے ورم سے سانس رکجانے کا اندیشہ ہوتا ہے اگر حنجرہ یا زخرہ کو کاٹتا ہوا زخم ہے تو بڑی شریانوں اور وریدوں کے زخم کا بھی خطرہ ہوتا ہے - جریان خون بذات خود مہلک ہو جاتا - یا ہوائی نالی کے اندر اتر کر حبس الدم سے ہلاک کر سکتا ہے - دم کشی دو طرح سے ہو سکتی ہے - حنجرہ یا زخرہ کے اندر خون چلے جانے یا اڈیما گلاٹس سے

حنجرہ کے کٹ جانے میں یہ بھی اندیشہ ہوتا ہے کہ اُس کا حس زائل ہو کر غذا اور پانی اُس کے اندر اُتر جاوے۔ نیز ایسے زخموں میں برانکائیٹس برانکو نیومونیا اور سخت ضعف کا اندیشہ رہتا ہے (۴) **حنجرہ یا نرخرہ میں غیر جنس شے کا گھس جانا**۔ اس کی علامات بلحاظ قسم اور قطع اور جسامت شے کے مختلف ہوتی ہیں۔ عام علامات یہ ہیں کہ حنجرہ کے اندر سخت ناقابل برداشت خراش ہو کر نہایت شدت کی الجھوہیں کھانسی اُٹھتی اور سانس رُکتا ہے۔ چہرہ بہت جلد مُرجھا جاتا۔ اور جھاگ اور بلغم افراط سے نکلتا ہے۔ بعد میں ورم ہو کر کھانسی دکشی اور تشنج کی تکالیف اور زیادہ ہوتی ہیں۔ شدت دکشی اور تشنج سے ۲۴ گھنٹہ کے اندر موت واقع ہو جاتی ہے۔ یا بعد میں ورم حنجرہ یا نیومونیا ہو کر ایک دو ہفتہ میں ہو سکتی ہے (۵) **فیرنکس اور اسافیگس کی ضربات** (۱) مری کا پھٹ جانا (۲) غیر جنس شے کا حلق کے اندر پھنس جانا۔ **دوازدہم سینہ کی ضربات** (۱) پھیپھڑوں کی چوٹ یا پھٹ جانا یا زخم ہو جانا جب پھیپھڑے میں زخم ہو جاتا ہے تب سخت صدمہ محسوس ہوتا۔ دکشی ہو جاتی۔ خشک کھانسی بار بار اُٹھتی اور بلغم جھاگدار خون آمیز خارج ہوتا ہے۔ اس میں ہیموتھورکس نیوموتھورکس۔ ایمپائیما نیومونیا۔ کولیپس۔ اور گنگرین کا اندیشہ رہتا ہی کبھی شکستہ پسلی کا نوکدار سرا پھیپھڑوں میں چبھکر زخم کر دیتا ہے (۲) پھیپھڑوں کا مرکب زخم جس میں دیوار میں بھی زخم ہو جاتا ہی اور پھیپھڑے میں بھی (۳) کبھی سینہ میں فراخ زخم ہو کر پھیپھڑا باہر اُبھر آتا ہے جس کو پھیپھڑوں کا ہرنیا یا نیوموسیل کہتے ہیں **سیزدہم۔ قلب اور اُس کی بڑی شریانوں کا زخم** (۱) پیری کارڈیم کا زخم یا پھٹ جانا۔ (۲) قلب کا زخم یا پھٹ جانا (۳) آیورٹا یا دینا کاوا کا زخم۔ جب قلب پھٹتا یا زخمی ہو جاتا ہے تو مضروب فوراً تڑپتا ہوا اور چیختا ہوا مردہ ہو کر گر پڑتا ہے۔ کبھی اس قدر بھی مہلت نہیں ملتی۔ قلب میں سوراخ ہوتے ہی خون خارج ہو کر دوران خون بند ہو جاتا ہے۔ پس وہی موت ہے۔ اگر زخم بہت چھوٹا ہو تو سخت صدمہ محسوس ہوتا۔ چہرہ میلا پھیکا بیقرار ہو جاتا۔ تمام اعصاء ڈھیلے اور پست پڑ جاتے۔ دل کی حرکات بیقاعدہ بے ڈھب اور رُکی ہو جاتی۔ مگر نبض پتلی کمزور اور نامعلوم رہتی اور سانس دشوار ہو جاتا ہے۔ **چہاردہم شکم اور پیڈو کی ضربات** (۱) عضلات کا کچلا جانا۔ یا اندر ہی اندر پھٹ جانا۔ اس میں پیری ٹونائیٹس کا اندیشہ رہتا ہے (۲) دیوار شکم کے ایسے زخم جن میں پیری ٹونیم زخمی نہو۔ یہ زخم جلدی اچھے ہو جاتے ہیں (۳) دیوار شکم کے ایسے زخم جن میں پیری ٹونیم زخمی ہو جاتے اس میں اندرونی اعضا بھی ساتھ ہی زخمی ہو سکتے ہیں۔ اگر متعفن مادہ ساتھ پہنچ گیا ہے۔ تو سخت پھیلنے والا پیری ٹونائٹس ہو کر ہلاک کر سکتا ہے (۴) گردے اور یورے ٹر کا زخم۔ **پانزدہم پیڈو کے اعضا کی ضربات** (۱) مثانہ کا پھٹ جانا۔ اگر شکم کی طرف سے تنے ہوئے مثانہ میں ضرب پہنچے تب وہ حصہ پھٹتا ہے جس پر پیری ٹونیم ملفوف ہے کیونکہ یہی حصہ نہایت کمزور اور بے سہارے ہے۔ اگر گولی یا کوئی نوکدار شے سیون کی طرف سے داخل ہوئی ہے تب وہ حصہ زخمی ہو سکتا ہے جس پر پیری ٹونیم ملفوف نہیں ہے۔ پہلی صورت میں پیشاب پیری ٹونیم کے اندر جمع ہوتا ہے۔ اور دوسری صورت میں پیری ٹونیم اور عضلات شکم کے درمیان۔ علامات پیشاب کے نکلتے ہی سخت صدمہ ہوتا۔ شدید جلن شکم کے اندر یا اُس کی دیوار یا سیون میں محسوس ہوتی۔ پیشاب قدرتی رستہ سے خارج نہیں ہوتا۔ کیتھیٹر داخل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مثانہ سکڑا ہوا

اور خالی ہے اُس کے راستہ خون آمیز پیشاب کے محض چند قطرات خارج ہوتے ہیں (۲) یوریتھرا یعنی مجری بول کے زخم ان میں پیشاب جلد کے نیچے پھیلکر نہایت سخت جلن اور درد پیدا کر دیتا ہے۔ اور اکثر ہمیشہ کیواسطے ناسور باقی رہجاتا ہے (۳) یوریتھرا کا کچلا جانا اور پھٹ جانا۔ یہ واقعہ یوریتھرا کے ممبرنیس حصہ میں عموماً ہوجایا کرتا ہے جس میں ٹرائنگولر لگیمنٹ کی انٹی ریر تہ پھٹ جاتی اور پیشاب سپرفیشل فیشیا کی گہری تہ کے نیچے پھیلتا ہوا فوطوں اور سیون کی طرف چلا جاتا اور اوپر دیوار شکم کی طرف چلا جاتا ہے۔ پیری نیم کارپس سپنجیوزم اور بلب کی شریانوں سے خون بکثرت خارج ہوکر ان حصوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ کبھی مجری بول کے راستہ سے بھی خون باہر آجاتا ہے۔ منجمد خون سے زخم کے مقابل یوریتھرا سد ہوکر مثانہ پیشاب سے تنتا چلا جاتا ہے۔ جو پیشاب جلد کے نیچے فوطوں اور شکم کی طرف گیا ہے وہ تمام نرم ساختوں کو گلا کر سیاہ چھیچھڑے بنا دیتا ہے

شانہ دہم۔ مقعد اور فرج کی ضربات یا غیر جنس شے کا ان کے اندر داخل ہوجانا سیون کا پھٹ جانا۔

ضعف بصر۔ استھی نوپیا۔ اس مرض میں آنکھ ظاہرا ہر قسم کے نقص سے صاف نظر آتی ہے۔ اور بصارت میں بھی کسی قسم کا نقص نہیں ہوتا۔ لیکن تھوڑی دیر لکھنے پڑھنے یا کوئی اور نظر کا کام کرنے سے آنکھیں درد کرنے لگجاتیں یا تکان معلوم ہونے لگتا ہے۔ اس کا علاج مقویات فولاد کونین۔ اور سٹرکنیا وغیرہ سے کرنا چاہیئے۔ اگر مریض کو سست بیٹھے رہنے کی عادت ہو تو مناسب سیر گشت اور ورزش کی طرف رغبت دینی چاہیئے۔

ضفدع اللسان۔ زبان کے نیچے تھیلی دار رسولی ہوجانا۔ رینولا۔ دیکھو بیان رینولا کا۔

ضیق النفس۔ دیکھو بیان آسما کا۔

باب الطاء المهملہ

طاعون - دیکھو بیان پلیگ کا۔

طامسز اوپریشن Thomas's Operation اس کا دوسرا نام لیپیرو لائی ٹراٹومی ہے۔ جبکہ بچہ کا قدرتی رستہ سے پیدا ہونا کسی طرح ممکن نہو تو یہ عمل کیا جا سکتا ہے۔ اس کا عمل حسب ذیل ہے۔

پیوبس سے انٹی ریر سپی ریر الیک سپائین تک ایک شگاف دو۔ الیک فاسا سے پیری ٹونیم کو اُٹھاؤ۔ حتی کہ ویجائینا اور سروکس کا جائے اتصال معلوم ہوجائے۔ تب ویجائینا میں شگاف دیکر فم رحم کو کشادہ کرو اور بچہ کو نکال لو۔ اس عمل میں پیری ٹونیم کے اندر شگاف نہیں آتا۔

طحال کے امراض - دیکھو بیان سپلین کے امراض کا۔

طرش - نقصان سمع - کم سُنائی دینا۔

طرفہ - سب کن جنکٹائیوا کے نیچے خون بہ جانا۔ اگر خفیف ہے تو خود بخود جذب ہوجاتا ہے کسی خاص علاج کی ضرورت نہیں پڑتی اگر زیادہ ہے تو کنجنکٹائیوا میں شگاف دیکر خارج شدہ خون نکال دینا چاہیئے۔ بعد میں ٹھنڈے پانی کی گدی برابر آنکھ پہ رکھیں اور مریض کو نظری کام سے منع کردیں۔

طفولیت کے امراض ۔ چونکہ ان امراض کا علاج متفرق طور پر اس کتاب میں درج ہو چکا ہے۔ اس لئے علیحدہ طور پر تفصیل کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی ۔

طنین ۔ کان کے اندر باریک آوازیں خود بخود محسوس ہونا ۔ کان بجنا ۔ اگر آوازیں بھاری مثل چکّی ۔ ڈھول وغیرہ کے سُنائی دیں تو اُس کو دودی کہتے ہیں ۔

بَابُ الظَّاءُ المُعجمہ

ظفرہ ۔ ٹیری جیم ۔ ناخونہ ۔ دیکھو بیان ٹیری جیم کا ۔

باب العین المہملہ

عادات عادت اس جگہ پر عادات سے ہماری مُراد وہ تمام امور ہیں جن کو انسان بلاکسی فطرتی احتیاج کے خود بخود اختیار کر لیتا ۔ اور اُن پر مداومت کرتا رہتا ہے ۔ یہ عادات مفصلۂ ذیل اقسام کی ہو سکتی ہیں ۔ **اوّل** کھانے اور پینے کے متعلق ۔ مثلاً شراب ۔ افیون ۔ بھنگ ۔ چرس ۔ تمباکو ۔ سنکھیا ۔ حقہ کا گل ۔ مٹی ۔ نرم ٹھیکریاں ۔ چولھے کی مٹی ۔ پان ۔ چھالیا ۔ چونہ ۔ کوئلہ ۔ کتھ ۔ حقہ ۔ چرٹ ۔ سلفہ ۔ دھتورہ ۔ پوست وغیرہ کھانے یا پینے کی عادات ۔ **دوم** نشست برخاست ۔ بیداری اور خواب ۔ جماع ۔ اور خورو نوش کے متعلق ۔ مثلاً حد سے زیادہ بیٹھے یا پڑے رہنا ۔ یا حد سے زیادہ محنت جسمانی اختیار کرنا ۔ فطرتی حاجت سے زیادہ اور اُس کے قواعد کے خلاف جماع یا خورونوش میں مشغول ہونا ۔ یا ان قدرتی حاجتوں سے متنفر ہو جانا ۔ ریاضت کے ضمن میں ہم یہ ظاہر کر چکے ہیں کہ کہاں تک انسان اس کے متعلقہ فطرتی قواعد کی پیروی کرتا ہے اور کہاں تک اُس کے خلاف چلتا ہے ۔ جماع اور حلق کے بیان میں ظاہر کر دیا گیا ہے کہ کیا کچھ انسان نے اس معاملہ میں فطرتی تقاضاؤں کی خلاف ورزی کی ہے ۔ پس دیکھو بیان ریاضت ۔ حلق ۔ جماع ۔ اور حفظ صحت کا ۔ **سوم** ۔ دین ۔ اور اخلاق کے متعلق ۔ تمہ میں مفصل طور پر ظاہر کر دیا گیا ہے کہ انسان نے فطرتی تقاضاؤں کے خلاف کیا کچھ اس معاملہ میں اپنی طرف سے افترا کئے ہیں اور کیا کیا واہیات عادات خلاف فطرت اُس نے ایجاد کی ۔ اور اُس پر مداومت اختیار کر لی ہے ۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سے امور ہیں کہ جو الہی فطرت کے خلاف ہیں ۔ اس سوال کا جواب سمجھنا اُن لوگوں کیواسطے کچھ مشکل نہیں جو غور و فکر کی عادت رکھتے اور صاف دل ہو کر ہر فعل کی اصل اور نتیجہ پر غور کرتے رہتے ہیں ۔ قرآن مجید میں فطرت الٰہی کی طرف حسب ذیل ارشاد ہے ۔

فطرت اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللہ ذٰلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون ۔ یعنی الٰہی فطرت وہ ہے جس پر انسان پیدائشی طور پر قایم کئے گئے ہیں ۔ خلق الٰہی کیواسطے کوئی تبدیلی نہیں ۔ یہی دین قایم رہنے والا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۔ پس الٰہی فطرت کی یہی پہچان ہے کہ

انسان پیدایشی طور پر اُس کا محتاج ہے۔ یعنی اُس کی فطرت میں اُس کے مادے اور میلان رکھے گئے ہیں۔ خود بخود ہر ایک انسان اُس کی طرف مایل ہوتا ہے۔ ان فطرتی حاجتوں اور خواہشوں میں تبدیلی کرنا کبھی انسان کا کام نہیں ہے ان پر قایم رہنا سچے دین پر قایم ہو جانا ہے۔ یہ آیت ایک قرآنی میزان ہے۔ جس پر ہم ہر ایک عادت کو وزن کر کے دیکھ سکتے ہیں۔ کہ آیا وہ طبعی عادت ہے یا غیر طبعی۔ متفرق سوا مدین و اخلاق کے متعلقہ عادات پر تو ہم علیحدہ علیحدہ بحث کر چکے ہیں۔ پس اپنے اپنے مقام پر اُن کا بیان دیکھنا چاہیے۔ اس جگہ پر ہم کھانے اور پینے کی متعلقہ عادات پر اس میزان کے لحاظ سے نظر کرتے ہیں کہ آیا وہ طبعی ہیں یا غیر طبعی۔

پس غور کرو کیا شراب پینا۔ افیون۔ بھنگ۔ چرس۔ سنکھیا۔ دھتورہ۔ سلفہ۔ نسی۔ حقہ۔ تاکل۔ پان چھالیا وغیرہ کھانا فطرتی ضروریات میں سے ہیں۔ یا محض انسانی اختراع ہیں۔ میرے خیال میں ہر ایک صحیح الدماغ انسان اس بات کا اقرار کر سکتا ہے کہ پیدایشی طور پر انسان ان میں سے کسی کا بھی محتاج نہیں۔ لیکن مصنوعی طور پر عادت ڈالنے سے بعض کا ایسا محتاج ہو جاتا ہے کہ جس طرح متفرق ضروریات کا۔ اور بعض کو جب چاہے ترک کر سکتا ہے۔ پس جب یہ تمام عادات طبعی ضروریات میں سے نہوئیں تو ان کے اختیار کرنے میں **لا تبدیل لخلق اللہ** کی صاف خلاف ورزی پائی جاتی ہے۔ اور اول و آخر اس خلاف ورزی کے بدنتایج انسان کو بھگتنے پڑتے ہیں۔ جو فعل کسی حقیقی ضرورت کو پورا نہ کرتا ہو اُس کا نام قرآنی اصطلاح میں لغو یا باطل یا ہزل ہے۔ دوسرے الفاظ میں کوئی غیر طبعی عادت اختیار کرنا گویا کہ لغویات یا ہزلیات میں مشغول ہوتا ہے جو سراسر دانائی کے خلاف ہے۔

عرق النساء - رنگیمن کا درد۔ شاسٹیکا۔ چونکہ عرق النسا بھی ایک اعصابی درد ہے۔ اس لئے اس کا علاج بھی وہی ہے۔ جیسا کہ اور اعصابی دردوں کا۔ ذیل میں ہم مختصر طور پر اس کا علاج بطور یادداشت درج کرتے ہیں۔

(۱) **خارجی تدابیر**۔ مقام درد پر اٹروپین کی جلدی پچکاری کرنا۔ چند روز چلنے پھرنے سے مریض کو منع کر دینا۔ چھالہ اُٹھانا یا مالشات کرنا۔ داغ دینا۔ ٹرکش باتھ کرنا۔ بجلی لگانا۔ آسمک ایسڈ کی جلدی پچکاری کرنا۔

(۲) **داخلی تدابیر**۔ مفصلہ ذیل دویہ داخلی استعمال میں مفید ہیں۔ سیلی سلیٹس۔ سیلال۔ کونین۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم۔ نوشادر۔ فیناسیٹین۔ اینٹی پائرین۔ اکسیلجین۔ بھنگ۔ اٹروپین۔ سم الفار۔ فولاد۔ فاسفرس۔ کاڈلور آئیل۔ زنک فاسفائڈ۔ سمی سی فیوگا۔ جیلسیمیم۔ اگٹ۔ نائیٹریٹ آف سلور۔ دھتورہ۔ ٹرپنٹائن۔ نیٹریٹ آف سوڈیم۔

(۳) جب **مفصلہ بالا** تدابیر سے آرام نہ ہو تو مفصلہ ذیل عملوں میں سے علی الترتیب آزما سکتے ہیں (ا) شاٹک عصب کا کھینچنا۔ اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ مریض کو چت لٹا کر گھٹنہ پر ٹانگ کو خم دیں۔ پھر ٹانگ اور ران کو اُٹھا کر مریض کے شکم کی طرف جہاں تک ممکن ہو لیجائیں۔ بعد میں پاؤں کو پکڑ کر تمام زور سے ٹانگ کو سیدھا کریں۔ ایسا کرنے سے پشت ران کے تمام عضلات اور اعصاب پر سخت کھینچ پڑے گی (ب) اکیوپنکچر۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ مریض کو اوندھا لٹا کر شاٹک عصب کا راستہ دریافت کریں۔ اور چار پانچ سوئیاں ایک دو انچ گہری ران کے اندر داخل کریں۔ جب سوئی خاص شاٹک عصب کو چھیدتی ہے۔ اُس وقت دفعتاً سخت تکلیف محسوس ہو کر اصل درد میں تکلیف معلوم ہونے لگتی ہے

(ج) شانۓ تک عصب کا حصہ نصف انچ کے قریب کاٹ ڈالنا - مریض کو بیہوش کر کے اس عصب کے خط میں شگاف دیکر تلاش کریں .... اور جب یہ عصب اچھی طرح شناخت میں آجائے تو نصف انچ کے قریب اُس کو کاٹ ڈالیں -

عروق جاذبہ اور غدود کے امراض - ان کی تفصیل حسب ذیل ہے -

(۱) اکیوٹ انفلے میشن - جبکہ ورم عروق میں محدود رہے اُسس کو لمفینجی آئی ٹس یا انجیو لیوسائی ٹس کہتے ہیں - اور جبکہ غدود میں محدود رہے تو اڈی نائیٹس - بعض اوقات ورم عروق اور غدود ہر دو میں مجتمع ہو جاتی ہے عموماً عروق جاذبہ اور غدود کی سوزش محدود رہتی - اور زیادہ نہیں پھیلتی ہے - لیکن جبکہ اس کا باعث کوئی مادہ تعفن خیز ہو تو بہت جلد پھیلتی ہے - اور قرب وجوار کی ساختوں کو شامل کر لیتی ہے - اکیوٹ انفلیمیشن کا علاج خواہ عروق میں یا غدود میں عام اصول کے مطابق حسب ذیل ہے - مقام ماؤف کو آرام سے رکھیں - ہر قسم کی رگڑ اور حرکت سے بچائیں - شروع سوزش میں تکمید کرنا یا پوٹلیس لگانا - یا جونک سے خون نکالنا - یا چھالہ اُٹھانا - یا ٹنکچر آیوڈین لگانا - یا لڈ لوشن کی گدی برابر رکھنا پیپ بننے کو روک سکتا ہے - لیکن اگر پیپ بن جانے کی علامات ظاہر ہوں تو پولٹیسیں لگا کر اُس کی تائید کریں - اور شگاف دیکر عام علاج ایبسیس کے مطابق علاج کریں - اگر ورم بسرعت پھیلتا اور بڑھتا معلوم ہو تو شگاف دینے میں ہرگز توقف نہ کرنا چاہیے - ورنہ اندیشہ ہے کہ سیپٹک مادہ دور دور شکم وسینہ یا دماغ کے اندرونی عروق میں پہنچکر مرض کو لاعلاج بنا دے - شروع سوزش میں سادہ سریع الہضم غذائیں کھلائیں - امعا کو مسہل دیکر صاف کریں اور اینٹی سیپٹک ادویہ مثلاً کونین - سیلی سین - پوٹاسیم آیوڈائیڈ - پارہ وغیرہ کھلائیں -

(۲) کرانک انفلیمیشن - یہ غدود میں ہی واقع ہوتی ہے - عروق اس سے عموماً بری رہتے ہیں - چونکہ یہ مرض عموماً نہایت مزمن ہوتا ہے - مدتوں کسی قسم کی تکلیف اس سے معلوم نہیں ہوتی - اس وجہ سے اکثر مریضان ابتدا میں اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ورم خوردہ غدود حیوانات سل کا مقام ہو جاتے - جو اُن کو زخمی کر دیتے ہیں - پس شروع سے ہی اس کے علاج کی طرف خاص توجہ رکھنی چاہیے - کونین فولاد کا ڈلور آئیل - ہائیپو فاسفائیٹس بربرس اکوی فولیم عشبہ - چوپ چینی - پوٹاسیم آیوڈائیڈ - وغیرہ ادویہ حسب حالت مریض کھلائیں - مقامی طور پر ٹنکچر آیوڈین باستقلال مدت تک لگاتے رہنا چاہیے تفصیل کیلئے دیکھو بیان سکرافیولا کا -

(۳) غدود کا سکرافیولا یا ٹیوبرکلوسس - اس کا بیان مفصل سکرافیولا میں کیا جا چکا ہے - جو علاج تھائی سس کا ہے - وہی اس کا علاج ہے - فرق محض مقامی علاج میں ہے - پس دیکھو بیان تھائی سس اور سکرافیولا کا -

(۴) غدود کا حد سے بڑھ جانا - اس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ - لمفاڈینوما اور لیوکوسائی تھیمیا میں کریں گے -

(۵) اٹروفی آف گلینڈس - غدود کا جسم میں کم ہو جانا - بڑھاپے میں عام زوال کیساتھ غدود کا زوال بھی واقع ہو جاتا ہے - اس کا کوئی خاص علاج نہیں - اور نہ اس سے کوئی خاص تکالیف پیدا ہوتی ہیں -

(۶) غدود یا عروق میں رسولیاں بن جانا - یا کسی غیر مادہ کا جمع ہونا - مثلاً سرطان - آتشک کی رسولیاں

ٹیوبرکل ۔ ایلیوی ناٹیڈ یگمینٹ وغیرہ ۔ ان فسادات کا علاج اصل مادہ یا مرض کا علاج ہے ۔ پس ان کا بیان اپنے اپنے موقعہ پر دیکھو

(۷) **عروق جاذبہ کی ساخت میں نقص واقع ہونا** ۔ یہ زیادہ تر دو قسم کے ہوتے ہیں ۔ اول عروق کا معمول کی نسبت کشادہ ہو جانا ۔ اس کو لمفی انجی ایکٹیسس کہتے ہیں ۔ دوئم عروق کا بند ہو جانا ۔ ان امراض کا کوئی خاص علاج نہیں ہے ۔ ان کا تشخیص ہونا بھی عموماً محال ہوتا ہے ۔ مالش کرنا ۔ سینک دینا ۔ ماؤف حصہ کو آرام دینا ۔ اور کشادگی عروق کی حالت میں مناسب پٹی باندھنا مفید ہو سکتے ہیں ۔

عروقی رسولی ۔ انیورزم ۔ ابورسما ۔ انوریسما ۔ دیکھو بیان انیوریزم کا ۔

عسر البلع ۔ خشک یا تر شے کے نگلنے میں دقت واقع ہونا ۔ ڈسفےجیا ۔

عسر الولادت ۔ مشکلات پیدائش ۔ اس کو انگریزی میں ڈسٹوکیا کہتے ہیں ۔ اس کی وجوہات عموماً چار قسم کی ہوتی ہیں

اول ۔ یوٹرائن انرشیا ۔ ضعف رحم یعنی رحم کا انقباض بخوبی درد پیدا نہ کرنا ۔ اس کی مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں مثلاً (۱) لائیکوار امنی آئی کی کثرت یعنی پانی زیادہ ہونا (۲) رحم کی وضع کا بے قاعدہ ہونا (۳) شکم میں پانی جمع ہو جانا ۔ یا پیشاب کا بند رہنا ۔ یا شکم یا پیڑو کے اندر رسولی کا ہونا (۴) قبض جس کی وجہ سے پاخانہ مقعد کے اندر جمع ہو جائے ۔ (۵) عام ضعف ۔ لاغری ۔ خوف ۔ گھبراہٹ وغیرہ ۔ پس اگر عسر ولادت کی وجہ یوٹرائن انرشیا ہے تو مطابق اسباب اس کا علاج کرنا چاہیئے ۔ اگر پانی حد سے زیادہ ہے اور فم رحم کشادہ ہو چکا ہے تو سوراخ کر کے پانی نکال دینا چاہیئے ۔ اگر قبض کی وجہ مقعد پر ہے تو بذریعہ حقنہ اُس کو صاف کرنا چاہیئے ۔ اگر حبس البول کی وجہ سے مثانہ تنا ہوا ہے تو کیتھیٹر کے ذریعہ پیشاب نکالنا چاہیئے ۔ اگر رحم سامنے کی جانب گر پڑا ہے تو مریضہ کو چت لٹا کر شکم پر پٹکا باندھیں ۔ اگر جانب چپ یا راست کو گر پڑا ہے ۔ تو مخالف سمت میں مریضہ کو لٹا دیں ۔ پہلے درجہ پیدائش میں جب تک کہ پانی خارج نہیں ہوا دیری سے کوئی اندیشہ نہیں ہوتا کیونکہ پانی کی وجہ سے بچہ اور رحم ہر دو رگڑ یا ضرب سے محفوظ رہتے ہیں لیکن اگر درد بار بار اور بشدت ہوتا ہو ۔ اور جھلیاں مستعدی کے ساتھ خارج ہوتی نہوں تو ۲۰ گرین کلورل یا ۲۰ قطرہ ٹنکچر اوپیم دینے چاہئیں ۔ اس سے چند گھنٹہ مریضہ کو آرام ملکر از سر نو درد اٹھنا شروع ہوگا ۔ جو پہلے کی نسبت قوی اور باقاعدہ ہوگا ۔ شکم پر ہتھیلی رکھ کر دباؤ پہنچانا پیدائش میں تائید کرتا ہے ۔ اگر ان تدابیر کے بعد بھی پیدائش مستعدی سے انجام ہوتی معلوم نہ ہو تو فارسپس سے کام لینا ضروری ہے ۔

کونین پانچ گرین سے ۱۰ گرین تک کی خوراک میں کھلانا بعض اوقات نہایت مفید ثابت ہوا ہے ۔ اس سے رحم کو تقویت حاصل ہوتی ۔ اور کسی قسم کا ضرر ظاہر نہیں ہوتا ۔ ارگٹ جو رحم کو سخت تحریک دیتی ہے ۔ تا وقتیکہ تمام رستہ کافی طور پر کشادہ نہو جائے ہرگز ہرگز استعمال نکرنی چاہیئے ۔ اس سے یہ اندیشہ ہے کہ رحم زور سے سکڑ کر بچہ کو ہلاک کر دے یا خود پھٹ جائے ۔ بلکہ بہتر یہی ہے کہ جب بچہ پیدا ہو کر آنول نال بھی باہر آ جاوے اُس وقت اس کو دینا چاہیئے ۔ اس سے رحم کامل طور پر سکڑ کر جریان خون کو فوراً بند کر لیتا ہے ۔

دوئم ۔ فم رحم کا کسی وجہ سے کشادہ نہونا ۔ مثلاً (۱) سروکس یعنی فم رحم کا سخت اور متشنج ہونا (۲) فم رحم کا سوزش ہو کر بند ہو جانا (۳) فم رحم کی دیواروں کا زخم ہو کر پیوست ہو جانا (۴) سروکس کا زیادہ موٹا اور لمبا ہو جانا (۵) سروکس کا

سرطان - جب پیدایش میں ان وجوہات سے دیری ہو تو اُس کا علاج حسب ذیل ہے - اگر گردن رحم سخت اور متشنج ہو گئی ہو تو کلورل ہائیڈریٹ ۲۰ گرین خوراک میں کھلائیں - یا کلورا فارم ایک ڈرام کے قریب سنگھائیں - اس سے تشنج رفع ہو کر راستہ کشادہ ہو جائیگا - اور پیدایش شروع ہو جائیگی - اگر ضرورت پڑے تو بذریعہ بارنیز بیگ یا انگشت فم رحم کو کشادہ کر سکتے ہیں لیکن اگر فم رحم بالکل ہی بند ہو کر بارنیز بیگ کا داخل ہونا محال ہو گیا ہو تو کلورا فارم سے بیہوش کرکے صلیبی شگاف دیکر یہ عمل کرنا چاہیئے - اگر ان تمام تدابیر میں ناکامی رہے تو فارسیپس یا ورشن یا کرینیاٹومی یا سیزیرین سیکشن ضروری ہو جاتے ہیں - دیکھو ان عملوں کا بیان -

سوئم فرج یا پیڈو کے امراض کیوجہ سے پیدایش میں دقت واقع ہونا - مثلاً (۱) فرج کی دیوار پر کا زخم یا سوزش کے بعد پیوست ہو جانا (۲) دہان فرج یا دنبل یا رسولی یا ائیڈیما وغیرہ ہو جانا (۳) ہائمن جھلی کا سخت اور سالم رہنا (۴) پیڈو کے اندر کسی قسم کی رسولی ہو جانا جو رحم کو اُس کے اندر اُترنے سے مانع ہو (۵) خروج المقعد - خروج الفرج - سنگ مثانہ وغیرہ - جب ان وجوہات سے پیدایش میں دیری واقع ہو تو اُس کا علاج حسب ذیل ہے - اگر فرج تنگ ہو تو بذریعہ ٹینٹ یا بارنیز بیگ اُس کو کشادہ کر سکتے ہیں - اگر دبیلہ یا ائیڈیما یا سخت جھلی یا پیوستگی دیوار فرج موجود ہو - تو شگاف دیکر روک کو رفع کر سکتے ہیں اگر کوئی رسولی سد راہ ہے تو بشرط امکان اُس کو قطع کرکے نکالدیں - یا دھکیل کر شکم کی طرف کر دیں - تاکہ رحم پیڈو میں اُتر آئے جب یہ تمام تدابیر ناکامی پر رہیں تو فارسیپس یا کرے نیاٹومی یا سیزیرین سیکشن کی طرف توجہ کر سکتے ہیں - دیکھو بیان ان تدابیر کا اگر خروج مقعد یا فرج موجود ہیں تو خارج شدہ حصہ کو عارضی طور پر اپنی اصلی جگہ پر کر سکتے ہیں - اگر سنگ مثانہ موجود ہے تو چھید کر یا مجری پیشاب کو کشادہ کرکے نکالدیں - یا انگشت سے دھکیل کر شکم کی طرف کر دیں -

چہارم پیڈو کا پیدایشی طور پر ناقص اور بدوضع ہونا - اگر بدوضعگی خفیف ہو یعنی قطر کنجوگیٹ چار انچ کے قریب ہو تو خود بخود پیدایش ہو سکتی ہے - اگر بدوضعگی ہو کر پیڈو زیادہ تنگ ہو گیا ہے تو مفصلۂ ذیل عملوں میں سے کوئی ایک حسب موقع کرنی چاہیئے - فارسیپس - ورشن - اسقاط - کرے نیاٹومی - سیزیرین سیکشن - تفصیل اس اجمال کی یہ ہے - کہ اگر کنجوگیٹ ۴ انچ اور ۳ ½ انچ کے درمیان ہے اور جنین کا سر پیڈو میں اُتر گیا ہے تو فارسیپس استعمال کریں - اگر سر پیڈو کے اندر نہیں اُترا بلکہ اوپر ہی اوپر برم کے قریب متحرک معلوم ہوتا ہے تو اس صورت میں ورشن بہتر ہے - جبکہ کنجوگیٹ ۳ ½ اور ۲ ¾ انچ کے درمیان ہو تو ورشن ضروری ہے - کیونکہ سر جبکہ پیڈو میں اپنے قاعدہ کی طرف سے داخل ہو تو بآسانی تنگ راستہ میں سے گذر جاتا ہے بہ نسبت اس کے کہ قحف کی طرف سے داخل ہو - جبکہ فارسیپس یا ورشن سے مفصلۂ بالا حالتوں میں ناکامی رہے - یا کنجوگیٹ ۳ انچ اور ۱ ½ انچ کے درمیان ہو تو کرے نیاٹومی یا کرے نیاٹومی وایمبریاٹومی ہر دو ضروری ہو جاتے ہیں - جبکہ کنجوگیٹ ۱ ¾ انچ یا اس سے بھی کم ہو اور کرے نیاٹومی وایمبریاٹومی ہو کر بھی بچہ پیدا نہو سکے تو سیزیرین سیکشن کرنا چاہیئے - اگر تنگی و بدوضعگی پیڈو کی نسبت پہلے سے علم ہو تو طبیب کا فرض ہے کہ اسقاط کی صلاح دے تاکہ مریضہ پیدایش اور اُس کے متعلقہ جراحی عملوں کے خطرات سے امن پا سکے - وقت اسقاط کیلئے مفصلۂ ذیل حساب مقرر کیا گیا ہے -

اگر کنجوگیٹ ۲½ انچ ہے تو اسقاط تیسویں ہفتہ حمل میں کرانا چاہیئے۔ اور اگر ۳ انچ ہو تو تینتیسویں ہفتہ حمل میں۔ اور اگر ۳¼ انچ ہے تو چھتیسویں ہفتہ حمل میں۔ تیسویں ہفتہ یا اُس کے بعد کی پیدائش کا بچہ زندہ رہسکتا ہے۔ اس لیئے اگر ۲¾ انچ یا اس سے زیادہ کنجوگیٹ ہو تو اس میعاد تک انتظار کرنا چاہیئے۔ اور اگر ۲½ انچ سے کم ہے تو جس قدر جلد اسقاط کرا دیا جائے بہتر ہے۔

پنجم۔ خاص بچہ کی خلاف معمول حالتیں عسر ولادت کا باعث ہوسکتی ہیں جس کی مختصر تفصیل حسب ذیل ہے (۱) **ہائیڈرو کیفے لس** یعنی بچہ کے سر میں پانی پڑ جانا۔ اس کا علاج یہ ہو کہ ٹروکار کے ذریعہ پانی خارج کریں۔ تاکہ سر پچکا ہوکر پیدائش آسان ہوسکے۔ اس کے بعد اگر بچہ خود بخود پیدا نہو سکے تو فارسپس یا ورشن یا کرینیا ٹومی حسب موقع عمل میں لاسکتے ہیں (۲) **مینگو سیل** یعنی دماغ کی جھلیوں کا باہر نکل آنا۔ یہ عموماً دماغ کے اندر پانی جمع ہوکر واقع ہوتا ہے پس ہائیڈرو کیفے لس کے طریق پر ہی اس کا علاج کیا جاتا ہے۔ (۳) **بچہ کا سر** معمول سے بڑا اور سخت ہونا۔ اول فارسپس آزمائیں۔ اگر اس طرح سے پیدائش نہو سکے تو کرینیا ٹومی کرنی چاہیئے (۴) شکم یا سینہ کے اندر پانی جمع ہونا۔ یا مثانہ کا پیشاب سے تن جانا۔ اس کا علاج یہ ہو کہ بذریعہ اسپی ریٹر کے پانی خارج کر دیں (۵) **شکم یا سینہ** کے متعلق کسی عضو کا حد سے بڑھ جانا۔ یا رسولیاں ہونی۔ اس کا علاج اپو سریشن ہے۔ دیکھو بیان اپو سریشن کا (۶) **دو بچوں کا پیوستہ ہونا**۔ عموماً جب دو بچے پیوستہ ہو جاتے ہیں تو وہ جسم میں چھوٹے ہوتے اور اُن کی پیدائش میں کوئی دقت واقع نہیں ہوتی لیکن اگر اُن کی پیدائش از خود کسی وجہ سے محال ہو گئی ہو تو کرینیا ٹومی یا ایمبریا ٹومی حسب ضرورت کرسکتے ہیں۔

ششم۔ ایک سے زیادہ بچوں کی پیدائش کیوقت دقت واقع ہونا۔ توام یعنی جوڑوں کی پیدائش میں پچاس فیصدی ایسا ہوتا ہے کہ ہر دو بچے سر کی طرف سے پیدا ہوتے ہیں۔ تیس فیصدی ایک سر کی طرف سے اور دوسرا پیڈو کی طرف سے۔ عموماً پیدائش میں کوئی دقت واقع نہیں ہوتی۔ پہلے ایک بچہ معمولی طور پر پیدا ہوکر پندرہ بیس منٹ کے بعد دوسرا پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر بعض اوقات خاص خاص وضع پیدائش کیوجہ سے دقت واقع ہو جاتی ہے۔ جس کی مختصر تفصیل حسب ذیل ہو۔ (۱) **جبکہ ہر دو بچے سر کیطرف سے پیدا ہوں**۔ اس میں دو طرح سے دقت واقع ہوتی ہے۔ ایک تو اس طرح سے کہ دونوں سر ایک ہی وقت پیڈو کے اندر اُترنا چاہیں۔ ایسی صورت میں ایک سر کو اوپر کی طرف دھکیل کر دوسرے سر کو فارسپس کے ذریعہ پیڈو کی طرف کھینچنا چاہیئے۔ دوئم اس طرح سے کہ ایک بچہ کا سر پیڈو میں اُتر جائے۔ اور دوسرے بچہ کا سر فوراً اُس کی گردن میں پھنس کر پیدائش محال کر دے۔ ایسی صورت میں بشرط امکان دوسرے بچہ کا سر گردن سے نکال کر شکم کی طرف دھکیل دینا اور پہلے بچہ کو فارسپس کے ذریعہ نکال لینا چاہیئے۔ اگر ایسا ممکن نہو تو دوسرے بچہ کا سر بذریعہ پرفوریٹر کرکے پہلے بچہ کو بذریعہ فارسپس نکال لیں۔ اور بعد میں دوسرے بچہ کو (۲) **جبکہ ایک بچہ سر کیطرف سے پیدا ہوا اور دوسرا پیڈو کی طرف سے**۔ اس میں بعض اوقات یہ دقت واقع ہوتی ہے کہ ایک کی ٹھوڑی دوسرے کی ٹھوڑی میں پھنس جاتی ہے۔ ایسی صورت میں اول تو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ دوسرے بچہ کا سر علیحدہ ہوکر پہلا بچہ نکالا جاسکے

اگر ایسا ممکن نہ ہو تو پہلے بچہ کا سر کاٹ کر اُس کے جسم کو نکال لیں۔ اور سر کو شکم کی جانب دھکیل دیں۔ حتی کہ دوسرا بچہ پیدا ہو جائے بعد میں سر خود بخود باہر آ جائیگا۔ اگر خود بخود خارج نہ ہو تو اُس کو توڑ کر یا سوراخ کر کے نکال سکتے ہیں۔ دوسرا طریق ایسی صورت میں یہ ہے کہ دوسرے بچہ کا سر توڑ کر پہلے بچہ کو نکالیں۔ اور بعد میں دوسرے کو (۳) ایک بچہ کا ہاتھ یا پاؤں پیدائش کے وقت سر کے ساتھ خارج ہوتا معلوم ہو۔ ایسی صورت میں خارج شدہ ہاتھ یا پاؤں کو دھکیل کر راستہ سے الگ کر دینا چاہئے (۴) دونوں بچوں کے پاؤں اکٹھے خارج ہوں۔ ایسی صورت میں ایک بچہ کو بہت جلد کھینچ کر نکال لینا چاہئے۔

ششم پیدائش کیوقت بچہ کا بیوضع ہو جانا۔ اس کا علاج انشاء اللہ تعالیٰ ورشن میں کیا جائیگا۔

عشا۔ رتوندی۔ نکٹے لوپیا۔ اس میں ریٹی نا کا حس سُست ہو کر رات کی نظر خراب ہو جاتی ہے۔ پُرانے امراض کر کے اور میلیریا کی وجہ سے ہو جایا کرتا ہے۔ اس کا علاج مطابق سبب کرنا چاہئے۔ مثلاً اگر پُرانے امراض میں ضعف لاحق ہونیکی وجہ سے یہ مرض ہوا ہے۔ تو مقویات فولاد۔ آرسنک سٹرکنیا۔ فاسفرس وغیرہ استعمال کرائیں۔ غذائیں لطیف۔ سریع الہضم دیتے رہیں۔ اور امعا کو صاف رکھیں۔ اگر سکروی کیوجہ سے ہوا ہے تو عام قواعد کیمطابق سکروی کا علاج کریں (دیکھو بیان سکروی کا)۔ اگر میلیریا کیوجہ سے ہوا ہے تو اُس کا علاج کونین آرسنک وغیرہ سے کرنا چاہئے۔ میلیریل فیور کا بیان دیکھو۔

عشبہ - دیکھو بیان سارساپریلا کا۔

عصابہ - دردپیشانی۔ شقیقہ۔ دیکھو بیان سپرا آربٹل نیورلجیا کا۔

عصارہ ریوند گیمبوج۔ نہایت تیز اور سریع الاثر مسہل ہے۔ معدہ اور امعا میں سخت سوزش پیدا کر کے بیشمار پتلے دست لاتا۔ مگر صفرا کم خارج کرتا ہے۔ زیادہ مقدار میں قے آور ہے۔ مخرج کرم امعا ہے۔ لیکن بچوں کو اس کا استعمال نکرنا چاہئے۔ خون میں جذب ہو کر گردوں کے راستہ خارج ہوتے وقت مدر اثر پیدا کرتا۔ اور زرد رنگ پیشاب بکثرت خارج کرتا ہے۔ استسقا۔ امراض دماغی۔ اور کرم امعا میں شاذ و نادر استعمال کیا جاتا ہے۔ خوراک ½ گرین سے ۲ گرین تک۔ پل گیمبوج کو ۴ گرین سے ۸ گرین تک۔

عصارہ مہک - رب السوس۔ ملیٹھی کا ست ہے۔ سینہ اور حلق کا ملین۔ اور کھانسی کا دافع ہے۔ مسہل دواؤں کی خراش کو کم کر دیتا۔ اور مجاری بدن کا مجلی اور قولنج میں مفید ہے۔

عضو تناسل کے امراض (۱) پیدائشی طور پر معدوم ہونا (۲) عضو تناسل کا فوطوں کے ساتھ پیوستہ ہونا۔ اس کا علاج جراحی عمل سے ہو سکتا ہے (۳) ہائی پوسپیڈیاس۔ عضو تناسل کے سطح زیرین میں طولاً شگاف ہونا اس کے تین درجہ ہیں۔ اوّل۔ کل طول میں شگاف ہو ساتھ ہی جلد حشفہ میں بھی شگاف ہو۔ دوم۔ یہ کہ جڑ کے قریب یوریتھرا میں شگاف ہو اور باقی حصہ عضو میں جو لب اور حشفہ کے درمیان ہے۔ کارپس سپنجیوزم ندارد ہو۔ سوم۔ یہ کہ کل عضو میں طولاً شگاف ہو ساتھ ہی فوطوں میں بھی ہو اور یوریتھرا سیون میں جا کر کھلے۔ اس صورت میں عضو تناسل بہت چھوٹا رہجاتا۔ اور خصیہ عموماً فوطوں میں نہیں رہتے۔ بلکہ کنج ران یا شکم کے اندر رہجاتے ہیں۔ ایسی حالت کا

نام غلطی سے دو جنسہ رکھا گیا ہے کہ اس میں مرد و عورت کے اعضا ایک ہی میں جمع ہیں (۴) **اپی سپی ڈیس** - عضو تناسل کی پشت یعنی بالائی سطح میں طولاً شگاف ہونا (۵) **فائی موسس** - جب جلد حشفہ بہت لمبی اور تنگ ہو جاتی ہے کہ حشفہ سے دور تک آگے بڑھی ہوئی ہوتی - مگر تنگی کی وجہ سے پیچھے نہیں ہٹ سکتی - اس حالت کو فائی موسس کہتے ہیں یہ دو قسم کا ہوتا ہے - پیدائشی اور غیر پیدائشی - فائی موسس میں عضو تناسل چھوٹا اور پتلا ہوتا ہے - تنگ چھلے کی وجہ سے کھال پیچھے نہیں ہٹ سکتی عموماً اس مقام پر ہوتا ہے جہاں جلد اور جھلی ملتی ہیں - چونکہ اس حالت میں جلد کو پیچھے ہٹا کر حشفہ کو صاف نہیں رکھ سکتے - اس لئے بہت سے امراض پیدا ہو جاتے ہیں - بچوں میں کبھی خراش ہونے سے چھوٹی عمر میں جلق کی عادت ہو جاتی زیادہ میل جمع ہو کر ورم پیدا کر دیتی [illegible] ایسا ہو جاتا ہے - کہ مجری بول سے پوری دھار کیساتھ آتا - کہ جلد کے سوراخ سے پوری طرح نہیں نکلتا - یا کبھی رک کر [illegible] دیتا ہے - پھر اس پیشاب کا تلچھٹ بیٹھ کر کنکریاں بنا دیتا ہے - یا حشفہ پر زخم کر دیتا ہے - حشفہ کی [illegible] ورم اور زخموں سے کبھی فائبرس رسولیاں بن جاتی ہیں اور کبھی سرطان ہو جاتا ہے - چھوٹی کنکریاں حشفہ کے اندر [illegible] تعداد میں دیکھی گئی ہیں - اکثر سلسل بول رہنا - پیشاب رک رک کر آنا [illegible] پانی [illegible] آنے لگتا ہے - کبھی فرموس ہو جاتا ہے - کبھی پیشاب [illegible] ہی ہو جاتا ہے - [illegible] میں یہ سب امراض ہو سکتے ہیں - علاوہ بریں قطع تناسل ہو جاتا ہے - کیونکہ انزال کے وقت منی جلد کے نیچے آ کر جمع ہو جاتی ہے اور باہر نکلنے نہیں پاتی - رسولیوں - زخموں اور سرطان کی حالت میں تو علاج محال ہو جاتا ہے - اگر سوزاک یا آتشک یا سافٹ شنکر ساتھ ہو جائے تو اُن کا علاج محال ہو جاتا ہے - غیر پیدائشی فائی موسس کی وجوہات حسب ذیل ہوتی ہیں آتشک یا سافٹ شنکر کے زخم یا شقاق - سادہ زخم - ہرپیز - پرانی ورم - اس کا اصل علاج ختنہ کر دینا ہے (۶) **پیرا فائی موسس** یہ اس حالت کا نام ہے جس میں حشفہ کی جلد زبردستی پیچھے کر لی جائے اور پھر وہ جلد سکڑ کر [illegible] سکڑا ہوا چھلہ عضو کو گھوٹ کر اس کا دوران خون بند کر دیتا ہے - اس لئے چھلے سے آگے کا حصہ بہت [illegible] متورم ہو کر وہ پڑنا شروع ہو جاتا ہے - علاج کے لیے دیکھو بیان پیرا فائی موسس کا - (۷) **بیلانائی ٹس** - جلد حشفہ کی ورم - جب سپاری کی جھلی بھی متورم ہو جائے اس وقت اس کو پوسٹھائی ٹس کہتے ہیں (۸) **فرموس** - یہ عضو تناسل کی دردناک اور پائیدار استادگی کا نام ہے جو دنوں متواتر رہتی - اس میں شہوت کچھ نہیں ہوتی - بلکہ دردناک تناوٹ [illegible] سے مریض بے چین ہو جاتا ہے - کثرت جماع اور نشہ شراب کی حالت میں صحبت کرنے سے ایسا ہوتا ہے - برومائیڈ آف پوٹاش زیادہ مقدار میں بار بار کھلانا چاہئے (۹) **متفرق امراض** - ہرپیز - پھنسیاں - چھالہ - مسے - رسولیاں - ہائی پرٹرافی - گینگرین سرطان [illegible] وغیرہ -

عطاس - چھینکیں بکثرت آنا - دیکھو بیان سنیزنگ کا -

عطسہ - چھینک - دیکھو بیان سنیزنگ کا -

عظم الانثیین - خایہ یعنی فوطوں کا بڑھ جانا - دیکھو بیان ٹیسٹی کل کے امراض کا -

عظم الکبد - طحال کا بڑھ جانا - تلی ہو جانا - تاپ تلی ہونا - دیکھو بیان سپلین کے امراض کا۔

عظم اللسان - زبان کا بڑھ جانا - دیکھو بیان زبان کے امراض کا۔

عقد - پلکوں میں گرہ پڑ جانا - دیکھو بیان پلکوں کے امراض کا۔

عقر - بانجھ پن - دیکھو بیان سٹیریلٹی کا۔

عقرقرحا - دیکھو بیان آکرکرا کا۔

عقیم - بانجھ عورت - دیکھو بیان سٹیریلٹی کا۔

عناب - گاڑھے خلطوں کا منضج - ملین سینہ - رافع خشونت سینہ - ملین - مسکن حدت خون - اور مصفی خون ہے۔ کھانسی - درد صدر - درد جگر و گردہ اور حدت خون اور کثرت عطش میں مفید ہے - پسا ہوا مع گٹھلی بطور سفوف حابس اسہال ہے - خر ۴ دانہ سے ۳۰ دانہ تک۔

عنبر - عنبر اشہب - محافظ قوی وارواح - مفرح - مقوی اعضا - محرک باہ واشتہا و دوران خون ہے - فالج - لقوہ - رعشہ - کزاز - شنج - دردسر - شقیقہ - کھانسی - سل - ضعف قلب - خفقان - غشی - ضعف معدہ و کبد - استسقا - یرقان - ضعف باہ اور وجع مفاصل میں مفید ہے - خر ایک رتی سے ۲ رتی تک۔

عنبر بید - معدہ - خفیف مسہل - مدر بول - مدر حیض - مخرج کرم امعا - مخرج ریاح ہے - ذہن کو تیز کرتا اور نسیان کا دافع ہے - استسقا - یرقان - عسر البول - درد مفاصل میں نافع ہے - اس کی بو ہونی سے زہردار جانور بھاگتے ہیں - سرمہ اس کا شہد کے ساتھ بینائی کو تیز کرتا - یعنی جلی قرینہ ہے - خر ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

عود صلیب - اس کو عربی میں فاوانیا کہتے ہیں - حابس اسہال - حابس الدم - مدر بول وحیض اور مقوی اعصاب ہے - دردسر اور مرگی کیلئے نہایت مفید ہے - شہد کے ساتھ پینا کابوس کو نافع ہے - یرقان - اختناق رحم - نقرس - اور بعض امراض گردہ ومثانہ ورحم میں مفید ہے - خر ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک - تخم ۱۰ عدد سے ۲۵ عدد تک۔

باب الغین المعجمہ

غثیان - جی متلانا - دیکھو بیان قے کا۔

غدود کے امراض - دیکھو بیان عروق جاذبہ اور غدود کے امراض کا۔

غذا - فُڈ - ڈائیٹ - کھانا پینا۔

غذا کا بیان - طبی اصطلاح میں غذا سے مراد وہ تمام اشیا ہیں جو باواسطہ یا بلا واسطہ جزو بدن بنتی ہیں - یا حرارت وقوت جسمانی میں مدد دیتی ہیں - اس تعریف میں ہوا بھی شامل ہے - کیونکہ یہ تنفس کیساتھ اندر جاتی اور حرارت پیدا کرتی ہے - مگر عموماً غذا میں کھانے اور پینے کی چیزیں شامل کی جاتی ہیں - اور ہوا علیحدہ شمار کی جاتی ہو - اگرچہ درحقیقت یہ بھی ایک غذا ہے - دوا سے مراد وہ اشیا ہیں جو جزو بدن تو نہیں بنتی - مگر اس کے موجودہ افعال میں

نیز تبدیل کرکے طرح طرح کے اثر پہنچاتی ہیں۔ زہر سے مراد وہ اشیا ہیں جو حالت صحت کے افعال کو اس قدر متغیر کردیں۔ یا
قوے نشو و نما کو ایسا خراب کردیں کہ ہلاکت تک نوبت پہنچ جائے۔ پس غذا پر تمام جسم کی نشو و نما منحصر ہے۔ ادویہ سے جسما
نی قوی کے فعلوں میں تغیر پیدا کیا جا سکتا ہے۔ جو ادویات اس تغیر کو اس حد تک پہنچا دیں۔ یا نشو و نما کو بند کردیں کہ جس کا
نتیجہ ہلاکت ہو سکے زہر کہلاتی ہیں۔ خوردنی اور نوشیدنی غذاؤں کی مفصلہ ذیل اقسام ہیں۔

(۱) **نائیٹروجنس غذائیں**۔ اس سے مراد وہ تمام حیوانی و نباتی اشیا ہیں جن میں نائیٹروجن موجود ہوتا ہے
گوشت۔ دودھ۔ مچھلی اور ہر قسم کی دال مثلاً چنا۔ اڑد۔ مونگ۔ ارہر۔ مسور وغیرہ میں نائیٹروجن موجود ہوتا ہے۔ تمام حیوانی
غذاؤں مثلاً جلیٹین۔ بھیجہ۔ مغز یعنی بھیجا۔ ہڈی کا گودا وغیرہ میں یہی نائیٹروجن ہوتا ہے۔ اس قسم کی غذاؤں کا فائدہ
حسب ذیل ہے۔ اوّل تو ان سے جسم کی نشو و نما قایم رہتی ہے۔ دوئم آکسیجن کے جذب ہونے اور حرارت پیدا ہونے میں
مدد ملتی ہے۔ سوئم۔ ان کی مدد سے خاص خاص حالتوں میں چربی پیدا ہوتی اور قوت جسمی میں مدد پہنچتی ہے۔ حیوانی اور
نباتی غذاؤں میں نائیٹروجنس مادے خاص خاص کیمیائی صورتوں میں پائے جاتے ہیں جن کے علیحدہ علیحدہ کیمیائی نام ہیں۔
مثلاً حیوانی غذاؤں میں البیومن۔ فائیبرین۔ سنٹونین۔ مایوسین۔ گلوبیولین۔ کیزین۔ جیلٹین۔ اوسٹین۔ کونڈرین۔ کریٹین
موجود ہوتے ہیں۔ نباتی غذاؤں میں گلوٹین اور لگومین پائے جاتے ہیں۔

(۲) **غیر نائیٹروجنس چیزیں** یعنی وہ تمام چیزیں جن میں نائیٹروجن موجود نہیں ہوتا۔ یہ تین قسم کی ہوتی ہیں۔ اوّل وہ
اشیا جن میں چربی یا کوئی روغن موجود ہوتا ہے۔ مثلاً چربی گھی۔ بادام۔ اخروٹ۔ تیل۔ سرسوں۔ روغن ماہی۔ گلیسرین
تل۔ تخم تربوز وغیرہ۔ ان غذاؤں سے جسم میں چربی پیدا ہوتی ہے۔ دماغ اور نخاع کی پرورش اچھی طرح سے ہوتی ہے اور
اوکسیڈیشن ہوکر قوت و حرارت جسمی کو مدد ملتی ہے۔ **دوئم**۔ کاربوہائی ڈریٹس یعنی نشاستہ والی چیزیں۔ ہر قسم کا اناج۔ آلو
سنگھاڑہ۔ اروی۔ شکر قندی۔ ہر قسم کی مٹھائی۔ مثلاً شکر۔ گڑ۔ بورا۔ مصری۔ چھوارہ۔ کھجور وغیرہ **سوئم** نباتی میوے
مثلاً لیموں۔ سنگترہ۔ انگور۔ داکھ۔ گلگل۔ بیر۔ آڑو۔ شفتالو۔ انناس۔ سرکہ اور دہی وغیرہ۔ یہ اشیا قوت اور حرارت
میں تو بہت ہی کم مدد دیتی ہیں۔ مگر ان کا بڑا فائدہ یہی ہے کہ ان کی ترشیاں کاربونیٹس میں بدل کر کھاری ہو جاتی اور
خون میں جذب ہوکر اس کے کھاری پن کو قایم رکھتی ہیں جس پر خون کا سیال رہنا اور خون کا دوران ہونا منحصر ہے۔

(۳) **معدنی اشیا**۔ مثلاً نمک۔ پوٹاسیم کلورائڈ۔ کیلسیم فاسفیٹ۔ میگنیشیم فاسفیٹ۔ مرکبات فولاد وغیرہ۔ تمام ہڈیوں کے
پنجرے کا قیام اور نشو و نما ان معدنی اشیا پر ہی منحصر ہے۔ کسی قدر قوت اور نشو و نما میں بھی ان سے مدد ملتی ہے۔ معدہ کا مائدہ
کلورک ایسڈ جس پر طعام کا ہضم منحصر ہے۔ آنکھوں کا پانی۔ جگر کا صفرا۔ انتڑیوں کے عروق ماسریقا انہیں کی مدد سے
بنتے ہیں۔ پانی بھی اسی ذیل میں شمار کیا جاتا ہے۔ تمام جسم کی تراوت۔ قوت اور حرارت اسی پر منحصر ہے۔ ذیل میں چند غذاؤ
کا ایک نقشہ دیا جاتا ہے جن میں فیصدی پانی۔ نائیٹروجنس مادوں۔ چربی۔ نشاستہ اور نمکوں کا حساب دکھلایا گیا ہے۔
ہر غذا کے ساتھ جو نمبر لگائے گئے ہیں وہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ایک چھٹانک ہضم کرنے سے ۲ سیر وزن کو کتنے فٹ تک اٹھانے کی
طاقت پیدا ہوتی ہے۔ یعنی کسقدر طاقت ایک چھٹانک کے آکسی ڈیشن سے پیدا ہوتی ہے۔

نمبر	نام	پانی فیصدی	پروٹیڈز یعنی نائٹروجنس مادہ فیصدی	چربی یا روغن فیصدی	نشاستہ یا شکر فیصدی	نمکیات فیصدی
۱	گوشت عمدہ قسم کا ۶۷۲۰	۷۴٫۴	۲۰٫۵	۳٫۵	۰	۱٫۶
۲	بیف یعنی گائے کا گوشت ۱۰۴۱۶	۵۲٫۲	۲۳٫۳	۱۴	۰	۴
۳	پورک یعنی سور کا گوشت ۲۲۶۲۴	۳۹	۹٫۸	۴۸٫۹	۰	۲٫۳
۴	مرغی	۷۴٫۳	۲٫	۳٫۸	۰	۱٫۲
۵	سفید مچھلی ۴۷۰۴	۷۸	۱۸٫۱	۲٫۹	۰	۱
۶	ڈبل روٹی ۹۸۵۶	۴۰	۸	۱٫۵	۴۹٫۲	۱٫۳
۷	آرد گندم ۱۳۶۶۸	۱۵	۱۱	۲	۷۱٫۲	٫۸
۸	آرد جو ۱۴۲۲۴	۱۱	۱۲	۲	۷۱	۳
۹	پرل بارلی یعنی ولایتی جو ۱۳۶۶۴	۱۴٫۷	۶٫۳	۱٫۱	۷۵٫۸	۱
۱۰	چاول ۱۴۲۲۴	۱۰	۵	٫۸	۸۳	٫۵
۱۱	مکئی ۱۴۶۷۱	۱۳٫۵	۱۰	۶٫۷	۶۴٫۵	۱٫۴
۱۲	باجرہ ۱۴۱۱۲	۱۲٫۳	۱۱٫۳	۳٫۶	۶۷٫۴	۲٫۴
۱۳	اراروٹ ۱۲۹۹۲	۱۵٫۴	٫۸		۸۳٫۴	٫۲۷
۱۴	مٹر و سیم کا بیج و چنا اور ہر قسم کی دال ۔ ۱۳۳۲۰	۱۵	۲۲	۲	۵۳	۱
۱۵	آلو ۳۶۹۶	۷۴	۲	٫۱۶	۲۱	۱
۱۶	گاجر ۱۷۹۲	۸۵	۱٫۶	٫۲۵	۸٫۴	۱
۱۷	گوبھی ۱۴۵۶	۹۱	۱٫۸	٫۵	۵٫۲۸	٫۷
۱۸	مکھن ۳۷۹۶۸	۷٫۲۵	۱	۹۰٫۵	۰	۱
۱۹	انڈے یعنی بیضہ مرغ ۷۶۱۶	۷۳٫۵	۳٫۵	۱۱٫۹	۰	۱
۲۰	پنیر ۱۲۸۰۰	۳۶	۳۱	۲۸٫۵	۰	۴٫۵
۲۱	دودھ ۳۰۲۴	۸۶٫۸	۴	۳٫۷	۴٫۸	٫۷
۲۲	بالائی ۱۲۳۰۰	۶۶	۲٫۷	۲۶٫۷	۲٫۸	۴٫۸

نمبر شمار	نام		پانی فیصدی	پروٹیڈ یعنی نائیٹروجنس مادہ فیصدی	چربی یا روغن فیصدی	نشاستہ یا شکر فیصدی	نمکیات فیصدی
۲۳	سکمڈ ملک	۲۳۵۲	۸۸	۴	٫۰۸	۵٫۴	٫۸
۲۴	شکر	۱۴۱۱۲	۳	۰	۰	۹۶٫۵	٫۵

کسی غذا کے کھانے سے جو نشو و نما یا قوت یا حرارت حاصل ہوتی ہے وہ دو باتوں پر منحصر ہے - اول اس بات پر کہ اس غذا میں کس قدر جسم کی نشو و نما یا قوت یا حرارت پیدا کرنے کا مادہ موجود ہے - دویم اس بات پر کہ کس قدر جسم کے اندر اس میں سے ہضم ہوتی ہے - اور کس قدر فضلات بنکر خارج ہو جاتی ہے - کسی غذا کا کم و بیش ہضم ہونا مفصلۂ ذیل امور پر منحصر ہے -

اول خاص اُس غذا کی طبعی اور کیمیائی کیفیت پر - حیوانی غذائیں علی العموم نباتی غذاؤں کی نسبت زیادہ زود ہضم ہوتی ہیں - کچے پھل عموماً دیر ہضم ہوتے ہیں - پکانے سے اکثر اشیا نرم ہو کر زود ہضم ہو جاتی ہیں - چاول نہایت ہی زود ہضم غذا ہیں - چاول سے دویم درجہ پر پہنے ہوئے بیضہ خام - سویم درجہ پر ساگو دانہ - چہارم درجہ پر آشجو - اس کے بعد جوش دیا ہوا دودھ - بیضۂ خام - حلوان - چقندر - بھنے ہوئے آلو اور چوزہ - ان کے بعد گائے کا گوشت - سور کا گوشت بکرے کا گوشت - سیپی مچھلی - مکھن - ڈبل روٹی - بچھڑے کا گوشت - اور بھنا ہوا مرغ -

دویم - قوت ہاضمہ کی حالت پر - جس قدر جس شخص کی قوت ہاضمہ تیز اور قوی ہو [illegible] زیادہ غذا ہضم کر سکتا ہے - **سویم - چند اقسام کی چیزوں کا باہم ملا دینا** - اور پکانا اکثر غذاؤں کو زود ہضم بنا دیتا ہے - ذیل میں چند مروجہ غذاؤں کی فہرست مع مدت ہاضمہ درج کی جاتی ہے -

نام غذا	مدت ہاضمہ	نام غذا	مدت ہاضمہ
بیضہ نیم برشت	۳ ساعت ۳۰ منٹ	چوزہ مرغ بھنا ہوا	۲ ساعت ۴۵ منٹ
بیضہ خام پھینٹا ہوا	ایک ؍؍ ۳۰ ؍؍	گوشت گاؤ ابلا ہوا	۲ ؍؍ ۴۵ ؍؍
بیضہ تلا ہوا	۲ ؍؍ ۱۵ ؍؍	گوشت گاؤ کباب	۳ ؍؍ ۰ ؍؍
ہرن کا گوشت بھنا ہوا	۱ ؍؍ ۳۰ ؍؍	گوشت بز یا بھیڑ کی کباب	۳ ؍؍ ۱۵ ؍؍
مغز بھنا ہوا	۱ ؍؍ ۴۵ ؍؍	پنیر خام	۳ ؍؍ ۳۰ ؍؍
گوشت ہنسراج کباب	۲ ؍؍ ۳۰ ؍؍	گوشت مرغ کباب	۴ ؍؍ ۳۰ ؍؍
حلوان بھنا ہوا	۲ ؍؍ ۳۰ ؍؍	گوشت بطخ کباب	۴ ؍؍ ۳۰ ؍؍
چاول	۱ ؍؍ ۳۰ ؍؍	روٹی جوار یا باجرے کی	۳ ؍؍ ۱۵ ؍؍
سیب شیریں	۱ ؍؍ ۳۰ ؍؍	گاجریں	۳ ؍؍ ۱۵ ؍؍
ساگو دانہ	۱ ؍؍ ۳۰ ؍؍	روٹی آرد گندم کی	۳ ؍؍ ۳۰ ؍؍

نام غذا	مدت ہاضمہ	نام غذا	مدت ہاضمہ
سیب ترش	۲ ساعت ۴۵ منٹ	چقندر	۳ ساعت [illegible] منٹ
سیم کی پھلیاں	۲ ” ۳۰ منٹ	شلغم	۳ [illegible]
آلو	۲ ” ۳۰ ”	گوبھی	۴ [illegible]

جوان تندرست آدمی کے لئے دو تین سیر روز پانی پینا ضروری ہوتا ہے۔ زیادہ محنت اور گرمی کی موسم میں دوسات زیادہ پانی پیا جاتا ہے۔ جب ضرورت سے زیادہ پانی پیا جاتا ہے۔ تب فالتو پانی پسینہ اور پیشاب سے ساتھ خارج ہو جاتا ہے۔ پانی کی کمی سے تمام جسمانی اور دماغی قوت گھٹ جاتی ہیں۔ ہر ایک غذا میں ہی کم و بیش پانی موجود ہوتا ہے۔ لیکن جسم کو خاص پینے کی چیزوں سے پانی حاصل ہوتا ہے۔ جیسے دودھ۔ چاے۔ کافی لسی۔ ٹھنڈائی۔ خالص پانی وغیرہ اکثر لوگ جو شراب زیادہ پیتے ہیں پانی نہایت کثرت سے پی جاتے ہیں۔ خالص شراب کا پینا جو دہکتی آگ سے کم جلانیوالا نہیں پانی کیساتھ ملا بھی کچھ کم نقصان نہیں پہنچاتا۔ اول آخر جگر گردے دل اور دماغ ضرور خراب ہو جاتے ہیں اور شرابی کو علاوہ حالت شباب میں ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ اور یہ تو عموماً دیکھا جاتا ہے کہ شراب کے عادی لوگ کسی بازار یا کوچے کی غلیظ نالی میں بیہوش پڑے ہوے کتوں سے منہ چٹوا رہے ہیں۔ گندی نالیوں کا کیچ جو تندرست آدمی کیلئے سخت تنفر کا باعث ہوتا ہے۔ شراب کی بیہوشی میں کوئی لطیف سرد خانہ بنجاتا ہے۔ موسم برسات میں اچھے اچھے معزز اور باثروت آدمیوں کو ہم نے خود اپنے گھر کے کپڑے برتن وغیرہ بیچتے۔ یا آخر کار بھیک مانگتے ہوئے دیکھا ہے۔

شراب کی برابر آدمی کیواسطے دین و دنیا میں ذلیل و خوار کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ جس کو ملعون بننے کا شوق ہو وہ بیشک اس کی خریداری کرے۔ اس کے جسمانی۔ اخلاقی۔ روحانی۔ اور دنیاوی مضرات کا بیان ہم انشاء اللہ تعالیٰ لفظ عادات میں مفصل طور پر درج کرینگے۔ اس جگہ پر محض اسی قدر اشارہ کافی ہے کہ یہ مردود انسان کے تمام اعضا اور تمام طاقتوں کو خراب کر دیتی ہے۔ دنیا میں عزت اور ثروت کو برباد کر ڈالتی ہے۔ اخلاقی اور دینی حالت کو وحوش اور حشرات الارض سے بھی بدتر بنا دیتی ہے۔ اگر حساب کیا جائے تو جس قدر بدکاریاں اور مصیبتیں فی زمانہ نوع انسان میں دیکھی جاتی ہیں شاید اُس کا چہارم محض شراب نوشی یا دیگر مسکرات کیوجہ سے ہو۔

ہم ہندوستانیوں کو چاے یا کافی کا پینا بھی ضروری نہیں ہے۔ خالص پانی سب سے عمدہ شربت ہے۔ گرمی کے موسم میں لسی یا سردائی کا پینا بہت عمدہ رواج ہے۔ پاک اور صاف پانی صحت کے قایم رکھنے کے لئے ایک اعلیٰ درجہ کی نعمت ہے۔ جو چیزیں کہ عام طور پر کھانے میں آتی ہیں اُن میں سے بعض کا بیان علیحدہ علیحدہ کسی قدر تشریح کے ساتھ اس کے بعد میں بہت سی غذاؤں۔ میوجات۔ ساگ اور مصالحہ وغیرہ کا حروف تہجی کی ترتیب سے ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۱) دودھ ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی لطیف اور سریع الہضم غذا ہے۔ شروع پیدایش سے لیکر آخری دم تک انسان دودھ پر پرورش پا سکتا ہے۔ قریباً ہر مرض کی حالت میں دودھ کو بلا اندیشہ پلا سکتے ہیں۔ ہاں بعض حالتوں

ہیں جبکہ معدہ میں ترشی بہت پیدا ہوتی ہو - یا معدہ بہت ضعیف ہوگیا ہو تو اس کو خالص پانی یا آبِ جو یا لایم واٹر ملا کر پتلا کر لینا مناسب ہوتا ہے - دودھ پتلا ہو کر سریع الہضم ہو جاتا ہے - جب دودھ خالص پلایا جاتا ہے تو معدہ میں پہنچ کر اس کی ترشی سے پھٹ جاتا اور جم جاتا ہے - اور اس کے پنیر کی بہت موٹی موٹی اور سخت ڈلیاں بندھ جاتی ہیں - جن سے ضعف یا خراش معدہ کی حالت میں سدّے ہو جاتی ہیں - یا اُن کے ہضم نہ ہونیکی وجہ سے ثقالت اور درد وغیرہ کی تکالیف عاید ہو جاتی ہیں - لایم واٹر یا سوڈا یا کوئی اور کھاری دوا پلانے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ دودھ کا پنیر جم کر اس کی گٹھلیاں بندھنے نہیں پاتیں - بلکہ باریک ریشے سا بن جاتا ہے - جو جلدی ہضم ہو جاتا - اور کسی قسم کی تکلیف پیدا نہیں کرتا - اس لئے کمزور بچوں اور مریضوں کے دودھ میں ہمیشہ لایم واٹر یا سوڈا ملا دینا چاہئے - دودھ میں پرورش کے تمام ضروری اجزا موجود ہوتے ہیں - مختلف جانوروں کے دودھ میں کئی باتوں سے [illegible] اجزا کم و بیش ہو جاتا [illegible] مثلاً عمر سے - اُس کی غذا اور ان باتوں سے کہ بچہ پیدا ہونے کو کتنا عرصہ گذرا - اور کتنے [illegible] دودھ [illegible]

بعض قسم کی گایوں کے دودھ میں روغن زیادہ ہوتا ہے - اور بعض میں [illegible] زیادہ ہوتی ہے جس سے پنیر بنتا ہے - درمیانی عمر کے جانوروں کا دودھ بہ نسبت کم عمر یا بوڑھے کے بہتر ہوتا ہے - [illegible] پانی کی قدر ہی کم ہوتی ہے - جن جانوروں کو میٹھی چیزیں کھانے کو ملتی ہیں جیسے گاجریں اُن کے دودھ میں شکر زیادہ ہوتی ہے - گھاس زیادہ کھانے سے مکھن زیادہ ہوتا ہے - خشک سالی میں مکھن کم ہوتا ہے - اور [illegible] چیزوں کے کھانے سے جانور موٹا ہوتا ہے اُن سے دودھ پتلا اور مکھن کم ہو جاتا ہے - جننے کے بعد [illegible] دودھ میں مکھن زیادہ ہوتا ہے - اور جوں جوں دوسری دفعہ بچہ جننے کا موقع نزدیک آتا جاتا ہے - مکھن کم ہوتا جاتا ہے - شام کے دودھ میں صبح کے دودھ کی نسبت پرورشی اجزا زیادہ ہوتے ہیں - بہ نسبت دیگر جانوروں کے گائے کا دودھ زیادہ معتبر ہے - بکری کے دودھ میں گائے کی نسبت شکر اور پنیر کم ہوتے ہیں - مگر دہنیت کسی قدر زیادہ ہوتی ہے - جس میں سے ایک قسم کی بُو آتی ہے - بھینس کے دودھ میں بہ نسبت گائے کے منجمد اجزا زیادہ ہوتے ہیں - خاص کر مکھن - پس اس جانور کا دودھ دیر ہضم ہوتا ہے - اس کی خوراک بھی گندی ہوتی ہے - کیونکہ گھوڑے کی لید بہت کھاتی ہے پس اگر بھینس کے دودھ کا استعمال کرنا ہو تو دانہ گھاس احتیاط سے دینا چاہئے - بھیڑ کی کا دودھ بہ نسبت گائے کے کسی قدر زیادہ ثقیل ہوتا ہے - گدھی کا دودھ عورت کے دودھ سے بہت ملتا جلتا ہے - اس لئے بیماروں اور بچوں کے لئے زیادہ موزوں ہے - گھوڑی کا دودھ گدھی کے دودھ سے مشابہ ہے - اور اسی کے دودھ میں خمیر پیدا کر کے کومس بنائی جاتی ہے - جو سل کی بیماری میں مفید خیال کی جاتی ہے -

جب جانور تندرست ہوتا ہے - اور اُس کے گھاس دانہ کی نگرانی کیجاتی ہے - تو اُس کا دودھ بھی اچھا ہوتا ہے - مگر ان باتوں کی کچھ پرواہ نہیں کی جاتی - اور اسی وجہ سے اکثر دودھ خراب ہو جاتا ہے - دوکاندار لوگ دودھ میں پانی ملا دیتے ہیں جس کی شناخت وزن متناسب معلوم کرنے سے ہو سکتی ہے - جب دودھ کا وزن متناسب ۱۰۲۲ سے کم ہو تو یقیناً جانو کہ اس میں پانی ملایا گیا ہے - اچھے دودھ کا رنگ سفید ہوتا ہے کوئی شے

اس کے نیچے نہیں بیٹھتی ۔ اور ذائقہ اور بو خاص قسم کی ہوتی ہے ۔ جوش دینے سے پھٹ نہیں جاتا ۔ اور نہ کسی اور قسم کا تغیر اُس میں پیدا ہوتا ہے ۔ خوردبین کیساتھہ دیکھنے سے روغن کے قطرے اور کسی قدر اپی تھیلی ام کے چھلکے دکھائی دیتے ہیں ۔ لیکن اگر یہ چھلکے بکثرت ہوں یا اس میں پیپ کیسے پائے جائیں ۔ یا پستان کے غددوں میں جو دودہ کی نالیاں ہوتی ہیں اُن کے سانچے دکھلائی دیں تو اُن سے بیماری ثابت ہوتی ہے ۔

اگر یہ چاہو کہ دودہ کچھ عرصہ تک نہ بگڑے تو ایسا کرو کہ اُس میں قدرے کاربونیٹ آف سوڈا اور تھوڑی سی شکر ملا دو ۔ اس ترکیب سے دس یا بارہ روز تک دودہ بگڑنے نہیں پاتا ۔ اگر کھولتے ہوئے دودہ میں شکر ملا کر کسی بوتل میں بھر کر خوب مضبوط ڈاٹ لگا دیں تو اس سے مہینوں تک دودہ بگڑنے نہیں پاتا ۔ پنیر بھی اچھی غذا ہے ۔ مگر ثقیل ہے ۔ ایک وقت کی غذا کے ساتھہ نصف چھٹانک سے زیادہ کھانا نہیں چاہیئے ۔ نقشہ ذیل میں مختلف قسم کے جانوروں کے دودہ کے اجزا دکھائے گئے ہیں جس سے اُن کا بآسانی مقابلہ ہوسکتا ہے ۔

نام جانور	وزن متناسبہ یعنی سپے سی فک گراوٹی	پانی فیصدی		البیومن کیزین ونمک غیر محلل فی صدی	مکھن فیصدی	شکر اور نمک محلل
عورت	۱۰۲۳ سے ۱۰۳۴ تک	۸۹٫۵۴		۱۰٫۳۵	۳٫۳۴	۳۱٫۰۰
گدھی	۱۰۲۳ ″ ۱۰۳۵ تک	۹۰٫۵۰		۱٫۷۰	۲٫۶۵	۶٫۶۵
گھوڑی		۸۹٫۳۳		۱٫۲۰	۲٫۲۰	۸٫۷۵
بکری	۱۰۳۶	۸۵٫۶۰		۴٫۵۰	۴٫۱۰	۵٫۸۰
بھیڑی	۱۰۳۵ سے ۱۰۴۱ تک	۸۱٫۵		۸٫		
گائے	.	۸۶٫۴۰		۶٫۵۵	۶٫۵۰	۶٫۵۰
بھینس	.	.		.	۳٫۷۰	۵٫۳۵

(۲) **گوشت** ہندوستان میں گائے بھیڑی ۔ بکری ۔ پرند اور مچھلی کا کھایا جاتا ہے ۔ جس جانور کا گوشت کھایا جائے وہ نہ بہت بوڑھا ہونا چاہیئے ۔ اور نہ کم عمر اور ہر طرح سے تندرست ہونا چاہیئے ۔ چربی موافق اندازے کے ہو ۔ کسی قسم کا کرم نظر نہ آوے ۔ اور نہ گوشت میں کوئی بدبو ہو ۔ کم عمر جانور کے گوشت میں پانی کم ہوتا ہے ۔ اس لئے جسم کی پرورش اس سے کم ہوتی ہے ۔ اور بڈھے جانور کا گوشت سخت اور دیر ہضم ہوتا ہے ۔ اور اُس میں چربی بھی کم ہوتی ہے ۔ تندرست جانور کی یہ پہچان ہے کہ وہ آسانی سے چلتا پھرتا ہے ۔ آنکھیں چمکیلی ہوتی ہیں ۔ نتھنے اندر سے سخت اور مرطوب ہوتے اور سانس آسانی سے لیتا ۔ اور سانس کی ہوا میں بدبو نہیں ہوتی ہے ۔ چمڑا ملایم اور چکنا ہوتا ہے ۔ جس جانور کو ذبح کرنا ہو تو کئی گھنٹہ پہلے اُس کا گھاس دانہ بند کردینا چاہیئے ۔ کیونکہ نیم ہضم غذا بعد ذبح کے جلدی گندی ہو جاتی ہے ۔ ذبح کرنے سے ایک دن پہلے جانور کو باندھ رکھنا چاہیئے ۔ ذبح کے بعد سارا خون نکالدینا بہتر ہوتا ہے

کیونکہ جب گوشت میں خون رہجاتا ہے تب وہ بگڑ جاتا ہے۔ گوشت کا ملاحظہ ذبح سے آٹھ دس گھنٹہ بعد کرنا چاہیے اچھے گوشت کی یہ پہچان ہے کہ وہ ملایم اور چمکدار ہوتا ہے۔ رنگت سُرخی مایل ہوتی ہے۔ اگر رنگت پھیکی ہو تو یہ سمجھنا چاہیے کہ یا تو وہ جانور کم عمر یا بیمار تھا۔ اگر زیادہ سُرخ ہو تو یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ جانور بوڑھا تھا یا اُس کے گوشت میں خون رہگیا ہے۔ گوشت کے ریشوں کے مابین کوئی رطوبت نہونی چاہیے۔ ریشے بہت نرم بھی ہوں جس سے یہ ثابت ہو کہ اب وہ گوشت گندا ہونیوالا ہے۔ اچھے گوشت میں ہاتھ لگانے سے اُنگلیاں تر نہیں ہوتیں خراب گوشت بھیگا ہوا اور پلپلا ہوتا ہے۔ گوشت کو ہمیشہ دھیمی دھیمی آنچ پر پکانا چاہیے۔ تیز آنچ پر پکانے سے گوشت سخت اور دیرہضم ہو جاتا ہے اور اُس کے بہت سے اجزا پرورشی بھاپ کے ساتھ اُڑ جاتے ہیں۔ گوشت میں غذا کے تمام ضروری اجزا سوائے نشاستہ کے موجود ہوتے ہیں اس لئے محض گوشت پوری غذا نہیں ہوسکتا بلکہ اُس کے ساتھ روٹی آلو۔ چاول وغیرہ کھانا ضروری ہوتا ہے۔ تاکہ نشاستہ کی کمی پوری ہو جائے۔ اگر گائے اور بیل کا گوشت استعمال کرنا ہو تو جانور کی عمر تین سے آٹھ سال تک کی ہونی چاہیے۔ جانور کی عمر قریب قریب اُس کے سینگ اور دانتوں کے ملاحظہ سے ہوسکتی ہے۔ پانچ سال کی عمر تک سینگ پر ہر سال ایک ایک چکر پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد اس عمر کے پہلے تین سال کے چکر مٹ جاتے ہیں جس جانور کے سینگ کے کل چکر مٹ گئے ہوں اُس کی عمر کم از کم آٹھ سال کی ہوتی ہے۔ چوتھے سال کی عمر تک کل پکے دانت اپنی اپنی جگہ پر ہوتے ہیں پانچویں سال میں انسائیزر دانت کسی قدر گھس جاتے ہیں۔ چھٹے برس اوّل کے مولر دانت گھسکر انسائیزر کے برابر ہوتے ہیں اور آٹھ سال کی عمر میں وہ دانت بالکل گھس جاتے ہیں۔ جب دانتوں کی بیرونی سطح پر کوئی چوڑا یا گول نشان نظر آوے تو سمجھنا چاہیے کہ وہ بوڑھا جانور ہے اور اُس کا گوشت کام کا نہیں۔ بھیڑی کے گوشت کے باب میں جانور کی عمر اٹھارہویں مہینے سے پانچ سال تک کی ہونی چاہیے۔ اٹھارہ ماہ کی عمر میں پکے مولر دانتوں کے چار یا پانچ جوڑے نکل آتے ہیں۔ بعد اس عمر کے دانتوں پر گھس جانے کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ مچھلی بھی اچھی غذا ہے۔ مگر گرم ملک کی بعض مچھلیوں یا بعض موسموں میں ایک زہریلہ مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کے کھانے سے قَے اور دست آنے لگتے ہیں۔ پرندوں یعنی مرغ تیتر۔ بٹیر۔ کبوتر وغیرہ کے گوشت میں چربی اور نمک کے اجزا کم ہوتے ہیں۔

(۳) بیضہ۔ انڈوں میں نائٹروجن والے اجزا بکثرت ہوتے ہیں۔ مگر کاربن بہت کم ہوتا ہے۔ اس سبب انڈوں کے ساتھ چاول اور روٹی ضرور کھانی چاہیے۔ سفیدی کا وزن بہ نسبت زردی کے دونا ہوتا ہے جب انڈے اس قدر پکائے جاتے ہیں کہ سفیدی اور زردی جمکر سخت ہو جائے تو دیرہضم ہو جاتے ہیں۔ مگر نیم برشت انڈا زود ہضم ہوتا ہے۔ انڈے عرصہ تک پڑے رہنے سے مکدر ہو جاتے ہیں اور اُن کا وزن بھی گھٹ جاتا ہے اس لئے خراب انڈا تازے پانی میں تیرتا رہتا ہے۔ تازہ انڈا اشتقاف ہوتا ہے۔ اور جس پانی میں دس فیصدی کے حساب سے نمک ملایا گیا ہو اُس میں ڈوب جاتا ہے۔ مگر خراب انڈا اس نمکین پانی میں تیرتا رہتا ہے۔

انڈے جب ایسی ترکیب سے رکھے جاتے ہیں کہ جس سے چھلکے کے اندر ہوا گذر نہ کر سکے تو دیر تک نہیں بگڑتے۔ مثلاً اُن پر گوند مڑھدیں۔ چربی لگا دیں۔ یا لکڑی کے بُرادے میں سجا کر ڈھانپ دیں۔

(۴) **چاول** - یہ عمدہ زود ہضم غذا ہے جس میں اسٹارچ بکثرت ہوتا ہے۔ البیومن اور نمک بھی کسی قدر ہوتے ہیں۔ مگر نائیٹروجن والے اجزا بہت ہی کم۔ اس لئے ہمیشہ چاول کے ساتھہ گوشت مچھلی یا دال یا دودہ یا لسی یا دہی وغیرہ کھانے چاہئیں۔ اور چونکہ اس میں روغن کچھ نہیں ہوتا اس لئے اس کے ہمراہ مکھن یا گھی بھی ضرور کھانا چاہئے۔ چاول میں قدرتی نمک بھی کم ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے ساتھہ زیادہ نمک ضروری ہے۔ نئے چاول کو کم سے کم چھہ مہینے رکھکر کھانا چاہئے۔ ورنہ بدہضمی اور اسہال پیدا کرتا ہے اور پکاتے وقت گلگھی ہو جاتا ہے۔

(۵) **گندم** - اس میں روغن دار اجزا نہیں ہوتے اس لئے اس کے ساتھہ گھی یا مکھن ضرور کھانا چاہئے۔ چوکر میں نائیٹروجن والے اجزا زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے آٹے میں تھوڑا بہت چوکر ضرور رہنا چاہئے۔

(۶) **دالیں** - ہندوستان میں دال مونگ - ماش - مسور و چنا بکثرت استعمال کی جاتی ہیں۔ ان میں پرورش کے تمام ضروری اجزا موجود ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کھساری دال بکثرت کھانے سے پیر اپلچپا ہو جاتا ہے۔

(۷) **مدہنات** یعنی روغن - یہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ حیوانی و نباتی۔ حیوانی روغن حسب ذیل ہیں۔ چربی مکھن۔ گھی۔ اور روغن ماہی۔ چربی دیر ہضم ہوتی ہے۔ اس کے کھانے سے پیٹ پھول جاتا ہے۔ دست آنے لگتے ہیں۔ یا قبض ہو جاتا ہے۔ اس کا استعمال بہت کم کیا جاتا ہے۔ غذا میں تازہ مکھن یا عمدہ گھی کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ ان سے جسم کی حرارت غریزی قایم رہتی ہے۔ مکھن اگر عرصہ تک رکھ چھوڑنا ہو تو اس میں قدرے نمک یا شکر اور چند دانے سیاہ مرچ کے ملا دیں۔ پانچ سیر پانی میں نصف اونس ایسیٹک ایسڈ یا ٹارٹارک ایسڈ ملا کر اُس میں مکھن چھوڑ کر خوب بند برتن میں رکھدینے سے بہت عرصہ تک نہیں بگڑتا۔ ذیل میں چند مشہور غذاؤں اور میوجات وغیرہ کا ذکر مختصراً عام فہم طور پر بترتیب حروف تہجی درج کیا جاتا ہے۔

آڑو - میٹھا آڑو عمدہ خوشگوار پھل ہے۔ جو قدرے دیر ہضم اور مقوی باہ ہے۔

آش جو - جو کا پانی - بارلے واٹر - یہ ایک لطیف سریع الہضم غذا ہے۔ جو اکثر امراض میں پلائی جاتی ہے۔ جو کا پانی شدت تشنگی کو رفع کرتا۔ اور دودہ کے ساتھہ ملکر اُس کو زود ہضم بنا دیتا ہے۔

آلو - اس میں نشاستہ بکثرت ہوتا ہے۔ کسی قدر قابض اور دیر ہضم ہے۔

انار ترش - مقوی معدہ اور مسکن حدت صفرا ہے۔ یرقان میں اس کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے اور تپ صفراوی میں بھی مفید ہے

انار شیریں - اس کا پانی نہایت خوشگوار۔ دافع تشنگی۔ مسکن معدہ اور مسکن حدت صفرا ہے۔ زیادہ کھانا قدرے قبض کرتا اور معدہ کو سست کرتا ہے۔

آنب - شیریں آنب ایک نہایت لطیف اور خوش ذائقہ پھل ہے۔ اس میں اجزائے پرورش بکثرت ہوتے ہیں۔ محرک باہ۔ مدر۔ مسمن بدن اور مصفی رنگ ہے۔

آخروٹ ۔ اسکا مغز ملین بہی ۔ اور مقوی دماغ و اعصاب ہے اخروٹ بہ نسبت بچوں اور جوانوں کے بوڑھوں کو زیادہ موافق ہوتا ہے ۔

ادرک ۔ محرک اشتہا ۔ ممد ہاضمہ ۔ قاطع بلغم مقوی معدہ و جگر ملین طبع ۔ مخرج صفرا اور قاتل کرم و امعا ہی بر قان سدی میں مفید ہے

آرہر ۔ یہ دال بلغمی مزاج والوں کیلئے زیادہ مفید ہوتی ہے ۔

اروی ۔ مولد ریاح مسمن بدن ۔ محرک و مولد بلغم و رطوبات ہے ۔

امرود ۔ یہ میوہ خوشگوار مفرح دل و مقوی معدہ و مسکن تشنگی ہے ۔ مگر اس کے استعمال سے قبض اور نفخ پیدا ہوتے ہیں

انگور ۔ یہ عمدہ خوشگوار میوہ مفرح مسکن تشنگی ۔ مدر اور پرورش کنندہ ہے ۔

باجرہ ۔ مقوی باہ ۔ حابس اسہال ۔ دیر ہضم قلیل الغذا ہے ۔

بتھوا ۔ دافع قبض اور باد انگیز ہے ۔

بڑہل ۔ معدل صفرا ۔ مقوی معدہ و دل ہے ۔

بُن ۔ کافی ۔ قہوہ ۔ کافی کا بیان دیکھو ۔

بھنڈی توری ۔ قابض ۔ باد انگیز ۔ مغلظ منی اور مقوی عضائے تناسل و بول ہے ۔

بہی ۔ مقوی دل و دماغ و معدہ اور مسکن تشنگی ہے ۔

بیر ۔ قابض قلیل الغذا ۔ دیر ہضم ہوتے ہیں ۔

بینگن ۔ مقوی معدہ اور قابض ہوتے ہیں ۔ ان کے کھانے سے خون کی قوت انجمادی میں بہت کمی ہو جاتی ہے ۔

پالک ۔ ملین سریع الہضم جید الغذا ۔ بخارات ۔ امراض سینہ اور درد شش میں اسکا استعمال مفید بیان کیا گیا ہے ۔

پان ۔ مفرح ۔ مقوی معدہ ۔ ہاضم طعام ۔ محلل ریاح اور دافع بلغم ہیں ۔ اس کی عادت کی بابت علیحدہ رائے ظاہر کی گئی ہے ۔ دیکھو بیان عادات کا ۔

پنیر ۔ یہ ایک عمدہ غذا ہے ۔ جو بدن کو فربہ کرتی ہے ۔ اس کے کھانے سے معدہ اور امعا اور گردہ پر مقوی اثر پہنچتا ہے

پودینہ ۔ محرک اشتہا ۔ مقوی ہاضمہ ۔ محرک قلب ۔ محلل ریاح اور دافع رطوبات ہے ۔

پونڈا ۔ ملین بطن اور مدر بول ہے ۔ اسمیں شکر بکثرت ہوتی ہے ۔

پھوٹ ۔ دیر ہضم ۔ مولد باد و بلغم ہے ۔ غذائیت اس میں کچھ نہیں ہوتی ۔

پیاز ۔ مفتح سدد ۔ محرک شہوت ۔ کثیر الغذا ۔ مقوی اشتہا ہے ۔ کچا پیاز کھانا مدر بول و حیض ثابت ہوتا ہے ۔

پیٹھ ۔ مسکن حرارت ۔ دافع خفقان اور محرک ہے ۔ بدن کو فربہ کرتا ۔ اور منی کو بڑھاتا ہے ۔ اس کا کھانا سل و دق میں مفید بیان کیا گیا ہے ۔ اس کا مربہ مقوی دماغ مسکن حرارت اور مفرح قلب ہے ۔

توری ۔ اس کا اثر گردہ اور مثانہ پر مسکن اور حابس الدم ہے ۔ اس لئے بول الدم اور احتراق البول میں مفید ہے ۔

تیتر ۔ اس کا گوشت کبک ۔ تدرو اور فاختہ سے بہتر ہے ۔ فہم ۔ قوت حافظہ اور مادۂ منی کو بڑھاتا ہے ۔

جامن۔ صفراوی دستوں کو روکتی ،معدہ اور جگر کو قوت دیتی۔ اور خون اور صفرا کی تیزی کو کم کرتی ہے۔ ذیابیطس میں خاص کر مفید ہے۔

جوار۔ قوی الغذا۔ قابض۔ حابس و ثقیل ہے۔

چڑیا کا گوشت۔ مسخن اور مسمن بدن ہے۔ باہ اور منی کو بڑھاتا اور نعوظ لاتا ہے۔ نہایت عمدہ غذا ہے۔ فالج لقوہ استرخا۔ خذر و ضعف کبد استسقا۔ یرقان۔ ضعف گردہ و باہ میں مفید ہے۔ اس کا بھیجا خاص کر مقوی باہ بیان کیا گیا ہے۔

چقندر۔ قلیل الغذا۔ نفاخ۔ حابس ہے۔

چکور۔ اس کا گوشت نہایت لطیف۔ کثیر الغذا اور سریع الہضم ہوتا ہے۔ ضعف دماغ اعصاب۔ استرخا اور ضعف باہ میں مفید ہے۔

چلغوزہ۔ اس کا مغز بھوک اور باہ کو زیادہ کرتا۔ اور عضلات کو قوت دیتا ہے۔ فالج۔ لقوہ سن بہری رعشہ۔ کزاز۔ وجع مفاصل۔ یرقان۔ استسقا۔ اور امراض گردہ میں اس کا استعمال بہت مفید بیان کیا گیا ہے۔

چولائی۔ سریع الہضم۔ دافع فساد صفرا۔ قلیل الغذا اور مدر بول ہے۔

چوکے کا ساگ۔ دستوں کو بند کرتا۔ محلل ریاح۔ مقوی جگر اور ملین طبع ہے۔

چھوہارا۔ کثیر الغذا اور محرک باہ ہے۔ مگر نفاخ اور دیر ہضم ہے۔

خربوزہ۔ جالی ملطف اور سریع النفوذ ہے۔ سدون کا دافع۔ استسقا و یرقان میں مفید ہے۔ ... پیشاب و پسینہ کو زیادہ کرتا ہے۔

خرفہ۔ خلفہ۔ حدت خون و صفرا کا مسکن ہے۔ پیاس کو کم کرتا۔ مرض ذیابیطس اور درد سر میں مفید ہے۔ نزلہ۔ رعاف۔ بواسیر اور نزف الدم میں اس کا ساگ مفید ہوتا ہے۔ دافع قے۔ مدر بول۔ مفتت حصاۃ مثانہ حیض۔ دافع اسہال صفراوی اور مسکن احتراق البول ہے۔

خشخاش۔ نکسیر کو منع کرتی ہے۔

خوبانی۔ مسکن تشنگی۔ ملین اور دافع بدبوئے دہن ہے۔

ڈھنڈس۔ صفرا کو کم۔ بلغم کو زیادہ کرتے۔ دیر ہضم اور نفاخ ہیں۔

داکھ۔ مفرح۔ مقوی۔ دافع سعال و بلغم۔ کثیر الغذا ہے۔

دہی۔ مسکن تشنگی ہے۔

رنگترہ۔ مفرح طبع۔ دافع حدت صفرا و خون ہے۔

زمین قند۔ ہاضم۔ دافع ریاح اور قاطع بلغم ہے۔

سہنجنہ۔ مقوی بصر و اشتہائے طعام اور محلل اورام ہے۔

سنگھاڑہ ۔ اس میں نشاستہ بکثرت ہوتا ہے ۔ محرک باہ اور رافع سرفہ ہیں

سیم ۔ نفاخ ۔ دیر ہضم اور مقوی معدہ ہے ۔

ساگ سویا ۔ محلل ریاح ۔ مفتح سدد ۔ مسکن اوجاع و مقوی باہ ہے ۔

سنبوسہ ۔ کثیر الغذا ۔ مسمن ۔ مشتہی اور مولد ریاح ہے ۔

شریفہ ۔ مسخن ۔ مجرب معدہ اور ملین طبیع ہے ۔

شکر قندی ۔ قابض اور ثقیل ہوتی ہے ۔

شلجم ۔ کثیر الغذا ۔ مبہی ۔ مشتہی ۔ مزید منی اور مدر بول ہے ۔

شہد ۔ مبہی ۔ مشتہی ۔ قاطع بلغم ۔ منقی سینہ ۔

کدو ۔ قلیل الغذا اور دیر ہضم ہے ۔

کیلا ۔ کثیر الغذا اور دیر ہضم ہے ۔

کھرنی ۔ مفرح ۔ مقوی اعضا اور رافع تشنگی ہے ۔

کٹھل ۔ مقوی و مغلظ منی ہے ۔

کریلا ۔ مقوی معدہ ۔ قابض ۔ محلل ریاح اور قاطع بلغم ہے ۔

کھیرا ۔ صداع میں مفید بیان کیا گیا ہے ۔

گولر ۔ سرفہ خشک ۔ نفث الدم ۔ درد سینہ ۔ وسواس اور ضیق النفس میں نہایت مفید بیان کیا گیا ہے ۔

ککڑی ۔ قلیل الغذا ۔ دیر ہضم ۔ دافع تشنگی اور مسکن حرارت ہے ۔

کھوپرا ۔ مسمن بدن اور مقوی حرارت عزیزی ہے ۔

کاہو ۔ منوم ہے ۔

گوبھی ۔ قابض اور دیر ہضم ہے ۔

گندر ۔ ملطف ۔ مبہی ۔ مفتح ۔ مقوی معدہ و قلب و دماغ و باہ ہے ۔

کچالو ۔ مقوی باہ و مولد ریاح ہے ۔

شکر یا قند ۔ دافع قبض و نفخ شکم ۔ ہاضم طعام ۔

لھسوڑہ ۔ ملین سینہ و حلق و اورام ۔ اور مسکن صفرا و تشنگی ہے ۔

لھسن ۔ محلل ۔ مجفف ۔ رطوبات معدہ و مفاصل ۔ رعشہ ۔ فالج اور لقوہ میں اس کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے ۔

لکاٹ ۔ مسکن حدت صفرا و خون و تشنگی ہیں ۔

لوبیا ۔ مسمن بدن ۔ مولد منی ۔ اور نفاخ ہے ۔
مٹر ۔ نفاخ ۔ قابض ۔ اور مولد ریاح ہے ۔
موٹھ ۔ قابض ۔ نفاخ ۔ قلیل الغذا اور دیر ہضم ہے ۔
منڈوا ۔ قلیل الغذا اور دیر ہضم ہے ۔
مکھن ۔ مسمن بدن ۔ مفتح سدد ۔ مصفی آواز ۔ نافع کھانسی حلق ۔
مکئی ۔ محلل بلغم ۔ نفاخ ۔ قابض اور کثیر الغذا ہے ۔
مال کنگنی ۔ مقوی دماغ وحفظ ۔ نقرس ۔ عرق النسا ۔ وجع الورک ۔ فالج ۔ لقوہ اور رعشہ میں مفید ہے ۔
میتھی ۔ کمر و جگر کے درد میں مفید ہے ۔

غرب ۔ آنکھ کے کوسے میں ناسور ہو جانا ۔ دیکھو بیان لیکریل اپیریٹس کے امراض کا ۔

غریق ۔ غرق شدہ ۔ ڈوبا ہوا ۔ دیکھو بیان ڈراؤننگ کا ۔

غشی ۔ سنکپی ۔ کبھی تو دفعتاً طاری ہو جاتی ہے ۔ اور کبھی بتدریج ۔ پہلے عام ضعف ۔ دوران سر ۔ رعشہ اور جذب قلب محسوس ہو کر ۔ چہرہ پیلا ۔ پھیکا پڑ جاتا ۔ چپچپا پسینہ جاری ہوتا ۔ نبض پتلی اور تیز ہو جاتی ہے ۔ سانس کھنچکر آتا ۔ دماغ پریشان اور بیچین ہو جاتا ۔ حواس باختہ ہو جاتے اور کبھی غشیان اور قے بھی غالب ہو جاتے ہیں ۔ ایسی ابتدائی علامتوں کے بعد غشی ہو جاتی ہے ۔ جس کی حقیقت یہ ہے کہ مریض بالکل بیہوش ہو جاتا حس و حرکت مارا جاتا ہے ۔ پتلیاں کشادہ چہرہ کا رنگ فق اور مردہ کی مثال ۔ بدن غلیظ ۔ پسینہ سے تربتر نبض نہایت ضعیف اور ناقابل احساس اور سانس بیقاعدہ ہو جاتے ہیں ۔ سفنکٹر ڈھیلے پڑ جاتے اور قلب کی حرکت غیر محسوس ہو جاتی ہے ۔ بحالی کیوقت مریض کو بہت بیچینی ہوتی اور ضعف معلوم ہوتا ہے اور کبھی غشی کی حالت میں ہلاک ہو جاتا ہے ۔

اسباب بعیدہ ۔ شروع جوانی ۔ تانیث ۔ عصبی مزاج ۔ عام ضعف ۔ رقت و قلت خون (۲) **اسباب قریبہ** یعنی محرکہ ۔ خون کثرت سے خارج ہونا ۔ قلب کی دیواروں میں خون کا کافی نہ پہنچنا یا اُن کی ساخت میں نقص آجانا یا فالج ہو جانا ۔ دل کو ضعیف کرنے والے زہر سخت جذبات ۔ صدمہ ۔ دماغی دمہ ۔ درد شدید ۔ بہت سا حصہ جسم کا جل جانا ۔ ضرب شدید ۔ معدہ کے مقام پر ضرب لگی چلنے اور پھرنے کے بعد یا اور طرح سے جب بدن گرم ہو گیا ہو دفعتاً ٹھنڈا پانی پی لینا ۔ فاقہ کے بعد زیادہ کھا جانا ۔ دیوار شکم کا دیرپا تشنج ۔ شدت بھوک قلب پر دباؤ رہنا گرمی میں ہجوم ہونا ۔

کیفیت ۔ قلب کی حالت اسباب کیمطابق مختلف ہوتی ہے ۔ اُن کی ساخت میں کوئی خاص فساد ہونے کے علاوہ جوفوں کی یہ حالت ہوتی ہے ۔ کہ اگر خون زیادہ خارج ہو کر غشی ہو وے تب اُس کے جوف سکڑے ہوئے اور خالی ہوتے ہیں ۔ اگر فالج سے غشی ہوئی ہے تب اُس کے جوف کشادہ ہوتے اور کسی قدر منجمد خون موجود ہوتا ہے پھیپھڑوں اور عصبی مرکزوں میں خون کم ہوتا ہے ۔

علاج ۔ غشی دراصل بذات خود کوئی مرض نہیں۔ بلکہ محض ایک علامت ہے۔ جو دوسرے امراض قلبی کے ضمن میں واقع ہو جاتی ہے ۔ تاہم یہ ایک ایسی علامت ہے کہ جس وقت واقع ہو تو اس کی طرف توجہ کرنی سب سے مقدم ہے جس وقت مریض غشی کھا کر گر پڑے تو فوراً اس کو چت لٹا دیں ۔ سر باقی جسم کی نسبت قدرے نیچا رہے ۔ غشی کی حالت میں ہرگز ہرگز سر کو اونچا نہ کرنا چاہئے ۔ اس میں ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے ۔ سر اور چہرہ پر فوراً ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دیں ۔ گردن اور سینہ پر اگر کوئی تنگ لباس ہو تو فوراً کھولدیں یا قطع کر دیں ۔ امونیا یا تیز سرکہ سنگھائیں اگر جلدی میں یہ میسر نہ آسکیں تو سرخ مرچ کا ناک کے اندر لگانا یا باریک پیس کر سنگھانا بھی یہ کام دیسکتا ہے ۔ ایتھر یا سپرٹ امونیا ایرو میٹک کی جلدی پچکاری کریں ۔ اگر پلانا ممکن ہو تو برانڈی وھسکی یا کوئی شراب یا کوئی اور مفرح و محرک قلب شے پلائیں ۔ اگر مریض کچھ پی نہ سکتا ہو تو بذریعہ پچکاری حقنہ کر دیں ۔ مریض کے گرد کسی قسم کا ہجوم نہ ہونے دیں ۔ پنکھے سے ہوا کرتے رہیں ۔

اگر خون زیادہ خارج ہو کر غشی ہوئی ہے تو فوراً اطراف کو اونچا کریں ۔ ربڑ کی یا کوئی اور لچکدار پٹی باندھدیں ۔ تاکہ خون دماغ کی طرف زیادہ پہنچے ۔ فرینک عصب یا مقام قلب پر بجلی لگانا بھی مفید ہے ۔ اگر ضرورت معلوم ہو تو خون یا دودھ یا نمک پانی کا ٹرنیس فیوزن کریں ۔ دیکھو بیان ٹرنیس فیوزن کا۔

غلظ الجفن ۔ پلکوں کا موٹا ہو جانا ۔ دیکھو بیان پلکوں کے امراض کا۔

جلد دوم ختم شد ۔ فالحمد اللہ علی رحمتہ

مفتاح العرب - اس کے ذریعہ سے معمولی اُردو خواں تمام صرف پر دو مہینے میں ایسا حاوی اور مشاق ہو جاتا ہے کہ میزان منشعب صرف میر - دستور المبتدی - فصول اکبری - نحو میر - ہدایت النحو - کافیہ - شرح مُلّا وغیرہ سے دو سال میں نہیں ہو سکتا جو صاحب مفتاح القرآن کے بعد اس کو پڑھنا چاہیں وہ ایک مہینے میں ہی ختم کر سکتے ہیں - اس کے بعد دوسری کتاب صرفی یا نحوی کی ضرورت نہیں رہتی قیمت ۸ر محصولڈاک ذمہ خریدار ہوگا +

تشخیص الامراض - اس کتاب میں مفید عام کی طرح تمام امراض لغت کی ترتیب پر درج کئے جا کر ہر ایک مرض کی تعریف - اسباب - کیفیت - علامات - امتحان - اور تشخیص درج کئے گئے ہیں - طب - جراحی - امراض قابلہ - امراض العین امراض النسوان - امراض الصبیان - امراض السنین وغیرہ میں سے کوئی مرض مستثنٰے نہیں رہا - تمام امراض پر یہ کتاب کامل طور سے حاوی اور جامع ہے - اگرچہ پہلے سے اس کتاب کی نسبت ہمارا ارادہ محض اس قدر تھا کہ ہر ایک مرض کی تعریف اور تشخیص درج کی جاوے - مگر بہ نظر تکمیل اسباب و علامات و امتحان و کیفیت کا بھی کامل بیان درج کر دیا گیا ہے - باوجود زیادتی حجم بلحاظ فائدہ عام وہی پہلی قیمت - محصولڈاک بذمہ خریدار -

تفسیر سورۂ فاتحہ و پارۂ الٓم - یہ تفسیر القرآن بالقرآن کا ایک علیحدہ جزو ہے - قیمت ۶ر

تفسیر پارۂ عم - یہ بھی تفسیر القرآن بالقرآن کا ایک علیحدہ جزو ہے - قیمت ۲ر

رسالہ اعضائے مخصوصہ - اس میں اُن تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک و سوزاک دھبیان و نامردی مضرات جلق - عقر - سرعت انزال - احتلام - عسرت الطمث - اسقاط وغیرہ کا علاج - جماع کے قواعد اور آداب اور صحت سے ضروری مضامین لغت کی ترتیب پر درج کئے گئے ہیں - نیز تمام ادویہ جو ان اعضا کے متعلق ہیں درج کی گئی ہیں - زمانہ موجودہ کی تمام خرابیوں اور فسادات کا اس میں کامل علاج ہے - قیمت ۶ر محصولڈاک بذمہ خریدار -

مفید النسا والصبیان - اس رسالہ میں اُن تمام ناگہانی دُکھوں اور دردوں کا علاج ہے جو عورتوں کی بے خبری دائیوں کی نادانی اور واہیات رسموں کی پابندی سے حاملہ اور زچہ اور نوزائیدہ بچوں کو ہمارے ملک میں وبائے عالمگیر کی طرح ہلاک کر رہے ہیں - قیمت ۳ر محصولڈاک بذمہ خریدار -

تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی میں - اس کے بالائی حصہ میں قرآن مجید کا بامحاورہ انگریزی ترجمہ ہے اور نیچے تفسیر القرآن بالقرآن کے مطابق حاشیہ چلا جاتا ہے - قرآنی فصاحت و بلاغت کا کسی انسان سے دوسری زبان میں ادا ہونا تو ناممکن ہے - جس قدر میری حد امکان میں تھا میں نے صحیح ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے - اور اُس عام غفلت سے جو تمام عالم میں قرآنی تراجم کی نسبت پھیلی ہوئی ہے لوگوں کو بیدار کرنا چاہا ہے - خداوند عالم مجھے کامیاب کرے اگر کوئی صاحب ترجمہ کے متعلق مجھے کسی غلطی کی اطلاع دیں گے - یا کسی مقام پر بہتر الفاظ بتلائیں گے تو میں شکرگذاری کے ساتھ اُن کو قبول کروں گا اور آیندہ کو اُس سے فائدہ اُٹھاؤں گا - اگر مسائل میں اختلاف ہو تو اُس کے ساتھ قرآن مجید یا احادیث صحیحہ یا علوم محققہ سے دلائل ساتھ آنے چاہئیں - ورنہ کوئی توجہ نہ کی جاوے گی - قیمت باوجود ان خوبیوں کے صرف عہ +